

# انوار المصیر

## السیرۃ المصطفویۃ

مُصَنَّف

مقبول عرب وعجم، مناظر اسلام

مولانا ابو حامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمۃ

ایڈیٹر، ماہنامہ مساعیہ طیبہ - سیالکوٹ

خطیب اعظم جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

۹۰ سیٹھی پلازہ چوک علامہ اقبال سیالکوٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں!

نام کتاب ————— الانوار المحمدیہ فی السیرت المصطفویہ  
تالیف ————— مناظر اسلام علامہ ابوالحامد  
محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمۃ

طابع ————— صاحبزادہ محمد حامد ضیاء قادری رضوی  
کتابت ————— جمیل مرزا بی بی رنگ پورہ سیالکوٹ  
ٹائپل ————— محمد ارشد سلیم قادری چٹوڑی سیالکوٹ  
طباعت ————— ششم بار

تاریخ اشاعت ————— جولائی ۲۰۰۴ء / جمادی الاول ۱۴۲۵ھ  
صفحات ————— ۳۲۲

قیمت ————— ۲۵۰ روپے  
ناشر —————

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ  
۹، سیٹھی پلازہ

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نُورٍ كَزَوْشَد نُورِ بَیْدَا  
 زِہیں در رُحبتِ اوساکن فلک در عشقِ اوشیدا  
 دو چشمِ زکینش را کہ مازاغ البصر خوانند  
 دو زلفِ عنبرینش را کہ واللیل اذا یغشی  
 اگر نامِ محمد را نیساوردے شفیعِ آدم  
 نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرقِ نجینا  
 ز سرسینہ اش جا آھی ام نہ شرحِ لک بر خواں  
 ز معراجش چہ می پرسی کہ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی

علامہ جامی علیہ الرحمۃ

نگین ختم رسالت محمد عربی  
 شفیع روز قیامت محمد مختار  
 اگر نہ واسطہ روئے موسیٰ و بلوئے  
 خدائے خلق نہ گفتے قسم بہ لیل و نہار

اشیخ سعدی علیہ الرحمۃ



## انتساب

فقیر اس تالیف کو حضور پر نور، نور علی نور، شافع یوم النور، رسول مکرّم، شفیع معظم، نور مجتہم، سید مرسلان، شفیع عاصیاں، نبی غیب داں، وسیلہ بکیاں، سنیاح لامکاں، مالک کون و مکاں، محبوب رب دو جہاں، ختم المرسلین، شفیع المذنبین، راحت العاشقین، رحمۃ للعالمین، مدنی تاجدار، مطلوب کردگار، سرور کائنات، مغفیر موجودات، باعث تخلیق کائنات، منبع کمالات، مختار کائنات، خلاصہ موجودات، حبیب کبریا، مالک ہر دوسرا، شافع روز جزا، راز دار رب العلما، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات والتسلیما کی بارگاہ بکس پناہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی  
مجھ سے سولا کھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

۱۸ صفر المظفر ۱۳۹۶ھ

بروز جمعرات

فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ  
سیالکوٹ



# فہرست

۱۔ ماخذ کتاب	۹	۲۳۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔	۸۰
۲۔ دعوتِ خود و فکر	۱۷	۲۴۔ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔	۸۱
۳۔ معقودہ تالیف	۱۹	۲۵۔ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔	۸۲
۴۔ حرفِ آغاز	۲۴	۲۶۔ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔	۸۴
۵۔ مثنوی تاجدار	۳۱	۲۷۔ سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔	۸۴
۶۔ خطبہ	۳۶	۲۸۔ سیدنا حکیمہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔	۸۵
۷۔ قد جاکم من اللہ نور کی آیت کی ۱۶ مستند مفسرین کے تفسیر	۳۷	۲۹۔ سیدنا جابر بن سمیرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔	۸۵
۸۔ قد جاکم من اللہ نور کی دو ہیون دیوبندیوں کے مفسرین کے تفسیر	۴۱	۳۰۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔	۸۷
۹۔ مثل نورہ مشکوٰۃ آیت کی ۱۲ مفسرین سے تفسیر	۵۱	۳۱۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔	۸۸
۱۰۔ سراجا منیرا کی اکابرین سے تشریح	۵۵	۳۲۔ سیدنا عبد اللہ بن زبیری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔	۸۸
۱۱۔ سراجا منیرا کی دیوبندیوں اور دہلیوں سے تشریح	۵۶	۳۳۔ سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔	۸۹
۱۲۔ نورِ مصطفوی کے متعلق نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۶۴	۵۶	۳۴۔ سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔	۸۹
کا عقیدہ۔		۳۵۔ سیدنا عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔	۹۰
۱۳۔ سرکارِ ستیہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔	۶۶	۳۶۔ مدینہ منورہ کے لوگوں کا عقیدہ۔	۹۱
۱۴۔ سیدنا آدم علیہ السلام کا عقیدہ۔	۶۹	۳۷۔ سیدنا عوف بن ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔	۹۱
۱۵۔ سیدنا جبریل علیہ السلام کا عقیدہ۔	۷۱	۳۸۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ۔	۹۲
۱۶۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔	۷۲	۳۹۔ سیدہ علیہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔	۹۴
۱۷۔ ام المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔	۷۲	۴۰۔ سیدہ اُمّ عثمان ثقیفہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔	۹۵
۱۸۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔	۷۵	۴۱۔ حضرت ریح بنت سعوز رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔	۹۶
۱۹۔ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔	۷۶	۴۲۔ سیدنا ابی صہبہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔	۹۷
۲۰۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔	۷۷	۴۳۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔	۹۸
۲۱۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔	۷۸	۴۴۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔	۹۹
۲۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔	۷۹	۴۵۔ سیدہ اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔	۱۰۰

۴۶. حضرت ہند بنت اٹاشہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔ ۱۰۱  
 ۴۷. مفتی محمد شین اور سلف صالحین کا عقیدہ۔ ۱۰۴  
 ۴۸. سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔ ۱۰۴  
 ۴۹. سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔ ۱۰۷  
 ۵۰. حضرت عبداللہ بن مبارک اور ابن جوزی کا عقیدہ۔ ۱۰۸  
 ۵۱. محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۱۰  
 ۵۲. امام ابو الحسن اشعری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۱۱  
 ۵۳. علامہ منشا پوری اور قسطلانی کا عقیدہ۔ ۱۱۲  
 ۵۴. امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۱۳  
 ۵۵. علامہ عبدالغنی نابلسی اور مجد الف ثانی کا عقیدہ۔ ۱۱۴  
 ۵۶. علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۱۵  
 ۵۷. امام غزالی اور اسماعیل حقی کا عقیدہ۔ ۱۱۶  
 ۵۸. علامہ بلال الدین سیوطی اور زرقانی کا عقیدہ۔ ۱۱۶  
 ۵۹. شیخ ابوالواہب شاذلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۱۸  
 ۶۰. شیخ احمد بدوی احمد بغدادی اور طاعلی قاری کا عقیدہ۔ ۱۱۸  
 ۶۱. علامہ سبیل قاضی عیاض اور علامہ علی کا عقیدہ۔ ۱۲۰  
 ۶۲. سید عبدالرحمن العیدوس اور سلیمان جزولی کا عقیدہ۔ ۱۲۱  
 ۶۳. علامہ شہاب الدین خفاجی اور عبدالحق محدث کا عقیدہ۔ ۱۲۲  
 ۶۴. علامہ عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۲۳  
 ۶۵. علامہ فریوقی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۲۴  
 ۶۶. شیخ زادہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۲۴  
 ۶۷. مولانا روم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۲۵  
 ۶۸. علامہ معین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۲۶  
 ۶۹. علامہ یوسف نبغانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۲۸  
 ۷۰. علامہ دحلان مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۲۸  
 ۷۱. شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۲۸  
 ۷۲. علامہ عبدالرحمن جامی فرید الدین عطار اور محمد عبید اللہ کا عقیدہ۔ ۱۲۸  
 ۷۳. شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۲۹  
 ۷۴. شاہ ولی اللہ کا عقیدہ۔ ۱۳۱  
 ۷۵. شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۳۳  
 ۷۶. علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۳۷  
 ۷۷. اکابرین و بابیہ اور دیانہ کا عقیدہ۔ ۱۳۹  
 ۷۸. ہندوؤں اور سکھوں کے حوالہ جات۔ ۱۴۳  
 ۷۹. تخلیق کے لحاظ سے سب سے پہلے۔ ۱۷۰  
 ۸۰. محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔ ۱۷۲  
 ۸۱. حضرت آدم علیہ السلام کی کیفیت۔ ۱۷۳  
 ۸۲. اول ماخلق اللہ نوری۔ ۱۷۴  
 ۸۳. اصل کائنات حضور میں۔ ۱۷۵  
 ۸۴. برہنہ نور کا مطلب۔ ۱۸۱  
 ۸۵. جسیدیل امین کی عمر۔ ۱۸۲  
 ۸۶. حضور علیہ السلام کی حقیقت بشر نہیں۔ ۱۸۳  
 ۸۷. لولاک لما خلقت الافلاک۔ ۱۸۵  
 ۸۸. پیشانی آدمؑ میں نور محمدی۔ ۱۸۷  
 ۸۹. نور محمدی کی تسبیح کی آواز۔ ۱۸۸  
 ۹۰. حضرت خواکِ پیدائش اور مہر۔ ۱۸۹  
 ۹۱. حضرت خواکِ طمانچہ کی مبارک۔ ۱۹۰  
 ۹۲. پیشانی شیث میں نور محمدی اور عہدہ کا ذکر۔ ۱۹۱  
 ۹۳. زوجہ شیث کو مبارک اور انوش سے عہدہ۔ ۱۹۲  
 ۹۴. انبیاء کا نور محمدی سے مستفیض ہونا۔ ۱۹۲  
 ۹۵. مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کا عقیدہ۔ ۱۹۵  
 ۹۶. امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۹۷  
 ۹۷. نور محمدی کی برتری اور عظمت۔ ۱۹۹  
 ۹۸. ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی۔ ۲۰۰  
 ۹۹. دعائے خلیل اور نور محمدی۔ ۲۰۱



- ۱۰۰۔ کتب سابقہ میں نبی آخر الزماں کی شان ۲۰۳
- ۱۰۱۔ یہود کا حضور کی آمد سے پہلے لان کے دسید سے فتوحات اور نفع حاصل کرنا۔ ۲۰۸
- ۱۰۲۔ وَكَانُوا مِنْ قَبْلِ يَسْتَفْتُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا کی مستند مفسرین اور دیوبندی اور دہلوی مولویوں کی کتب سے تفسیر ۲۰۹
- ۱۰۳۔ موجودہ تورات میں نبی آخر الزماں کی نشانی ۲۱۵
- ۱۰۴۔ ہجرت مصطفیٰ کا تذکرہ۔ ۲۱۸
- ۱۰۵۔ بنی تبار کی روکیوں کے گیت کا تذکرہ۔ ۲۱۹
- ۱۰۶۔ حضور پر نور کی تشریف آوری کا انتظار ۲۲۱
- ۱۰۷۔ شان مصطفیٰ کے متعلق علماء یہود کا اقرار ۲۲۱
- ۱۰۸۔ ۲۲۰ یہودیوں کا مسلمان ہونا۔ ۲۲۴
- ۱۰۹۔ مارٹن علیہ السلام کی اولاد کا مدینہ منورہ میں تمام کرنا ۲۲۵
- ۱۱۰۔ تورات میں سیرت مصطفیٰ ۲۲۶
- ۱۱۱۔ یہود کا اپنے بچوں کو شان محمدی بتانا اور ذکر رسول کرنا ۲۲۷
- ۱۱۲۔ حضرت عبداللہ بن سلام کا مسلمان ہونا۔ ۲۳۱
- ۱۱۳۔ حضرت عباس کا حضرت عبداللہ کے متعلق خواب ۲۳۲
- ۱۱۴۔ وَاللَّهُ آفَاذَ إِلَيْكَ النُّور ۲۳۳
- ۱۱۵۔ تورات اور انجیل میں نعت مصطفیٰ ۲۳۵
- ۱۱۶۔ انگوٹھے چومنے سے یہودی کی نجات ۲۳۶
- ۱۱۷۔ اسم محمد کو چومنے کی برکت۔ ۲۳۸
- ۱۱۸۔ اسم محمد کی توہین کرنے والوں کا انجام ۲۳۹
- ۱۱۹۔ یہودی مولوی کا اقرار: نور محمدی کو کوئی سمجھا نہیں سکتا۔ ۲۴۰
- ۱۲۰۔ سیدنا عبداللہ کو قتل کرنے کا ارادہ ۲۴۱
- ۱۲۱۔ حضرت عبداللہ بن سلام کی پھوپھی کا بیان ۲۴۲
- ۱۲۲۔ بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی۔ ۲۴۳
- ۱۲۳۔ حضرت حسان بن ثابت کا بیان ۲۴۴
- ۱۲۴۔ حضرت عبدالطلب کا خواب ۲۴۵
- ۱۲۵۔ اہل کتاب کے پاس حضرت عبداللہ کی پیدائش کی نشانی ۲۴۶
- ۱۲۶۔ اُمت محمدیہ کی شان ۲۴۷
- ۱۲۷۔ حضرت صفیہ کے والد اور چچا کا بیان ۲۴۸
- ۱۲۸۔ تورات میں مدینہ منورہ کے نام ۲۴۹
- ۱۲۹۔ حضرت موسیٰ کا اُمت محمدیہ میں داخل ہونے کی خواہش کرنا۔ ۲۴۹
- ۱۳۰۔ موجودہ انجیل میں نبی آخر الزماں کی شان ۲۵۲
- ۱۳۱۔ نور کی گواہی ۲۵۵
- ۱۳۲۔ غیب کی خبریں دینے والا نبی ۲۵۵
- ۱۳۳۔ دُنیا کا سردار ۲۵۶
- ۱۳۴۔ شان مصطفیٰ کے متعلق عیسائی علماء کا اقرار ۲۵۸
- ۱۳۵۔ مرقس شاہ مصر کا بیان ۲۶۱
- ۱۳۶۔ سطح نامی کا بن کا بیان ۲۶۱
- ۱۳۷۔ رسالت مصطفیٰ تا قیامت ہوگی۔ ۲۶۲
- ۱۳۸۔ آل غالب کے لیے دُعا۔ ۲۶۳
- ۱۳۹۔ شاہ ہرقل کے پاس تصویر ۲۶۴
- ۱۴۰۔ حضرت یحییٰ کے وصی کا بیان ۲۶۷
- ۱۴۱۔ شاہ حبش اور حضرت عبدالطلب ۲۷۰
- ۱۴۲۔ اُمیہ بن الصلت کا واقعہ ۲۷۲
- ۱۴۳۔ حضرت جابر و بن عبداللہ بارگاہ رسالت میں ۲۷۳
- ۱۴۴۔ درقہ بن نوفل کی شہادت ۲۷۴
- ۱۴۵۔ حضرت سلمان فارسی کا اسلام قبول کرنا ۲۷۵
- ۱۴۶۔ احمد مجتبیٰ کی آمد ۲۸۰



۳۰۸	۱۴۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۲۸۱	۱۴۷۔ انجیل برنا باس کے حوالہ جات
۳۱۰	۱۴۳۔ حضرت ذکریا علیہ السلام	۲۸۱	۱۴۸۔ نبیوں کا سراج
۳۱۱	۱۴۴۔ حضرت ارمیاہ و سلیمان علیہما السلام	۲۸۲	۱۴۹۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدائے رسول ہیں۔
	۱۴۵۔ حضرت شعیب علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ	۲۸۲	۱۵۰۔ آدم علیہ السلام کے ناخنوں پر اسم محمد رکھا جانا۔
۳۱۲	کی وحی	۲۸۳	۱۵۱۔ مالک و مختار حضور کی آمد کی خواہش
۳۱۳	۱۴۶۔ حضرت شعیب علیہ السلام	۲۸۴	۱۵۲۔ شانِ مصطفویٰ اور دینِ محمدی
	۱۴۷۔ حضرت حقوق حضرت دانیال	۲۸۴	۱۵۳۔ باعثِ تخلیق کائنات، نبی کریم کے مدد
۳۱۵	علیہما السلام	۲۸۵	میں برکت۔
۳۱۶	۱۴۸۔ بتوں اور جنوں کی گواہی	۲۸۶	۱۵۴۔ عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۱۶	۱۴۹۔ سواع نامی بت کی گواہی	۲۸۷	۱۵۵۔ قیامت کو شانِ محبوبی
۳۱۸	۱۵۰۔ غسان عامری کا ایمان لانا	۲۸۹	۱۵۶۔ مقامِ محمود، شفاعتِ کبرے
۳۱۹	۱۵۱۔ صنار نامی بت کی گواہی	۲۹۰	۱۵۷۔ رسولوں کی گواہی
	۱۵۲۔ درختوں اور پتھروں کی گواہی	۲۹۲	۱۵۸۔ انبیاء کی پیشانی پر مصطفیٰ کی نشانی
	۱۵۳۔ درخت کے سلام عرض کرنے پر یہودی	۲۹۳	۱۵۹۔ جھوٹے مدعیانِ نبوت سے بچو
۳۲۷	کا مسلمان ہونا۔	۲۹۳	۱۶۰۔ بادل کا سایہ کرنا
۳۲۷	۱۵۴۔ سنگریزوں کا رسالت کی گواہی دینا	۲۹۴	۱۶۱۔ چاند کا کلام کرنا
۳۳۸	۱۵۵۔ بیکر کے درخت کی گواہی	۲۹۵	۱۶۲۔ مبارکبادی کی ہر رحمتہ للعالمین
	۱۵۶۔ درخت کا صدیق اکبر کو پہلا مسلمان ہونے	۲۹۸	۱۶۳۔ خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۳۹	کی بشارت دینا	۲۹۸	۱۶۴۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۳۹	۱۵۷۔ کھجور کے گچھے کی گواہی	۳۰۰	۱۶۵۔ دینِ محمدی کا فائدہ، میرا رسول چاند ہے۔
۳۴۰	۱۵۸۔ درختوں کا حکم کی تعمیل کرنا	۳۰۱	۱۶۶۔ زبور میں داؤد علیہ السلام کی زبانی بشارتِ محمدیہ
۳۴۱	۱۵۹۔ دردِ دیوار کا آمین کہنا	۳۰۲	۱۶۷۔ سیدنا داؤد علیہ السلام کو وحی
۳۴۱	۱۶۰۔ غارِ حرا اور کوہِ ثبیر کی التجا	۳۰۵	۱۶۸۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکرِ مصطفیٰ کرنا
۳۴۲	۱۶۱۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سفر	۳۰۹	۱۶۹۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے مخالفین ذکر
۳۴۳	۱۶۲۔ کتابوں کے اشتہار	۳۰۹	خاتم الانبیاء
		۳۰۹	۱۷۰۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام کی وحی میں ذکرِ مصطفیٰ
		۳۰۹	۱۷۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

# ماخذ کتاب

۱. قرآن پاک

## مستند مفسرین کی کتب تفاسیر

۲. تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ
۳. تفسیر ابوالسعود از امام ابوالسعود علیہ الرحمۃ
۴. تفسیر جلالین از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
۵. تفسیر درمنثور از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
۶. تفسیر غرائب القرآن از امام محمد بن حسین نیشاپوری علیہ الرحمۃ
۷. تفسیر قرطبی از علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ
۸. تفسیر روح البیان از علامہ اسماعیل حق علیہ الرحمۃ
۹. تفسیر روح المعانی از علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ
۱۰. تفسیر عرائس البیان از
۱۱. تفسیر ابن جریر از امام محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ
۱۲. تفسیر سراج المنیر از امام محمد بن شریب علیہ الرحمۃ
۱۳. تفسیر دارک از امام عبداللہ بن احمد نسفی علیہ الرحمۃ
۱۴. تفسیر ابن عباس از سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۱۵. تفسیر معالم التنزیل از امام ابو محمد الحسین بنوی علیہ الرحمۃ
۱۶. تفسیر مصیادی از امام عبدالرحمن بیضادی علیہ الرحمۃ
۱۷. تفسیر صادی از امام احمد الصادی علیہ الرحمۃ
۱۸. تفسیر منطہری از آصفی ثار السہبانی علیہ الرحمۃ
۱۹. تفسیر حسینی از علامہ معین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ
۲۰. تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ
۲۱. تفسیر فتح العزیز از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
۲۲. تفسیر مواہب الرحمن از علامہ سید امیر علی علیہ الرحمۃ
۲۳. تفسیر جامع البیان از شیخ سید معین الدین علیہ الرحمۃ

۲۴. تفسیر محسن التاویل از محمد جمال الدین قاسمی  
۲۵. تفسیر موضح القرآن از عبد القادر دہلوی

## دہلوی، دیوبندی مولویوں کی تفاسیر

۲۶. تفسیر شتائی از شہداء اللہ امرتسری
۲۷. تفسیر القرآن بکلام الرحمن از شہداء اللہ امرتسری
۲۸. تفسیر محمدی از حافظ محمد آف بکھو کے
۲۹. تفسیر فتح القدر از قاضی محمد بن علی شترکانی
۳۰. تفسیر فتح البیان از نواب صدیق حسن خان بھوپالی
۳۱. تفسیر ترجمان القرآن از نواب صدیق حسن خان بھوپالی
۳۲. ترویج القرآن از وحید الزمان
۳۳. تفسیر عثمانی از شبیر احمد عثمانی
۳۴. معارف القرآن از ادریس کاندھلوی
۳۵. معالم القرآن از محمد علی کاندھلوی

## مستند محدثین کی کتب احادیث

۳۶. صحیح بخاری از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
۳۷. صحیح مسلم از امام مسلم بن الحجاج علیہ الرحمۃ
۳۸. جامع ترمذی از امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمۃ
۳۹. ابن ماجہ از امام ابو عبداللہ محمد علیہ الرحمۃ
۴۰. مظاہر حق از علامہ محمد قطب الدین علی خاں علیہ الرحمۃ
۴۱. فتح الباری از امام شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
۴۲. جہرانی شریف از امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمۃ
۴۳. مشکوٰۃ المصابیح از امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ علیہ الرحمۃ
۴۴. سنن دارمی از امام عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی علیہ الرحمۃ



۴۵. سنن نسائی از امام احمد بن حنبل بنسائی علیہ الرحمۃ  
 ۴۶. اشعۃ اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ  
 ۴۷. مرقات از علامہ علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ  
 ۴۸. مستدرک از امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ علیہ الرحمۃ  
 ۴۹. تہذیب المستدرک از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی  
 ۵۰. ابوداؤد طیاسی از علامہ سلیمان بن داؤد طیاسی علیہ الرحمۃ  
 ۵۱. سنن ابوداؤد از امام سلیمان بن الاشعث علیہ الرحمۃ  
 ۵۲. مصنف عبد الرزاق از امام عبد الرزاق محدث علیہ الرحمۃ  
 ۵۳. منتخب الصحیحین از امام یوسف بنجانی علیہ الرحمۃ  
 ۵۴. بیجۃ النفوس از امام ابو محمد عبد اللہ بن ابو جبر علیہ الرحمۃ  
 ۵۵. عمدة القاری از امام بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ  
 ۵۶. ارشاد الساری از امام شہاب الدین احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ

### اکابر محدثین اور اہل سیر محققین کی مستند کتب

۵۷. تاریخ کبیر از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ  
 ۵۸. مواہب اللدنیہ از امام احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ  
 ۵۹. زرقانی از امام محمد بن عبد الباقی علیہ الرحمۃ  
 ۶۰. کلیۃ الاولیاء از امام ابو نسیم محمد بن عبد اللہ صغریٰ علیہ الرحمۃ  
 ۶۱. دلائل النبوة از .....  
 ۶۲. خصائص کبیر از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ  
 ۶۳. انیس الجلیس از .....  
 ۶۴. مسالک الخفاریہ از .....  
 ۶۵. مقامات السدیہ از .....  
 ۶۶. الدرر المنیفة از .....  
 ۶۷. تعظیم و المنۃ از .....  
 ۶۸. نظم الحقائق از .....  
 ۶۹. دلائل النبوت از امام ابو جبر احمد بن الحسین سہیتی علیہ الرحمۃ

۷۰. کتاب الوفا از امام عبد الرحمن بن جوزی علیہ الرحمۃ  
 ۷۱. تلخیص الملیس از .....  
 ۷۲. بیان میلاد النبوی از .....  
 ۷۳. جواهر البحار از علامہ یوسف بنجانی علیہ الرحمۃ  
 ۷۴. حجة العالمین از علامہ یوسف بنجانی علیہ الرحمۃ  
 ۷۵. شواہد الحق از .....  
 ۷۶. جامع کرامات الاولیاء از .....  
 ۷۷. انوار المحدثیہ از .....  
 ۷۸. طیب الغرار .....  
 ۷۹. الدلائل الواضحات .....  
 ۸۰. فضل الصلوة از .....  
 ۸۱. وسائل الوصول از .....  
 ۸۲. شفا شریف از .....  
 ۸۳. نسیم الریاض از علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ  
 ۸۴. شرح شفا از ملا علی قاری علیہ الرحمۃ  
 ۸۵. جمع الوسائل از .....  
 ۸۶. موضوعات کبیر از .....  
 ۸۷. شرح قصیدہ امالی از .....  
 ۸۸. کتاب الموفق از امام موفق بن احمد بن علیہ الرحمۃ  
 ۸۹. وفار الوفا از علامہ سمہودی علیہ الرحمۃ  
 ۹۰. اعلام النبوة از قاضی ابوالحسن ماوردی علیہ الرحمۃ  
 ۹۱. شرح الطحاویہ از صدر الدین علی  
 ۹۲. نزہۃ المجالس از علامہ عبد الرحمن صفوری علیہ الرحمۃ  
 ۹۳. القول البدیع از علامہ محمد بن عبد الرحمن سخاوی علیہ الرحمۃ  
 ۹۴. مقامہ الحسنہ از .....  
 ۹۵. الضوال للامام از .....  
 ۹۶. طبقات ابن سعد از





- ۱۵۱- انکس ریحیہ از شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمۃ  
 ۱۵۲- انتباہ فی سلاسل انبیاء از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ  
 ۱۵۳- الطیب النغم از .....  
 ۱۵۴- بہات از .....  
 ۱۵۵- قرۃ العینین از .....  
 ۱۵۶- تفسیر عربی از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ  
 ۱۵۷- بہتان المحدثین از .....  
 ۱۵۸- سنی المطالب از شیخ محمد بن سید درویش علیہ الرحمۃ  
 ۱۵۹- گلزار معرفت از حاجی امداد اللہ بہاجر مکی  
 ۱۶۰- بشوی تحفۃ العشاق از حاجی امداد اللہ بہاجر مکی  
 ۱۶۱- نالہ امداد غریب از .....  
 ۱۶۲- جہاد اکبر از .....  
 ۱۶۳- بال جبریل از علامہ اقبال علیہ الرحمۃ  
 ۱۶۴- ارغوان حجاز از .....  
 ۱۶۵- اسرار رموز از .....  
 ۱۶۶- اقبال نامہ  
 ۱۶۷- سیف الملوک از میان محمد جملی علیہ الرحمۃ  
 ۱۶۸- التعلیق العجیب از علامہ عبدالحی لکھنوی  
 ۱۶۹- الفوائد البہیہ از .....  
 ۱۷۰- حجتہ الاسلام از اکبر شاہ نجیب آبادی  
 ۱۷۱- رد المحتار از .....  
 ۱۷۲- تنویر القلوب از .....  
 ۱۷۳- ختم النبوة از علامہ شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ  
 ۱۷۴- صلوة الصفا از .....  
 ۱۷۵- حدائق بخشش از .....  
 ۱۷۶- ذوق نعت از علامہ حسن بریلوی علیہ الرحمۃ  
 ۱۷۷- تاریخ النجس

### دیوبندی اور دہلی اکابرین کی کتب

- ۱۸۳- الجواب الصیح از ابن تیمیہ  
 ۱۸۴- اعلام الموقعین از ابن قیم  
 ۱۸۶- کتاب الروح از ابن قیم  
 ۱۸۷- زاد المعاد از .....  
 ۱۸۸- بدائع الفوائد از .....  
 ۱۸۹- مجموعۃ الرسائل المسائل از محمد بن عبدالوہاب نجدی  
 ۱۹۰- صراط مستقیم از اسماعیل دہلوی قسطل  
 ۱۹۱- منصب امامت از .....  
 ۱۹۲- فنح الطیب از نواب صدیق حسن خاں بھوپالی  
 ۱۹۳- ہدیۃ السائل از .....  
 ۱۹۴- خطیرۃ القدس از .....  
 ۱۹۵- آثار القیامہ از .....  
 ۱۹۶- المقالة الفصیحة از .....  
 ۱۹۷- اختلاف النبلاء از .....  
 ۱۹۸- افاضات البویہ از اشرف علی تھانوی  
 ۱۹۹- ادراج ثلاثہ از .....  
 ۲۰۰- حسن العزیز از .....  
 ۲۰۱- قصص الاکابر از .....  
 ۲۰۲- نشر الطیب از .....

۲۰۳. اشرف المواعظ از اشرف علی تھانوی  
 ۲۰۴. بہشتی زیور از " " "  
 ۲۰۵. شمع الصدور از " " "  
 ۲۰۶. التذکیر از " " "  
 ۲۰۷. النور از " " "  
 ۲۰۸. جمال الاولیاء از " " "  
 ۲۰۹. کلید مشنوی از " " "  
 ۲۱۰. دعوات عبدیت از " " "  
 ۲۱۱. شکر النعمہ از " " "  
 ۲۱۲. امداد المشتاق از " " "  
 ۲۱۳. الاقتصاد فی التعلیۃ والاجتہاد از اشرف علی تھانوی  
 ۲۱۴. تصانیف قاسمی از قاسم نانوتوی  
 ۲۱۵. تمذیر الناس از " " "  
 ۲۱۶. معیار الحق از میاں بدرالدین دہلوی  
 ۲۱۷. الطالع از قاضی محمد بن علی شوکانی  
 ۲۱۸. سیرت النبی از شبلی نعمانی  
 ۲۱۹. ترجمان السنۃ از بدر عالم میرٹھی  
 ۲۲۰. التوسل از مشتاق احمد دیوبندی  
 ۲۲۱. براین قاطعہ از خلیل احمد انیسٹروی  
 ۲۲۲. خطبات مداس از سلیمان ندوی  
 ۲۲۳. شمیم الحبیب از مفتی الہی بخش کاندھلوی  
 ۲۲۴. اکمال الشیم از عبداللہ گنگوہی  
 ۲۲۵. دیباچہ شمائل رسول از محمد میان صدیقی  
 ۲۲۶. سیرت المصطفیٰ از ادیس کاندھلوی  
 ۲۲۷. عقائد اسلام از " " "  
 ۲۲۸. مقدمہ مقامات حریری از ادیس کاندھلوی  
 ۲۲۹. بشارت النبیین از " " "
۲۳۰. آفتاب نبوت از قاری محمد طیب  
 ۲۳۱. راہ صفت از سر فراز گنگوڑی  
 ۲۳۲. تبرید النواظر از " " "  
 ۲۳۳. تبلیغ الاسلام از " " "  
 ۲۳۴. سیرت خاتم الانبیاء از مفتی محمد شفیع کراچی  
 ۲۳۵. میلاد نامہ از خواجہ حسن نظامی  
 ۲۳۶. معارف مشنوی از محمد اختر دیوبندی  
 ۲۳۷. حیات اشرف از غلام محمد  
 ۲۳۸. رحمۃ للعالمین از عابد میاں  
 ۲۳۹. اسلام از عاشق الہی میرٹھی  
 ۲۴۰. تذکرۃ الخلیل از " " "  
 ۲۴۱. عقیدہ الاسلام از انور شاہ کاشمیری  
 ۲۴۲. امداد السلوک از رشید گنگوہی  
 ۲۴۳. بیاض یعقوبی از محمد یعقوب نانوتوی  
 ۲۴۴. عقائد الاسلام از مولوی طاہر قاسمی  
 ۲۴۵. عطر الوردہ از ذوالفقار علی دیوبندی  
 ۲۴۶. المہند از حسین احمد مدنی  
 ۲۴۷. شباب المشتاق از " " "  
 ۲۴۸. مجموعہ کلمات عزیز ز از " " "  
 ۲۴۹. فضائل روضہ شریف از ذکریا سہارنپوری  
 ۲۵۰. شمع توحید از شاعر اللہ امرتسری  
 ۲۵۱. ترک اسلام از " " "  
 ۲۵۲. مظالم روپڑی از " " "  
 ۲۵۳. رحمۃ للعالمین از قاضی سلیمان منصور پوری  
 ۲۵۴. سنیۃ البشر از " " "  
 ۲۵۵. شرح اسماء الحسنیٰ از " " "  
 ۲۵۶. الصلوٰۃ والسلام از " " "



۲۸۱۔ فتاویٰ ستاریہ از عبدالستار دہلوی

### ہندوؤں سکھوں مڑائیوں اور عیسائیوں کی کتب

- ۲۸۲۔ جنم ساکھی بالا از  
۲۸۳۔ میثاق البنینین از عبدالحق و دیار سنی  
۲۸۴۔ عرب کا چاند از سوامی مکشن  
۲۸۵۔ رسولِ عربی از پروفیسر جی ایس  
۲۸۶۔ امقرود از سام  
۲۸۷۔ مقدمہ ترجمہ قرآن از پادری

### یہودیوں اور عیسائیوں کے موجودہ آسمانی سچا کتب

- ۲۸۸۔ انجیل یوحنا از  
۲۸۹۔ انجیل برنابا بس  
۲۹۰۔ تورات استنار  
۲۹۱۔ زبور  
۲۹۲۔ یسعیاہ  
۲۹۳۔ سفر پیدائش  
۲۹۴۔ ملاکی  
۲۹۵۔ مکاشفہ  
۲۹۶۔ اگر نقیوں  
۲۹۷۔ رسولوں کے اعمال

### ہفت روزہ اخبار المحدثات

- ۲۹۸۔ المحدثات امرتسر ۱۳ دسمبر ۱۹۳۷ء  
۲۹۹۔ " " ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء  
۳۰۰۔ " " ۲۱ اپریل ۱۹۳۷ء

۲۵۷۔ الجہال و الکمال از قاضی میمان منصور پوری

۲۵۸۔ سیرت ثنائی از عبدالمجید سوہدروی

۲۵۹۔ خطبات سلمان از " " "

۲۶۰۔ تاریخ التقلید از اشرف سہدو بلوکی

۲۶۱۔ ہندوستان میں المحدثات کی خدمات از

الرحیمی الامام خاں نوشہری

۲۶۲۔ تراجم المحدثات ہند از " " " "

۲۶۳۔ نقوش ابوالوفار از " " " "

۲۶۴۔ حیات النبی از اسماعیل سلفی گوہر اوالہ

۲۶۵۔ فضائل مصطفیٰ از زحسین گرجاکی

۲۶۶۔ حلیہ مصطفیٰ از علی محمد مصمصام

۲۶۷۔ تعلیماتِ مجددیہ از ملک حسن علی جامعی

۲۶۸۔ حیات و حید الزمان از عبدالحلیم شتر

۲۶۹۔ مسدس عالی از الطاف حسین حالی

۲۷۰۔ تاریخ المحدثات از ابراہیم میرسیا لکھوی

۲۷۱۔ سر اجا میرا از " " " "

۲۷۲۔ احیاء المیت از " " " "

۲۷۳۔ واضح البیان از " " " "

۲۷۴۔ علمائے اسلام از " " " "

۲۷۵۔ بشارتِ مجددیہ از " " " "

### وہابیوں دیوبندیوں کی کتب فتاویٰ

۲۷۶۔ فتاویٰ اشرفیہ از اشرف علی تھانوی

۲۷۷۔ فتاویٰ رشیدیہ از رشید احمد گنگوہی

۲۷۸۔ فتاویٰ ندویہ از ندیر حسین دہلوی

۲۷۹۔ فتاویٰ ثنائیہ از ثنائیہ امترتسری

۲۸۰۔ فتاویٰ المحدثات از عبد اللہ روپڑی

۳۲۸	۱۔ الحمدیث امرتسر ۲۸ فروری ۱۹۴۳ء
۳۲۹	۲۔ یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء
۳۳۰	۳۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء
۳۳۱	۴۔ ۱۴ اپریل ۱۹۰۹ء
۳۳۲	۵۔ ۳۰ جولائی ۱۹۴۳ء
۳۳۳	۶۔ ۱۴ مئی ۱۹۴۳ء
۳۳۴	۷۔ ۱۳ مارچ ۱۹۳۱ء
۳۳۵	۸۔ ۲۱ جون ۱۹۱۲ء
۳۳۶	۹۔ ۴ جون ۱۹۴۰ء
۳۳۷	۱۰۔ ۲۱ جون ۱۹۴۰ء
۳۳۸	۱۱۔ ۲۶ ستمبر ۱۹۴۱ء
۳۳۹	۱۲۔ ۶ جون ۱۹۴۱ء
۳۴۰	۱۳۔ ۲۹ جنوری ۱۹۴۳ء
۳۴۱	۱۴۔ ۳۰ جون ۱۹۴۳ء
۳۴۲	۱۵۔ ۵ فروری ۱۹۰۹ء
۳۴۳	۱۶۔ ۲۹ اپریل ۱۹۲۸ء
۳۴۴	۱۷۔ ۴ مئی ۱۹۳۸ء
۳۴۵	۱۸۔ ۲ اکتوبر ۱۹۱۴ء

### اخبار الاعظام

۳۴۶	۱۹۔ الاعظام ۳ فروری ۱۹۵۶ء
۳۴۷	۲۰۔ ستمبر ۱۹۵۹ء
۳۴۸	۲۱۔ ۱۵ جون ۱۹۶۲ء
۳۴۹	۲۲۔ ۹ مارچ ۱۹۵۹ء
۳۵۰	۲۳۔ ۲ جنوری ۱۹۵۹ء
۳۵۱	۲۴۔ ۴ دسمبر ۱۹۵۶ء
۳۵۲	۲۵۔ ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۶ء

۳۰۱	۱۔ الحمدیث امرتسر ۳ ستمبر ۱۹۱۵ء
۳۰۲	۲۔ ۴ اگست ۱۹۰۸ء
۳۰۳	۳۔ ۴ فروری ۱۹۱۴ء
۳۰۴	۴۔ ۱۷ جنوری ۱۹۴۱ء
۳۰۵	۵۔ ۴ اکتوبر ۱۹۴۰ء
۳۰۶	۶۔ ۱۲ جون ۱۹۱۴ء
۳۰۷	۷۔ یکم جنوری ۱۹۱۵ء
۳۰۸	۸۔ ۲۵ فروری ۱۹۴۳ء
۳۰۹	۹۔ ۳۰ مئی ۱۹۴۱ء
۳۱۰	۱۰۔ ۱۲ فروری ۱۹۱۵ء
۳۱۱	۱۱۔ ۵ نومبر ۱۹۴۳ء
۳۱۲	۱۲۔ یکم اگست ۱۹۴۱ء
۳۱۳	۱۳۔ ۱۹۳۱ء
۳۱۴	۱۴۔ نومبر ۱۹۴۳ء
۳۱۵	۱۵۔ ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء
۳۱۶	۱۶۔ ۲۴ اپریل ۱۹۰۸ء
۳۱۷	۱۷۔ ۲۶ جون ۱۹۳۶ء
۳۱۸	۱۸۔ ۴ اگست ۱۹۳۶ء
۳۱۹	۱۹۔ ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء
۳۲۰	۲۰۔ ۱۲ جون ۱۹۱۴ء
۳۲۱	۲۱۔ ۲۹ جون ۱۹۴۰ء
۳۲۲	۲۲۔ ۳۰ جولائی ۱۹۴۳ء
۳۲۳	۲۳۔ ۲۷ اگست ۱۹۰۹ء
۳۲۴	۲۴۔ ۲۴ جولائی ۱۹۱۴ء
۳۲۵	۲۵۔ ۵ نومبر ۱۹۳۶ء
۳۲۶	۲۶۔ ۲۸ جون ۱۹۱۲ء
۳۲۷	۲۷۔ ۵ ستمبر ۱۹۱۳ء

### اخبار محمدی دہلی

- ۳۷۷۔ اخبار محمدی دہلی از ۱۵ مئی ۱۹۴۲ء  
 ۳۷۸۔ " " " " ۱۵ جولائی ۱۹۴۲ء  
 ۳۷۹۔ " " " " ۱۵ مارچ ۱۹۴۲ء  
 ۳۸۰۔ " " " " یکم ستمبر ۱۹۳۸ء  
 ۳۸۱۔ " " " " یکم مئی ۱۹۴۲ء  
 ۳۸۲۔ " " " " ۲۵ مارچ ۱۹۴۲ء  
 ۳۸۳۔ " " " " یکم جنوری ۱۹۴۲ء

### دیگر مامناسے اور بہت روزہ رسائل

- ۳۸۴۔ خدام الدین لاہور ۱۱ اپریل ۱۹۵۸ء  
 ۳۸۵۔ ترجمان الحديث لاہور فروری ۱۹۶۱ء  
 ۳۸۶۔ تنظیم الحديث روپ ۲۹ فروری ۱۹۳۵ء  
 ۳۸۷۔ سواد اعظم مراد آباد ربع الآخر ۱۳۳۸ھ  
 ۳۸۸۔ الاسلام دہلی فروری ۱۹۵۸ء  
 ۳۸۹۔ تنظیم الحديث لاہور ۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء  
 ۳۹۰۔ الحديث دہلی یکم ستمبر ۱۹۵۴ء  
 ۳۹۱۔ الحديث دہلی یکم جنوری ۱۹۵۵ء

- ۳۵۳۔ الاعظام ۱۵ جنوری ۱۹۴۱ء  
 ۳۵۴۔ " " ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء  
 ۳۵۵۔ " " ۲۰ جنوری ۱۹۵۶ء  
 ۳۵۶۔ " " ۱۵ فروری ۱۹۵۴ء  
 ۳۵۷۔ " " ۳۰ جنوری ۱۹۵۹ء  
 ۳۵۸۔ " " ۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء  
 ۳۵۹۔ " " یکم جولائی ۱۹۴۰ء  
 ۳۶۰۔ " " ۱۴ ستمبر ۱۹۵۶ء  
 ۳۶۱۔ " " ۱۳ دسمبر ۱۹۵۷ء  
 ۳۶۲۔ " " یکم مارچ ۱۹۵۷ء  
 ۳۶۳۔ " " ۷ دسمبر ۱۹۵۶ء  
 ۳۶۴۔ " " ۲۲ جون ۱۹۵۶ء  
 ۳۶۵۔ " " ۱۹ اپریل ۱۹۶۳ء  
 ۳۶۶۔ " " ۲۰ فروری ۱۹۵۹ء  
 ۳۶۷۔ " " ۱۱ دسمبر ۱۹۵۹ء  
 ۳۶۸۔ " " ۳ جون ۱۹۵۵ء  
 ۳۶۹۔ " " ۱۹ مارچ ۱۹۵۹ء  
 ۳۷۰۔ " " ۲۹ فروری ۱۹۵۲ء  
 ۳۷۱۔ " " ۱۲ اپریل ۱۹۶۴ء  
 ۳۷۲۔ " " ۱۲ جولائی ۱۹۵۷ء  
 ۳۷۳۔ " " ۲۷ جنوری ۱۹۵۶ء  
 ۳۷۴۔ " " جون ۱۹۵۹ء

### الارشاد جدید کراچی

- ۳۷۵۔ الارشاد جدید ۱۴ مئی ۱۹۵۷ء  
 ۳۷۶۔ " " " " یکم مئی ۱۹۵۶ء



## دعوتِ غور و فکر

موجودہ دور میں طرح طرح کے فتنے پیدا ہوئے۔ اور پیدا ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ صرف اور صرف حق کو دانستہ طور پر قبول نہ کرنا اور باطل کی بلاوجہ حمایت کرنا ہے جو کہ آج ہر ذہنی ہٹ دھرمی، عناد اور بغض کی صورت میں ہے۔ انسان کو یہ اچھی طرح ذہن نشین ہونا چاہیے کہ اس نے مرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔ عقائد اور اعمال کا محاسبہ ہوگا۔ پھر اس کی جزا اور سزا جھگٹنا ہوگی۔ اس لیے اس تباہ کن دوش کو چھوڑ کر عدل و انصاف کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر مسئلہ کے پہلو پر غور و غور من کرے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ ہٹ دھرمی، بغض، عناد اور بات بات پر بدعت، شرک اور کفر کے فتوے لگانے والے حضرات کا مبلغِ علم کتنا ہے۔ کیا وہ عالم کہلانے، مسجدوں اور منبروں پر بیٹھ کر وعظ و نصیحت اور تقریر کرنے کے حقدار بھی ہیں یا کہ نہیں؟

آپ کے ہاتھ میں جو کتاب **الانوار المحمدیہ فی التیسرۃ المصطفویہ** ہے۔ اس کی ترتیب تالیف کے وقت فقیر نے اس امر کو خصوصی طور پر مد نظر رکھا ہے کہ حضور پر نور ﷺ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق جو پہلو بھی بیان کیا جائے تو بیان کرتے وقت تمام مذاہب کے ان کے اپنے مسئلہ اکابرین یا جن محدثین، مفسرین اور مؤرخین کی کتب کے حوالہ جات اپنی کتب میں انہوں نے درج کیے ہیں یا ان کے نزدیک جو جو مفسرین، محدثین اور مؤرخین مستند ہیں ان کی کتب کے حوالہ جات درج کیے جائیں۔

بہذا عدل و انصاف کا دامن ہاتھ میں لے کر اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے پر حقانیت واضح ہو جائے گی۔ اور وہ ایسے نتیجہ پر یقیناً پہنچ جائے گا۔ کہ یہ جو اختلافات ہیں صرف اور صرف ان حضرات کے ہی پیدا کردہ ہیں جو علم سے کورے ہیں جن کو قرآن پاک، کتب اسناد و کتب سلف صالحین کا مطالعہ نہیں۔ نہ ہی اس پر عبور ہے۔ اور نہ ہی ان کی سمجھ ہے بلکہ ان کو تو اپنے مسلک

ہی کے اکابرین کی کتب کا بھی مطالعہ نہیں۔ اگر مطالعہ کیا ہوتا یا ادراک گزرائی کی ہوتی تو کبھی اختلاف نہ رکھتے بلکہ اتفاق اور اتحاد سے اسلام کی تبلیغ و تشہیر کرتے۔

اس لیے فقیر نے اس کتاب کی ترتیب اور تالیف کے وقت کافی کتب کا مطالعہ کیا۔ اور ادراک گزرائی کی اور کتب کی اصل عبارات اور صفحات درج کیے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حوالہ جات کی کتابوں کے ناموں کی آپ کو کئی کئی سطور نظر آئیں گی۔

بعض عناد، ہٹ دھرمی اور باطل پرستی کو تار مار کرنے کی خاطر اس کتاب کے حاشیہ پر فقیر نے نہ ماننے والوں کے مسئلہ اکابرین اور دیگر متبعہ اکابرین کی شخصیت کے متعلق ان کی مستند کتب کے حوالہ جات مع صفحات درج کیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اجل جلال اپنے پیارے محبوب سرور کائنات، مغیر موجودات، باعث تخلیق کائنات، منبع کمالات، سرکار دو عالم، شہنشاہ عرب و عجم، نور مجسم، شفیع معظم، رسول مكرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے صدقہ حق بیان کرنے اور حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

الداعی

فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ الفتاوری عفرلہ  
خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل ابراہیم کوٹ

**انعام** | اسے کتاب میں درج کردہ حوالہ جات  
میں سے حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو  
فی حوالہ بک ضد رویہ انعام دیا جائے گا جو  
کو غلط کہنے کی جسارت کرنے والا اگر غلط ہونا ثابت  
نہ کر سکے تو اسے کو دو ضد رویہ فی حوالہ ماد اکرا پڑگا  
فقیر محمد ضیاء اللہ الفتاوری عفرلہ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُوْلِكَ الْكَوْنِمْ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

## مقصود آلیف

زیر نظر کتاب اُس مبارک ذات کی سیرت پر لکھی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب ہیں۔ جو سرور کائنات اور مفرج موجودات میں بلکہ کون و مکان کا وجود انہیں کی ذات والا صفات سے ہی معرض وجود میں آیا۔ اور اس کائنات کی بستی ان ہی کے دم قدم سے قائم ہے۔ کوئی انسان اس شخصیت کے تمام پہلو تو کما صفت ایک ہی پہلو عظمت اور برکات کا حصہ نہ بیان کر سکتا ہے اور نہ ہی احاطہ تحریر میں لاسکتا ہے وہ ذات کس قدر عظیم ہے کہ جس کے صرف ایک وصفِ کریم کا تذکرہ قرآنِ کریم میں ربِّ کریم نے اِنَّكَ لَعَلَّ الْخُلُقِ عَظِيْمٌ بیان فرمایا ہے۔ وہ وجود باوجود کس قدر مبارک ہے جس کو حقیقی معبود نے اپنی دلیل قرار دیتے ہوئے قرآن مجید میں یَا أَيُّهَا النَّاسُ تَذَكَّرُوا كُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ کا اعلان فرمایا۔ اُس کی شان کا کون اندازہ کر سکتا ہے جس کی رضا قادرِ مطلق چاہتا ہے اور اعلان فرماتا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ جس کے ذکرِ خیر کی رفعت و عظمت کا بیان کرنا محال ہے جس سے خداوندِ قدوس کا یہ وعدہ ہو۔ اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتُ مَعِيَ اُس کی شوکت کا کون اندازہ کر سکتا ہے جس کے لیے ربِّ دو جہاں محمد انبیاء کرام علیہم السلام سے یومِ میثاق کو لَتَوْا مِنْكُمْ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهُ کا عہد لے اور اس عہد پر خود اپنی گواہی کا بھی اعلان فرمائے۔ جس کی محبوبیت کا عالم تو یہ ہو کہ ربِّ انس و جان هُوَ الَّذِي اَدْرَسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی فَرَاكَرًا بَيْنَا وَبَيْنَا کرانے۔ اس کے جو دوسرا شمار کون کر سکتا ہے کہ انبیاء کرام اور مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جو بھی بلا اُسی کے صدقہ میں بلا اُس سے نسبت رکھنے کی برکات کا تصور کون کر سکتا ہے جس کے اُمتی ہونے کی خواہش مرسلین اور انبیاء علیہم السلام نے کی ہو۔ اس کے فیوض و برکات کا کون حساب کر سکتا ہے جس کے نام مبارک کا دسیدہ لینے سے سیدنا آدم علیہ السلام کی مغزشِ معاف ہوئی ہو، اُس کی نورانیت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے جس کے نور سے کائنات کے ذرے ذرے کو وجود



حاصل ہو جس کے مقامِ قُرب کو سوچنے اور سمجھنے کے لیے عقل و فکر بالکل عاجز ہیں اور ایسا قُرب مُسلّمینِ انبیاء اور ملائکہ میں سے کسی کو بھی حاصل نہ ہوا اور نہ ہی ہو سکا۔ اس قُرب کا بیان خود خالق کون و مکان جلّ جلالہ نے سورۃ النجم میں دلی اِقتدائی فکان قاب قوسین اذ اذنی مبارک الفاظ میں فرمایا ہے جس کی حکومت اور تصرف زمین و آسمان میں مستقیم ہے جس کی آمد آمد کی بشارتیں رسولوں اور نبیوں نے دی ہیں جس کے مرتبہ بلندی اور برتری کی سند و لائحۃ خیر لکے من الاولیٰ آیتہ کریمہ ہو اُس کی بزرگی کا کیا کہنا کر سید الملائکہ جس کے سامنے زائوئے ادب تہ کرے اس کی شان ارفع اعلیٰ ہونے میں کون شک کر سکتا ہے جس کے رب ہونے پر اللہ تعالیٰ کو بھی خیر ہو۔ اُس کی سیرت کا کائنات بھر میں کما حقہ بیان کرنے کا کس کو دعویٰ ہو سکتا ہے۔ جس کے بارے میں خالق کائنات کی یہ گواہی ہو۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ۔ اس کی سیرت مطہرہ پر چلنا دین و دنیا کی خیرات اور بھلائیوں جمع کرنا ہے جس کے متعلق ارشادِ ربانی یہ ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اِمْلٰهٖ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

ان سب حقائق کا اعتراف کرتے ہوئے اور ایمان لاتے ہوئے مفسرین، محدثین، مؤرخین اور اہل سیر نے اس رب کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن کل عبوب محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ بکس پناہ میں اپنے عشق و محبت و اُلفت کا اظہار ان کے دامنِ رحمت سے وابستگی کو ذریعہ نجات ان کے ذکرِ اقدس کو قلوب کی ضیاء اور روشنی کا عقیدہ، زندگی کا ستارہ، عذابِ بچنے کا وسیلہ، میدانِ محشر کی پیش گرمی اور پائس سے محفوظ رہنے کا سبب، پُلِ صراط سے سلامتی سے گزرنے کی اہدایہ قیامت کے روز آپ کے جھنڈے کے نیچے جگہ مل جانے اور بارگاہِ رب جبار و قہار میں سرخرو ہونے کا ذریعہ سمجھتے ہوئے سیرت کے موضوع پر کتب کے نذرانے اور گلہائے عقیدت پیش کیے ہیں۔

فقیر تو علم کے میدان میں بھی بیچ اور عمل کے میدان میں تو اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سبکدوش کر گئی ہے۔ حقیقت پر مبنی اس اعتراف کے باوجود بارگاہِ رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم میں یہ درجہ حقیر بغایت سیدی، سندی، برشدی، برنی، محدومی، متشمی، منبع رشد و ہدایت، مخزنِ علم و حکمت، پیرِ طریقت، صاحبزادہ محمد شفیع صاحب قادری دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین

ہمساد عالیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات پیش کر رہا ہے کہ میرا صرف اور صرف انحصار اور وار و مدار  
اسی پر ہے کہ

بد سہی چور سہی عسرم و ناکارہ سہی اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کر یا تیرا  
اور یہ سیرت کا نذرانہ اُس کریم روف اور رحیم رسول امین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں  
پیش کر رہا ہوں جس کی رحمت کا سمندر بے کنار ہے۔ اُس میں میں کیا مجھ جیسے کروڑوں بلکہ بے شمار  
اور لاتعداد گنہگار بھی ہوں تو اُن کے صرف ایک ہی اشارہ سے ہمکنار اور مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں  
میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی! مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا  
یہ مدعا اور عقیدہ صرف فقیر کا ہی نہیں اور نہ ہی اس کو شرک قرار دیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ مدرسہ  
دیوبند کے بانی مولوی قاسم صاحب نانوتوی بھی اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے اور اپنے مریدین اور  
معتقدین کو بھی یہی درس اور تعلیم دیتے ہوئے حضور پر نور نور علی نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ  
میں عرض گزار ہیں۔

مدد کر اے کریم احمدی کہ نہیں تیرے سوا مجھ قاسم بکس کا کوئی حامی و کار!  
دیوبندی حضرات کے مولوی اشرف علی تھانوی بھی بارگاہ مصطفوی میں فریاد و نغظِ نذا سے اس  
طرح کرتے ہیں۔

يَا مُشْفِئِ الْعِبَادِ حُذِّبِي  
دستگیری کیجئے میرے نبی  
لَيْسَ لِي مَلْجَأٌ سِوَاكَ اَعِثْ  
جز تمہارے سے کہاں میری پناہ  
عَثْنِي الذَّهْرُ يَا بَنَ عَبْدِ اللَّهِ  
ابن عبد اللہ زمانہ سے خلاف  
لَيْسَ لِي طَاعَةٌ وَلَا عَمَلٌ  
نہ کچھ عمل ہے اور نہ طاعت میرے پاس  
يَا رَسُولَ الْإِلَهِ يَا بَكْرَ بْنَ  
اَنْتَ فِي الْاَضْطِرِّ مُعْتَمِدِي  
کشاکش میں تم ہی ہو میرے نبی  
مَسْنِي الضُّرِّ مَسِيدِي مَسْدِي  
فوجِ کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی!  
كُنْ مُعِينًا فَاَنْتَ لِي مَدَدِي  
اے میرے مولا خبر یہ لیجئے میری  
بِيَدِ حَبِيْبِكَ فَهَوِيَ عَتْدِي  
جے مکرول میں محنت آپ کی  
مِنْ غَمَامِ الْغَوِيْمِ مُلْتَحِدِي

میں ہوں بس اور آپ کا در-یا رسول اللہ ابرہہ گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی !!

(نشر الطیب ص ۱۹۱ مطبوعہ دیوبند)

مولوی اشرف علی تھانوی مسلک حق اہلسنت و جماعت کے اس عقیدہ کی ترجمانی کرتے ہوئے عارفِ رومی مولانا جلال الدین علیہ الرحمۃ کا شعر لکھتے ہیں

اے لقائے تو جواب ہر سوال مشکل از تو حل شود بے قیل و قال

(ماہنامہ العادۃ ص ۲۵ ماہ رمضان ۱۳۳۸ھ ہیئتہ المسین ص ۱۹۱ النخب ص ۲۷)

مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی جو کہ دیوبندی حضرات کے اکابرین میں سے ہیں کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی بھی بارگاہِ نبوی میں آفتابِ اس انداز میں پیش کرتے ہیں۔

جہازِ اُمت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں  
پھنسا ہوں بے طرح گردِ ابِ غم میں ناخدا ہو کر  
شفیعِ عاصیاں ہو تم و سیدِ بکیاں ہو تم  
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ  
مری کشتی کنا سے پر لگاؤ یا رسول اللہ  
تمہیں چھوڑا اب کہاں جاؤں تباؤ یا رسول اللہ  
(گلزارِ معرفت ص ۱۹۱ مطبوعہ دیوبند)

محسن کا کوئی بھی اس طرح استغاثہ کرتے ہیں۔

عائشہ کی محبت ہے فنا فی الرسول ہوں اے بحرِ فیض لے خبر اپنے احباب کی!  
(سیرت الرسول ص ۱۹۱)

فقیر کے اسی مدعا اور عقیدہ کی تائید غیر مقلدین و بالی حضرات کے قاضی سلیمان منصوب پوری کی عبارت سے بھی واضح ہو جاتی ہے۔ یہ القاب انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصافِ ذاتی کی سُرخی دے کر لکھے ہیں۔

غریبوں کا محبت، مسکین کا ساتھی، شاہوں کا تاج، آقاؤں کا آقا، غلاموں کا محسن، یتیموں کا سہارا، بے آسراؤں کا آسرا، بے خانماؤں کا ماوا، درد مندوں کی دوا، چارہ گروں کا درمند۔  
(سید البشر ص ۱۲ ج ۲)

مولوی الطاف حسین صاحب حالی بھی بارگاہِ بکس پناہ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التثانی میں فریاد



کُناں ہیں۔

اے خاصہ خاصانِ رُسل وقتِ دُعا ہے اُمتِ پہ تری آن کے عجب وقتِ بڑا ہے  
(مسکینِ حالی ص۔)

سُرارِ الوہابیہ مولوی شہار احمد امرتسری نے بھی رحمتِ کائنات، شافعِ روزِ جزا، مالکِ ہر دوسرا  
محمد مصطفیٰ علیہ التَّحیۃ و التَّنَا کی نعت شریف کالی کالی والے آقا ذرا خبر لے، نمایاں سُرخ سے درج  
کی ہے جس میں مسلکِ حقِ اُصنفت و جماعت کے اس عقیدہ اور نظریہ کی تائید ان اشعار سے ہو رہی ہے۔  
کالی کالی والے آقا ذرا خبر لے منجد ہمار میں ہے بیڑا خیر الانام اپنا  
اے ناخداے اُمت اب آنکر ترا دو عالم سے ورنہ شاہِ مُلتا ہے نام اپنا  
(المحدث امرتسر ۷ جولائی ۱۹۱۶ء)

فخرِ الوہابیہ مولوی نور حسین صاحب گرجا کھی کار کا راسخ عرفانی بھی حضرت محمد مصطفیٰ علیہ  
التَّحیۃ و التَّنَا کو چارہ ساز جانتے اور سمجھتے ہوئے عرض گزار ہے کہ  
میں بھی ہوں اُن کی چشمِ شفاعت کا منتظر اے چارہ ساز میں بھی ہوں بیمارِ مصطفیٰ  
(الاعتصام لاہور ص ۱۴۷ تاریخ ۱۹۵۷ء)

حضرت قطبِ الاقطاب، فردِ الافراد، غوثِ الاعلیٰ، سیدِ الاسیاد، شیخِ الملکِ والجن  
والانس علی الاطلاق بالاتفاق غوثِ الاعظم، غوثِ العالمین، شہنشاہِ بعدِ ادیسینا شیخ  
محمی الدین ابو محمد عبد القادر الجیلانی احسنی الحسینی البھغری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنہ کے وسیلہ  
سے اللہ کریم جل جلالہ اور رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم قبول اور منظور فرمائیں ذریعہ نجات بنائیں  
اور دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازیں آمین ثم آمین۔

طالبِ شفاعت نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم  
فقیرِ الوالحامد محمد ضیاء اللہ الفتوری غفرلہ  
خطیبِ مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ  
تحصیل بازار سیانکوٹ۔

# حرفِ آغاز

اہل دنیا گتھیاں دنیا کی سلجھاتے رہیں اپنا تو بس کام ہے مدح و ثناء مصطفیٰ علیہ السلام  
 حمد بے حد ہے اس خالق کیمیا کی جس نے ڈوبتی انسانیت کو ساحلِ مراد تک پہنچانے کے لیے  
 ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لال کو ناسخ و کتاب کر بھیجا اور رحمتہ للعالمین و خاتم النبیین  
 جیسے مناسب جلیلہ پر فائز کر کے کائنات کی صلاح و فلاح اہی کے اتباع پر موقوف کر دی۔ درود و سلام  
 اُس سیدِ ابرار پر جس نے بھوئے مجھوں کو عبادۃ اسلام پر ڈال کر رب العالمین کے دربار تک پہنچایا۔ حقیقت  
 یہ ہے کہ انسان کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہ اپنے مالک کو جانے اور خلق کے لیے سب سے بڑی نعمت  
 یہ ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچانے یہ مسئلہ سیدِ کل ختمِ الرسل حضور سرورِ دو سرا محمد مصطفیٰ علیہ السلام نے  
 حل فرمایا اور یہ نعمت انسان کو شہنشاہِ ارض و سما، تاجدارِ لولاک، امامِ حضور احمد مجتبیٰ علیہ السلام و انصار کے  
 طفیل ملی۔ گویا شیخ عطار کے بقول یہ بھی جائز ہے۔

حمد بے حد مر خدا سے پاک را آں کہ ایماں داد مشیتِ خاک را  
 اور بقول اقبال یوں بھی ٹھیک ہے۔  
 حمد بے حد مر رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم آں کہ ایماں داد مشیتِ خاک را  
 بات ایک ہی ہے اذاز میں فرق ہے پہلے شعر میں حقیقت کا رنگ ہے اور دوسرے  
 میں مجاز کا۔ وہاں بذاتہ یہاں بفضلہ۔

دوسرے الفاظ میں انسانیت کی توجہی ساسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ جب پہلے وجود  
 خدا (Existence of God) کا اقرار کیا جاتے اور عرفانِ خدا حاصل ہو جائے۔  
 وجودِ خدا کے منکروں نے خانہ پوری کے لیے اندھے مادے کو خدا ٹھہرایا اور شکم کی تاریک گھڑیوں  
 میں آوارہ ہو کر عبادہ و منزل سے بے خبر ہو گئے۔ دوسرے نے خدا کا وجود تو تسلیم کر لیا۔ مگر خدا کو  
 پہچاننے میں ٹھوکر کھائی۔ مظاہرِ قدرت سے لے کر سنگ و آتش تک کو خدا بتایا اور اشرف المخلوقات  
 ہو کر ہر قسم کی مخلوق کو اپنا مسبود گردان لیا۔ آخر فاران کی چوٹیوں سے رسالت کا آفتاب عالمات

اُبھر جس سے کفر و شرک کے اندھیرے چھٹ گئے۔ اور انسان کے فکر و نظر کو توحید ایمان کے اُجالوں سے منور فرمایا گیا۔ ہاں حبیبِ اکرم نورِ مجتہم رسولِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جلوہ فرمائے گیتی ہو کر کائنات کا سب سے دقیق مسئلہ حل فرما دیا۔

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور کتہ و ردوں سے کھل نہ سکا !

وہ رازِ اکِ کلیِ واسے نے سمجھا دیا چند اشاروں میں !

کائنات کے محسنِ اعظم نے انسان کو ایمان دے کر نظامِ حیات بخشا اور ضابطہٴ اخلاق دے کر اُسے انسانیت کے عُن سے آراستہ فرما دیا۔

ہوں لاکھ سلام اُس آقا پر بُت لاکھوں جس نے توڑ دیئے

دُنیا کو دیا پیغامِ سکون، طوفانوں کے رُخ موڑ دیئے

اُس رحمتِ عالم نے حصال کیا کیا نہ دیا انسانوں کو !!

دستور دیا، منشور دیا کچھ راہیں دیں کچھ موڑ دیئے

میرے آقا و مولا میرے ہی نہیں کائنات کے آقا و مولا، دارین کے ملجا و ماویٰ، عرش و

فرش کے شہریارِ ارمن و سما کے تاجدار، حضورِ احمد مختار علیہ التَّحیۃ والثناء نے انسان کو اس کا اپنا بھی

عرفان بخشا اور خدا کا بھی۔ اُسے خالقِ کائنات کا بندہ بنا کر کائنات کا حاکم بنا دیا۔

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خودِ آگاہی کھلتے ہیں غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی

اب انسان مرکزِ عالم بن گیا۔ گردشِ لیل و نہار کا محورِ عظیم، حاصلِ کشتِ حیات ہوا۔ اس

نے مہر و ماہ پر کمندیں ڈالیں۔ مشرق و مغرب کے فاصلوں کو سمیٹا اور اپنوں بیگانوں کو وحدتِ نسلِ انسانی

کا درس دیا۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ کم از کم تہذیب و سائنس کی چپکا چونڈ تو مغرب سے شروع ہوئی، نہیں

بلکہ عرب سے شروع ہوئی اور کائناتِ عالم میں اس کی شعاعیں پہنچیں۔ اوہام کی زنجیریں ٹوٹیں اور افکار

کی ظلمتیں دُور ہوئیں۔

انسان کو کمالات اس دربارِ دُربار سے ملے اور اب بھی انسان کمالات کے حصول میں اسی

سرکارِ کا محتاج ہے۔ تہذیب و تمدن فلسفہ و منطق سائنس کی ترقی انسان کے لیے سب سے بڑا کمال

نہیں بلکہ اس کی انسانیت اس کا عظیم ترین کمال ہے۔ سمندروں کی تہ میں غوطہ زنی، فضا کی وسعتوں



میں جست، زمین کے سینے میں اترنا، پہاڑوں کی چوٹیوں کی سیر سے اُس کی انسانیت کا کوئی تعلق نہیں پھیلیا سمندر کی تہ میں ہوتی ہیں، پرندے ہوا میں اڑتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ہاں چاند پر چڑھنا کمال نہیں۔ چاند کو مسخ کرنا کمال ہے (ذریعہ تصرف لانا)

افسوس صد افسوس دورِ حاضر کے انسان نے سائنس کے ارتقا کو ہی اپنا ارتقا خیال کیا اور چند اشیاء کے فوائد و مصارف کے سمجھنے کو ہی معراجِ علم سمجھ لیا حالانکہ اسلام کے نور سے پھیلنے والی شعاعوں کا یہ صرف ایک ہی پہلو تھا۔

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا !  
ورنہ گلشن میں علاجِ تنگی داماں بھی ہے  
نتیجہ یہ نکلا کہ ۔

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا  
زندگی کی شبِ تاریک سحر کرنے سکا !  
ڈھونڈنے والا سناروں کی گزرگاہوں کا  
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کرنے سکا !  
یہ دور سائنس کا دور ہے۔ اس میں لوہے بجلی بھاپ وغیرہ کے خواص تو معلوم ہیں مگر انسانیت کے خواص اور جبلتیں ناقص سمٹ رہے ہیں انسان بہیم کٹ رہے ہیں۔ تہذیب کی روشنی بڑھ رہی ہے دل تاریک ہو رہے ہیں۔ خود غرضی، افراتفری، انتشار و اختلال یہ اس دور کے خاص تحفے ہیں۔ آدمیت چمچ زہی ہے۔ اخلاص لٹ رہا ہے شرافت ماتم کناں ہے اخلاقی اقدار دم توڑ رہی ہیں، مروت نالہ زن ہے انسانیت سسک رہی ہے اور تہذیبِ حاضر کے پاس اس کے دکھوں کا قطعاً کوئی مداوا نہیں اس سسکتی انسانیت کو صرف اور صرف رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا آسانہ ہی بچا سکتا ہے اور اس کا علاج ہے تو صرف انہی کا دیا ہوا نسخہ کیمیا ۔

آں کتابِ زندہ تدریجِ حکیم  
حکمتِ اولیایاں است و قدیم  
نورِ انساں را پیامِ آخری !  
عاجل اور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم  
گویا کائنات کو اب بھی ہمیشہ کی طرح قرآن کے دستور اور صاحبِ قرآن کے نور کی ضرورت ہے۔ قد جبار کم من اللہ نور و کتابِ مبین کے ابدی پیغام میں اسی طرف اشارہ ہے۔  
امتِ مسلمہ کا جو خیر الائم ہے اور جسے اقوامِ عالم کی امامت کا منصب دیا گیا ہے۔ فرضِ اولین ہے وہ دوسریں تک سیرتِ مصطفیٰ کے انوار بھی پہنچائے اور قرآنِ حکیم کی تبلیغ بھی کرے۔

اس مقصد کے تحت ہر دور میں کام ہوا۔ مفسرین، مورخین، اہل حال و قال نے اپنے اپنے رُجھ میں بارگاہِ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام میں قلم کا خراج عقیدت پیش کیا اور وقت کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اسلام کی اشاعت فرمائی۔

زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ دورِ حاضر کے ایک عظیم مصنف و محقق یعنی حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری مدظلہ نے اسے تحریر فرمایا ہے۔ قادری صاحب چوٹھویں صدی سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ صدی الحادی فتنوں اور گستاخانہ رجحانات کے اعتبار سے پہلے اودار سے مختلف ہے۔ خارجی اور داخلی دشمنوں نے اسلام کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ اسلامی کے معاشی و سیاسی نظریات پر اعتراضات وارد کر کے طرح طرح کے شکوک و شبہات پھیلانے جا رہے ہیں اور نوجوان نسل کے ذہنوں کو مسموم اور ان کی فکر کو مفلوج کیا جا رہا ہے۔ اس بے پردہ حملے کا گمیاں جواب اسی صورت میں ممکن تھا کہ داخلی طور پر ملت کی شیرازہ بندی ہو مگر ایسا بھی نہ ہو سکا۔ فردِ بند شجرِ اسلام کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ حیرت ہے جن مسائل پر آج تک کسی اختلاف نہ ہوا یا لوگوں کی جدت پسندی نے انہیں بھی معاف نہ کیا۔ زیادہ افسوس اس کا ہے کہ اکثر اختلافات نشانِ سالکاب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و رفعت سے متعلق ہیں مسئلہ نور، علم غیب، حاضر و ناظر، ندائے یارِ رسول اللہؐ یہ وہ مسائل ہیں جن پر کبھی دو رائیں نہیں ہوتیں۔ اور اب اسلام کی داخلی فضا میں انہی مسائل پر جنگ و جدل، بحث و مناظرہ کے بازار گرم ہیں۔ سوچئے یہ کس قدر کربناک منظر ہے جب خود امتی ہی اپنے نبی کو عام بشر سے کچھ بھی زیادہ نہ ماننے پر مقرر ہوں۔ اُس کے خداداد علوم وافرہ و کثیرہ پر معترض ہوں وغیرہ وغیرہ۔

مولانا قادری وقت کے ان تقاضوں سے بے خبر نہیں۔ وہ خارجی اور داخلی محاذوں پر معرکہ آزمائی کے آداب کو صحیحی طرح سے واقف ہیں۔ مرزا سیہ طاعنہ، نجدیہ، دہلویہ اور روافض و خوارج سب ان کی مناظرانہ صلاحیتوں کا لوہا مانتے ہیں۔ مگر یہ کتاب بنیادی طور پر سیرت کی کتاب ہے۔ مولانا اس میں صرف اثباتی رنگ میں حضور سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات بیان کرنا چاہتے ہیں۔ اس ضمن میں وہ حیاتِ مقدسہ کے ہر پہلو پر مقدّر بھر روشنی ڈالیں گے اور حسبِ ضرورت اختلافی موضوعات پر مثبت انداز میں دلائل و ثبوت کے انبار لگاتے

چلے جائیں گے۔ پروگرام یہ ہے کہ علم کی ہر نوع سے فائدہ اٹھایا جائے اور جدید و قدیم نیز شرقی و غربی فکر و نظر سے ایک گلدستہ نعت حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام تیار کیا جائے۔

اس وقت آپ کے ہاتھوں میں اصل کتاب کا صرف پہلا حصہ ہے۔ مولانا غلام نے اس میں فقط تین موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اول الخلق ہونا۔

۲۔ حضور پر نور کا نور ہونا۔

۳۔ بشارات

امید یہ ہے ان مسائل پر ان سے زیادہ حوالجات اردو زبان پر کہیں بھی یکجا نہیں ملتی ہوں گے اس دور میں اس فن (کثرت حوالجات) کے امام ہیں۔ اصاعروا کا بران کی تحقیقات پر حیرت زدہ ہیں اور منکرین دم بخود۔ یہ وہ وصف ہے جو ان کی ہر کتاب سے آشکار ہے بالخصوص سیرت غوث الثقلین تو پاکستان کے عوام و خواص سے خراج تحسین وصول کر چکی ہے۔ اس کتاب کی غفلت اسی سے ظاہر ہے کہ زبدۃ العارفین، قدوة السالکین سیدی و مرشدی قبلہ عالم حضور پیر سید علی حسین شاہ صاحب است برکاتہم العالمین اور امام سیاست پیکرِ علم و عمل علامہ شاہ احمد نورانی مدظلہ نے تقریظ کے رنگ میں مہر تصدیق ثبت فرمادی ہے۔ مولانا نے اس کتاب سے فاسخ ہو کر زیرِ نظر کتاب کی تیاریاں شروع کر دیں یا یوں سمجھو غوث الوری رضی اللہ عنہ کے کوچہ سے ہو کر خیر الوری علیہ التحیۃ والثناء کے آستانے پر پہنچے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بھی بجا ہے کہ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے اپنے (قادری) فقیر کو سید الثقلین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا دروازہ دکھا دیا ہے۔ یہ بھی تو حضور غوثِ اعظم ہی کی عنایت سے کہ مولانا کی زبان میں حد درجہ سلاست و اثر ہے بمصدقِ عہد دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔

ان کا لباس سادہ، خوراک سادہ اور اسی طرح ان کی زبان بھی سادہ ہے۔ سادگی کو بھی اگر ایمان کی نشانی قرار دیا گیا ہے تو ان کے ایمان کی کیفیت ظاہر و باہر ہے۔ مگر یہ سادگی پرکاری سے بھی آراستہ ہے۔ ان کے افکار میں باطل سوز بھلیاں چمکتی ہیں۔ ان کے دلائل کی قوت الوند شکن معلوم ہوتی ہے۔ ان کا سوز درد اور نفسِ گرم گستاخانِ رسالت کے لیے پیغامِ ہلاکت ہے۔



یہ سچ ہے کہ ڈاکٹر علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے فلسفہ جدید کو عشق کے سمندر میں غوطہ زن کیا۔ یہ بھی درست ہے کہ اس صدی کے سب سے بڑے معنی مولانا شاہ احمد رضا خاں قدس سرہ نے علم و افتاد میں عشق رسول کی طرح پھونک دی اور یہ ان کا سب سے بڑا کمال ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ دورِ حاضر میں مولانا شاہ احمد نورانی نے خارزارِ سیاست کو گلزارِ عشق بنانے کے لیے ٹک دو کی۔ اور کسی حد تک یہ بات بھی کہی جاسکتی ہے کہ مولانا قادری نے بحث و مناظرہ کی خشکیوں کو عشق رسول سے تر کر دیا ہے۔ مولانا ایک روشن خیال عالم دین، شرف نگاہ، مفکر، بلند پایہ خطیب، عالی ہمت رہنما اور تحقیق پسند مصنف ہیں۔ ان کے کتب خانے میں مختلف علوم کی مختلف زبانوں میں ہزاروں کتب و رسائل ہیں۔ انہیں مطالعہ سے گہرا شغف ہے۔ ملک کے طول و عرض ان کی خطیبانہ لکڑوں سے گونج رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کی تحقیق بھری تحریریں مخالفین کو ساکت و صامت کر رہی ہیں۔ لیکن میں پھر کہوں گا ان سب سے بڑی عنایت ان کا جذبہ عشق رسول ہے جس نے خود ان کی تحریر و تقریر میں ایک نور بھردیا ہے۔ یہ خاص شرف ہے جو ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔

یہ رتبہ بلند عا جس کو مل گیا

خدا و مصطفیٰ دجل و علا فضل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل سے یہ وصف اس کتاب میں بھی پوری طرح موجود ہے بلکہ زیادہ ہے۔ کثرتِ خواجہات ہی سے سکون نہیں ملتا بلکہ انداز بیان بھی تسکین بیز ہے کتاب کا نام انہوں نے انوار المحمدیہ فی سیرت المصطفویہ تجویز فرمایا ہے اس میں ایک لطیف نکتہ بھی ہے۔ یعنی یوں تو حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور سے کون و مکان روشن ہیں مگر محمدیت حضور کی شانِ منہریت کی طرف اشارہ ہے۔

مصدرِ منہریت پر بے حد درود! منظرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام! یہ رحمت للعالمین کی شانِ بے مثلی ہے۔

مَنْزَلَةٌ عَنْ شَيْءٍ يَكُونُ فِيهَا سِينَةٌ  
فَجَوْهَرُ الْجَمِّ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٍ

کتاب کا نام بھی تبارک ہے کہ کیتانی کے انوار صرف ذاتِ مصطفیٰ اور سیرتِ مصطفیٰ میں ہیں یعنی کیا کہوں وہ آپ ہی اپنا جواب اب اس نقطہ نظر سے کتاب کو ملاحظہ فرمائیے۔ سطر

سطر اس کی تصدیق کرے گی اور نقطہ نقطہ اس نکتے کی وضاحت کرے گا۔

دُعا ہے مولائے اکرم ربِّ عالم جل مجدہ اپنے محبوبِ کریم، رسولِ عظیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان کے تذکارِ جمیل کو قبول فرمائے اور نوجوانانِ ملت کو اس سے سہرا درہونے کی توفیق ارزماں فرمائے۔  
مولانا باقی حصصِ دہن میں وصال شریف تک کے حالات ہوں گے، کہہ سکیں ادہم سب کو  
عشقِ رسول کی دولتِ سرمد نصیب ہو۔

عُرُ اُٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دُعا کے بعد

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنِّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ . وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ  
الرُّسُلِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَ اَصْحَابِہِ الْمُنْتَظَرِیْنَ .

دُعا گو۔

عبید المصطفیٰ محمد حسین آسی نقشبندی

ایم اے (اسلامیات)، ایم اے (اُردو)

گدائے آستانِ لائانی علی پور شریف

پروفیسر گورنمنٹ اسلامیہ کالج سیالکوٹ

## مدنی تاجدار

از تبرکات عمدۃ المحققین زبدۃ المفسرین صد الا فاضل علامہ سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی علیہ الرحمۃ

**ہستی کا پہلا نقش** | دائرۃ کائنات کا مرکز مجموعہ مخلوقات کا حرفِ اذیسیں، گزائرِ خلاق کا سب سے نفیس پھول، آسمان وجود کا نیرِ اعظم وہ تابان و درخشاں نورِ عالم افروز ہے جس کے ظہور نے اپنے پر تو جمال کے فیضان سے کائنات کو لامالال کر دیا یہ کاتبِ قدس کے علمِ ایجاد کا سب سے پہلا نگار ہے۔ اسی نے اپنے حسنِ جمال زیبائی و یحیائی خوبی دلربائی سے ہر تن سراپا زبان ہو کر اس کی صنعت و حکمتِ علم و قدرت بدیع نگاری نادر طرازی اوصافِ کمال، عزت و جلال کی بر ملا شہادت دی (علیہ ازہر صلوات و اعلیٰ تسلیات) اس کی شان والا سے اُس کی شانِ عالی ظاہر ہوئی۔ اس کی ہستی مقدس سے اُس کی ہستی پاک پہچانی گئی۔ آیت: **هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ الْأَيَّةَ**۔ آیت: **هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ الْأَيَّةَ**۔ قرآن پاک ان آیاتِ طیبہ میں یہ تعلیم فرماتا ہے کہ اللہ عز و علا تبارک و تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ سید ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم آہ و بارک و سلم کے محاسن و اوصاف کی معرفت ہے عالم کی تمام ہستیاں اسی پاک ہستی کا صدقہ جہان کے سارے وجود اسی پاک وجود کا طفیل ہیں۔ بیشک ثانی ازل پر موقوف ہو اپنی ہستی میں اُسی کے دامن کے ساتھ مربوط ہوتا ہے مگر اس میں بھی شک نہیں اول اپنے وصف اولیت میں لاثانی ہے اُس کا ثانی نہیں اس ہستی مقدس کا کوئی نظیر ہے نہ مثیل نہ ہمتا نہ عدیل۔ لاثانی نے لاثانی بنایا ہے۔ بے نظیر نے بے مثال پیدا کیا ہے۔ اُس رُوح معنوی جانِ مجسم پہ بے شمار دُوح جس کے وجود نے وجود بے کیف کا پتہ دیا اور جس کے حُسنِ ملیح نے محبوبِ حقیقی کے حُسن کا خطبہ پڑھا۔ وہ حُسن بے پردہ جو بے شمار حجاب رکھتا تھا۔ اور باوصف غایتِ ظہور و اشراق کمالِ خفا و استتار میں تھا۔ ہر کہیں جلوہ افروز تھا اور کہیں نظر نہ آتا تھا۔

بے پردگی تو پردہ تو !! اے نورِ نظر حجاب آ کے!

بیمد و پایاں نشان رکھتا تھا۔ اور بے نشان تھا اُس کا جلوہ دلربا مدنی محبوب کے رخسارِ نور میں نظر آیا۔ آئینہ کی جلانے یار کے رخ سے برقع اٹھایا جو آنکھ میں نہ آسکتا تھا وہ دل میں سما یا جس کا پتہ نہ تھا وہ رہنما ہوا۔



عشق کی راہ طلب میں حیرانی و پریشانی دور ہوئی۔ مراد طالب ہے ہم اس غوش ہے اور مطلب آرزو مند کی تلاش  
بے نشانی نشان بنی۔ اور پردہ دید کا ذریعہ ہوا چشم حرام نصیب اور دیدہ حیراں کو دید جمال منیر آئی نظر بازی  
کے لطف اٹھانے اور جان و دل فدا کرنے کا موقع ملا۔

چھپ کے پردے میں آنکھ کے وہ حسنین دل کے مجھے میں ہو گیا ہے ہمیں!  
لاکھ پردے ہیں اور پردہ نہیں! جلوہ گر گشت یار پردہ نشین  
عمرہ زن گشت حسن در بازار!

حسن ازل عربی شاہد کی طلعت میں نمودار ہوا۔ نور قدیم نے برزخی حجاب میں ظہور فرمایا۔ حق ہے کہ  
یہ ذات برحق آئینہ حق مناسب ہے۔ عالم دنیا میں اس کا ورود و ظہور اور پیکر بشری اور صورت انسانی میں اس  
کی جلوہ نمائی۔ اسی کو تعین اول کہتے ہیں یہی مخلوقات کا مبداء اور نور الہی کا پہلا پرتو ہے۔ یہی نائب حق  
اور خلیفہ مطلق ہے یہی آفرینش عالم کا مقصود و  
مقصود ذات تست در جمہلکی طفیل!

خلقت الخلق لا عرفهم کو امتك ومنزلتك على كولاك لما  
حدیث قدسی | خلقت الدنيا یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے مخلوقات کو اس لیے پیدا کیا  
تا کہ اسے حبیب آپ کی کرامت و منزلت کی ان کو معرفت کراؤں۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میں ہرگز دنیا کو پیدا  
نہ کرتا۔

تمام دنیا اسی پاک بستی کی عزت و منزلت ظاہر کرنے کیلئے مخلوق ہوئی۔ ہر ممکن کو اسی کی اطاعت و مذمت  
اسی کے اظہارِ شان و شوکت کے لیے وجود و رحمت ہوا۔ سلطوت الہیہ اور وجود حق اسی کے وجود مبارک سے  
پہچانا گیا۔ جمال کبریائی کی معرفت اسی کی بدولت ہوئی۔ کاتب ازل نے سب سے پہلا جو و کشف نقش رقم فرمایا سب  
سے اول جس ذات اقدس کو ہستی عنایت کی وہ عربی تاجدار کا نور پاک تھا یا جابر ان اللہ خلق  
نور نبیک قبل الامشیاء اس نور پاک کو نبوت و رسالت کا جلیل منصب رحمت کیا۔ اس  
کی خلافت عظمیٰ و نبوت کبریٰ کا ستارہ باری ہوا۔ فرما زوالی و حکمرانی کے اعلان کیے گئے۔ نیابت حق کے اونگٹ  
سر پر متمکن فرما کر عزت و جلالت کا تاج زیب سیر اقدس فرمایا۔ تخت نشینی و تاج پوشی کی دھوم مچی اور  
ابھی تک آدم علیہ السلام کی روح جسم سے متعلق بھی نہیں ہوئی۔ ابو البشر کا پہلا بھی نہیں بنا کشت

نَبِيًّا وَآدَمُ مَبْنِيَّ الزَّوْجِ وَالْجَسَدِ. كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ لِمَجْدَلٍ فِي طِينَتِهِ -

بابائے شفیق ہر دو عالم فرزندِ خلف ترین آدم !  
از عیسے مریمی موحشہ بر عالم و آدمی مقدم !  
اے نام تو بر زمین مستند !

خوانند بر آسمانست احمد

کائنات میں کسی ہستی کا ظہور کسی نئے نقش کی نمود کسی وجود کا نہا نغمانہ عدم سے قدم  
نیا مولود لگانا بڑی پُر لطف بات ہے جس کے لیے خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ انتظار کھینچے جاتے ہیں  
آنکھیں شوق کے ساتھ دید کے لیے وا ہوتی ہیں۔ دلوں کو سرور کی لذت حاصل ہوتی ہے۔ عام ازینکہ یہ  
ہستی کسی رتبہ اور منزلت کی بروختے کہ انسانی مصنوعات جو اپنے ہی جیسے افراد کی عقل و تدبیر کا نتیجہ ہیں۔  
اُن پر کس قدر خوشیاں کی جاتی ہیں۔ ریل جب ایجاد ہوئی اُس پر کس حیرت و استعجاب سے نگاہیں پڑیں اور  
اُس کی تعریف سے ہر زبان نے استغناء کیا۔ ہوائی جہازوں کی خبریں کس شوق کے ساتھ سُنی جاتی ہیں ان  
کے تذکرے کس لطف کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں تجربہ شاد ہے کہ برنی چیز سے طبیعت کو ایک بٹاشت  
اور سرور حاصل ہوتا ہے مشہور ہے کہ کلُ جَدِیدٌ لَدِندُ جَبِادِیٰ درجہ کی موجودات اور اپنے دہم خیال کی  
بنیادوں پر تعمیر کی ہوئی عمارت تک کا عالم ہستی میں نمودار ہونا۔ ایک وقعت رکھتا ہے اور فرح و انبساط کا جذبہ  
ہوتا ہے۔ دنیا اُسی سے ایک نئی زینت حاصل کرتی ہے تو کسی عالِمِ مخلوق کا پیکر وجود میں ظاہر ہونا اور صانع  
عالم کی قدرت کے کرشمے اور بدیع نگاری کے مرقع کا رونما ہونا کتنی شان و شوکت کیسی عظمت و جلالت  
کس قدر فرح و طرب کے لوازم اپنے ساتھ رکھتا ہوگا۔ اور دنیا میں اُس کے ظہور سے کسی تہلے اور روشنی۔  
کیسی دھوم دھام ہوگی۔

روزِ مزہ کا مشاہدہ ہے کہ ہر غریب اور ادنیٰ شخص کے یہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو روزِ استقرارِ محل  
سے وضع کی مساحت تک ماں باپ عزیز واقارب اور ان کے دوست احباب کے ساتھ کیسا پُر لطف  
انتظار کرتے ہیں دُعاؤں مانگتے ہیں۔ اُمیدوں کے مزے لیتے رہتے ہیں۔ پیدائش کے وقت جب یہ نیا  
مولود دنیا میں قدم رکھتا ہے تو سب پھول کی طرح کھل جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں  
دوست احباب کو مزہ پہنچاتے ہیں دُعاؤں کو باغ باغ ہو جاتے ہیں خطِ مکھے جاتے ہیں۔ تار و رستے

جاتے ہیں شیریںیاں تقسیم ہوتی ہیں عیش و نشاط کی محفلیں ترتیب دی جاتی ہیں۔ دعوتیں کی جاتی ہیں۔ داد و بخش کا بازار گرم ہوتا ہے خوشی کے سارے لوازم پورے کیے جاتے ہیں پھر اسی خوشی کے دن کی یاد آزارہ کرنے کے لیے سال بسال سانگرہ کی جاتی ہے۔ اور اس میں دل کے حوصلے دکھائے جاتے ہیں۔ یہ تو معمولی معاشرت رکھنے والوں کا تذکرہ تھا۔ دنیا میں اقبال و اقتدار رکھنے والے تاج و دیہم کے مالک تخت و سریر کے والی نے یہاں کا کس کر و فر سے استقبال کرتے ہیں۔ اور تولد فرزند کی خوشی میں کیا کیسا اولوالعزماں دکھاتے ہیں۔ یہ بھی ادنیٰ وجود ہیں۔ وہ اعلیٰ ترین کائنات جن کی پاک ہستیوں سے خدائے پاک کی ہستی پہچانی جاتے عالم میں انقلاب کر دیں۔ دنیا کو سبھی و بہیمی خواص کے پنجے سے چھڑا کر ملکی صفات کے ساتھ متصف بنادیں۔ نفسانی کدورتوں کو بجائے ربانی الوار سے قلوب کو معمور فرمادیں۔ انسانی نفوس کو شائستگی عنایت فرمائیں۔ دنیا کو دستگیر بن کر قعر منالالت سے نکالیں۔ عدل و انصاف کے قوانین جاری کریں ظلم و جہالت کی افواج کو شکست دیں۔ دُور افتادوں کو منازلِ قرب تک پہنچائیں جھوٹے ہرؤں کو رب سے ملائیں۔ اُن کی ولادتِ مبارکہ عالم کے لیے رحمت جہاں کے لیے نعمت آفتاب کی طرح ہرکس سے کہیں زیادہ اُن کا فیض برسرِ کرم ہے۔ اور کائنات کے تمام خوش نصیب اُس سے بہرہ اندوز اور فیضیاب ایسی پاک ہستیوں کا ظہور اور اُس کی یادگاریں کس فرح و طرب کس خرمی و شادمانی کس شان و شوکت کس دھوم و دھام کی مستحق ہیں۔ آیت: **وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ مَاذَا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ** عَلَیْكُمْ مَا ذُجَعَلْ فِیْكُمْ أَنْبِیَاءَ الْآیَةِ۔

جسب ادنیٰ ہستیوں کے ظہور کی خوشی کی جاتی ہے۔ اور اُن کی یادگاریں قائم ہوتی ہیں تو اعلیٰ ترین کائنات اور مقصود آفرینش جو ذات ہو اُس کے رُتلی افزود ہونے کی کس قدر خوشی ہونا چاہیے اور اُس کی یادگاریں کس شان و شوکت کے ساتھ قائم کرنا لازمی ہیں۔ کارِ سازِ قدرت سناس و جودِ اقدس کو زلے انداز کے ساتھ عجب شان و شوکت سے ظاہر فرمایا۔ دنیا میں تبدیلیاں ہوتیں فصل اور موسمی تغیرات نے ایک عظیم انقلاب پیدا کرنے والی ہستی کے درود کی خبر دی قحطِ سالِ دفع ہوئی۔ تمام جہاں مرفہ الحال ہو گیا۔ اس کو اس مولودِ مسعود کی دعوتِ عامہ اور ضیافتِ سرور کی یہ خواہ صدقہ و خیرات سمجھئے حاصل یہ کہ عالمگیر مصیبت کے بجائے رحمتِ عامہ کا نزول ہوا۔ خشک اور چٹیل میدان سرسبز و شاداب ہوئے سوکھے درخت پھل لائے۔ دُبلے جانور فر بہ ہو گئے بھوکے قحط زدہ سیر معلوم ہونے لگے۔ عالم کا نقشہ



بدل گیا۔ دنیا کی کاپیا پٹ گئی۔ نظامِ قدرت کے عظیم الشان تبدل نے ایک ستر الہی کے ظہور کا پتہ دیا۔  
 بت خانوں میں بل چل چلی۔ بت سرخاک ہوئے۔ جھوٹی عذائی کی جھوٹی شوکت خاک میں ملی۔ باطل معبودوں  
 کی رسوائی و خواری نے ان کے بطلان کی شہادت دی۔ آتش خانوں کی صد ہا سالہ آگ سرد ہوئی۔ عزت و  
 جبروت والے بادشاہوں کے قصر الیواں زلزلہ میں آئے۔ فلک رفعت قلعوں کوہ ساماں دیواریں شق  
 ہوئیں۔ کٹکڑے سر بسجود ہوئے۔ شیاطین کے تحت الٹ گئے۔ ربانی انوار خطہ خاک کی طرف متوجہ ہوئے۔  
 عالم ملائکہ میں دھوئیں مچیں۔ روحانیات کے درود سے صحن زمین پر ہو گیا۔ آرزو مند ان جمال کی چشم  
 تماشا ہوئی۔ زکس منتظر کا فرشتہ بچا۔ رحمت الہی کا شامیازہ تنا۔ گلشنِ تنائیں باد مراد چلی۔ بامِ کعبہ پر علم سبز  
 نصب ہوا۔ کونین کے تاجدار کی آمد آمد کا غلغلہ مچا۔ جہاں نور سے معمور ہوا۔ فرح و طرب نے عالم پر قبضہ  
 کیا۔ شبِ غم نے بستر اٹھایا۔ صبحِ امید نے چہرہ دکھایا۔ ۲۰ اپریل ۱۳۵۷ء یا ۱۲ ربیع الاول کو صبح صادق  
 نے طلوع فرمایا۔ محرم کے مقام پر عبد المطلب کے گھر میں عبد اللہ کے فرزند خلیل اللہ کے نورِ نظر کو نین کے  
 سرور و ابرین کے تاجور نے آمنہ کے پیلو سے ظہور فرمایا۔ تشنگانِ جمال کو شرابِ دیدار سے سیراب فرمایا۔  
 آفتابِ حق و ہدایت طالع ہوا۔ نور الہی نے جلوہ فرمایا۔ تمام موجودات نے مرجامِ حیا کہا ۵

ولد الحبيب ومثله لا يولد ولد الحبيب وخدا يتورد  
 ولد الحبيب مطيباً ومكحلاً فالنور من وجناحه يتوقد

يا قوم على النبی صلوا  
 تولبوا وتضرعوا وذلسوا  
 (ماہنامہ السواد الاعظم ج ۸ ربیع الآخر ۱۳۳۸ھ)

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ  
 وَلَوْ مِنْ يَدِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ  
 الْفُسِينَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ فَلَا ضَلِيلَ  
 لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا  
 اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وَلَدَ لَهُ وَلَا وَالدَ لَهُ وَلَا  
 مَوْلُودَ لَهُ وَلَا زَوْالَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَسَيِّدَنَا  
 وَمَوْلَانَا وَمَلِجَانَا وَمَاوَانَا وَأَوْلَانَا وَأَعْلَانَا وَحَبِيبَنَا وَمُحِبُّوَنَا  
 وَدُفْنَا وَرَحِيمَنَا وَكَرِيمَنَا وَعَلِيمَنَا وَسَمِيعَنَا وَشَفِيعَنَا وَ  
 نَصِيرَنَا وَبَشِيرَنَا وَنَذِيرَنَا وَخَبِيرَنَا وَكَفِيلَنَا وَمَطْلُوبَنَا  
 وَكَفِيلَنَا وَمَمْلُوكَنَا وَمَالِكِ مِلْكِ رَبِّنَا يَا ذَا رَبِّنَا وَسَمِيعَنَا  
 وَمَطْلُوبَنَا وَمَقْصُودَنَا وَمَوْجُودَنَا وَنُورَنَا وَنُورَ إِيْمَانِنَا وَنُورَ  
 إِسْلَامِنَا وَنُورَ دِينِنَا وَنُورَ مِلَّتِنَا وَنُورَ شَرْعِنَا وَنُورَ رَبِّنَا وَ  
 نُورَ ذَاتِ رَبِّنَا وَنُورَ صِفَاتِ رَبِّنَا وَنُورَ سَمَوَاتِ رَبِّنَا وَنُورَ  
 أَرْضِ رَبِّنَا وَنُورَ عَرْشِ رَبِّنَا وَنُورَ قُرْشِ رَبِّنَا وَنُورَ قَلَمِ  
 رَبِّنَا وَنُورَ لَوْحِ رَبِّنَا وَنُورَ كُرْسِيِّ رَبِّنَا وَنُورَ قَبُورِنَا وَ  
 نُورَ صُدُورِنَا وَنُورَ قُلُوبِنَا وَنُورَ بُيُوتِنَا وَنُورَ عُيُونِنَا وَنُورَ  
 أَجْسَادِنَا وَنُورَ أَجْسَامِنَا وَنُورَ أَرْوَاحِنَا وَنُورَ رِيْمِنَا وَنُورَ  
 أَبْدِينَا وَنُورَ أَوْلِنَا وَنُورَ آخِرِنَا وَنُورَ ظَاهِرِنَا وَنُورَ بَاطِنِنَا  
 وَنُورَ عُلُومِنَا وَنُورَ قُرْآنِنَا سَيِّدَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَوْلَادِهِ وَخُلَفَائِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ  
 وَعَشْرَتِهِ وَبَنَاتِهِ وَعَشِيرَتِهِ وَأَحِبَّائِهِ وَأَوْلِيَّائِهِ أَحِبَّائِهِ

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ  
 بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِلِسَانِ  
 نَبِيِّ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيْمِ۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ  
 بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

(پ ۶ ع ۷)

جس اللہ تعالیٰ کے پیار سے محبوب و مطلوب منزہ عن کل عیوب، دامنائے غیوب  
 احمد مختار، کل کائنات کے تاجدار، پیاری اُمت کے غمگسار، بکیوں اور بے بسوں کے مددگار  
 محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی مبارک سیرت مطہرہ لکھی جا رہی ہے۔ رب  
 العالمین جل جلالہ نے ان کو اپنی مقدس، تمام کتابوں سے برتر اور افضل کتاب قرآن مجید،  
 فرقان حمید اور برہان رشید کی اس آیت میں ان کی آمد آمد اور ان کی شان بیان کرتے  
 ہوئے ان کو نور قرار دیا ہے جیسا کہ اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے  
 اُن مستند مفسرین عظام محدثین کرام نے جنہیں ہر طبقہ اور گروہ کے اکابرین اور رہنما ان کو  
 مسئلہ اور مسئلہ سمجھتے ہوئے اپنی اپنی کتابوں اور تحریروں میں ان کے حوالہ جات بیان کرتے  
 ہیں (اپنی اپنی کتب تفاسیر اور کتب احادیث میں نور سے مراد سرور کائنات، مخیر موجودات  
 منبع کمالات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحمیات والتسلیمات کی ذات بابرکات قرار دیا  
 ہے۔ ذوق و شوق میں اضافہ اور تسکین قلبی کی خاطر مفسرین اور محدثین کی اصل عبارات  
 پیش خدمت ہیں۔

تفسیر کبیر | امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اِنَّ الْمُسَادَّ  
 بِالنُّوْرِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْك نُورِ

۱۔ فخر الرازی ابراہیم میر سیالکوٹی نے امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کو امام ہمام لکھا ہے۔ (باقی صفحہ ۳۸ پر)



سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (تفسیر کبیر ج ۳۹ ص ۳ مطبوعہ مصر)

امام علاؤ الدین علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

**تفسیر خازن**

قَدْ جَاءَكُمْ

بیک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور

مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ لِّعَيْنِيْ حَمْدًا

یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

(بقیہ صفحہ ۳۷) نیز لکھا ہے کہ امام فخر الدین رازی رضی اللہ عنہ عقیدہ اور مذہب کے مسلمان اہلسنت تھے۔ اور ان کی تفسیر کا اصلی نام مفاتیح الغیب ہے جو اہم باسمی ہے۔ اسلامی کتب خانہ میں اس کی نظیر دوسری تفسیر میں نہیں پائی گئی۔ نہ متقدمین کی نہ متاخرین کی۔ ہم (ابراہیم میر) اہم کے وصف میں ورق کے ورق پھر دیتے لیکن خیال آیا کہ کیا یہ بزرگ اہم میری توصیف کا محتاج ہے اور اس کی تصنیفات اس کی زندہ گواہ موجود نہیں ہیں؟ تفسیر کبیر کی تفسیر میں بھی ہم کئی ورق لکھ ڈالتے لیکن خیال آیا کہ اہل علم کے لیے خود تفسیر کبیر کا مطالعہ کافی ہے۔ ہمارے بیان کا کیا ضرورت ہے۔ ہاں صرف اتنا کہوں گا کہ میرے (ابراہیم میر) اہم کے اُستاد مخدوم عامل لوار السنن مولانا مولوی غلام حسن صاحب جو مختلف علوم عقیدہ و نقلیہ میں بامذاق عالم ہیں فرمایا کرتے ہیں کہ امام رازی قرآن شریف کے اسرار معلوم ہونے کا ذریعہ ہے۔ خالق اکبر نے اس بزرگ کو اس لیے پیدا کیا تھا کہ اُس کی کتاب عزیز کے اسرار معلوم ہو جائیں (المحدثات سرسره ۲ جولائی ۱۹۱۲ء) دہلیہ کے مولوی عبد المجید سوہدروی بیان کرتے ہیں کہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی تفسیر قرآن کے امام فخر الدین رازی کے بہت مداح تھے اور آپ کی تفسیر کبیر سے وہ بہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے قرآن پاک کو جتنا سمجھا اسی تفسیر سے سمجھا۔ (الاعتماد لاہور ص ۱۹ اپریل ۱۹۶۴ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے تفسیر کبیر کو بے مثل تفسیر لکھا ہے (تفسیر واضح البیان ص ۲) دہلیہ کے حافظ محمد صاحب دہلوی نے امام رازی کو امام الزماں لکھا ہے (اخبار محمدی دہلی مئی یکم جنوری ۱۹۴۲ء) دہلیہ کے حافظ عبداللہ دہلوی لکھتے ہیں کہ امام رازی کا پایہ علوم آلیہ اور عالیہ خصوصاً علم تفسیر میں اہل علم پر مخفی نہیں (ہدایت تفسیری ص ۹)

۱۔ ان تفاسیر کے معتبر ہونے کا تذکرہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی (جو کہ دہلیہ غیر مقلدین کے سرخیل اور مقتدر رہنما شمار کیے جاتے ہیں) اس طرح کرتے ہیں کہ مجھ تفاسیر معتبرہ کیا معقولی اور کیا منقولی مثل تفسیر کبیر و تفسیر معالم دجلالین و تفسیر فیضی و رحمانی و فتح البیان و جامع البیان و مدارک و سراج منیر (باقی اگلے صفحہ پر)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک نور اس لیے رکھا کیونکہ جس طرح نور سے اندھیروں میں ہدایت پائی جاتی ہے۔ اسی طرح آپ کی ذاتِ بابرکات کی نورانیت سے راہِ ہدایت ملتی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سَمَّاهُ اللّٰهُ نُورًا لِاَنَّهُ يُهْتَدٰى بِهِ كَمَا يُهْتَدٰى بِالنُّوْرِ فِي الظُّلُمِ  
(تفسیر خازن ص ۲۲۲ ج ۱ مطبوعہ مصر)

**تفسیر مہیناوی** | میں امام عبدالرحمن بیضاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔  
نور سے مراد سرکارِ دو عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔  
(تفسیر مہیناوی ص ۹۲)

**تفسیر معالم التنزیل** | میں امام ابو محمد الحسین الفرار البغوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں  
بے شک آیاتِ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔  
(تفسیر معالم التنزیل ص ۲۳ بر حاشیہ تفسیر خازن)  
**تفسیر ابن عباس** | سید المفسرین سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۳۸) و خازن و کشاف و تفسیر ابی السعود و عباسی و بیضاوی و تفسیر ابن کثیر میں وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَيْفَ مَنَعَكَ الْكَافِرُكَ اَتَحْتِیْ غُلَامِیْ اَوْ رَجُلَاتِ لَکُمْ فِی (شہادۃ القرآن ص ۲۲۱ ج ۱ از ابراہیم) جب مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَيْفَ مَنَعَكَ الْكَافِرُكَ آپ کے اور ہمارے نزدیک درست ہیں اور ہم ان مفسرین کی اس تفسیر کو صحیح تسلیم کرتے ہیں تو پھر قد بآکم من اللہ نور کی تفسیر میں نور سے مراد سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ماننا (جو کہ انہیں مفسرین کی تفسیر سے ظاہر اور واضح ہے) میں کیوں پس و پیش کیا جاتا ہے بلکہ انکار کیا جاتا ہے۔ پس دیانتدار اور آخرت کا خوف رکھنے والا کوئی شخص بھی نور سے مراد سرکار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کا انکار نہیں کر سکتا۔ حدیث اللہ تعالیٰ (فقیر محمد منیار اللہ قادری عفا ذلہ)

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَرَسُولٌ  
يَعْنِي مُحَمَّدًا

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف  
سے نور یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

(تفسیر ابن عباس ص ۱۷ مطبوعہ مصر)

**تفسیر مدارک** میں امام ابو البرکات عبد اللہ بن احمد النسفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔  
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَالنُّورُ مُحَمَّدٌ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَتْنَةٌ يُهْتَدَى  
بِهِ كَمَا سُوِيَ سِرَاجًا۔  
(تفسیر مدارک ص ۲۰۶ ج ۱)

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف  
سے نور اور نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
ہیں کیونکہ ان کی نورانیت کی وجہ سے ہدایت حاصل  
ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا اسم  
شریف سراجاً رکھا ہے۔

**تفسیر سراج المنیر** میں امام محمد شریفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ  
هُوَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
(تفسیر سراج المنیر ص ۳۴ مطبوعہ نوکشتور)

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف  
سے نور وہ نور محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ  
والسلام ہیں۔

تفسیر ابوالسعود میں امام ابوالسعود علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

**تفسیر ابوالسعود** میں امام ابوالسعود علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں  
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ  
قِيلَ أَلَمْ نَأْذِ بِكَ الْأَوَّلَ هُودَ  
الرَّسُولُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
وَبِالْثَّانِي الْقُرْآنُ۔ (تفسیر ابوالسعود ص ۳۴ ج ۴ برہان تفسیر کبیر مطبوعہ مصر)

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف  
سے نور اور روشن کتاب مبین  
ارحمہ نے فرمایا ہے کہ اول نور سے مراد  
رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ہیں۔

۱۔ تفسیر سراج منیر کا حوالہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی کتاب سراج منیر میں بھی  
درج کیا ہے دیکھئے سراج منیر املہ  
(فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)



**تفسیر جلالین** | میں علامہ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔  
 قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔  
 بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور وہ نور نبی پاک احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (تفسیر جلالین ص ۹۷)

**تفسیر ابن جریر** | میں امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔  
 قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ يَعْنِي بِالنُّورِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَنَارَ اللَّهُ بِهِ الْحَقَّ وَأَظْهَرَ بِهِ الْإِسْلَامَ وَفَحَقَّ بِهِ الْبَشَرُ كَقَوْلِهِ لَوْ لَمْ يَنْتَازِ بِهِ يَبْتِنُ الْحَقُّ۔ (تفسیر ابن جریر ج ۹ ص ۶ مطبوعہ مصر)  
 بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور یعنی نور سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے حق کو روشن فرمایا اور جن کی طفیل اسلام کو غلبہ عطا فرمایا اور آپ کی جلوہ نمائی سے ہی اسلام غالب ہوا۔ آپ کے مدد سے شرک کو مٹایا گیا۔ تو آپ نور ہیں جن کے ساتھ روشنی ہوئی اور حق ظاہر ہوا۔

۱۔ تفسیر جلالین تمام مذاہب کے درس نظامی میں پڑھائی جاتی ہے ہر مولوی اپنے مدرسہ میں تعلیم حاصل کرتے ہوئے یہی پڑھتا ہے کہ نور سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں مگر نور کے منکر باہر لوگوں کو اپنے درس حاصل کردہ کے خلاف تبلیغ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے آمین (فیقر قادی)  
 ۲۔ سردار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری نے علامہ سیوطی کو خاتم المحدثین لکھا ہے۔ (المحدثات امرتسری ۲۵ ستمبر ۱۹۱۳ء)  
 ۳۔ دیوبندیوں کے مولوی شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ طبری اس درجہ کے شخص ہیں کہ تمام محدثین ان کے فضل و کمال و ثوق اور وسعت علم کے معترف ہیں ان کی تفسیر حسن التفاسیر خیال کیا جاتا ہے۔ محدث ابن خزیمہ کا قول ہے کہ دنیا میں کسی کو ان سے بڑھ کر عالم نہیں جانتا (سیرت النبی ص ۲۱ ج ۱) حافظ ذہبی نے ابن جریر طبری کو اسلام کے معتمد اور مستند آئمہ کرام میں شمار کیا ہے۔ (میزان الاعتدال ص) غیر معتدین و بابیوں کا ترجمان لکھا ہے کہ ابن جریر طبری ایک عظیم الشان مفسر محدث اور مؤرخ ہیں۔ (الاعتصام لاہور ص ۲۰۹ فردری ۱۹۵۹ء)  
 ۴۔ نواب صدیق حسن بھوپالوی نے تفسیر ابن جریر طبری اور تفسیر جلالین کو نافع تر تفسیر لکھا ہے۔ (المعارف نصیحتہ ص ۱۱)

## تفسیر روح المعانی | میں امام محمود آلوسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

كُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ أَيْ عَظِيمٌ وَهُوَ نُورُ الْأَنْوَارِ وَالنَّبِيُّ الْمُخْتَارُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بیشک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور جو کہ عظیم نور ہے۔ اور وہ نور الانوار نبی مختار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات ہے۔ (تفسیر روح المعانی ج ۱)

## تفسیر صاوی | امام احمد الصاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَهُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُمِّيَ نُورًا لِأَنَّهُ يُنَوِّرُ الْبَصَائِرَ وَيَهْدِيهَا لِلْإِرْشَادِ وَلِأَنَّهُ أَضَلُّ كُلِّ نُورٍ حَسْبِي وَمَعْنَوِي۔

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور وہ نور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں۔ آپ کا اسم شریف نور اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ دلوں کو نور بصیرت بخشتے ہیں اور ان کو ارشاد فرما کر ہدایت دیتے ہیں۔ کیونکہ آپ ہر حسی اور معنوی نور کی اصل اور بنیاد ہیں۔

(تفسیر صاوی ص ۳۵ ج ۱۱)

## تفسیر روح البیان | علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ قِيلَ الْمُرَادُ بِالْأَوَّلِ وَهُوَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالثَّانِي الْقُرْآنُ۔

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور کتاب مبین مبین نے کہا ہے کہ اول نور سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرا کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔ (تفسیر روح البیان ج ۲ ص ۲۴۹)

نیز فرماتے ہیں کہ:-

سُمِّيَ الرَّسُولُ نُورًا لِأَنَّهُ أَوَّلُ شَيْءٍ أَظْهَرَ الْحَقَّ بِنُورِ قُدْرَتِهِ مِنْ ظُلُمَةٍ

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نور اس لیے رکھا گیا کیوں کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے نور سے سب سے اول

العَدَمِ كَانَ نُورٌ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي. (تفسير روح البیان ص ۲ ج ۲)

ظاہر فرمایا اور وہ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے۔

تفسیر حسینی | میں علامہ معین الدین واعظ کا شفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

گفتہ اند نور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم است و کتاب مبین قرآن است

مفسرین کرام علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور کتاب مبین قرآن پاک ہے۔ (تفسیر حسینی فارسی ص ۱۱۱ مطبوعہ نو لکھنؤ)

تفسیر مظہری | علامہ قاضی شمس الدین پانی پتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:-

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ يُعْطِيُ حَمْدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ الْأَسْلَامِ. (تفسیر مظہری ص ۲ ج ۲ مطبوعہ دہلی)

۱۔ غیر متعلقین و ہالی حضرات کے مولوی ابوبیہی امام خاں نوشہروی نے قاضی شمس الدین پانی پتی علیہ الرحمۃ کے لیے بیہقی وقت اور علم الہدی کے معرذ القاب لکھے ہیں۔

۲۔ تفسیر مظہری کے متعلق نوشہروی ہی رقمطراز ہیں کہ تفسیر میں بیہقی وقت علم الہدی قاضی شمس الدین پانی پتی القوی (۱۲۲۵ھ) کی تفسیر مظہری ہے جو حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت و ارادت کی وجہ سے ممدوح مرحوم کے نام کے ساتھ مضاف بھی کی گئی۔ قاضی صاحب مرحوم حضرت شاہ ولی اللہ کے تلامذہ سے ہیں۔ حدیث میں اتنے وسیع نظر کہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نے آپ کو بیہقی وقت کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ علوم باطن میں اس حد تک انشراح کہ آپ کے مرشد حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے آپ کو علم الہدی کے سراپا سے عزت بخشی۔ قاضی صاحب کی یہ تفسیر اصل عربی میں ہے جس کے بعض حصص کا ترجمہ فارسی میں بھی چھپا۔ کچھ عرصہ ہوا کہ دیوبند میں اس کی مکمل اشاعت زیر غور بلکہ زیر طبع تھی۔

(ہندوستان میں اجماعیت کی علمی خدمات ص ۱۵-۲۳، فقہ اسلامی دہلی غفرلہ)



**تفسیر القاسمی** | میں محمد جمال الدین القاسمی الشامی قد جاءكم من الله نور کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ والنور محمد صلی اللہ علیہ وسلم لانه یجتدی بہ کما سمی سراجاً۔ (تفسیر القاسمی المستمعی محاسن التأویل ص ۱۹۲ ج ۱ مطبوعہ مصر)

**شفار شریف** | میں حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :-  
 قَدْ سَمَّاكَ اللهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ نُورًا  
 وَسِرَاجًا مُنِيرًا فَقَالَ تَعَالَى  
 قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ  
 وَكِتَابٌ مُبِينٌ۔  
 بے شک اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ کا اسم گرامی نور اور سراجاً منیرا رکھا ہے۔  
 جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب۔

(شفار شریف ص ۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

**موضوعات کبیر** | میں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :-  
 قَدْ سَمَّاكَ اللهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ نُورًا  
 وَكِتَابٌ مُبِينٌ۔  
 اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن پاک میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف نور رکھا ہے۔  
 (موضوعات ص ۸۶)

ناظرین! قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ کی تفسیر ان حضرات کی کتابوں اور تفاسیر سے درج کی گئی ہے جو ہر مکتب فکر کے نزدیک مسلمہ مفسرین اور اکابرین ہیں۔ اب ان حضرات کی تفسیر پیش کی جاتی ہے جو صرف اور صرف ایک خاص فرقہ یا گروہ کے ہی اکابرین ہیں۔

۱۔ فخر الدہلوی مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے شاکبے نظیر کتاب قرار دیا ہے۔ (سراجاً منیرا ص ۵)  
 المحدثات ص ۲۸ مئی ۱۹۴۲ء

۲۔ قاضی سلیمان منصور پوری نے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ عیاض بن موسیٰ اصوبہ غزالیہ کے شہر سبیتہ کے قاضی، فقیہ، تفسیر، حدیث، و سائر علوم کے امام تھے۔ (درعہ للعالمین ص ۲۵ ج ۲) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

# دیوبندی ولابی اکابرین کی تفاسیر

**تفسیر ثنائی** | سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ :-  
 قَدْ جَاءَكُمْ مِنْ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ - اور روشن کتاب قرآن شریف آئی۔  
 (تفسیر ثنائی سورۃ المائدہ ص ۱ مطبوعہ امرتسر)

**تفسیر محمدی** | مفسر الوہابیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والے کہتے ہیں کہ نور سے مراد محمد یا اسلام جو دین ربانی۔ (تفسیر محمدی ص ۱۳۱ منزل دوم)  
**تبویب القرآن** | غیور لدین وہابیہ کے مستند عالم مولوی وحید الزمان صاحب قدس جَاءَكُمْ مِنْ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ آیت کا ترجمہ لکھ کر  
 لفظ نور سے مراد کے متعلق نشاندہی ماحشیہ پر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ یعنی حضرت  
 محمد یا دین اسلام۔ (تبویب القرآن ص ۱۳۹)

۱۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق وہابیہ کے مولوی ابونعیم عبدالعظیم حیدر آبادی لکھتے ہیں کہ مولوی  
 (ثناء اللہ) صاحب ایک روشن خیال اور نامہ کی رفتار سے واقف اور ایک اسخ الاعتقاد اہل حدیث کے  
 لیڈر ہیں (المجددیت امرتسر ص ۱۹۱) مولوی ثناء اللہ کو فزنگل لکھا ہے (المجددیت امرتسر ص ۱۹۱) اکتوبر ۱۹۱۵ء  
 مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے ثناء اللہ امرتسری کو ہمارے سردار لکھا ہے (سراج منیر ص ۹۲) نیز مشائخ قوم اور  
 اعیان ملت میں شمار کیا ہے (المجددیت امرتسر ص ۱۰) اکتوبر ۱۹۱۳ء وہابیہ غیر مقلدین کا مشہور اخبار الاعتصام  
 لکھا ہے کہ حضرت علامہ امرتسری کی ذات گرامی اپنے زمانہ اور قرن میں ایسی خصوصیتیں رکھتی تھی کہ  
 ان کی نظیر و مثال رجال المسلمین ہند اور پاکستان میں موجود نہیں (الاعتصام لاہور ص ۱۱ ستمبر ۱۹۵۹ء)  
 مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ (ثناء اللہ امرتسری) کا بحر علمی اور قادر الکلامی مسلم کل ہے۔  
 (تاریخ المجددیت ص ۱۴۱)

## شرح اسماء الحسنیٰ

میں وہابیہ کے مستند اور محقق مولوی قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں کہ قَدْ جَاءَكُمْ

مِنْ اَمَلِهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ۔ اس آیت میں وجودِ باجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور بتلایا گیا ہے۔ (شرح اسماء الحسنیٰ ص ۱۵۱)

اللہ تعالیٰ نور ہے اور اُس نے اپنے رسول کو نور بنا کر بھیجا۔ (شرح اسماء الحسنیٰ ص ۱۵۲) وہابیہ کے محقق قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں کہ اسی مبارک نام سورۃ مائدہ میں نور بتلایا گیا ہے قَدْ جَاءَكُمْ مِنْ اَمَلِهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ خادون و معالِم میں نور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات بتایا ہے حضور ہی و منوح امر اور تبیین نبوت میں نور ہیں۔ اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی تعلیم تنویرِ قلوب کے لیے نور ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۱۹ ج ۳)

ترجمان القرآن جو کہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کی اردو میں تفسیر ہے اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ زجاج نے کہا مراد نور سے حضرت ہیں یا اسلام یا قرآن۔ (تفسیر ترجمان القرآن ص ۸۵ ج ۱)

۱۔ شرح اسماء الحسنیٰ کتاب کے بارے مولوی ثناء اللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ قاضی صاحب نے اسماء الہیٰ کی پوری پوری تشریح کی ہے۔ ہر اسم الہیٰ کی خاص خاصیت بھی درج کی ہے قاطعہ کتاب ہے۔

(المحدث امرتسر ص ۵، ذی الحجۃ ۱۳۳۷ھ)

۲۔ مولوی داد غزنوی لکھتے ہیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری کا علم اور تحقیق بہت بلند تھی۔ اور انداز بیان دلکش اور مدلل ہوتا ہے۔ (الاعتماد علیہ جولائی ۱۹۶۰ء اخبار ممبئی)

۳۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کو ثناء اللہ امرتسری نے مجتہد و فاضل ہے۔ (اخبار المحدث امرتسر ص ۲۸ جون ۱۹۱۲ء) وہابیہ کے مفسر مولوی محمد دہلوی لکھتے ہیں کہ ہندوستان کے قدمائے المحدث روایا میں خلد مکانی نواب صدیق حسن خاں صاحب کے تذکار تو بہت ہی دنیا تک تاریخ عالم فراموش نہ کر سکے گی۔ (اخبار محمدی دہلوی ملایم مئی ۱۹۲۲ء) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)



تفسیر فتح البیان | وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مجتہد اور مفسر نواب صدیق حسن خان بھویالوی اور قاضی شوکانی لکھتے ہیں کہ:-

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ قَالَ الزَّجَّاجُ النُّورُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔  
بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب، زجاج نے فرمایا ہے کہ نور سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

تفسیر عثمانی | دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولوی شبیر احمد عثمانی قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ شاید نور سے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اور کتاب مبین سے قرآن کریم مراد ہے۔ (تفسیر عثمانی ص ۱۹۷ برعاشیہ قرآن پاک مطبوعہ تاج کمپنی)

مولوی اشرف علی تھانوی | جو کہ طائفہ دیوبندیہ کے نہایت ہی مقتدر فرد، محدث اور مفسر ہیں بلکہ مجدد اور حکیم الامت کے القاب سے پکارے جاتے ہیں۔ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ ایک منفردی آیت ہے اس میں حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی دونوں نعمتوں میں ایک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باوجود ہے۔ اور دوسری نعمت قرآن مجید کا نزول ہے۔ ایک کو لفظ نور سے ذکر فرمایا ہے اور دوسرے کو کتاب کے عنوان سے ارشاد فرمایا ہے اور یہ توجیہ اس آیت کی ایک تفسیر کی بنا پر ہے یعنی جبکہ نور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود موجود مراد لیا جاوے۔ (اشرف الموعظ ص ۱۴)

مولوی اشرف علی تھانوی اپنے رسالہ النور میں تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ میں بھیدی اللہ کی ایک تفسیر ہے کہ نور سے مراد حضور ہوں۔ اور اس تفسیر کی وجہ یہ ہے کہ اس سے اوپر بھی قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ لَنَا فرمایا ہے تو یہ قرینہ ہے اس پر کہ دونوں جگہ بآر کم

کا فاعل ایک ہو۔ (رسالہ النور ص ۳)

تھانوی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ اب لیجئے کہ نور کی حقیقت ہے ظاہر ہے  
منظہر لغیرہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مظہر کے بہت مناسب ہے کہ مراد نور سے  
آپ ہوں۔ (النور ص ۳)

مولوی اور پس کا ندھلوی | قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر  
کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے  
ایک نور آیا ہے۔ مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک روشن کتاب آئی ہے قناد  
اور زجاج سے منقول ہے کہ نور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات باریکات مراد ہے۔  
دیکھو روح المعانی ص ۴، تفسیر قرطبی ص ۴ (تفسیر معارف القرآن ص ۴ ج ۳)

مولوی مشتاق احمد دیوبندی | اپنی کتاب التوسل (جو کہ مولوی کفایت اللہ  
دیوبند، مولوی محمود الحسن اسیر مائل، مولوی بشیر

احمد عثمانی، مفتی محمد شفیع دیوبندی کی مصدقہ ہے) میں لکھتے ہیں کہ فرمایا اللہ کریم نے  
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ترجمہ بیشک آیا ہے تمہارے  
پاس اللہ پاک کی طرف سے نور اور کتاب مبین اس جگہ حسب روایت شفاء قاضی عیاض  
نور سے مراد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کتاب سے مراد قرآنی مجید  
ہے۔ اور کہا تفسیر روح المعانی میں قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَهُوَ نُورُ  
الْأَنْوَارِ وَالنَّبِيُّ الْمُخْتَارُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى هَذَا أَذْهَبَ  
فَتَأَدَّقُ وَاخْتَارَ الزَّجَاجَ غرض نور اور سراج منیر کا اطلاق حضور کی ذات  
پاک پر اسی وجہ سے ہے کہ حضور نور مجسم اور روشن چراغ ہیں۔ نور اور چراغ ہمیشہ  
ذریعہ وسیلہ صراطِ مستقیم کے دیکھنے اور خوفناک طریق سے بچنے کا ہوتے ہیں۔ پس  
حضور سراسر نور یقیناً تمام اُمت محمدیہ علیہا الصلوٰۃ والتیمۃ کے واسطے اللہ کے  
مقرر کیے ہوئے وسیلہ ہیں۔ اور ایسا وسیلہ ہیں کہ حالتِ حیات میں بھی وسیلہ تھے

اور بعد وفات بھی قیامت تک وسیلہ ہیں۔ کیونکہ جو نام اللہ کریم نے اپنے کلام قدیم میں آپ کا تجویز فرمایا وہ تمام زبانوں میں حضور کی ذات پاک کے واسطے ثابت ہے۔ بلکہ آپ کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے آپ کے عبد امجد عبد المطلب کو قریش مصیبت کے وقت ہی نور کے سبب حل مشکلات کا وسیلہ بنایا کرتے تھے۔ (التوکل ص ۲۲-۲۳)

## نور سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد نہ ماننا معتزلہ کا عقیدہ ہے

قاریین ص! مفتقرین عظام علیہم الرحمہ نے قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ میں نور سے مراد سرور کائنات محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی ذات بابرکات لی ہے۔ جو کہ مندرجہ بالا حوالہ جات سے اظہر من الشمس ہے۔ اب نور سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو مراد نہ لینا کن حضرات کا عقیدہ ہے؟ وہ حضرات معتزلہ ہیں جس کے ثبوت میں حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

علامہ محمود آلوسی | جو کہ مستند تفسیر روح المعانی لکھنے والے ہیں قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِیْنٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے

ہیں کہ:-  
 قَالَ أَبُو عَلِيٍّ الْجَبَّارِيُّ عَنِ ابْنِ النُّوْرِ  
 الْقُرْآنُ يَكْشِفُهُ وَإِظْهَارُهُ  
 طُرُقُ الْهُدَى وَالْيَقِينِ وَ  
 أَقْصَرُ عَلَى ذَلِكَ الزَّخْشَرِيُّ  
 ابو علی جبائی نے کہا ہے کہ نور سے مراد قرآن پاک ہے کیونکہ قرآن پاک کا کشف اور بیان ہدایت کے طریقوں کو ظاہر کرتا ہے اور زخشری نے بھی یہی تفسیر کی ہے۔

علامہ آلوسی نے جو زخشری کا عقیدہ بیان کیا ہے۔ زخشری صاحب تفسیر کشاف ہیں۔ اور ان کا نام جبار اللہ ہے اور زخشری کے نام سے مشہور ہیں۔ اور وہ معتزلی ہیں۔ اسی لیے زخشری نے اپنی کنیت بھی ابوالمعتزلہ رکھی تھی۔ جیسا کہ



صاحبِ نبراس نے صاف لکھا ہے کہ وَكَانَ صَاحِبُ الْكُشَافِ يَكْفِي نَفْسَهُ  
 آيَا الْمُعْتَنِينَ لَهُ۔ صاحبِ الکشاف نے اپنی کنیت ابوالمعتز لہ رکھی تھی۔ (نبراس)  
 ملا مرآوسی نے ابو علی الجبائی کا بھی جو عقیدہ تحریر کیا ہے۔ وہ ابو علی الجبائی  
 بھی معتزلہ تھا۔ صاحبِ نبراس نے ابو علی الجبائی کے متعلق لکھا ہے کہ أَبُو عَلِيٍّ  
 جَبَّائِي هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ مِنَ الْمُعْتَزِلَةِ بِصَرْفٍ  
 ابو علی جبائی جس کا نام محمد بن عبد الوہاب تھا بصرہ کے معتزلہ میں سے تھا۔ (نبراس)  
 شاہ عبدالقادر دہلوی کی تفسیر موضع القرآن جو کہ دہابیرہ دیوبند کے نزدیک مستند  
 ہے کا حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

تفسیر موضع القرآن | قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ  
 تحقیق آئی تم کو اللہ کی طرف سے ایک روشنی کہ کفر  
 کی تاریکی کو دور کرتی ہے۔ اور اپنی کتاب ظاہر کرنے والی احکامِ شریعت کو روشنی محمد صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور کتاب قرآن ہے۔ (تفسیر موضع القرآن ص ۱۲)  
 قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور میں بھی اپنے پیارے حبیب پاک  
 صاحبِ لولاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی نورانیت کا  
 تذکرہ فرمایا ہے۔

۱۔ نفع والا دہابیرہ میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ شاہ عبدالقادر دہلوی اپنے زمانہ کے مجدد اہل کمال کے  
 حلقہ میں ایسے ممتاز تھے جیسے جھللاتے تاروں کے حلقہ میں پوری روشنی کا چاند۔ قرآن مجید کے با محاورہ  
 اردو ترجمہ اور تفسیر موضع القرآن کے علاوہ آپ کی کوئی اور تصنیف دستیاب نہیں ہوئی۔ ترجمے  
 اور حواشی میں اختصار، سلاست زبان اور جامعیت ایسی ہے کہ عربی اور اردو زبان کے محاورات جاننے  
 والے عشقِ عش کو اُٹھتے ہیں کسی بزرگ نے سچ کہا ہے کہ اگر قرآن مجید اردو زبان میں نازل ہوتا تو ان  
 ہی محاورات کے لباس سے آراستہ ہوتا جس کی رعایت شاہ عبدالقادر نے بتائی ہے (تاییدِ مجدد ص ۱۱)  
 ۲۔ نواب صدیق حسن بھوپالوی نے تفسیر موضع القرآن کو نافع تراست لکھا ہے۔ (المعارف خصوصیہ ص ۱۱)

اللَّهُ نُورٌ رَّاسِمَاتِ وَالْأَرْضِ  
مَثَلُ نُورٍ كَمَشْكُوَةٍ فِيهَا  
مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجْلَجَةٍ  
الزُّجْلَجَةُ كَانَهَا كَوُكْبٌ دُرِّيٌّ  
اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اُس کے  
نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ  
اُس میں چراغ ہے۔ وہ چراغ ایک  
فانوس میں ہے۔ وہ فانوس گویا ایک  
ستارہ ہے۔ موقی سا چمکتا۔ (پ ۱۸ ع ۱۱)

اس آیت کریمہ میں مَثَلُ نُورٍ کی تفسیر کرتے ہوئے ہضمیر کا مرجع شہنشاہ  
کون و مکان سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتناہ کی ذات کو قرار دیا ہے۔  
مفسرین عظام علیہم الرحمۃ کی تفاسیر درج کی جاتی ہیں۔

**تفسیر خازن** | امام علاؤ الدین علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔  
مَثَلُ نُورٍ وَ قِيلَ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ۔ مثل نور کی تفسیر میں مفسرین کرام علیہم الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ وہ محمد  
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کی مثال مراد ہے۔ (تفسیر خازن ص ۶ ج ۵)

**تفسیر ابن جریر** | امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ مَثَلُ  
نُورٍ مَثَلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ نُورٍ  
میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کی مثال ہے۔ (تفسیر ابن جریر ص ۴۵ ج ۸ مطبوعہ مصر)

**تفسیر درمنثور** | امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ مَثَلُ نُورٍ مَثَلُ  
نُورٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ مثل نورہ میں محمد  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک فرمایا گیا ہے۔ (تفسیر درمنثور ص ۴ ج ۵)

**تفسیر معالم التنزیل** | میں امام ابو محمد الحسین الفراء بغوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔  
مَثَلُ نُورٍ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ حَبِيبٍ وَالضَّحَّاكُ  
هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ مثل نورہ کے بارے میں حضرت سعید بن

سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ (باقی اگلے صفحہ پر)

جبیر اور حضرت صہاک رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے کہ وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ (معالم التنزیل ص ۴۳ ج ۵)

**تفسیر غرائب القرآن** | میں امام نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین انیشاپوری علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وَالنَّبِيُّ نُورٌ اَوْ وِیْسًا جَامِئًا نَبِیْ پَاک صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں اور سورج ہیں نور دینے والے۔ (تفسیر غرائب القرآن ص ۹۳ ج ۱۸)

**مواہب اللدنیہ زرقانی شریف** | علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری اور محمد بن عبدالباقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۵۱) : فرماتے ہیں کہ سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عباس ابن زبیر ابن عمرو، ابن مسقل، ابو مسعود انصاری، ابو سعید خدری، ابو ہریرہ، ابو موسیٰ اشعری، انس، ابو عبد الرحمن، سلمیٰ، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے عادی روایت فرمائی ہیں۔ (تہذیب التہذیب ص ۱۲ ج ۴)

ابن حجر عسقلانی اور حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ جب کوفہ کے لوگ حج کو آتے اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کوئی مسئلہ دریافت کرتے تو آپ اُن کو فرماتے کہ کیا تم میں سعید بن جبیر نہیں ہیں۔ (تہذیب التہذیب ص ۱۲ ج ۴، تذکرۃ الحفاظ ص ۶ ج ۱) آپ کا انتقال ۹۵ھ میں ہوا۔

(تقریب التہذیب ص ۱۴) (فقیر محمد ضیاء اللہ العادوی غفرلہ)

۱۰۰۰ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مواہب اللدنیہ و باب خود بعدیل ست مواہب اللدنیہ اپنے باب میں لاثانی کتاب ہے۔ (بستان المحدثین ص ۱۱۹)

۱۰۰۰ دہلیہ کے مشہور مولوی اشرف سندھو بلوکی داس نے علامہ زرقانی کو محققین میں شمار کیا ہے۔ (تاریخ تعلیم دہلی دہلیہ کے اکابرین مولوی اشرف علی تھانوی، مفتی محمد شفیع کراچی، مولوی قاضی سلیمان مغربی، مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی وغیرہم نے اپنی اپنی کتب میں علامہ قسطلانی اور علامہ زرقانی کی مواہب اللدنیہ اور زرقانی کے حوالہ جات ان کتب کو اور ان کے مصنفین کو مستند سمجھتے ہوئے درج کیے ہیں تحقیقات کے لیے نشر الطیب، سیرت غام الانبیاء، سیرت المصطفیٰ، سر اجامینہ، رحمۃ للعالمین، سید البشر کتب



مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ الْمُسَادِ هُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اللہ تعالیٰ کے فرمان میں نورہ کمشکوة میں نور سے مراد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم ہیں۔ (مواہب اللدنیہ - زرقانی شریف ص ۱۲ ج ۱)

قاسمی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اس آیت اللہ نور  
کتاب الشفاء | السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ فِي كَعْبِ احْبَارٍ اور

ابن جبر صنی اللہ عنہا فرماتے ہیں  
الْمُسَادِ بِالنُّورِ الثَّانِي هُنَا  
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُهُ  
تَعَالَى مَثَلُ نُورِهِ أَيْ نُورِ  
مُحَمَّدٍ -  
دوسرے نور سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان  
مَثَلُ نُورِهِ کے معنی یہ ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے نور مبارک کی مثال ہے۔

(کتاب الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ص ۱۲ ج ۱ مطبوعہ مصر)

شرح شفاء | میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ فی ہذیہ الآیۃ  
مِنْ قَوْلِهِ مَثَلُ نُورِهِ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں نورہ میں اُس کے نور سے محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی مثال مراد ہے۔ (شرح شفاء ص ۱۲ ج ۱ ابرحاشیہ نسیم الریاض مطبوعہ مصر)  
اس کے بعد ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ وَالْأَظْهَرُ أَنَّ لِقَوْلِ  
الْمُسَادِ بِالنُّورِ مُحَمَّدٌ سَبَّحَ وَاضِحٌ اور ظاہر بات یہی ہے کہ اس آیت میں  
نور سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک ہے۔  
شرح شفاء ص ۱۲ ج ۱ ابرحاشیہ نسیم الریاض

(بقیہ صفحہ) دیکھئے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ) دیوبندیوں کے مشہور مولوی شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ  
زرقانی علی المواہب یہ مواہب اللدنیہ کی شرح ہے اور حقیقت یہ ہے کہ سہیل کے بعد کوئی کتاب  
اس جامعیت اور تحقیق سے نہیں لکھی گئی۔ (سیرت النبی ص ۱۲ ج ۱) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

**نسیم الریاض** | میں علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں وَالْمَعْنَى امْتَلُ نُورَهُ أَيْ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور مثل نورہ کے معنی نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (نسیم الریاض مذاہج ۱، ص ۴۹ ج ۲ مطبوعہ مصر)

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ ہی فرماتے ہیں۔ اَنَّ النُّورَ أُطْلِقَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَا بِشَكْلِهَا نُوْرًا كَمَا أُطْلِقَ مُحَمَّدٌ مُصْطَفًى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِيَ صَحیح اور درست ہے۔ (نسیم الریاض مذاہج ۱ مطبوعہ مصر)

**حضرت سہیل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ** | فرماتے ہیں۔ مَثَلُ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

كَانَ مَسْتَوْدَعًا فِي الْأَصْلَابِ۔ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال جب کہ آپ اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں جلوہ گر تھے۔

(شفاء شریف مذاہج ۱، نسیم الریاض مذاہج ۱۱)

**تفسیر محمدی** | غیر مقلدین و ہاتبیہ کے مفسر مولوی محمد لکھو کے والے اس آیہ شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ابن عباس سے کعب احباروں و چہ عالم لایا جو نور اللہ دانی محمد سینہ طاق مٹھرایا تے دل اوسدا قذیل جو شیشہ اندر طاق لکایا تے دیو انور نبوت دل و چر رکھ نبوت آیا

**سراجا منیرا** | نبی پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و النصار کو اللہ تعالیٰ سے متصف فرمایا جیسا کہ سورۃ الاحزاب میں ہے۔

۱۔ شفاء شریف کے متعلق سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ ماخذ کتب شمائل میں سب سے ضخیم اور بڑی کتاب اس فن کی کتاب الشفاری حقوق المصطفیٰ قاضی عیاض کی اور اس کی شرح نسیم الریاض شہاب خفاجی کی ہے۔

(خطبات مدراس ص ۶۲)

۲۔ صاحب تفسیر نیشاپوری نے فرمایا ہے کہ وَالنَّبِيُّ نُورًا و سراجا منیرا اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور اور سراجا منیرا ہیں۔ (تفسیر غرائب القرآن ص ۹۲ ج ۱۸)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَذَاعِبًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا (پ ۲ ع ۱۲) اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تجھے بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا۔ اور چمکا دینے والا آفتاب۔

علامہ اغب اصفہانی قدس سرہ النورانی | السراج کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

يُعَبَّرُ بِهِ عَنْ كُلِّ مُضَيٍّ۔ ہر روشنی کرنے والی چیز کو بھی سراج کہا جاتا ہے۔

(مفردات ج ۱۱)

اللہ بحرم جل جلالہ نے سورج کو بھی قرآن پاک میں سراج فرمایا ہے۔ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا اللہ تعالیٰ نے سورج کو روشنی دینے والا بنایا۔ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا اور بنایا ہم نے چراغ سورج چمکتا۔ (پ ۲ ع ۱)

علامہ محمد بن عبد الباقی رحمۃ اللہ الباری | لفظ سراج کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

سُيِّقَ السِّرَاجُ لِأَنَّ السِّرَاجَ الْوَاحِدَ يُؤْخَذُ مِنْهُ السِّرَاجُ الْكَثِيرُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ صَوْتِهِ۔ (زرقلن شریف ج ۱۲) بنی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف سراج اس لیے رکھا گیا ہے کہ ایک چراغ سے جیسے کئی چراغ روشن کیے جاسکتے ہیں اور پہلے چراغ کی روشنی میں کسی طرح کی کمی نہیں ہوتی۔

علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ اللہ الباری | سراجا منیرا کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

فَهُوَ السِّرَاجُ الْكَامِلُ فِي الْإِضَاءَةِ وَلَمْ يُوصَفْ بِالْوَهَّاجِ لِأَنَّ الْمُنِيرَ هُوَ الَّذِي حَضَرَ أَكْرَمَ صَليَ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روشنی میں سراج کامل ہیں۔ اور سورج کی طرح وہاں جھلکانے والا کی صفت سے متصف نہیں فرمایا بلکہ منیرا



يَنْتِيرُ مِنْ غَيْرِ احْسَاتٍ  
بِخِلَافِ الْوُحَّاجِ -

فرمایا کیونکہ منیر اس کو کہتے ہیں جو اشیا کو روشنی  
کے مگر جلانے نہیں بخلاف دہاج کے وہ روشنی  
کے ساتھ ساتھ حرارت بھی دیتا ہے اور جلاتا بھی ہے

(مواہب اللدنیہ ص ۱۷۱ ج ۲)

ابن قیمؒ دیوبندیوں اور وہابیوں کے مجدد ابن قیمؒ رقمطراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام سراج  
[منیر] (روشن چراغ) رکھا۔ اور سورج کو سراج و دہاج (جلانے والا چراغ)۔ منیر  
جلانے بغیر روشنی دیتا ہے۔ اور دہاج کی روشنی میں حرارت اور جلانا بھی شامل ہوتا ہے۔

(زاد المعاد ص ۸۲ ج ۲)

اللہ کریمؐ نے قرآن پاک میں سورج کو سراج اور قمر (چاند) کو منیر فرمایا ہے۔ مگر اپنے محبوب پاک  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان دونوں اوصاف سے متصف فرمایا ہے۔ اس میں لطیف نکتہ یہ ہے  
کہ سورج کی روشنی دن کو ہوتی ہے۔ اور چاند کی روشنی رات کو مگر اللہ تعالیٰ کا محبوب دن کو بھی اور رات  
کو بھی اپنی نور پاشی اور ضیا پاشی منور فرماتا رہتا ہے۔

سورج اور چاند کی روشنی زمین کے نیچے نہیں جاتی مگر پیارے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور  
مبارک لوگوں کو بھی اور قبروں کو بھی منور فرماتا ہے۔

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ العالی فرماتے ہیں کہ

سَرَّاجًا يَكُونُنَا وَمُنِيرًا عَلَيَّا  
وَجُودِنَا۔ (بیان المیلاد النبوی ص ۹)

سراج ہمارے وجود کے لیے چراغ ہیں اور منیر  
ہمارے وجود پر روشنی ڈالنے والے ہیں۔

غیر معتدین و بالی حضرات کے محقق سراج منیر کی تشریح کرتے  
ہوئے لکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر

قاسمی سلیمان منصور پوری

کہا ہے۔ اور یہ بتلادیا کہ حضور کی ذات گرامی میں ہفت اقلیم عالم کی رہبری کے رنگ جمع ہیں۔ اور

۱۔ مولوی محمد صاحب دہلوی نے ابن قیمؒ کو مجدد و وقت لکھا ہے۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۱۹۲) (فقیر قادری)

۲۔ مفتی ابوبکر محمد دہلوی صاحب قاسمی سلیمان منصور پوری کے متعلق لکھتے ہیں کہ قاسمی صاحب معروف کا انداز بیان نہایت

دکھش ہوتا تھا اور مدلل ہوتا تھا۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۱۵۱) (۱۵ جولائی ۱۹۲۲ء) (۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء)

جامعیت کا یہ نور ہر ایک نزدیک و دور کا باصرہ اور افروز و بصیرت افزا ہے۔ (سید البشر ص ۲)  
 قاضی صاحب مزید تشریح کرتے ہوئے اپنی کتاب رحمۃ للعالمین میں لکھتے ہیں کہ نظام شمسی  
 میں آفتاب کا بہت بڑا درجہ ہے۔ کیونکہ نظام ہذا کے مجملہ سیارگان کا قبلہ اعظم جس کا طواف ان اجرام  
 پر لازم ہے۔ یہی نیر اکبر ہے۔ عالم کون و فساد میں بھی آفتاب کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اُس کی  
 حرارت اس کا نور ہر اک شے کے وجود اور قیام پر گہرا اثر رکھتا ہے۔ ہاں عالم مادی کا آفتاب ایسا ہی  
 اب خداوند کریم عالم روحانی سے نیر اعظم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے نور میں دکھلاتا  
 ہے۔ اور سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ کو سراجا منیرا کے خطاب سے روشناس عالم فرماتا ہے۔ سچ ہے  
 کہ مجملہ سیارگان سماویات کا مدار اعظم ہی ہیں۔ اور عالم شریعت کی بقائے دوام کی علت اولیٰ بھی۔  
 (صلی اللہ علیہ وسلم)

آفتاب رات کو تاریکی دور کرتا ہے اور سراج منیر نے ظلمت کفر و شرک کو محو کر دیا ہے۔ آفتاب  
 کی روشنی سب تاروں پر چھا جاتی ہے۔ انہیں چھپا لیتی ہے۔ سراج منیر کی شریعت بھی تمام شریعتوں  
 کی مہین ثابت ہوتی ہے۔ آفتاب کی روشنی جہاں تک روک دیتی ہے۔ سراج منیر کے نور نے بھی معاصی کو  
 بند کر دیا ہے۔

آفتاب ایک وقت میں جاہلیت کی ظلمت جہالت کی تاریکی کفر و شرک کی سیاہی، رسوم کے اندھیر  
 رواج کی گھٹا، تقلید کی اندھیاری کو اپنی نورانی شعاعوں سے اٹھا کر دلوں کو نور ایمان سے۔ دماغوں کو عقائد  
 صحیحہ کی لمعات سے آنکھوں کو کتاب مبین کے مطالعہ سے۔ غلام کو نورانی تعلیم سے و صندلے تذبذب کو  
 دلائل ساطعہ سے تاریک ظنون کو براہین مبینہ سے روشن فرما دیا۔ اس روشنی میں ہر ایک نے حقیقت اشیا  
 کو دیکھا۔ اور ہر ایک کی نگاہ خود اپنے آپ کو بھی دیکھ سکنے کے قابل ہوئی وہ جو انسانیت کی حقیقت کو فراموش  
 کر بیٹھے تھے۔ اب خود اصحابی کا لُجُومِ بَايِهِمْ اُتَدَيْنِمُ اُتَدَيْنِمُ ثابت ہوئے۔ وہ جو  
 عمايات سے راہ و رہنما گم کردہ تھے اب خود خضر راہ بنے۔

بعض شیعہ چشم آفتاب کی روشنی میں چندھیا جاتے ہیں۔ اور بعض لُوم طبع رات کی تاریکی ہی میں  
 پُر بال کھولتے ہیں۔ یہی حال اُن تیرہ دلفوں کا ہے۔ جو انوار محمدی کی تاب نہیں لاسکتے۔ اور ضرورت  
 سے مستنیر نہیں ہوتے مومنین کو تو اس راج زبانی پر پُرانہ وار نشان رہنا ضروری ہے۔  
 رحمۃ للعالمین ص ۲۲۰ ۲۲۱ ج ۲

ابراہیم میرسیا لکھوٹی | جو کہ غیر متقلدین و مابائی حضرات کے امام العصر ہیں سراجاً منیر کی ہی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے جہاں ذات اقدس

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے عالم و عالمیاں کے لیے رحمت بنایا ہے۔ وہاں آپ کو سراجاً منیر (آفتاب عالمیاب) بھی فرمایا ہے کہ دنیا جہاں کے لوگ آپ کے نور قلبی حاصل کریں۔

(سراجاً منیر ص ۱)

مولوی ابراہیم میرسیا لکھوٹی لفظ منیر کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ عربی زبان میں منیر لازم بھی اور متعدی بھی۔ لازم کا مفاد یہ ہے کہ وہ روشن ہے اور متعدی کا حاصل یہ ہے کہ دوسروں کو روشنی دینے والا ہے۔ آفتاب کی بھی یہی شان ہے کہ وہ اپنے آپ میں بھی روشن ہے۔ اور دوسروں کو بھی روشنی دیتا ہے یعنی ستاروں کو۔ چاند کو۔ اور زمین کو۔ (سراجاً منیر ص ۱) ابراہیم میرسیا لکھتے ہیں کہ تفسیر معالم میں اس آیت کے ذیل میں کہا ہے بِمَنَاقِبِ سِرَاجٍ لَا نَدَىٰ يُهْتَدَىٰ بِهِ كَالسِّرَاجِ يُسْتَضَاءُ بِهِ فِي الظُّلُمَةِ حق تعالیٰ نے آپ کا نام سراج فرمایا ہے کیونکہ آپ کے ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ مانند چراغ کے کہ اس سے اندھیرے میں روشنی حاصل ہوتی ہے (ص ۲ ج ۳) (سراجاً منیر ص ۱)

مولوی ابراہیم میرسیا توضیح تمثیل کی نمایاں سرخی دے کر لکھتے ہیں کہ اسی طرح ذات بابرکات آل سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (تو سراجاً منیر) ہونے کی وجہ سے خزانہ روشنی ہیں اور از رنگ مرشد شیخ یا پیر استاد ہے جس کی ایک جانب تو ذات گرامی صفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور دوسری طرف لبیب ہے جو اپنا یا فیض کے طالب مرید کا دل ہے۔

پس اس مرشد کا متبع سنت صحیح العقیدہ اور صالح العمل ہو ضروریات سے ہے۔ اور یہ بھی کہ وہ کفر و شرک، الحاد و بدعت، فسق و فجور اور اممال سیئہ کی آلودگیوں سے پاک ہو۔ اور یہ بھی کہ وہ فرائض و سنن اور مستحبات کا ادا کرنے والا۔ اور محرمات اور مکروہات اور مشتبہات سے پرہیز کرنے والا ہو پس ایسا پاک باز متبع سنت شیخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خزانہ روشنی سے قلبی تعلق رکھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے نور حاصل کرے اور اس کی انعکاسی

سے صلعم لکھنا بدعت ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکمل لکھنا جائز ہے۔ (فقیر قادری عفرہ)



شعاعیں مرید کے آئینہ صافی پر ڈالے۔ (سراجا منیر ص ۲۶)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی ہی اس بات کو اپنی تفسیر سورۃ کہف میں کچھ تبدیلی کے ساتھ اس طرح لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کو حق تعالیٰ نے سِرَاجًا مُنِيرًا بنایا۔ پس وہاں سے روشنی آنے کے لیے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ اول یہ کہ وارزنگ درست ہو یعنی پیر و مرشد متبع سنت صحیح العقیدہ، صالح العمل ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق قلبی رکھتے ہوئے وہاں سے نور حاصل کرے اور اس کا عکس مرید کے دل پر ڈالے۔ اور یہ تو آپ سمجھ ہی چکے ہیں کہ بلب کا خول وارزنگ سے روشنی نہیں لے سکتا۔ بلکہ اس کے اندر جو باریک سی آواز بجلی کی ہے۔ وہ روشنی لے کر منور ہوتی ہے۔ پس اس کی سلامتی بھی ضروری ہے۔

(تفسیر سورۃ کہف ص ۶۲)

قاری محمد طیب دیوبندی نے سراجا منیر کی تشریح کرتے ہوئے تفصیلاً بحث کی ہے۔ جو کہ از حد مفید ہے۔ ملاحظہ ہو: اس موقعہ

پر آپ کے ذہن میں شاید یہ کھٹک پیدا ہو کہ سراج کے معنی تو لغت عرب میں چراغ کے ہیں۔ سورج کے نہیں اس لیے اس آیت میں اگر آپ کو تشبیہ دی گئی ہے۔ تو روشن چراغ سے دی گئی ہے نہ کہ سورج سے۔ اور محض چراغ سے صغور کو تشبیہ دیا جانا کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا اور نہ ہی اس تشبیہ سے آپ کے ہمہ گیر کمالات پر کوئی جامع روشنی ہی پڑ سکتی ہے۔ تو پھر سراج سے سورج کیسے مراد لے لیا گیا؟

جواباً عرض ہے کہ جہاں تک لغت کا تعلق ہے عربی زبان میں سراج کے معنی محض چراغ ہی کے نہیں بلکہ سورج کے بھی آتے ہیں چنانچہ لسان العرب کی تیسری جلد میں والشمس سراج المنار (آفتاب دن کا چراغ ہے) کہہ کر آفتاب کو چراغ کہا گیا ہے جس سے واضح ہوا کہ لغت میں شمس چراغ کو بھی کہتے ہیں۔ اور پھر والشمس سراج (چراغ سورج ہے) کہہ کر چراغ کو آفتاب کہا گیا ہے جس سے واضح ہوا کہ لغت میں سراج سورج کو بھی کہتے ہیں آگے صاحب لسان العرب نے اس پر اس آیت کریمہ و سِرَاجًا مُنِيرًا کو بطور دلیل کیے پیش کیا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ ان کے نزدیک بمطابق لغت اور بمطابق تفسیر اس آیت میں سراج

کے معنی چراغ کے بھی یہ جاسکتے ہیں۔ اور سورج کے بھی۔ چنانچہ اس کی تصریح کرتے ہوئے  
 لکھتے ہیں۔

إِنَّمَا يُرِيدُ مِثْلَ السِّرَاجِ  
 الَّذِي يُسْتَضَاءُ بِهِ أَوْ مِثْلَ  
 الشَّمْسِ فِي النُّورِ وَالظُّهُورِ۔

بلاشبہ اس آیت میں سراج منیر سے حق تعالیٰ نے  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یا چراغ کی مثل فرمایا  
 ہے جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے یا آفتاب  
 کی مانند فرمایا ہے نور میں اور ظہور میں۔

اس سے واضح ہے کہ سراج منیر سے حضور کو آفتاب سے تشبیہ دیا جانا لغت کے عین  
 مطابق ہے۔ تفاسیر کو دیکھا جائے تو ان کی رو سے بھی سراج کے معنی چراغ اور آفتاب  
 دونوں یہ جاسکتے ہیں۔ صاوی حاشیہ جلالین میں لکھتے ہیں۔

قَوْلُهُ وَسِرَاجًا مُنِيرًا يَحْتَمِلُ أَنَّ  
 الْمُرَادَ بِالسِّرَاجِ الشَّمْسُ  
 وَهُوَ ظَاهِرٌ وَيَحْتَمِلُ أَنَّ  
 الْمُرَادَ بِهِ الْمِصْبَاحُ۔

سراج منیر کے معنی میں دونوں احتمال ہیں۔  
 ایک یہ کہ سراج سے مراد آفتاب ہو۔ اور  
 ظاہر یہی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اس سے  
 مراد چراغ ہو۔

بعض صاوی کے محشی نے بھی آیت میں دونوں احتمالات کا ذکر کیا ہے۔ کہا ہے کہ  
 (سراج منیر جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے  
 یا تو اس سے مراد آفتاب ہے کیونکہ قرآن  
 نے آفتاب ہی کو سراج کہا ہے اور یا چراغ  
 مراد ہے۔

وَهُوَ الشَّمْسُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى  
 وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا  
 أَدِ الْمِصْبَاحُ۔

حافظ ابن کثیر محدث اپنی مشہور و مقبول تفسیر میں لکھتے ہیں۔

قَوْلُهُ وَسِرَاجًا مُنِيرًا أَيْ وَ  
 أَكْرَكَ ظَاهِرًا فِيمَا جِئْتَ  
 بِهِ مِنَ الْحَقِّ كَالشَّمْسِ فِي  
 إِشْرَاقِهَا وَإِضَاءَتِهَا لَا تَجْعَلُهَا

سراج منیر کے معنی یہ ہیں کہ اسے پیغمبر تمہارا  
 معاملہ تمہاری لائی ہوئی شریعت کے بارہ  
 میں ایسا نمایاں اور واضح ہے یعنی تم اپنے  
 امر میں ایسے روشن اور کھلے ہوئے ہو جیسے

إِلَّا مُعَانِدٌ. (تفسیر ابن کثیر مصری ، سورۃ الاحزاب ص ۵۳)  
سورج اپنی چمک دمک میں نمایاں ہوتا ہے  
کہ معاند کے سوا کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

بہر حال تفسیروں کا رخ اس بارہ میں واضح ہے کہ سراج سے سورج بھی مراد لیا جاسکتا ہے اور لیا گیا ہے۔ چنانچہ ابن کثیر نے احتمال کے طور پر نہیں بلکہ تعین کے ساتھ واضح کر دیا۔ یہاں سراج سے سورج ہی مراد ہے۔ اس لیے لغت اور تفسیر دونوں اس پر متفق ہیں کہ یہاں سراج سے آفتاب مراد لیا جانا لغت اور تفسیر دونوں کے لحاظ سے درست اور صحیح ہے۔ لغت اور تفسیر کے علاوہ اگر عین قرآن پر نظر کی جائے تو اس سے تو نمایاں طور پر واضح ہوتا ہے کہ یہاں سراج منیر کے معنی آفتاب ہی کے لیے گئے ہیں۔ اور ذات بابرکات نبوی کو آفتاب ہی ثابت کرنا مقصود ہے کیونکہ قرآن حکیم کی اصطلاح میں سراج لعل ہی آفتاب کا ہے۔ اور اس سے سورج ہی مراد لیا جانا چاہیے۔ جیسا کہ قرآنی تعبیر میں چاند کا لقب نور ہے۔ اور اس سے چاند بھی مراد ہوتا ہے۔ چنانچہ سورۃ نوح میں چاند کو نور اور سورج کو سراج فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہے۔

وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ  
الْمِشْشَ سِرَاجًا۔ اور ان میں چاند کو نور بنایا اور سورج کو  
چراغ بنایا۔

بلکہ قرآن کے عرف میں سورج کا یہ لقب (سراج) اس قدر معروف اور متعین ہے کہ اگر سورج کا نام لیے بغیر ہی سراج کا ذکر کر دیا جائے تو اس سے سورج کے سوا کوئی اور شے مراد ہی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ سورۃ فرقان میں چاند کو منیر فرما کر اس کے متقابل سورج کا منیر لقب (سراج) ہی ذکر کر دیا جانا کافی سمجھا گیا ہے۔ جس سے خود بخود سورج ہی ذہنوں میں آجاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا۔

اس آیت سے تو یہ واضح ہوا کہ قرآنی عرف میں سراج آفتاب ہی کا لقب ہے۔ اور قرآن کی اصطلاح میں سراج آفتاب ہی کو کہتے ہیں۔ اب غور کیجئے کہ ایک طرف تو قرآن نے سورج کا مخصوص لقب سراج بتلایا ہے اور دوسری طرف قرآن ہی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سراج فرمایا ہے جیسا کہ آیت وَبِهَا أَجَا مُنِيرًا سے واضح ہے۔ تو لقب کی اس مدد



سے کہ سورج بھی سراج ہے اور حضور بھی سراج ہیں۔ اور سراج کے معنی قرآنی عرف میں آفتاب کے ہیں۔ حضور کا آفتاب ہونا آفتاب کی طرح روشن ہو جانا ہے۔ حاصل یہ ہوا کہ اگر سورج کا مخصوص لقب سراج ہے۔ اور وہی سراج حضور کا بھی لقب ہے۔ تو قرآنی اصطلاح کے مطابق حضور آفتاب ثابت ہوئے۔ جو تشبیہ کا حاصل ہے اور خلاصہ یہ نکل آیا کہ اگر سورج فلکی آفتاب ہے تو حضور ملکی آفتاب ہیں۔ وہ افق آسمانی سے طلوع کرتا ہے تو یہ افق زمین سے۔ جس سے اس تمثیل کی نوعیت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ الحاصل اولاً لغت سے پھر تفسیر سے اور پھر قرآن سے ثابت ہوا کہ سراجاً منیراً میں سراج کے معنی آفتاب کے ہیں۔ اور یہاں اس کا مصداق ذات بابر کات نبوی ہے۔ تو حضور کی ذات اقدس بجا طاعت و تفسیر و قرآن آفتاب ثابت ہوئی اور نمایاں ہو گیا کہ اس آیت میں حضور کو آفتاب سے تشبیہ دینی مقصود ہے۔ جو ہمارا مدعا تھا۔ (آفتاب نبوت ص ۳۲ تا ۳۶)

لیکن آفتاب نبوت کو حق تعالیٰ نے سراج فرما کر اس کا لقب و نام کے بجائے منیر ذکر فرمایا جو چاند کی شان ہے۔ چنانچہ چاند کو قرآن نے منیر اور نور فرمایا ہے۔ (وَقَمَرًا مِّنِيرًا وَالْقَمَرَ نُورًا) جس روشنی کے ساتھ ٹھنڈک بھی ملی ہوئی ہے۔ اس لیے منیر کے معنی ٹھنڈی روشنی والے کے ہوئے۔ اور ثابت ہوا کہ اس آفتاب روحانی (ذات نبوی) میں روشنی تو سورج کی سی ہے۔ جس میں چاند کا دھماپن نہیں کہ ظلمت شب کا نور نہ ہو سکے۔ مگر ٹھنڈک چاند کی سی ہے۔ جس میں سورج کی سی سوزش اور تپش نہیں کہ اذیت دہ ثابت ہو۔ جس کا حاصل یہ نکلا کہ مادی سورج نار ہے اور روحانی سورج نور۔ اس سے دونوں آفتابوں کی روشنی اور نورانیت کی نوعیتوں کا فرق واضح ہو گیا کہ ایک ناری ہے اور ایک نوری!

ساتھ ہی ان دونوں آفتابوں کی اصلیت کا فرق بھی اس سے کھل جاتا ہے اور وہ یہ کہ مادی سورج چونکہ ناریت لیے ہوئے ہے اور نار کا مخزن ہے۔ بخلاف روحانی آفتاب کے کہ وہ ناریت کی بجائے نورانیت کا پیکر ہے جس میں روشنی کے ساتھ ٹھنڈک اور سلامتی ہے اور ظاہر ہے کہ نور و سلامتی کا مخزن جنت ہے۔ چنانچہ جنت کی ہر ہر چیز میں رحمت

اور نورانیت ثابت ہے۔

بلکہ یہ آفتاب (سورج) اس کا دسرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نمازدہ ہو کہ وہاں سے نور و سلامتی جذب کرتا ہو اور دنیا پر پھینکتا ہو۔ چنانچہ آپ کے جسم مبارک، جہان مبارک اور حقیقت پاک سب ہی میں نورانیت اور باذبیت نظر آتی ہے۔ بات کرتے وقت بنفسِ حدیث آپ کے دانتوں سے نور چھلکتا ہوا نظر آتا۔ مینی مبارک (ناک) کا نور کی وجہ سے بلند محسوس ہونا، چہرہ مبارک کا چمک و مک میں سورج جیسا محسوس ہونا بنفسِ حدیث کانِ اشمس تجری فی وجہہ (گویا آفتاب آپ کے چہرے میں گھوم رہا ہے) چودھویں رات کے چاند سے چہرہ مبارک کا مقابلہ کر کے صحابہ کا چہرے کے نور کو چاند پر فوقیت دینا اور حقیقتِ محمدی کو حدیث میں نور کہا جانا سب اسی کی علامات و آثار ہیں کہ یہ روحانی آفتاب ان انوار کے ہجوم کی وجہ سے اسی مخزنِ نور (جنت) سے مناسبت رکھتا ہے۔

(آفتاب نبوت ص ۲۲ تا ۲۴)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کے متعلق آپ کی  
والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ کی خدمت گزار عورتوں،  
سیدنا آدم علیہ السلام، خلفاء راشدین، صحابہ کرام، اہلبیت  
اطہار علیہم الرضوان، محدثین کرام اور اولیاء الرحمن کے عقائد

### سُرِّ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا عقیدہ | سید

خاتم النبیین محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ  
ذُرِّيَّةً۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو شے پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا۔  
(تفسیر نیشاپوری ص ۵۵ ج ۸، تفسیر عرائس البیان ص ۲۲ ج ۱، تفسیر روح البیان ص ۵۴  
ج ۱، نزہت قانی شریف ص ۳ ج ۱، مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، جواب ہر البجار

لے سرورالوہابیہ مولوی شہداء اللہ امرتسری نے اس کو حدیث شریف تسلیم کرتے ہوئے اپنے اخبار المحدثات امرتسر ص ۶  
۱۹ اپریل ۱۹۹۹ء میں درج کیا ہے۔ دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گلگویی نے بھی اس کو حدیث رسول کریم صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم تسلیم کیا ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۷ مطبوعہ دہلی) علامہ علی قاری رحمۃ اللہ الباری نے بھی اس حدیث  
شریف کو قصیدہ امالی کی شرح کے ص ۲ پر درج فرمایا ہے اور شرح قصیدہ امالی علامہ علی قاری فرالوہابیہ  
ابراہیم میرسیالکوٹی کے نزدیک بھی مستند کتاب ہے کیونکہ میرسیالکوٹی نے اپنی معرکہ الآراء کتاب شہادۃ القرآن  
کے صفحہ ۸۹ ج ۱ پر مرزائیوں کی تردید میں شرح قصیدہ امالی کا حوالہ درج کیا ہے۔ دیوبندیوں کے مولوی ذوالفقار  
علی صاحب نے بھی عطرالوردہ ص ۲۲ میں یہ حدیث درج کی ہے۔ (فقیر ابو حامد محمد ضیاء اللہ نقادہ غفرلہ)



بیان المیلاد النبوی ص ۲، مطالع المسترات ص ۲، شرح قصیدہ امالی ص ۳، فتاویٰ رشیدیہ ص ۱، اخبار المحدثات ص ۱۶، اپریل ۱۹۰۵ء، عطر الوردہ ص ۲، تفسیر حسینی ص ۱۲، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ جلیل القدر صحابی ہیں نے آقائے نامدار مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے کس شے کو پیدا فرمایا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ  
قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ  
مِنْ نُورِهِ۔  
اے جابر اللہ تعالیٰ نے بیشک سب  
اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے  
نور سے پیدا فرمایا۔

(مصنف عبدالرزاق، مواہب اللدنیہ ص ۹، زرقانی شریف ص ۲۶ ج ۱، میرت حلیہ ص ۲ ج ۱،  
مطالع المسترات ص ۱۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۲، انوار المجدیہ ص ۹، عقیدۃ الشہدہ ص ۱، نشر الطیب  
ص ۶۵) از اشرف علی تھانوی دیوبندی، فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۵ از ابن حجر مکی رحمہ اللہ  
شارح بخاری علامہ احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ اور مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے  
ہیں کہ سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد ماجد  
سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ اُن کے جد اعلیٰ سیدنا علی المرتضیٰ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حبیب کر دگار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

۱۔ اس حدیث شریف سے واضح ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ حضور اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث شریف شیخ الاسلام والمسلمین علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے  
فتاویٰ حدیثیہ میں تفصیلاً درج کی ہے اور علامہ ابن حجر مکی کے متعلق فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ  
ابن حجر مکی مکر شریف میں مفتی حجاز تھے۔ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ (حاشیہ تاریخ المحدثات ص ۳۹۲)

۳۔ دیوبندی حضرات کے مفسر اور حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے بھی یہ حدیث شریف نشر الطیب مطبوعہ  
دیوبند میں درج کی ہے اور نشر الطیب مزار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسرن کے نزدیک بھی نہایت مستند ہے (فقیر قادری)

فرمایا۔

کُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَيْ رَجِي قَبْلَ  
خَلَقَ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ  
أَلْفَ عَامٍ۔

میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ  
ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور  
میں ایک نور تھا۔

(مواہب اللدنیہ منارج ۱، زرقانی شریف منارج ۱، جواہر البحار ص ۱۷۷، انوار المہدیہ  
من اشرف الطیب ص ۱، تفسیر روح البیان ص ۱۲ ج ۲، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۲۱۹)

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نبی پاک صاحب رلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی  
بارگاہ میں عرض کیا۔ اَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں اپنی  
ذات والاصفات کے متعلق فرمائیے تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔  
اَنَا ذُوَّةُ اَيْنِ اِبْرَاهِيمَ وَبُغْيَى  
عَيْنِي عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَأَتْ  
اُمِّي حَيْثُ حَمَلْتَنِي اَنَّهُ  
خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ اَصْأَعَتْ لَهُ  
قُصُورُ الشَّامِ۔

میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی  
دُعا کا نتیجہ ہوں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
کی بشارت ہوں۔ اور جب میری والدہ ماجدہ  
مجھ سے حاملہ ہوئیں تو انہوں نے دیکھا کہ ایک  
نور کا ان سے ظہور ہوا جس سے شام کے محلات  
روشن ہو گئے وہ نور میں ہوں۔

رد لائل النبوت بہیقی ص ۱ ج ۱، داری شریف ص ۱ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱ ج ۱،  
تفسیر ابن کثیر ص ۳۶ ج ۲، زرقانی شریف ص ۱۱۶ ج ۱، جواہر البحار ص ۱۱۴ ج ۱،  
سیرت حلبیہ ص ۱ ج ۱، البدایہ والنہایہ لابن کثیر ص ۱۲ ج ۲، سیرت النبویہ للذہبی ص ۱۲  
مشکوٰۃ شریف ص ۵۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ | مخدومہ دایین سیدہ طیبہ  
طاہرہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا جو کہ سید الکمل ہادی سبیل محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ محترمہ  
ہیں، فرماتی ہیں۔

لَمَّا وَلَدَتْهُ خَرَجَ مِنْ فَتْرٍ جِي  
نُورٌ أَضَاءَ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ  
جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کو میں نے جنا تو مجھ سے نور نکلا جس سے  
اُن کے سامنے شام کے محلات روشن ہو گئے

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۲، زرقانی شریف)

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ  
رَأَيْتُ كَأَنَّ شَهَابًا خَرَجَ مِنِّي  
أَضَاءَتْ لَهُ الْأَرْضُ -  
میں نے دیکھا کہ مجھ سے روشن ستارہ  
ظاہر ہوا جس سے پوری زمین منور اور  
روشن ہو گئی ہے

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۲، سیرت حلبیہ ص ۱ ج ۱)

سید المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سورہ کائنات  
مفسر موجودات محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ  
لَمَّا فَصَلَ مِنِّي خَرَجَ مَعَهُ  
نُورٌ أَضَاءَ لَهُ مَا بَيْنَ  
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ -  
جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
پیدا ہوئے تو ان سے ایسا نور ظاہر ہوا  
جس سے مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز  
روشن ہو گئی۔

(مجمع الزوائد لابن حجر ص ۲۱ ج ۸)

مواہب اللدنیہ ص ۲۲ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶ ج ۱، زرقانی سیرت حلبیہ ص ۱ ج ۱، انوار

لہ خصائص الکبریٰ علامۃ السیوطی، مواہب اللدنیہ للقططانی، سیرت حلبیہ لعلامۃ الحلبی، زرقانی  
علامۃ محمد بن عبد الباقی یہ ایسے مستند محدثین کی مستند کتب میں جن کے حوالہ جات دیوبندیوں اور  
دہلوی غیر مقلدین کے اکابرین نے اپنی اپنی کتابوں میں درج کیے ہیں۔

دیوبندیوں کے مقتدر مولوی مفتی محمد شفیع آف کراچی کی کتاب سیرت خاتم الانبیاء کے صفحات ۱۶-۹۸۔  
۲۴-۲۵-۲۶۔ دہلیوں کے قاضی سلیمان پوری کی کتاب رحمۃ للعالمین جلد دوم کے صفحات ۲۷۰-۲۸۰-۱۰۶۔  
۴۵۰-۴۶۰ وغیرہم ملاحظہ فرمائیں کہ کتنی روایات ان لب سے درج کی ہیں۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)



الحمدیہ ص ۱۶، البدایہ والنہایہ ص ۲۴۲ ج ۲، ماثبت من السنۃ ص ۵۳

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ میں روایت درج فرمائی ہے کہ :-

اِنَّ اُمَّه رَاَتْ حَيْنَ دَضَعَتْهُ  
نُورًا اَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُورُ  
الشَّامِ  
بے شک نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم  
کی والدہ ماجدہ نے دیکھا کہ جب اُنہوں نے  
نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنائز حضور  
کے نور سے شام کے محلات منور اور روشن ہو گئے

کتاب الوفا ص ۳۶ ج ۱، ص ۹ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۹۲ ج ۱، دلائل النبوت للبیہقی ص ۶۹ ج ۱،  
مواہب اللدنیہ ص ۲۲ ج ۱، انوار الحمدیہ ص ۱۶، زرقانی شریف ص ۱ ج ۱، ماثبت من السنۃ  
ص ۵۳، مجمع الزوائد ص ۲۲۲ ج ۸، اسعاف الراغبین ص ۱

محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی درج  
فرمائی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا  
اِنِّیْ رَاَیْتُ خَسْرًا جَیْ صُنِّیْ لُوْزُ  
اَضَاءَتْ لَہٗ قُصُورُ الشَّامِ  
میں نے دیکھا کہ مجھ سے لوڑ نکلا ہے جس  
سے میں نے شام کے محلات روشن اور

۱۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کی کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ وہابیہ کے نزدیک بھی بہت مستند کتاب ہے  
کیونکہ فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی کتابوں میں مرزا یوں کی تردید کرتے ہوئے اور سیدنا عیسیٰ  
علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں آنے کا ثبوت درج کرتے ہوئے کتاب الوفا میں درج شدہ روایت پیش کی  
ہے دیکھئے شہادۃ القلن ص ۲۱۹ ج ۱، الخیر الصیح عن القبرا المبیع ص ۱۔

وہابیہ کا آرگن الاسلام، دہلی محدث ابن جوزی کی شخصیت کے متعلق لکھتا ہے کہ محدث ابن جوزی (علیہ  
الرحمۃ) چھٹی صدی کے اکابر و اعیان میں ایک عظیم و جلیل محدث اور خطیب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ کے دست  
حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان تائب ہوئے اور ایک لاکھ سے زائد اسلام کے امن رحمت میں سچکے ہیں۔  
۲۔ دیوبندیوں کے مولوی بدر عالم ہاجر مدنی نے بھی یہ روایت اپنی کتاب ترجمان السنۃ ص ۱۵۵ ج ۲ پر درج کی ہے (فقیر قادری

(دلائل النبوت تہذیبی ص ۲۹۵ ج ۱ مطبوعہ مدینہ منورہ) منور ہوتے دیکھے۔

دیوبندیوں کے مفتر اور حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نشر الطیب میں لکھتے ہیں کہ حمل رہنے کے وقت آپ کی والدہ ماجدہ نے ایک نور دیکھا جس سے شہر بصری علاقہ شام کے محل ان کو نظر آئے۔ کذا فی سیرۃ ابن ہشام۔ (نشر الطیب ص ۱)

فخر الوابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ حضرت آمنہ نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا ہے جس سے میں نے شام کے شہر بصری کے محلات دیکھ لیے۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۱۱) بے شک رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی والدہ ماجدہ نے بھی آپ کی ولادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۱۱ ج ۱)

امام اجل علامہ جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

**سیدنا آدم علیہ السلام کا عقیدہ**

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔  
لَتَخْلُقَ اللَّهُ آدَمَ آدَاةً بَيْنِيهِ  
جب حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ کریم نے

۱۔ سزاوار الوابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ بشرک و بدعت کی تردید میں جماعت المحدث کے بموجب تھے۔ (اخبار المحدثات ص ۲۰ جولائی ۱۹۴۴ء)  
نیز ان کی تصنیف لطیف نشر الطیب کے متعلق لکھتے ہیں کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حالات پیدائش سے لے کر وفات کل واقعات و جملہ سیر و معجزات نہایت عالمانہ و محققانہ انداز سے صحیح و مستند روایات سے قلمبند کیے ہیں۔ (اخبار اہل حدیث ص ۱۴ مئی ۱۹۴۳ء ص ۱۳ مارچ ۱۹۴۱ء)

۲۔ اب تو وہابیوں کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے میں کوئی شک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان کی جماعت کے امام العصر ابراہیم میر نے نورانیت کا ذکر کرتے ہوئے پہلے بلیک کا لفظ لکھا ہے۔ (فقیر قادی)  
۳۔ مارن حقانی علامہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ و الزبانی تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت بیداری میں! اشافہ بچہ مرتبہ زیارت کی ہے۔

(میزان الکبائر ص ۱۲۲ ج ۱ مطبوعہ مصر)

فَجَعَلَ بَسَائِ فَضَائِلَ لِبَعْضِهِمْ  
عَلَى الْبَعْضِ رَأَى نُورًا سَاطِعًا  
فِي أَسْفَلِهِمْ فَقَالَ يَا رَبِّ  
مَنْ هَذَا أَقَالَ هَذَا ابْنُكَ  
أَخَذَ وَهُوَ أَوَّلُ وَهُوَ آخِرُ  
وَهُوَ أَوَّلُ شَافِعٍ .

(خصائص البکری ص ۹۳ ج ۱ مطبوعہ)

(سعودی عرب)

محدث ابن جوزی اور علامہ بکری علیہما الرحمہ فرماتے ہیں -

فَلَمَّا أَتَيْتَ آدَمَ بِالمَوْتِ  
أَخَذَ بِيَدِهِ وَبَدَّهَ شَيْئًا  
وَقَالَ يَا بَنِيَّ أَنْتَ اللهُ  
بَارَكَ وَلَعَالَى أَمَرْتُ  
أَنْ أَخْذَ عَلَيْكَ عَهْدًا  
مِنْ أَجْلِ هَذَا النُّورِ الَّذِي  
أَوْحَى فِي وَجْهِكَ أَنْ لَا تَضَعَهُ  
إِلَّا فِي الْأَطْهَرِينَ مِنَ الْبَشَاءِ

ترین عورت کی طرف منتقل کرنا۔

(بیان المیلاد النبوی ص ۲، کتاب الانوار و مصباح السرور والافکار ص ۷۱)

پیدا فرمایا تو ان کی اولاد ان کو دکھائی گئی  
تو آپ نے بعض مخلوق کی بعض پر فضیلت  
دیکھی تو نیچے کی طرف سے بلند ہونے والا نور  
آپ نے دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض  
کیا۔ اے رب! یہ کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ  
نے فرمایا یہ تیرا بیٹا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم ہیں اور وہ اول اور وہی آخر اور  
وہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا۔

جب سیدنا آدم علیہ السلام کو اپنے آخری  
وقت یعنی انتقال کا یقین ہو گیا تو انہوں نے  
اپنے بیٹے حضرت شعیث علیہ السلام کا  
ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اے بیٹے! مجھے اللہ  
تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں تم سے اس  
نور محمدی کے بارے عہدوں جو تمہاری  
پیشانی میں جلوہ گر ہے کہ تم اس کو پاکیزہ

۱۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کے متعلق علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ کَانَ مِنَ الْأَخْيَارِ وَفِي الْحَدِيثِ  
مِنَ الْحِفَاظِ مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْعُلَمَاءِ حَفَّفَ هَذَا الرَّجُلُ بِمحدث ابن جوزی علوم قرآن اور  
تفسیر میں بلند پایہ تھے۔ اور فن حدیث میں بہت بڑے حافظ تھے۔ ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے  
معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علماء امت میں سے کسی کی ہوں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۴)



سیدنا جبریل علیہ السلام کا عقیدہ | محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

سیدہ طیبہ طاہرہ سرکار مائی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پیارے صاحبزادہ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابھی اپنے قدم میمنت لزوم سے کائنات کو مشرف نہیں فرمایا تھا کہ جبریل امین میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار مشرب سے بھرا ہوا پیالہ تھا۔ مجھے دیا کہ اسے پی لیں۔ میں نے اس کو پی لیا۔ پھر جبریل نے مجھے کہا کہ سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پی لیا۔ پھر اُس نے کہا اور پیو۔ میں نے اور پی لیا۔ پھر اُس نے ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کر کہا۔

اے رسولوں کے سردار ظہور فرمائیے۔ اے خاتم النبیین جلوہ افروز ہو جائیے۔ اے رحمۃ للعالمین قدم رنجد فرمائیے۔ اے نبی اللہ رونق افروز ہو جائیے۔ اے رسول اللہ تشریف لائیے۔ اے خیر المخلق جہان کو منور فرمائیے۔ اے نور من نور اللہ جلوہ افروز ہو جائیے۔ بسم اللہ اے محمد بن عبد اللہ تشریف لائیے۔ پھر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہوئے جہان میں رونق ہوئے۔

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله.

اِظْهَرِ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ  
اِظْهَرِ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ اِظْهَرِ  
يَا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ اِظْهَرِ  
يَا نَبِيَّ اللَّهِ اِظْهَرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
اِظْهَرِ يَا خَيْرَ خَلْقٍ اِظْهَرِ  
اِظْهَرِ يَا نُورَ مَنْ نُورِ اللَّهِ  
بِسْمِ اللَّهِ اِظْهَرِ يَا مُحَمَّدُ  
بُنْ عَبْدَ اللَّهِ فَظْهَرَ صَلَوَاتُ  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْبَدْرِ  
الْمُنِيرِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

(بیان المیلاد النبوی ص ۷۱)

۱۔ اِظْهَرَ يَا نُورَ مَنْ نُورِ اللَّهِ سے جبریل امین کا عقیدہ بھی اظہر من الشمس ہے۔

(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

# اُمّہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کا عقیدہ

## اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ

عارفہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں :-

کُنْتُ أُخِيطُ فِي السَّحَرِ  
فَسَقَطَتِ الْإِبْرَةُ فَطَلَبْتُهَا  
فَلَمَّا قَدِرْتُ عَلَيْهَا فَدَخَلَ رَسُولُ  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَيَّنَتِ الْإِبْرَةُ  
بِشُعَاعِ نُورٍ وَجْهًا قَصَصَ الْأَنْبِيَاءُ ۲۶۶، کے نور کی شعاعوں سے سُوتی رہ گئی۔

میں سحری کے وقت کچھ سی رہی تھی کہ سُوتی  
گر گئی بڑی تلاش کے باوجود سُوتی نہ رہی۔  
اتنے میں رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
مکہ میں تشریف لائے تو اُن کے چہرہ مبارک

حضرت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ شفا شریف کی شرح میں ایک روایت درج فرماتے ہیں  
کہ طیبہ طاہرہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں :-

كُنْتُ أَدْخُلُ الْخَيْطُ فِي الْإِبْرَةِ  
حَالِ الظُّلْمَةِ لِبَيَاضِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
میں تاریک راتوں میں حضور پر نور صلی اللہ  
علیہ وسلم کی نورانیت کی چمک سے سُوتی میں  
دھاگہ ڈال لیا کرتی تھی۔

قصص الانبیاء فارسی ۲۶۶، خصائص انجیر لے لیبیل ۱۵۶ ج ۱، حاشیہ نسیم ارباض ۳۲۸ ج ۱ مطبوعہ مصر  
علامہ محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت درج فرمائی ہے کہ سیدہ اُمّ المؤمنین  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں :-

۱۔ فخر الوہاب بیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی علمی فضیلت کا اقرار  
کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علمی مشکلات کے حل کرنے میں مرجع صحابہ تھے اور عجمی

دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَوْمًا مَسُودًا وَ  
أَسَارِيًّا وَجْهَهُ تَبَسُّفٌ  
(دلائل النبوت ص ۵۲۰) (مطبوعہ مدینہ منورہ)

ایک دن نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم  
خوشی خوشی گھر میں تشریف لائے۔ تو آپ  
کے چہرہ الزر کے خدو خال سے بھی بجلی کی  
طرح نور چمک رہا تھا۔

ایک روایت جو سرکارِ طیبہ عارفہ زاہدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی  
ہے اور آپ نے اس روایت میں اپنی آنکھوں دیکھا منظر بیان فرمایا ہے جس کو علامہ  
جلال الدین سیوطی اور علامہ شہاب الدین خواجه علیہما الرحمہ نے اپنی مبارک تصانیف  
میں درج فرمایا ہے نیز غیر مقلدین و ہابیوں کی مقتدر شخصیت قاضی سلیمان منصور پوری  
نے بھی اپنی کتاب 'رحمۃ للعالمین' میں بھی درج کیا ہے۔ یہاں پر قاضی سلیمان منصور پوری  
کی تحریر کردہ عبارت درج کرتا ہوں۔

حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم اپنی نعل کو پیوند لگا رہے تھے۔ اور میں چرخ کات رہی تھی میں  
نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پسینہ ہو رہا ہے۔  
اور اس پسینہ کے اندر ایک نور ہے جو ابھر رہا ہے۔ یہ ایسا نظارہ تھا کہ  
میں سراپا حیرت بن گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر مجھ پر پڑی۔ فرمایا  
عائشہ تو حیران سی کیوں ہو رہی ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے دیکھا کہ  
حنور کی پیشانی پر پسینہ ہے اور پسینے کے اندر ایک چمکتا دکھتا نور ہے۔  
(اس پاک نظارہ نے مجھے سراپا چشم کر دیا ہے)

اے تنک چشمے کہ او حیران ارست  
دے بہایوں دل کہ آں قربان ارست

اے مفسرِ الہامیہ موری محمد صاحب دہری لکھتے ہیں کہ رحمۃ للعالمین کتاب جو جامع عثمانیہ دکن جامع عباسیہ بیہاولپور اور دارالعلوم  
دیوبند اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے نصاب میں داخل ہے اور تمام اسلامی ہوائی سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ مولفین اور  
مترجمین و نڈا سفر اس کی صحت برتری کے مترہیں۔ (اخبارِ محمدی دہلی ص ۱۵۱)



بخدا اگر ابوبکر بزدنی (ایام جاہلیت کا مشہور شاعر) حضور کو دیکھ پاتا تو اُسے معلوم ہو جاتا کہ اس کے اشعار کے صحیح مصداق حضور ہی ہو سکتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُس کے شعر کیا ہیں۔ میں نے یہ شعر پڑھ کر سنا دیئے۔

وَسَبُّيْ مِنْ كُلِّ غَبْرٍ حَيْضَةٍ      وَفَسَادِ مُرْضِعَةٍ وَدَائِرِ مُعْضِلٍ  
وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى أَسْتَرَةٍ وَجْهَهُ      بَسَقَتْ كِبَرَتِي الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

وہ ولادت اور رضاعت کی آلودگیوں سے پاک امراض سے مبتلا ہیں۔ ان کے درختاں چہرہ پر نظر کرو تو معلوم ہو گا کہ نورانی اور روشن برق جلوہ دے رہی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ میں جو کچھ تھا اُسے رکھ دیا پھر عائشہ کی پیشانی کو چوما۔  
درجۃ للعالمین ص ۱۹۸-۱۹۹ ج ۲، خصائص الکبریٰ ص ۱۶۴ ج ۱، نسیم الریاض ص ۲۲۶ ج ۱، اہلیۃ الاولیاء

**اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شہادت اور عقیدہ** | سیدہ طیبہ طاہرہ اُمّ المؤمنین

اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ محمد و مہ کل سدا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

لَقَدْ رَأَيْتُ لَيْلَةً وَضَعَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نُورًا أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ  
الشَّامِ حَتَّى رَأَيْتُهَا۔  
ابستہ تحقیق میں نے اُس رات کو نور دیکھا  
جس رات رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام  
پیدا ہوئے کہ اُس نور سے شام کے مکانات  
روشن ہو گئے یہاں تک کہ اس روشنی میں

میں نے ان مکانات کو دیکھ لیا۔

درخصائص الکبریٰ ص ۱۱۵ ج ۱، کتاب الوفا لابن جوزی ص ۹۵، زرقانی شریف، مواہب اللدنیہ ص ۲۲ ج ۱

## خلفاء راشدین اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ

خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | علامہ احمد قسطلانی قدس سرہ

النورانی جو کہ شارح بخاری ہیں۔ روایت نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ  
كَدَارَةِ الْقَمَرِ - رَجَحَ اللَّهُ عَلَى الْعَالَمِينَ ۱۲۸، انور چاند کی طرح منور تھا۔

(خصائص الکبریٰ ص ۱۹ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۵ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۲۵، دلائل النبوة از ابو نعیم، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آقائے نامدار مدنی تاجدار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے شعر کہتے ہیں۔

أَمِينٌ مُصْطَفَىٰ يَا خَيْرَ يَدْعُو  
كَضَوْءِ الْبَدْرِ ذَا بِلَّةِ الظَّلَامِ

حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم امین ہیں۔ اور نیکی کی طرف بلانے والے ہیں۔ آپ کی روشنی اندھیدوں کو چودھویں رات کے چاند کی طرح دور اور زائل کرنے والی ہے۔ (دلائل النبوت ص ۲۲ ج ۱، جوابہ البحار ص ۱۱۸ لہجائی)

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

تعالیٰ وجہ فرماتے ہیں۔

كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ رُعَى  
كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ  
حَبِيبِ كَبِيرٍ، يَأْتِيكَ بِرُؤُوسِ مُحَمَّدٍ  
مُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ جَب

ثَنَاءُ ۝

کلام فرماتے تو آپ کے دندان مبارک کے  
درمیان سے نور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔

(مواہب اللذیہ ص ۲ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۳۲، زرقانی شریف)

محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ ایک شخص نے  
سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی تعریف اور شان بیان فرمائیے تو آپ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

كَانَ عَرَقٌ وَجْهَهُ الْوَلَوُۥۥۙ  
آپ کے پسینہ کے قطرات چمک دار موتی  
(دلائل النبوت ص ۱۸۷ ج ۱ حجة اللہ علی العالمین) تھے۔

سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

ہیں کہ میرے ماموں جان ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے نانا جان سید الانس  
والجان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف مبارکہ بیان کرنے میں  
ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ میں نے ایک مرتبہ ان سے عرض کیا کہ نانا جان کا مبارک  
عقیدہ بیان فرمائیے تو انہوں نے فرمایا:-

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
رَسُولِ كَرِيمٍ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَتَسْلِيمِ بِنْدِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَنًا مَصْحَمًا  
رُتَبَہِ والے تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک اس  
طرح روشن اور منور تھا جیسے چودھویں  
يَتَلَاوُۥۙ وَجْهَهُ تَلَاوُۥۙ الْقَمَرِ

لے حکیم ترمذی اور محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے اس روایت کو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی  
بیان فرمایا ہے۔ دلائل النبوت ص ۱۹۲ ج ۱ شامل ترمذی ص ۱۳۲ واضح ہوا کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ  
عنہما کا بھی یہی عقیدہ تھا۔  
(فقیر قادری عفری)

لے يتلاو کے معنی اور تشریح کرتے ہوئے علامہ ابراہیم بجوری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں (باقی اگلے صفحہ پر)



لَيْلَةُ الْبَدْرِ - رات کا پانڈ چمکتا ہے -  
 (مجمع الزوائد ج ۸، شامل ترمذی ص ۲ مطبوعہ دہلی، خصائص الکبریٰ ص ۱۸ ج ۱، جواہر البحار  
 ص ۳۵۰ دلائل النبوت ج ۲۲، نشر الطیب ص ۱۱)

## سیدنا علی المرتضیٰ، امام حسین اور امام زین العابدین کا عقیدہ | سیدنا امام زین العابدین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد محترم سیدنا امام حسین رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ سے اور وہ ان کے خدایا مجد سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے  
 بیان فرماتے ہیں کہ نبی غیب دان سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا -  
 کُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي فِي حَضْرَةِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ هُوَ  
 قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ  
 أَلْفَ عَامٍ - میں حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے  
 سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے رب کے  
 حضور میں ایک نور تھا -

(مواہب اللدنیہ ص ۱۱، زرقانی شریف ص ۱۱ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۹، جواہر البحار ص ۱۱ للنبیانی،  
 غزوة تبوک سے فتح و نصرت  
 سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | حاصل کرنے کے بعد جب

(بقیہ صفحہ ۷۶) \_\_\_\_\_ معنی تِلَاوُیْضُ

ویشرق كاللؤلؤ قوله تِلَاوُیْضُ الْقَمَلِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ اى مثل تِلَاوُیْضُ الْقَمَلِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ  
 تِلَاوُیْضُ کے معنی روشن ہونے اور چمکنے کے ہیں جیسے موتی چمکتا ہے اور تِلَاوُیْضُ الْقَمَلِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ  
 کے معنی یہ ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رُخِ الزمراں اس طرح چمکتا ہے جیسے چودھویں رات کا پانڈ  
 چمکتا ہے - (شرح شامل محمدیہ ص ۱۹ مطبوعہ مصر)

۱۰ دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے اس روایت کو درج کیا ہے - (دیکھئے  
 نشر الطیب ص ۱۱ مطبوعہ دیوبند) اور نشر الطیب دیوبندیوں اور دیوبندیوں کے نزدیک بھی مستند

سُورِ کائنات، مفخر موجودات منبع کمالات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحيات و  
التسليمات مریہ منورہ (زادہ اللہ شرفاً) جلوہ افروز ہوئے۔ تو حضرت عباس رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ مجھے اجازت  
مرحمت فرمائیے کہ میں آپ کی شان اقدس میں مدحیہ اشعار کہوں۔ تو حضور پر نور  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا چچا جان کہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے منہ کو سلامت  
رکھے تو انہوں نے اشعار کہے جن کے آخری دو شعر درج کیے جاتے ہیں۔ جن سے  
عم رسول اللہ سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ مبارکہ کا بھی واضح علم ہو جاتا  
ہے۔ اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے حلیل الفتہ عظیم المرتبت محدثین  
نے اپنی مبارک تصانیف میں بھی وہ اشعار لکھے ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

أَنْتَ لَمَّا وَلِدْتَ أَشْرَقْتَ  
فَخَنَّ فِي ذَاكَ الضِّيَاءُ وَفِي النُّورِ  
الْأَرْضُ وَضَاءٌ بِزُورِكَ الْأَفُقُ  
وَسُبُلُ الشَّامِ نَحْتَرِوتُ

کتاب الوفا ص ۲ ج ۱، خصائص الکبرای ص ۹۷ ج ۱، النان العیون ص ۹۲ ج ۱، اہریت  
النبویہ ص ۲، جواہر البحار ص ۲، انوار المحمدیہ ص ۸۲، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۲۲۲،  
مواہب اللدنیہ ص ۲، الاستیعاب مستدرک ص ۳۲ ج ۳، البدایہ والنہایہ ص ۲۵ ج ۲، نشر الطیب ص ۹،  
کتاب الملل والنحل ص ۲ ج ۲، مجمع الزوائد ص ۲۱ ج ۸، تنقیص المستدرک ص ۲۲ ج ۳

ان اشعار کا ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اس طرح کرتے ہیں۔  
اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی۔ آپ کے نور سے آفاق منور  
ہو گئے۔ سوہم اُس ضیاء اور اُس نور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔  
(نشر الطیب ص ۹ مطبوعہ دیوبند)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ | سید المفسرین سیدنا عبد اللہ  
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما فرماتے ہیں:-

إِذَا تَكَلَّمَ رَأْيُ كَالنُّورِ      نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ

يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ  
ثَنَائِهِ ۝

وسلم جب کلام فرماتے تو ان کے دندان  
مبارک کے درمیان سے نور مبارک نکلتا  
ہوا نظر آتا تھا۔

(سنن دارمی شریف ص ۲۳ ج ۱ مشکوٰۃ شریف ص ۵۸، شمائل ترمذی ص ۲۵ خصائص البکر ص ۱۵۶ ج ۱، جواہر البحار ص ۲۵، مجمع الزوائد ص ۲۸ ج ۸، نسیم الحبیب)  
علامہ ابن عبد البر محدث علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ابو طفیل عامر بن واثلہ کنانی نے سیدنا  
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے اشعار پڑھے جن میں ایک شعر یہ ہے  
اَنْتَ النَّبِيُّ كَهُوَ النُّورُ الَّذِي كُشِطَتْ  
بِهِ عَمَائِيَاتُ مَاضِنَا وَيَا بَيْنَا - !!

بے شک نبی رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ایسے نور ہیں جن کے سبب ہمارے  
اگلوں اور بچپلوں کے سب اندھیرے اور گمراہیاں دور ہو گئیں۔ (الاستیعاب ص ۳۷ ج ۱)  
سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سرور کون و مکاں، محبوب  
رب دو جہان محمد مصطفیٰ علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا سایہ نہ تھا۔ آپ کا  
نور مبارک سورج کے نور پر غالب آجاتا اور جب کبھی چراغ کے سامنے تشریف لاتے  
تو آپ کا نور چراغ کی روشنی پر بھی غالب آجاتا۔

قَدْ نَطَقَ الْقُرْآنُ بِأَنَّهُ النُّورُ  
الْمُبِينُ فَإِنْ فَهِمْتَ فَهُوَ  
نُورٌ عَلَى نُورٍ -  
بے شک قرآن پاک میں آپ کو نور مبین  
فرمایا گیا ہے۔ جان لے کہ آپ تو نور  
علی نور تھے۔ (نسیم الریاض ص ۲۸ ج ۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | جلیل القدر صحابی سیدنا ابو ہریرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

لے اس شعر سے معلوم ہوا کہ ابو طفیل عامر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی عقیدہ تھا۔

(فقیر محمد نسیار اللہ نقادری عفرلہ)



اِذَا صَحَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَاكَ  
فِي الْجُدْرِ - (عصيدة الشہدہ ص ۱۸۴ ج ۱ - مواہب اللدنیہ ص ۱۲۳ ج ۱ - انوار المحمدیہ ص ۱۳۲ ج ۱ - حجة اللہ  
جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
تبسم فرماتے تو دیواریں آپ کے نور مبارک  
سے چمک اٹھتیں۔

خصائص الکبرایہ ص ۱۸۴ ج ۱ - مواہب اللدنیہ ص ۱۲۳ ج ۱ - انوار المحمدیہ ص ۱۳۲ ج ۱ - حجة اللہ  
علی العالمین - شفا شریف ص ۲۹ ج ۱ - حاشیہ شمائل ترمذی ص ۱۴ - شرح للملا علی قاری بر  
حاشیہ نسیم الریاض ص ۲۲ ج ۱ - مدارج النبوة ص ۱۳۲ ج ۱ - انشر الطیب ص ۱۳۲ ج ۱ - حجة اللہ علی العالمین ص ۶۸۹  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي  
فِي وَجْهِهِ - (ترمذی شریف ص ۲۵۸ ج ۲ - مشکوٰۃ شریف ص ۵۸ مطبوعہ دہلی - خصائص الکبرایہ ص ۱۸۴ ج ۱ -  
میں نے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم  
سے زیادہ حسین کوئی شے نہیں دیکھی۔ آپ  
کے چہرہ انور پر سورج چمکتا ہوا معلوم ہوتا تھا  
سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ مشہور  
صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ

لَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ -  
جس دن رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ کی نورانیت  
سے مدینہ منورہ کی ہر چیز روشن ہو گئی۔

ابن ماجہ ص ۱۱۹ مشکوٰۃ شریف ص ۵۸، ترمذی شریف ص ۲۵۸ ج ۲ - مواہب اللدنیہ ص ۱۲۳ ج ۱ -  
انوار المحمدیہ ص ۱۳۲ ج ۱ - جواہر البحار ص ۲۸ ج ۱ - اسیرت حبیبہ ص ۲۳۳ ج ۲ - خصائص الکبرایہ ص ۱۸۴ ج ۱ -  
مدارج النبوة فارسی ص ۸۵ ج ۲ - طبقات ابن سعد ص ۲۲۱ ج ۱ - مستدرک ص ۲۳۳ ج ۲ - تلخیص المستدرک ص ۲۳۳ ج ۲

لے علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں فَشَبَّهَ وَجْهَهُ الشَّرِيفُ بِالشَّمْسِ  
فِي الْإِسْرَاقِ وَالتَّوَرُّدِ (نسیم الریاض ص ۲۳۸ ج ۱ مطبوعہ مصر)

لے مظاہر حق والوں نے لکھا ہے کہ مدینہ منورہ کے درو دیوار بھی روشن ہو گئے تھے مظاہر حق ص ۲۳۵ ج ۱ (فقیر قادری)

یحییٰ بن سعید اور شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
دونوں نے سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے سنا کہ نبی کریم رؤف ورحیم علیہ افضل  
الصلوة والتسلیم نے جب اپنے دونوں ہاتھ  
مبارک اٹھائے تو میں نے آپ کی دونوں  
مبارک لہلوں کی سفیدی دیکھی۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ  
وَشَرِيكَ سَمِعَا أَنَسًا  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ  
حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ  
إِبْطِيهِ -

(صحیح بخاری شریف ص ۱۶ ج ۱، ص ۳ ج ۲، نسائی شریف ص ۲۲ ج ۱، مسلم شریف ص  
دلائل النبوت ص ۱۸ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۵ ج ۱)  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سوائے  
استقا کے کسی اور دُعا میں اپنے مبارک  
ہاتھوں کو زیادہ اُونچا نہیں اٹھاتے تھے۔  
اور استقار میں اتنے ہاتھ اٹھاتے تھے  
کہ آپ کی مبارک لہلوں کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔  
(ج ۱ ص ۱۹)

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ  
فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا  
فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ يَرْفَعُ  
حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطِيهِ -

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سفید رنگ  
والے روشن آفتاب تھے آپ کے پسینے کے

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَانَ عَرَقُهُ

۱۔ علامہ قاری علیہ الرحمۃ نے ازہر اللون کا ترجمہ ابیض نیلاً روشن آفتاب کیا ہے۔  
(مرقات) علامہ ابراہیم بجوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ امام سہیلی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ الزهرة  
فی اللغة اشراق فی اللون بیاضاً زہراً لغت میں بہت زیادہ سفیدی کی چمک  
والے رنگ کو کہتے ہیں۔ (شرح شمائل محمدیہ ص ۱۹)

اللُّؤْلُؤُ

مبارک قطرات چمکدار موتی تھے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۶، دلائل النبوت بہیقی ص ۱۵۵ ج ۱، دارمی شریف ص ۳۳ ج ۱، خصائص  
البحر اے ص ۱۸۲ ج ۱، رحمۃ للعالمین ص ۴۲ ج ۲)

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سید العالمین احمد مجتبیٰ  
محمد مصطفیٰ علیہ افضل

الصلاۃ والسلام کا درباری نعت خوان اور شاعر اپنے رسول کریم کی نعت بیان کرتے  
ہوتے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔

مَتَى يَبْدُ فِي اللَّيْلِ الْبَهِيمِ جَبْنُهُ  
يَلُوحُ مِثْلَ مِصْبَاحِ الذُّبَابِ الْمُرَوِّدِ

جب سخت تاریک میں آپ کی پیشانی نورانی ظاہر ہوتی ہے۔ تو وہ اندھیری رات  
میں چراغ کی طرح روشنی دیتی ہے۔

(دلائل النبوت ص ۲۱۶ ج ۱، زرقانی شریف ص ۶۴ ج ۴، الاستیعاب ص ۳۲ ج ۱)

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دوسرے مقام پر اپنے عقیدہ کا اظہار  
اس طرح فرمایا ہے۔

نُورٌ أَضَاءَ لَهُ عَلَى الْبَرِّيَّةِ كُلِّهَا  
مَنْ يَحْدِلُ لِلنُّورِ الْمُبَارِكِ يَهْتَدِي

آپ کے نور مبارک کی نورانیت نے تمام دنیا کو روشن فرمایا ہے جو بھی اس

لے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ما سمعت بشیء احسن من شعر  
حسان میں نے کسی شخص کے شعر حسان کے شعروں سے عمدہ نہیں سنے (ابن جریر ص ۱۸، ترجمان القرآن ص ۹ ج ۹)  
لے قاضی سلیمان منصور پوری دہلوی نے بھی اپنی کتاب رحمۃ للعالمین ص ۴۲ ج ۲ پر یہ شعر لکھا ہے۔ اور  
ترجمہ کیا ہے جو درج ہے جب شب تاریک میں اُس کی پیشانی نمایاں ہوتی ہے تو روشن چراغ کی  
طرح چمکا کرتی ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ عفرہ)



مبارک نور سے مستفیر ہوا وہی ہدایت پا گیا۔ (نسیم الریاض ص ۲۷ ج ۳، مطبوعہ مصر)  
ابن کثیر علیہ الرحمۃ جو کہ مفسر قرآن بھی ہیں نے حضرت خٹان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا  
بارگاہ مصطفویٰ میں پیش کردہ شعر البدایہ والنہایہ میں درج کیا ہے۔۔

وَافٍ وَمَاضٍ شَهَابٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ  
بَذْرٌ أَنَارَ عَلَى كُلِّ الْأَمَاجِدِ

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور ایسا نور ہے کہ جس نے تمام اماجد اور بزرگیوں  
کو منور اور روشن فرما دیا ہے۔ آپ کا نور مبارک پورا ہونے والا اور پُرانا ستارہ  
ہے آپ کے نور ہی سے چودھویں رات کا کامل چاند بھی نور اور روشنی حاصل  
کرتا ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۷۷، البدایہ والنہایہ ص ۲۲ ج ۲)

امام اہل سند المفسرین والمحدثین علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ العزیز نے بھی  
سیدنا خٹان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شعر درج فرمایا ہے۔

أَعْتُ عَلَيْهِ لِلنَّبِیَّةِ خَاتَمٌ  
مِنَ اللَّهِ مِنْ نُورٍ يَلُوحُ وَيَشْهَدُ!

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مہر نبوت بہت ہی چمکتی تھی اور آپ کا اللہ کی  
طرف سے نور ہونا ظاہر اور واضح ہو جاتا تھا۔ (خصائص الکبریٰ ص ۱۹ ج ۱)

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سیدنا کعب بن مالک رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ بارگاہ نبوی میں سلام عرض کرنے کے لیے حاضر ہوا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی زیارت سے مشرف ہوا تو دیکھا۔

هُوَ يُبْرِقُ وَجْهُهُ مِنَ الشُّرُورِ      آپ کا چہرہ مبارک بھل کی طرح چمک رہا ہے

۱۔ امام ابن کثیر کی کتاب البدایہ والنہایہ کے حوالہ جات فخر الوابیہ ابراہیم میسر یا لکھنؤ نے بھی دیئے  
ہیں (دیکھئے سرانجامینرا ص ۱۱۱، ص ۱۱۲)

وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَنَادَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَنَادَ  
وَجْهَهُ كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَبِي -  
اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم  
جب خوش ہوتے تو آپ کا رخ انور اس  
طرح منور نظر آتا جیسا کہ چاند کا چڑھنا ہے

صحیح بخاری ص ۱۸ ج ۲، مستدرک ص ۶ ج ۲، خصائص الجبرائیل ص ۱۸۹ ج ۱، نسیم اریاض ص ۳۳ ج ۱،  
دلائل النبوة ص ۵۳ ج ۱، دلائل النبوت ص ۲۲ ج ۳، ابوالنعیم حجة الله على العالمين ص ۹۸ ج ۱، منتخب الصحیحین للنہجانی ص ۱۳۸

امام ابن کثیر علیہ الرحمۃ نے سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہ اشعار جو  
انہوں نے حضور پر نورؐ کے نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک  
میں لکھے ہیں درج کیے ہیں۔ ان میں سے ایک شعر درج کیا جاتا ہے جس سے حضرت کعب  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ بھی بالکل عیاں ہے۔

وَرَدُّنَا لَهُ وَلَوْ رَأَى اللَّهُ يَجْلُو  
وَجَّ الظُّلُمَاءُ عَنَّا وَالْغَطَاءُ

اور ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہمارے اندھیروں  
کی سیاہی اور تاریکی دور ہو گئی اور روشنی ہی روشنی ہو گئی۔ اور سب پردے اٹھ گئے۔  
(البدایہ والنہایہ ص ۳۳۶ ج ۳ مطبوعہ مصر)

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام المحدثین محمد بن اسماعیل  
بخاری علیہ الرحمۃ اللہ الباری

نے حدیث شریف درج فرمائی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا  
دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ  
بَيَاضَ ابْطِينِهِ -  
سید مرسلان فخر کون و مکان محمد مصطفیٰ علیہ  
التمیۃ والثناء نے دعا فرمائی اور اپنے  
دونوں نورانی دست مبارک اٹھائے تو میں

نے آپ کے دونوں مبارک بطنوں کی سفیدی دیکھی  
(صحیح بخاری ص ۶۵ ج ۴ مطبوعہ مصر)

سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سرور کائنات، منبع کمالات،  
محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ

والتمیحات کے متعلق سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی شان بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔  
 وَيُظْهِرُ فِي الْبَلَاءِ دِصْيَا عُرْ لُنُورٍ  
 يَقْتُومُ بِهِ النَّبِيَّةُ أَنْ تَمُوجَا ..  
 اور مشہدوں میں نور کی روشنی ظاہر ہو گئی جس نور کا صدقہ اور وسیلہ سے مخلوق قائم ہے کیونکہ وہ مبارک روشنی ٹھاٹھیں مار رہی ہے۔

(سیرت ابن ہشام ص ۱۹۲ ج ۱، البدایہ والنہایہ ص ۱ ج ۱، ص ۲۹۶ ج ۲)

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ  
 محدث ابن جوزی اور علامہ سیوطی علیہما الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ فرماتے ہیں۔  
 لَمَّا وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمْ أَشْرَقَتْ الْأَرْضُ -  
 کتاب الوفا ص ۹۵ ج ۱، خصائص الکبریٰ  
 جب رسول معظم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ  
 کے نور مبارک سے ساری زمین روشن اور  
 منور ہو گئی۔  
 ص ۱۲۶ ج ۱

نور اندر نور باہر کوچہ کوچہ نور ہے  
 بلکہ یوں کہیے کہ سب دنیا کی دنیا نور ہے

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ  
 عنہ کے سامنے کسی نے کہا کہ

ما لک بہر دوسرا محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رخ نور تلواری کی طرح تھا تو حضرت  
 جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لَا بَلْ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ  
 وَكَانَ مُسْتَدِيرًا - (حجۃ اللہ ص ۶۸)، کی طرح نورانی اور چمکتا تھا۔

مشکوٰۃ شریف ص ۵۵، شامل ترمذی، صحیح مسلم شریف، مواہب اللدنیہ ص ۲۵ ج ۱، الزوار  
 المحمدیہ ص ۱۲، دلائل النبوت بیہقی ص ۱۵۱ ج ۱، ص ۱۹۳ ج ۱، بشفا شریف ص ۲۹ ج ۱، خصائص



ابکر اے ص ۱ ج ۱، رحمۃ للعالمین ص ۱ ج ۲، داری شریف ص ۳ ج ۱، انشراح ص ۱۳۴  
منتخب الصمیمین ص ۱۳۴

حضرت مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہیں کہ  
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَّانٍ فَجَعَلْتُ  
أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَبِ  
الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرٌ آوُ  
فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِي  
مِنَ الْقَمَرِ -

میں نے سید الشافعیین علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کو سُرُخِ حُلَّةِ مُبَارَكِ لیسے ہوتے دیکھا اور چاند  
بھی اُس رات پوری تابانی پر تھا یعنی چودھویں  
رات کا تھا اور میں نے ایک نظر چاند کی طرف  
اور ایک نظر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی  
طرف دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ کی نورانیت  
اور حسن چاند سے کہیں بڑھ کر زیادہ ہے۔

(شمال ترمذی ص ۲، مشکوٰۃ شریف ص ۵، اشعۃ اللمعات فارسی ص ۴ ج ۲، مواہب اللدنیہ ص ۱۵  
ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱ ج ۱، دلائل النبوت بیہقی ص ۱۵ ج ۱، انوار المہدیہ ص ۱۲۴، رحمۃ للعالمین  
ص ۲ ج ۲، قصص الانبیاء فارسی ص ۲۶۶)

فروغ مہر بھی دیکھا نمود گمشدن بھی! تمہارے سامنے کس کا چراغ جلتا ہے  
قارئین کرام:- شیخ محقق شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی فرماتے  
ہیں کہ آنحضرت تمام از فرق تا قدم ہمہ نور بود کہ دیدہ خبرت در جمال باکمال و سے خیرہ  
میشد مثل ماہ و آفتاب تا اباں در روشن بود و اگر نہ نقاب بشریت پوشیدہ بود سے  
ہیچکس را بحال نظر و ادراک حسن اور امکان نبود سے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سر مبارک سے لے کر قدم مبارک تک بالکل نور تھے۔ آپ کے جمال و کمال کو دیکھنے سے  
آنکھ چنڈھیا جاتی تھی۔ چاند اور سورج کی مانند روشن اور چمکدار تھے۔ اگر آپ لباس بشری  
میں نہ ہوتے تو کسی کا آپ کی طرف نظر بھر کر دیکھنا اور آپ کے حسن کا ادراک ممکن نہ ہوتا۔

(مدارج النبوت فارسی ص ۱۲۹ ج ۱)

علامہ نبھانی لکھتے ہیں کہ علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

لَمْ يَظْهَرْ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَّهُ  
لَوْ ظَهَرَ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهِ لَمَّا  
أَطَاقَتْ أَعْيُنُنَا دُرُوتَهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (النوار المحيية) : وسلم کو دیکھنے کی تاب ہی نہ لائیں ۔

نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا تمام  
نورانی حسن مبارک ہمارے سامنے ظاہر  
نہیں ہوا۔ اگر تمام حسن مبارک ظاہر ہو جاتا  
تو ہماری آنکھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

سیدنا برار بن عازب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام بخاری رحمۃ اللہ الباری

نے روایت نقل فرمائی ہے  
کہ سیدنا برار بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نور مجسم رسول مکرم صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ نور کو اُر کی طرح چمکدار تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔  
لَا بَلَّكَ مَثَلُ الْقَمَرِ ۔  
نہیں! بلکہ چاند کی طرح سوز نکھتا۔

صحیح بخاری شریف ص ۱۶ ج ۲، ترمذی شریف ص ۱۲ ج ۲، مسلم شریف، شامل ترمذی ص ۱،  
خصائص الکبریٰ ص ۱ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۹ ج ۱، النوار المحمدیہ ص ۱۲۴، مدارج النبوت  
فارسی ص ۱ ج ۱، دلائل النبوت بہیقی ص ۱۵ ج ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۶۸

کے متعلق محدث ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے  
چاند اور سورج کی تشبیہ | ہیں کہ

رسول انس و جاں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعض صفات مبارکہ کو  
سورج اور چاند سے تشبیہ دینا یہ شاعروں  
اور عربی ادیبوں کی عام عادت اور طریقہ ہے  
وگر نہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
کی کسی بھی صفت مبارکہ سے کوئی شے بھی  
برابری اور ہمسری نہیں کر سکتی۔ اس لیے کہ  
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہر صفت

تَشْبِيْهِ بَعْضِ صِفَاتِهِ  
بِخَوَالِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ  
إِنَّمَا جَرَى عَلَى عَادَةِ  
الشُّعَرَاءِ وَالْعَرَبِ وَ  
إِنَّمَا فَلَاشَيْءٌ يَّمَا  
دَلَّ شَيْئًا مِنْ أَوْصَافِهِ  
إِذْ هِيَ أَعْلَى وَ أَحَبُّ  
مِنْ كُلِّ مَخْلُوقٍ ۔

اجمع الوسائل بشرح الشامل (جملہ مخلوقات سے افضل و اعلیٰ اور بالا ہے)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام جلال الملۃ والدین سیوطی رحمۃ اللہ  
تعالیٰ علیہ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل فرماتے ہیں۔

اِذَا سَجَدَ يُسْرَىٰ بَيَاضُ الْبَطْنِ۔  
اخصائص الکبرائے ص ۱۵۷ ج ۱ (طبرانی ص ۹۸)  
يَعْلُو بَيَاضُهُ النُّورُ وَالْاَشْرَاقُ  
(شرح شمل محمدیہ ص ۲۵)  
جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ  
فرماتے تو آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی جاتی تھی  
ان کی سفیدی سے نور اور چمک ظاہر ہوتی  
تھی۔

نیز فرماتے ہیں

اِنَّ الْمُرَادَ كَانَ نَيْسًا اِلْيَاضٍ  
(شرح شمل محمدیہ ص ۲۵)  
بے شک سفیدی سے روشن چمکدار مراد  
ہے۔

علامہ ابراہیم سجوری علیہ الرحمۃ بیاض کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

كَانَ يَعْلُو بَيَاضُهُ النُّورُ وَالْاَشْرَاقُ۔

سیدنا عبد اللہ بن زبیری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | بنی اسفند الزمان  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے صحابی سیدنا عبد اللہ بن زبیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ  
کی مدح سرائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں جو کہ محدث ابن عبد البر علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب  
مستطاب الاستیعاب میں درج فرمایا ہے۔

امام شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ الاستیعاب ابو عمر ابن عبد البر  
کی مشہور معروف کتاب ہے۔ حافظ ابن عبد البر حفظہ و اتقان میں اپنے زمانہ کے سردار تھے۔  
دُستِ انجمن ناری ص ۶۸ (نور الوہاب مولیٰ ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی ان کی کتاب الاستیعاب کے کثیر تعداد  
میں روایات درج کی ہیں دیکھئے سر اجا منیراً ص ۱۲۲، ۱۲۸، ۱۳۵) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)



وَعَلَيْكَ مِنْ سِمَةِ الْمَلِكِ عَلَامَةٌ  
نُورٌ أَغْنَىٰ وَخَاتَمٌ مَحْنُومٌ

یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! اور آپ پر اللہ تعالیٰ نے نبوت کی جو نشانیاں ظاہر فرمائی ہیں ان میں سے ایک نشانی آپ کی چمکتی ہوئی نورانی پیشانی مبارک اور دوسری نمبر نبوت ہے۔

(الاستیعاب ص ۵۶ ج ۱)

سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

دہلویہ نجدیہ کے مشہور محقق قاضی سلیمان منصور

پوری روایت درج کرتے ہیں کہ حدیث ترمذی میں ہے۔ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ میں آپ کو دیکھنے گیا تھا۔

فَلَمَّا اسْتَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ  
وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ -  
یعنی مجھے تو چہرہ نظر آتے ہی عرفان ہو گیا تھا  
کہ جھوٹے میں یہ بات کہاں ہے۔ یعنی جھوٹے کے  
چہرے پر یہ نور اور روشنی نہیں ہو سکتی۔  
(رحمۃ للعالمین ص ۲۷۲ جلد ۲)

سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

سرور کائنات، باعث تخلیق کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ

والحمیات والتسلیمات کی بارگاہ بکیں پناہ میں سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ

لے یہ روایت دہلویہ ہی کے ابراہیم میرسیا لکھوٹی نے بھی اپنی کتاب سیرۃ المصطفیٰ ص ۱۲۹ ج ۱ پر درج کی ہے۔

لے دہلویوں کے امام العصر مولوی ابراہیم میرسیا لکھوٹی لکھتے ہیں کہ الغرض آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رُخِ نور پر نور نبوت پوری حقیقت سے جلوہ گر تھا جو کسی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں رہ سکتا۔ متعذرا حدیث میں مذکور ہے کہ فلاں فلاں اشخاص نور نبوت کے منابہ سے مشرف باسلام ہوئے (سیرت المصطفیٰ ص ۱۲۸ ج ۱) لے یہ شعر نواب صدیق بھوپالی نے اولیٰ المسائل ص ۱۱۶ پر بھی کہا ہے۔

عنہ نے آپ کی شانِ مقدسہ میں ایک نورانی قصیدہ پڑھا جس کا ایک شعر درج کیا جاتا ہے جس سے صحابی کے عقیدہ کا بھی علم ہو جاتا ہے۔

اِنَّ النَّسُوْلَ لَنُوْرٌ یُسْتَضَاءُ بِهِ  
مُهَنْدٌ مِّنْ سِیُوفِ اللّٰهِ مَسْلُوْلٌ

تحقیق رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ضرور نور ہیں۔ آپ سے نور حاصل کیا جاتا ہے۔ آپ اللہ کریم کی ہندی تلواروں میں سے نیگی تلوار ہیں۔

دالاستیعاب ص ۲۴ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۱، انوار المجدیہ ص ۱۲۶، زرقانی شریف

ص ۵۹ ج ۳، البدایہ والنہایہ ص ۳ ج ۱، مستدرک ص ۵۸۲ ج ۳، تلخیص المستدرک ص ۵۸۲ ج ۳

علامہ محمد بن عبد الباقی محدث علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب بارگاہِ نبوی میں حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شعر پڑھا تھا تو اس کا دوسرا مصرعہ اس طرح پڑھا تھا۔

مُهَنْدٌ مِّنْ سِیُوفِ الْهِنْدِ مَسْلُوْلٌ

تو خدا کے محبوب دانائے غیوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مصرعہ کی اصلاح کرتے ہوئے فرمایا کعب اس کو یوں پڑھو۔

مُهَنْدٌ مِّنْ سِیُوفِ الْهِنْدِ مَسْلُوْلٌ

قاریں کرام :- اگر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات نور نہ ہوتی تو جیسے آپ نے دوسرے مصرعہ کی اصلاح فرمائی اسی طرح یقیناً پہلے مصرعہ کی بھی اصلاح فرما دیتے۔ آپ کا پہلے مصرعہ کی اصلاح نہ فرما لینا دلیل ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں۔ اور جو آپ کو نور کہے اور سمجھے اُس پر آپ خوش ہیں۔

فَضَّلَ اللّٰهُ عَلٰی نُوْرٍ كَزَوْشِدٍ نُّوْرًا یُّسٰی

زمین در حبت اور ساکن فلک در عشق اور شیدا

سیدنا عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ الباری نے روایت

درج فرمائی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ:  
 كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَتَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى تَنَالَهُ ابْطِيئَةٌ -  
 نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ ہم آپ کی دونوں ہاتھوں سے سفیدی نظر آتی تھی۔  
 (صحیح بخاری ص ۱۶ ج ۲، مشکوٰۃ ج ۱)

**مدینہ منورہ کے لوگوں کا عقیدہ**  
 لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ جَعَلَ النَّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ وَالْوَلَدُ يَقْلُونَ مَلْعَ الْبَذْرِ عَلَيْنَا!  
 مِنْ تَنْبِيَّاتِ الْوَدَاعِ وَحَبَّ الشُّكْرِ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلَّهِ دَاعٍ  
 کتاب الوفا لابن الجوزی ص ۲۵۲ ج ۱  
 البدایہ والنہایہ لابن کثیر

ص ۲۳ ج ۵، مواہب اللدنیہ للقسطلانی ص ۱۵۵ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۳۸، سیرت حلبیہ ص ۲۳۲ ج ۲، دلائل النبوت ص ۲۲۲ ج ۲

**سیدنا عوف بن ابوجحیفہ کا عقیدہ**  
 امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا عوف بن ابوجحیفہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں دو پہر کے وقت حاضر ہوا۔ آپ اس وقت خیمہ کے اندر تشریف فرما تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر نکلے۔ انہوں نے اذان کہی۔ پھر انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو مبارک کا بچا ہوا پانی مبارک نکالا۔ تو صحابہ کرام علیہم الرضوان اس پر ٹوٹ پڑے



بعد ازیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر جا کر نیزہ لائے ۔

وَحَدَّثَنَا رَجٌ وَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى  
اِنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ  
النَّظَرُ اِلَى وَبِضْرٍ سَاقِيَةٍ  
اور رسول کریم علیہ افضل السلوٰۃ والتسلیم  
باہر تشریف لائے اور آپ کی پندلی مبارک  
کی نورانیت اور سفیدی کی چمک اس قدر تھی  
کہ اس وقت بھی میری آنکھوں کے سامنے

(صحیح بخاری شریف ج ۸ ص ۱۸۷ مطبوعہ مصر)

وہی چمک اور نورانیت ہے ۔

محدث قاضی عیاض علیہ الرحمۃ شفا شریف  
میں تحریر فرماتے ہیں ۔

### صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ

نبی پاک صاحبِ ولایت صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم کی صورت مبارکہ حسن و جمال اور  
تناسب اعضاء شریفہ کے متعلق بہت سے  
آثار اور احادیث صحیحہ اور مشہورہ آئی ہیں ۔  
جو حضرت علی ، انس بن مالک ، ابو ہریرہ ، برار  
بن عازب ، ام المؤمنین عائشہ صدیقہ ، ابن

أَمَّا الصُّورَةُ وَجَمَالُهَا وَتَنَاسُبُ  
أَعْضَائِهِ فِي حُسْنِهَا فَقَدْ جَاءَتْ  
الْأَثَارُ الصَّحِيحَةُ وَالْمَشْهُورَةُ الْكَثِيرَةُ  
بِذَلِكَ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ وَأَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالْبُسْتَاءِ  
بْنِ عَازِبٍ وَعَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

بہ غیر قلین و ہابی حضرات کے مولوی سلیمان منصور پوری قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے متعلق رقمطراز ہیں کہ عیاض  
بن موسیٰ صوبہ غزنائے کے شہر سبکتہ کے قاضی فقہ تفسیر حدیث و سائر علوم کے امام تھے ۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۵ ج ۲)  
لے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے برادر زادہ نے ایک روز اپنے  
چچا کو خواب میں دیکھا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں ۔ اس خواب  
کے دیکھنے سے ان پر ایک دہشت سی طاری ہوئی اور توہم لاحق ہوا ۔ تو ان کے چچا قاضی عیاض علیہ الرحمۃ جو ان  
کی اس حالت کو آڑ گئے تھے فرمانے لگے اے میرے بھتیجے میری کتاب شفا کو مضبوط پکڑے رہو اور  
اس کو اپنے لیے حجت بناؤ ۔ گویا اس کلام سے آپ نے اشارہ فرمایا کہ مجھ کو یہ مرتبہ اسی کتاب کی بدولت  
بلا ہے ۔ (بستان المحدثین تارسی ص ۱۳ مطبوعہ دہلی) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

وَابْنُ عَبَّاسٍ لَهُ وَابْنُ جَحِيفَةَ وَجَابِسُ  
 بْنُ مَمَّسَةَ وَامْرَأَتُهُ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ ابْنِ  
 هَالَةَ وَمُعْرِضُ بْنُ مُعَيْقِبٍ وَابْنُ الطُّفَيْلِ  
 وَالْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدٍ وَخُسْرُ بْنُ قَالِثٍ  
 وَحَكِيمُ بْنُ حَسَامٍ وَغَيْرُهُمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

ابن ابی ہاشم، جابر بن سمرہ، امّ معبد،  
 ابن عباس، معرض بن معیقب، ابوالطفیل،  
 عدار بن خالد، غریم بن قالیث، حکیم بن حزام  
 وغیرہ ہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیان فرمائی ہیں

اس کے بعد قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے جو احادیث شریفہ درج فرمائی ہیں ان میں یہ

بھی ہیں۔

إِذَا أَفْتَرَ ضَاحِكًا أَفْتَرَ عَنْ  
 مِثْلِ سَنَّا الْبَرِّقِ وَ عَنْ  
 مِثْلِ الْغَامِ إِذَا تَكَلَّمْتَ رَأَى  
 كَالنُّورِ يَخْسُ جُ مِنْ ثَنَائِيَا هُ

محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب  
 مسکراتے تو آپ کے دندان مبارک بھل اور  
 برن کے ادبوں کی طرح چمکتے دکھائی دیتے  
 آپ جب کلام فرماتے تو آپ کے مبارک  
 دندان کے درمیان سے نور نکلتا دکھائی دیتا

(شفا شریف ص ۳۹ ج ۱ مطبوعہ مصر)

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم  
 اجمعین نے آقاؐ کے نامدار حبیبؐ کو گوارا احمد نماز صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا۔  
 أَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ - ہمیں اپنی ذات کے متعلق ارشاد فرمائیے۔

تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔

أَنَا دُعَوْتُ أَبِي أَبَا هَيْمٍ  
 وَبُشِّرَ ابْنِي عَيْشَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 وَرَأَيْتُ أُمِّي حِينَ حَمَلْتُ  
 بَنِي أَنَّهُ خَسِرَ جَ مِنْهَا نُورٌ

میں اپنے باپ سیدنا ابراہیم علیہ السلام  
 کی دعا کا نتیجہ ہوں۔ میں حضرت عیسیٰ علیہ  
 السلام کی بشارت ہوں۔ میں وہ نور ہوں  
 کہ جب میری والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں

لے اس روایت کو دہلیوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی اپنی کتاب سیرۃ المصطفیٰ ص ۱۴۷  
 میں بھی درج کیا ہے۔  
 (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ - تو انہوں نے دیکھا کہ اُن سے ایک نور  
(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱ ج ۱، تفسیر ابن کثیر ص ۲۶ ج ۴، دارمی شریف ص ۱۱ ج ۱)  
نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

البدایہ والنہایہ ص ۲۵۵ ج ۲، زرقانی شریف ص ۱۱۶ ج ۱، جواہر البحار شریف ص ۱۱۲ ج ۳،  
مستدرک ص ۶۱۶ ج ۲، مدارج النبوت فارسی، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۲، جواہر البحار ص ۱۱۲،  
سیرت النبویہ للذهبی ص ۲، دلائل النبوت بیہقی ص ۱۱۱ ج ۱، ص ۱۱۲ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۱۱۲ ج ۱،  
سیرت ابن ہشام ص ۱۱۶ ج ۱

## صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا عقیدہ

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ  
القوی روایت فرماتے

میں کہ

إِذَا أَدْنَعَتْهُ فِي الْمَنْزِلِ - جب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ  
وَسَلَّمَ كَوْدُودٍ يَلْقَى حَتَّى تَوَجَّهَ فِي جِرَاحِ - وسلم کو دودھ پلاتی تھی تو مجھے گھر میں چراغ  
الْمِصْبَاحِ - کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

چنانچہ ایک دن مجھے اُمّ خولہ سعدیہ نے کہا کہ اے حلیمہ! کیا تم اپنے گھر میں  
رات بھر آگ روشن رکھتی ہو تو میں نے جواب دیا کہ

لَا وَاللَّهِ لَا أَوْقِدُ نَارًا وَلَكِنَّهُ - نہیں اللہ تعالیٰ کی قسم میں تو آگ روشن  
نُورُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ - ہی نہیں رکھتی لیکن یہ نور اور روشنی نور  
وَسَلَّمَ - (بیان المیلاد النبوی ص ۵۲) مجسم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ہے

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں مکہ مکرمہ میں حضور پر نور



نور علیٰ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لینے کے لیے حاضر ہوئی تو اس وقت حسین منظر یہ تھا۔

فَاشْفَقْتُ أَنْ أُدِقِّظَهُ مِنْ نَوْمِهِ لِحُسْنِهِ وَجَمَالِهِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ رَوِيدًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى صَدْرِهِ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا وَفَتَحَ عَيْنَيْهِ لِيَنْظُرَ إِلَيَّ فَخَسَّاجَ مِنْ عَيْنَيْهِ نَوْرٌ حَتَّى دَخَلَ حِلَالُ السَّمَاءِ۔  
(مواہب اللدنیہ ج ۱، الزوار المحمدیہ ص ۱۹)

پس میں نے اُس وقت دیکھا کہ آپ بیٹے ہوتے ہیں۔ اور آپ کا حسن و جمال دیکھ کر مجھ پر حیرت طاری ہو گئی اور میں رُک گئی۔ اور آپ کو بیدار کرنا مناسب سمجھا۔ پھر میں آپ کے قریب ہوئی اور آپ کے سینہ مبارک پر میں نے اپنا ہاتھ رکھا۔ تو آپ نے مسکراتے ہوئے اپنی مبارک آنکھوں کو کھولا تو میں نے دیکھا کہ آپ کی نورانی آنکھوں سے نور نکل کر آسمانوں میں داخل ہو رہا ہے۔

سیدنا عثمان بن ابی العاص اپنی والدہ سیدہ ام عثمان ثقیفہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

بنت عبد اللہ ہے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ جب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت باسعادت ہوئی سماں یہ تھا کہ فَمَا شَيْءٌ أَنْظَرُنَا إِلَيْهِ فِي الْبَيْتِ إِلَّا نُورٌ وَإِنْ لَا نَنْظُرُ إِلَى النُّجُومِ تَدُنُو حَتَّى إِذَا لَا قَوْلَ لِيَقَعَنَّ عَلَى فُلْمَا وَضَعْتُ خَسَّاجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهُ الْبَيْتُ وَالذَّارُ حَتَّى جَعَلْتُ لَا أَرَى إِلَّا نُورًا۔ اس حدیث شریف کا ترجمہ دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے جو کیا ہے وہ درج کیا جاتا ہے۔

آپ کے تولد کے وقت میں نے خانہ کعبہ کو دیکھا کہ نور سے معمور ہو گیا اور ستاروں کو دیکھا کہ زمین سے اس قدر نزدیک آ گئے کہ مجھ کو گمان ہوا کہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ (نشر الطیب ص ۱۹)

پس جب ان کو میں نے جنتا تو ان سے نور نکلا جس سے خانہ کعبہ اور گھر روشن اور منور ہو گیا یہاں تک کہ میں نور ہی نور دیکھتی تھی۔ (شفاعہ شریف ص ۲ ج ۱، خصائص الجبرائے ص ۱۱، مواہب

الدنیہ ص ۲۲، سیرت حلبیہ ص ۹۲ ج ۱، سیرت النبویہ ص ۳، جواب البحر ص ۵ ج ۱، دلائل النبوة بیہقی ص ۹۲ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۶، زرقانی شریف ص ۱، شواہد النبوة ص ۲۲ دلائل النبوت از ابو نعیم ص ۱، مجمع الزوائد ص ۱۸ ج ۸

نور اندر نور باہر کو چہ کو چہ نور ہے بلکہ یوں کہیے کہ سب دنیا کی دنیا نور ہے

سیدنا عبدالرحمن بن عوف  
**حضرت شفاعرضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ**

کہ میری والدہ محترمہ حضرت شفاعرضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رحمت کائنات، خلاصہ موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ

فَاضْأَوَّلِي مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ  
 الْمَغْرِبِ حَتَّى نَقُصُرْتُ إِلَى  
 بَعْضِ قُصُورِ الشَّامِ۔  
 مجھ پر روشن ہو گیا جو کچھ مشرق و مغرب کے  
 مابین تھا یہاں تک کہ میں نے شام کے بعض  
 محلات دیکھ لیے۔

کتاب الوفا ص ۱ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱ ج ۱، جواب البحر ص ۵ ج ۱، سیرت النبویہ ص ۳، مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، نشر الطیب ص ۱۹، زرقانی شریف ص ۱ ج ۱، دلائل النبوت از ابو نعیم ص ۱ ج ۱

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ  
**حضرت زینب بنت معوذ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ**

حضرت زینب بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ محبوب خدا، سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان فرمائیے تو آپ نے فرمایا۔

يَا بُنَيَّ كَوْنِي كَأَيَّتِهِ ذَا أَيْتِ  
 الشَّمْسِ طَالِعَةٍ۔  
 اے بیٹے! اگر تو ان کے حسن مبارک کو  
 دیکھتا تو دیکھتے ہی پکار اٹھتا کہ سورج طلوع

(دارمی شریف ص ۳۳، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱، حجة التذلل علی العالمین ص ۶۸۹)

دلائل النبوت للبیہقی ص ۱۵۲ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۶۹ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲ ج ۱

طبرانی شریف، انوار المحمدیہ ص ۱۲۵، رحمۃ العالمین ص ۴۷ ج ۲، دلائل النبوت از ابو نعیم ص ۲۲ ج ۳

علامہ ابن حجر عسقلانی قدس سرہ النورانی نے اپنی تصنیف لطیف فتح الباری شرح صحیح بخاری میں

## ایک ہمدانی صحابیہ کا عقیدہ

میں بھی ایک ہمدانی صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ درج فرمایا ہے کہ حبیب کبریا شہنشاہ ہر دوسرا محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کے ہمراہ ایک ہمدانی عورت نے حج مبارک ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ وہ عورت جب اپنے وطن

لے فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میرسیا کوٹی نے علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کے علوم حدیثیہ و تاریخہ میں ان کے تبحر و فضل و کمال کا اقرار کیا ہے (تاریخ الجہد ص ۷) وہابیہ کے سبقت روزہ الاعتصام میں ہے کہ امام ابن حجر صرف محدث ہی نہ تھے بلکہ بے مثل مؤرخ، لغز گفتار شاعر اور سخن گار ادیب بھی تھے۔ فقہ پر اس حد تک آپ کو دسترس تھی کہ اکیس سال مصر کے قاضی القضاہ رہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہے! امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے آپ کی تصانیف کی فہرست تین صفحوں میں دی ہے۔ (الاعتصام ص ۲۲ جون ۱۹۵۶ء) وہابیہ کے مجتہد اور امام قاضی محمد بن علی شوکانی نے علامہ عسقلانی کو ان العباب سے ملقب کیا ہے۔ الحافظ البکیر الشہیر الامام المنفرد بمعرفۃ الحدیث و عللہ فی الازمنۃ المتأخرۃ (السبۃ الطالع) علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے آپ کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ فرید زمانہ و حامل لواء السنۃ فی آوازہ (نظم العقیان فی اعیان الاعیان) علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ لہ الحفظ الواسع الذی اذا وصفته محدث عن البحار ابن حجر و لاجلہ (الضواللہ) علامہ جلال الدین سیوطی اور علامہ شمس الدین سخاوی علیہما الرحمۃ آپ کے تلامذہ تھے۔ (فیقر قادی محمد ضیاء اللہ غفرلہ) فتح الباری کے متعلق فخر الوہابیہ ابراہیم میرسیا کوٹی لکھتے ہیں کہ خاتمہ الخاطہ حافظ ابن حجر عسقلانی کی یہ شرح سب سے بڑی ہے اور صحیح بخاری کے حل کرنے میں سب سے اول نمبر پر ہے۔ (علمائے اسلام ص ۹) وہابیہ کا مشہور آرگن الاعتصام لکھتا ہے کہ فتح الباری کی تمام شرحوں کی سردار ہے۔ فتح الباری کی عظمت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ اس کی تالیف میں ۲۵ سال صرف ہوئے۔ (الاعتصام ص ۲۲ جون ۱۹۵۶ء) (فیقر قادی محمد ضیاء اللہ غفرلہ)



واپس آئی تو ابو اسحاق نامی شخص نے اُس سے پوچھا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علیہ مبارک کیسا تھا؟ تو اُس نے بتاتے ہوئے کہا۔

كَانَ الْقَمَرُ كَيْلَةَ الْبَدْرِ لَمْ  
أَرْقُبْ لَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ۔  
(فتح الباری شرح صحیح بخاری ص ۲۶ ج ۶،  
مواہب اللدنیہ ص ۲۵ ج ۱، خصائص النکبرۃ  
ص ۱۹ ج ۱، دلائل النبوة للبیہقی ص ۱۵ ج ۱)

نبیوں میں نبی ایسے امام الانبیاء مہرے  
حسینوں میں حسین ایسے کہ محبوب خدا مہرے

سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ | حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی جان سیدہ صفیہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ در شب ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہاں موجود تھی۔ دیدم کہ نور و سے بر نور چراغ غالب گشت۔ میں نے دیکھا کہ آپ کا نور چراغ کے نور پر غالب ہو گیا۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۲۲ از علامہ عبدالرحمن جامی)

طبقات ابن سعد میں ہے کہ حبیب رب العالمین، رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ علیہ

لہ دیوبند لوں اور دیوبندوں کے محمد علیہ اور مشہور مولوی شبلی نعمانی کتاب طبقات ابن سعد اور اس کے مصنف محدث ابن سعد کے متعلق لکھتے ہیں کہ ابن سعد مشہور محدث ہیں خود قابل سند ہیں خطیب بغدادی نے ان کی نسبت یہ الفاظ لکھے ہیں کَانَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ وَالْعِفْمِ وَالْعَدَالَةِ صَنَّفَ كِتَابًا كَبِيرًا فِي طَبَقَاتِ الصَّعَابَةِ وَالنَّابِغِينَ إِلَى وَقْتِهِ فَأَحَادِثُهُ وَأَحْسَنَ۔ (سیرت النبی ص ۲۹) سرار الوابیہ نواب صدیقی حسن خاں

مہوپالوی نے بھی طبقات ابن سعد کے حوالہ جات اپنی کتاب ہدیۃ السائل ص ۲۱۶ پر دیئے ہیں۔ مولوی سلیمان ندوی نے طبقات ابن سعد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح پر سب سے زیادہ معتبر اور مبسوط کتب میں شمار کیا ہے۔

(خطبات مداس ص ۶۲) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

افضل الصلوٰۃ والسلام کا انتقال پر کمال ہوا تو آپ کی پھوپھی جان نے اپنے آثار و مولا  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری طور پر پردہ پوش ہو جانے کا افسوس اور غم کا  
اظہار کرتے ہوئے شانِ مصطفویٰ بیان کرتے ہوئے کہا۔

عَلَى الْمُسْتَضَى لِلْهُدَى وَالنُّورِ  
وَلِلنَّارِ شِدَّةٍ وَالتَّوْبَةِ بَعْدَ الظُّلُمِ

میں آنسو بہاتی ہوں مُرْتَضَیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ محبتِ ہدایت اور تقویٰ  
میں اور جو ظلمتوں اور اندھیروں کے رُشد و ہدایت اور نور ہیں۔

(طبقات ابن سعد ج ۲ مطبوعہ بیروت)

بعد ازاں آپ کا ایک مصرعہ درج کیا جاتا ہے جس میں غم و الم کے اظہار کے ساتھ ساتھ  
واضح طور پر اپنا عقیدہ بیان فرمایا ہے۔

بِفَقْدِ الْمُصْطَفَىٰ بِالنُّورِ حَقًّا

آنسو بہاتی ہوں مُصْطَفَىٰ علیہ التیمۃ والشارکے پردہ پوش ہو جانے پر جو کہ واقعی نور ہیں  
(طبقات ابن سعد ج ۲)

حضرت زین العابدین علیہ السلام نے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ

**سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ** | علیہ وآلہ وسلم کی دوسری پھوپھی جان سیدہ

عائشہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا جی سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے  
ظاہری طور پر پردہ فرما جانے پر غم و الم کا اظہار کرتے ہوئے اور شانِ مصطفیٰ بیان کرتے ہوئے  
اپنا عقیدہ بھی اس طرح بیان فرماتی ہیں۔

يَا عَيْنُ فَاخْتَفَىٰ وَصَفَىٰ وَاسْتَجْمَعِي

وَأَبْكِي عَلَىٰ نُورِ الْبِلَادِ مُحَمَّدٍ

اے آنکھ! آنسو بہا اور افسوس کر شہروں کے نور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی فرقت میں رو رہی ہوں۔

عَلَى الْمَصْطَفَىٰ بِالْحَقِّ وَالنُّورِ وَالْهُدَى

اُس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو نور ہیں۔ اور حق کے ساتھ مبعوث ہوئے۔  
اور سرایا ہدایت ہیں۔ (طبقات ابن سعد ص ۲۲۴، ۲۲۵ ج ۲)

**سیدہ اردی رضی اللہ عنہا کا عقیدہ** | محبوب رب اکبر شافع محشر احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ  
علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے انتقال

پر طال پر آپ کی پھوپھی جان اردی بنت عبد المطلب بھی آپ کی ظاہری فرقت پر غم و الم  
کا اظہار کرتی ہوئی اپنا عقیدہ بیان فرماتی ہیں کہ :-

عَلَى نَوْرِ الْبَلَاءِ دَمْعًا جَمِيعًا  
رَسُولِ اللَّهِ أَحْمَدًا فَاشْرُ كَيْتِي

آہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام شہروں کے لیے نور ہیں۔ مجھے آپ  
کی مدح اور تعریف کرنے دو۔ (طبقات ابن سعد ص ۲۲۵ ج ۲)

**سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا کا عقیدہ** | حضور اکرم، رسول معظم، فخر آدم و بنی آدم صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال پر طال پر ظاہری  
فرقت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے سیدہ اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنا عقیدہ بھی بیان  
کرتی ہیں۔

لے فخر الہابیہ براہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا۔  
اُم ایمن وہ لونڈی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے والد کی طرف سے وراثت میں ملی تھی۔ اور جو  
آپ کی والدہ کے وفات پا جانے پر آپ کو مقام ابواسے متعین شریف تک ہمراہ لائی تھی۔ اُس کا نام برکت تھا۔ آنحضرت  
اس کی بہت عزت کرتے تھے۔ چنانچہ حافظ ابن عبد البر نے اسناد خود حدیث روایت کی کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اُم ایمن میری ماں کے بعد میری ماں ہے۔ حافظ ابن کثیر نے  
اپنی تاریخ البدایہ النہایہ میں لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے ہوئے تو آپ نے اُم ایمن کو آزاد کر دیا۔  
اور اپنے مولیٰ اور متبنیٰ زید بن حارثہ سے ان کا نکاح کر دیا۔ پس ان سے اسامہ بن زید حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا  
ہوئے حضرت اُم ایمن کا نام برکت تھا اور تھیں بھی بابرکت اور مقبول درگاہ الہی چنانچہ ابن حجر نے اصابر میں ابن سعد سے نقل



وَلَقَدْ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ نُورًا  
وَسِرَاجًا يُضِيءُ فِي الظُّلُمَاءِ

اور البتہ تحقیق آپ نور تھے سورج تھے اور آپ اندھیروں اور تاریکیوں میں بھی روشنی دیتے تھے۔ (طبقات ابن سعد ص ۳۲ ج ۲)

حضرت ہند بنت اناثہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | نبی پاک صاحبِ لولاک  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی صحابیہ حضرت ہند بنت اناثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اسی مقام پر بیان کرتی ہیں کہ  
قَدْ كُنْتُ بَذْرًا وَ نُورًا يُسْتَضَاءُ بِهِ  
عَلَيْكَ تُنْزَلُ مِنْ ذِي الْعِزَّةِ الْكُتُبُ  
بے شک آپ چودھویں رات کے چاند اور نور تھے۔ آپ کے نور سے روشنی حاصل  
کی جاتی تھی۔ آپ پر عزت والی کتابیں نازل ہوئی ہیں۔ (طبقات ابن سعد ص ۳۲ ج ۲)  
ناظرینِ کرام! مندرجہ بالا احادیث شریفہ و یو بندی غیر مقلد و ہابی اور اہلسنت و جماعت برائی حضرت  
ہر سہ فرقہ کے نزدیک مستند محدثین کی کتب سے درج کی گئی ہیں جن سے بالکل عیاں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
اصلوٰۃ و التسلیم ازواج مطہرات، خلفاء راشدین، صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ  
نبی آخر الزمان استیاح لامکاں، سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنار نور تھے برتر کائنات  
احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ التسلیمات نے ناجی اور حقّی فرقہ کی نشاندہی ما انا علیہ و استجابی  
یعنی جو میرے اور میرے صحابہ کے عقیدہ کے مطابق ہے سے فرمائی ہے۔  
الحمد للہ رب العالمین مسلک حق اہلسنت و جماعت کا عقیدہ فرمانِ مصطفوی کے ارشاد کے مطابق ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۰۰)

کیا ہے کہ جب اُمّ ایمن نے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی تو یہ روزہ سے تھیں رستہ میں سخت پیاس لگی آسمان کی طرف سے  
ایک ڈال جس میں نہایت ثقیان و معید پانی تھا اُترا میں نے اسے خوب سیر ہو کر پیا اس کے بعد مجھے پیاس کی تکلیف نہیں  
ہوئی حالانکہ میں سخت گرمیوں میں روزے رکھتی تھی اسیرت المصطفیٰ ص ۱۰۱ ج ۱ - انساب النبایہ ص ۱۰۱

چنانچہ موجودہ دور کے دیوبندی حضرات کی متعدد شخصیت مولوی سر فرار خان گکھڑوی لکھتے ہیں کہ خلفدارِ اربعہ میں سے ہر ایک کا قول قابلِ اقتدار ہے۔ ان کا منقول بھی حجت ہے۔ (راہِ سنت ص ۳۳)

اسی کتاب میں مزید رقمطراز ہیں کہ صحابہ کرام اُمت کے لیے حق و باطل، خیر و شر، سنت و بدعت اور ثواب و عتاب غیر امور کے پرکھنے کی کسوٹی اور معیارِ حق ہیں۔ جو کام انہوں نے کیا وہ حق اور سنت اور باعثِ نجات ہے۔ اور ان کا ہر قول و فعل ہمارے لیے ذریعہ فلاح اور وہی ہمارے لیے ترقی اور سعادت کی راہ ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی تباہی اور بربادی پر منتج ہوگی اور بس۔ (راہِ سنت ص ۳۴)

غیر تقلیدین بابیوں کے محدث اور مجتہد عبد اللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ اقوالِ صحابہ کے ساتھ استدلال کرنا ٹھیکہ اسلام میں داخل ہے۔ (ضمیمہ سارہ المحدث ص ۳۵)

مولوی براہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ صحابہ کی مقدس جماعت سوان کے علماء زبانِ عربی کی سند ہیں۔ اور وہ سب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بہترین شاہد ہیں۔ اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور بعد کی اُمت کے درمیان وہی واسطہ ہیں۔ قرآن ان کے سامنے اُترا۔ اس میں ان کے واقعات مذکور ہیں وہ اپنی زبان اور اپنے واقعات کو دو دروں کی نسبت اچھا جانتے ہیں پس ان کے اجماع یا ان کے جمہور علماء کے اقوال سے سرنہیں پھیر سکتے۔ (دیباچہ تفسیر واضح البیان ص ۳۹)

مافظ عبد اللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ صحابہ کا طریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے الگ نہیں کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبتِ اینہ اور شاگرد تھے۔ وحی ان کے سامنے اُترتی قرآن اور احوال ان کے سامنے تھے۔ علم صحیح اور عمل صالح رکھتے تھے۔ غرض جتنی باتیں کسی کلام کے صحیح سمجھنے کے لیے ضروری ہیں۔ وہ ان میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ (فتاویٰ الہمدیث ص ۵۵)

روپڑی صاحب ہی لکھتے ہیں کہ جس طریق پر صحابہ ہوں گے۔ اس طریق پر چلنے والا فریق حق پر ہوگا۔ جو ان کے خلاف ہوگا وہ باطل پرست ہے۔ (فتاویٰ الہمدیث ص ۵۶)

قادر مینہ کرام:- اسنادِ بلا کو دیکھیں تو روپڑی صاحب کے فیصلہ کے مطابق اہلسنت و جماعت فرقہ حق پر ہے اور دیگر فرقے باطل پرست ہوتے۔ کیونکہ صحابہ کرام علیہم السلام ان کا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہی عقیدہ تھا کہ آپ نور ہیں۔

اپنے آپ کو الہمدیث کہلانے والے حضرات اپنے مولوی تقریباً احمد سہسوالی کا تحریر کردہ

حوالہ ذہن نشین رکھ کر سوچیں کہ کیا واقعی وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا انکار کرنے سے الجھڑیت رہ سکتے ہیں؟

اگر قسری صاحب لکھتے ہیں کہ الجھڑیوں نے عقائد میں بھی کسی کی پیروی کا لزوم اپنے لیے پسند نہیں کیا۔ بلکہ ان کا طرز عمل یہی رہا۔ کہ کتاب الہی اور احادیث مصطفویٰ اور آثار صحابہ پر عمل کرتے تھے اور اس پر اعتقاد رکھتے۔ (الجھڑیت دہلی ص ۲ کالم ۲ یکم ستمبر ۱۹۵۲ء)

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ اہلسنت وجماعت وہ ہیں جو عقائد میں صحابہ کے طریقت پر ہوں۔ (الاقصاد فی التقلید والاجتہاد ص ۶)

لہذا اشرف علی تھانوی کی تحریر سے بھی اظہار منہش ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور ماننے والے ہی صحیح معنی میں اہلسنت ہیں کیونکہ مندرجہ احادیث سے آفتاب کی طرح روشن ہو گیا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور مانتے تھے۔

ناظرین صحت کو امداد: حضور پر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے والدین کریمین، اہلبیت اطہار، ازواج مطہرات، خلفاء راشدین، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور مستند مفسرین کرام علیہم الرحمہ اور مخالفین کے اکابر مفسرین کے عقیدہ کو واضح براین اور دلائل سے بیان کرنے کے بعد اب اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مستند اکابر محدثین و فقہاء اور اولیاء الرحمن علیہم الرضوان جو کہ ہر مکتب فکر کے نزدیک مسلمہ محدث، فقیہ اور ولی اللہ ہیں کی مستند کتب کے حوالہ جات سے ان کے عقائد پیش خدمت ہیں۔



# مفسرین محدثین اور سلف صالحین علیہم الرضوان کا عقیدہ

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | علامہ یوسف نبھانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ حضور پر نور قطب الاقطاب سیدالایاد

فرد الافراد غوث الاعلیٰ شیخ الملک ابن و الانس علی الاطلاق سیدنا وسندنا و مرشدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الزبانی بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہر یہ صلوٰۃ و سلام اس طرح پیش کرتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْخَلْقِ نُورُهُ وَ رَحْمَةِ الْعَالَمِينَ ظُهُورُهُ عَدَدُ مَنْ مَضَىٰ مِنْ خَلْقِكَ وَ مَنْ بَقِيَ وَ مَنْ سَعَدَ مِنْهُمْ وَ

۱۔ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق سردار الہابریہ مولوی ثناء اللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ ہم جماعت اہلحدیث کے افراد یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت ایشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ بڑے بچے موصدا درپورے متبع سنت تھے جن کو آج کل کی اصطلاح میں اہلحدیث کہا جاتا ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسرہ، جون ۱۹۴۲ء) فخر الہابریہ مولوی ابراہیم میرسیاکوٹی لکھتے ہیں کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی (قدس سرہ) اہلحدیث تھے حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی توحید اور اتباع سنت کی تاکید کرتے اور بشرک و بدعت سے منع کرتے ہیں۔ (آریخ اہلحدیث ص ۱۵) محدث الہابریہ حافظ عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے کہ سید عبدالقادر جیلانی اصل اہلحدیث تھے شاہ ولی اللہ نے ان کو محقق المہنت شمار کیا ہے۔ آپ مشائخ کے سردار اور اولیاء اللہ کے سرکردہ ہیں (فتاویٰ اہلحدیث ص ۵) اکابرین وہابیہ اور دیانہ نے اپنی کتب میں حضرت شاہ جیلانی کو غوث اعظم اور غوث الثقلین کے معزز لقب سے ملقب تحریر کیا ہے۔ دیکھئے صراط مستقیم فارسی ص ۵۹، ۱۳۲، ۱۳۴، مولوی نذیر حسین دہلوی کا فتاویٰ نذیریہ ص ۱، اشرف علی تھانوی کی تصانیف امداد الشائق، فتاویٰ مشرفیہ ص ۱، التذکیر ص ۱۳، دعوات عبدیت ص ۵، ابراہیم میرسیاکوٹی کی تاریخ اہلحدیث ص ۱۵، ثناء اللہ امرتسری کے اخبار اہلحدیث امرتسرہ ص ۲۱، جون ۱۹۴۲ء، ص ۲۶، ستمبر ۱۹۴۲ء، ص ۲۷، جون ۱۹۴۲ء،

مَنْ شَقِيَ صَلَوةً تَسْتَعْرِقُ الْعَدَدَ يُحِيطُ بِالْحَدِّ صَلَوةً لَا غَايَةَ  
لَهَا وَلَا مُنْتَهَى وَلَا انْقِضَاءَ صَلَوةً دَائِمَةٌ بَدَاؤُكَ وَعَلَى آلِهِ  
وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا۔ (افضل الصلوات ص ۸۲ مطبوعہ مصر)

اس درود شریف میں پہلا جملہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ  
لِلْخَلْقِ نُورُہ سے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ کا بین ثبوت ہے  
علامہ فاسی علیہ الرحمۃ اسی جملہ کی تشریح اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ کی وضاحت  
کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ لَفْظُ سَيِّدٍ عَبْدُ الْقَادِرِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُورُہ وَالْخَلْقُ مَصْدَرُ خَلَقَ وَهَذَا الْاَصْلُ فِيهِ  
وَالْاَمْرُ بِمَعْنَى فِيْ اَوْ عِنْدَ وَيُطْلَقُ الْخَلْقُ بِمَعْنَى الْمَفْعُولِ كَثِيرًا وَيَحْتَمِلُ  
ذَلِكَ هُنَا وَلَا شَكَّ اَنَّ كُلَّ مَخْلُوْقٍ فَالسَّابِقُ لَهُ نُورُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِيٍّ وَصِنُ نُورِيٍّ خُلِقَ كُلُّ شَيْءٍ سَيِّدِي عَبْدُ الْقَادِرِ  
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ كَلَفَظَ اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُورُہ اللّٰهُ تَعَالٰی

۱۔ علامہ ربیعانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ محدث سناوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ یہ درود شریف جو شخص  
ایک مرتبہ پڑھے تو اس کو دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ (افضل الصلوات ص ۸۲)  
نیز امام سناوی نے فرمایا ہے کہ ہمارے نہایت ہی مستند مشائخ نے اس درود شریف کو پڑھنے سے بہت فوائد اور برکات  
حاصل کی ہیں۔ شیخ محمد الدین عینی فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف صبح اور شام دس دس مرتبہ پڑھے اللہ کریم اس سے  
راضی ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان میں آجاتا ہے۔ متواتر اس پر اللہ تعالیٰ کی رمتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے  
اور تمام خصلتیں اس کے لیے آسان ہو جاتے ہیں۔ (افضل الصلوات ص ۸۲) شیخ محمد عین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ  
فرماتے ہیں کہ مجھ اس درود شریف کی اجازت میرے شیخ اور مرشد سیدی عبدالوہاب متقی قادری علیہ الرحمۃ نے مدینہ  
منورہ سے رخصت ہوتے وقت دی تھی اس سے بہت نور و حضور اور خضوع و خشوع حاصل ہوا۔  
(جذب القلوب فارسی ص ۲۶) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی عبارت سے معلوم ہوا کہ حضرت  
عبدالوہاب متقی قادری کا بھی حضور کے نور ہونے کا عقیدہ تھا۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

کا ورد و ہمارے سرور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جو جن کا نور تمام مخلوق سے پہلے تمام مخلوق  
مصدر ہے جو کہ پیدا کی گئی ہے اور آپ تمام مخلوق کی اصل ہیں۔ لام فی (میں) کے معنی میں ہے  
یا عنذ (نزدیک) کے معنی میں ہے۔ اکثر مقام پر بھی خلق سے مراد مخلوق ہے۔ پس اس میں  
کوئی شک نہیں ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نور مبارک تمام مخلوقات سے پہلے  
ہے۔ اس لیے کہ وہ نور ایجاد اور ماداد (بڑھانے پھیلانے) میں اصل اور بنیاد ہے۔

(مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات ص ۱۴۹)

علامہ یوسف نبھانی قدس سرہ النورانی نے اپنی بابرکت کتاب مستطاب افضل الصلوٰۃ  
میں لکھا ہے سیدنا غوث اعظم غوث العالمین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معومات  
میں ایک اور ورد شریف درج فرمایا ہے جس میں یہ تجلے آتے ہیں جن سے آپ کے عقیدہ  
مبارک کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّوْزِ  
الْبَهِيِّ وَالْبَيَّانِ الْجَلِيِّ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ خَلَقْتَهُ مِنْ نُّوْرِكَ  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ بِحُرِّ اَنُوَارِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ  
وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي خَلَقْتَهُ مِنْ نُّوْرِ ذَاتِكَ۔  
(افضل الصلوٰۃ ص ۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۵)

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

رُخِ الزُّورُ كِي تَجْسَلِي جَوْثِرُ نِي دِيكْهِي  
رِهْ كِيَا بُوَسْ وَهْ نَقِشْ كَفِ يَا بُو كَرِ!

اے علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ وہ مستند اور مقتدر علمی شخصیت ہیں جن کی کتاب مستطاب جامع کرامات الاولیاء  
عربی کا اردو میں ترجمہ دیوبندیوں کے حکیم الامت مفسر اور مشہور مصنف اشرف علی تھانوی نے کیا اور اس  
ترجمہ کا نام جمال الاولیاء رکھا۔ یہ کتاب تھانویوں سے بھی شائع ہو چکی ہے۔

دفتر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ



سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام الائمہ کاشف الغمۃ سیدنا امام اعظم  
البرصیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت

۱۔ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔

اس طرح فرماتے ہیں۔  
 أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَذْرُ الْكَتْسَى  
 وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةً بِنُورِهَا لَكَ (قصیدۃ النعمان ص ۲۳)  
 آپ وہ نور ہیں کہ چودھویں رات کا چاند آپ کے نور سے منور اور آپ ہی کے  
 جمال و کمال سے سورج روشن ہے۔

۱۔ دہلیہ کے مقتدر اور مستند مولوی داؤد غزنوی سینا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں رقمطراز ہیں کہ مشکوٰۃ  
المصابیح کے مصنف محمد بن عبد اللہ الخطیب کا ایک سال اکمال فی اسرار رجال مشکوٰۃ کے ساتھ ہی مطبوع ہے اُس  
میں انہوں نے ان صحابہ تابعین اور اکابر کے حالات مختصراً لکھے ہیں جن کا ذکر مشکوٰۃ کی روایات کے سلسلہ میں آتا  
ہے۔ ائمہ اربعہ کے مناقب پر بھی مختصراً کچھ لکھا ہے امام ابو حنیفہ کا تذکرہ میں لکھتے ہیں اگرچہ مشکوٰۃ میں ان سے  
کوئی حدیث مروی نہیں ہے لیکن ان کے ذکر سے ہم تبرک حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے مناقب لکھتے لکھتے  
آخر میں فرماتے ہیں کہ اگر ہم ان کے مناقب شرح و بسط سے لکھیں تو مصنفون بُت بھیل جائے گا لیکن بایں ہمہ ہم  
ان کے فضائل پورے نہ لکھ سکیں گے۔ مختصراً الفاظ میں ان کے مناقب یوں کہے جاسکتے ہیں۔ اِنَّهُ كَانَ عَالِمًا  
عَامِلًا وَرَعًا نَاحِدًا اِمَامًا فِيْ عُلُوْمِ الشَّيْخَةِ۔ یعنی وہ عالم باعمل پرہیزگار، عابد اور  
علوم شرعیہ کے امام تھے۔ (الاعتصام ص ۲، جنوری ۱۹۵۹ء) حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ  
عنہ کی شان اسلام میں بُت بڑی ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں ان کی عظمت بُت ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۱  
مطبوعہ مکتبہ) اسی طرح حافظ ذہبی نے آپ کو امام اعظم کے معزز لقب سے مزین کر کے لکھا ہے۔ كَانَ اِمَامًا  
وَرَعًا عَالِمًا مُتَعَبِّدًا كَبِيرَ الشَّانِ آپ مین کے میثو، صاحب ورع، نہایت پرہیزگار عالم باعمل  
عبادت گزار اور بڑی شان والے تھے (تذکرۃ الحفاظ ص ۱)، مولوی ابراہیم میر سیاح کوٹلی امام الوہابیہ حافظ عبد المنان  
وزیر آبادی (جو کہ ابراہیم میر اور ثناء اللہ امرتسری کے اُساد تھے) کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو

اے جلوہ نور خدا اے نور ذات کبریا ہے نور سے تیرے بجایا ہر منور کی ضیا  
یہ جلوہ یہ تابندگی یہ نور یہ رخسندگی! مہر درخشاں میں نہ تھی گر تو نہ ہوتا جلوہ زار

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ اور ابن جوزی کا عقیدہ علامہ ابراہیم  
محمد بن قاسم جسوس علیہما الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک اور محدث ابن جوزی علیہما

(بقیہ صفحہ) شخص آمدین اور خصوصاً امام ابوحنیفہ کی بے ادبی کرتا ہے اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا۔ (تاریخ اہل حدیث  
۲۳۶ بہفت روزہ الاعتصام لاہور ص ۱۲ اپریل ۱۹۵۴ء) مولوی نذیر حسین دہلوی نے امام صاحب کے متعلق لکھا ہے یٰلَہٰمُنَا  
وَسَيِّدُنَا اَبُو حَنِيفَةَ النُّعْمَانَ نیز لکھا ہے کہ ان کا مجتہد ہونا اور متبع سنت اور متقی اور پرہیزگار ہونا کافی  
ہے۔ (امیاری المیت ص ۵) ولابیہ کے مشہور ترجمان الاعتصام میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کو سراج اُمت، امام اعظم  
ابوحنیفہ لکھا ہے۔ (الاعتصام ص ۱۲ جولائی ۱۹۵۴ء۔ ۲۷ جنوری ۱۹۵۶ء) فخرالابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں  
کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بہت عابد، زاہد، متقی اور متورع تھے اور خوفِ الہی آپ کے دل میں نہایت درجہ کا تھا  
امام ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ بخدا میں نے آپ سے بڑھ کر افضل اور پرہیزگار اور فقیہہ نہیں دیکھا۔ آپ کی تعریف  
اور آپ کے کمالات امامت کے تسلیم میں ہر زمانے کے کابل اور فاضل لوگ متفق اللسان ہیں۔ پس نبوتِ محمدیہ کی  
تصدیق کے لیے امام اعظم علیہ الرحمۃ کا آپ کے امتیوں میں سے ہونا غیر کافی دلیل نہیں (علماء اسلام ص ۱۹۹)  
اکابرین و بابیہ شمار اللہ امرتسری، ابراہیم میر داؤد غزنوی وغیرہم نے امام صاحب علیہ الرحمۃ کو امام اعظم لکھا ہے  
(المحدث امرتسر ص ۲۹ جنوری ۱۹۵۳ء۔ امیاری المیت ص ۵، الاعتصام ص ۵) فخرالابیہ مولوی ابراہیم میر  
سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے امام سیدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ علی الاطلاق امام اعظم کے  
معزز اقب سے پکارے جاتے ہیں۔ کم ظرف ناقص العلم الادب لوگ اس سے چڑھیں نہیں (امیاری المیت ص ۵)  
لے فخرالابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک نے امام مالک اور ہر دو سفیان یعنی سفیان ثوری  
اور سفیان بن عیینہ اور ہشام بن عروہ اور عاصم احول اور سلمان تیمی اور حمید طویل اور خالد خدر رحمۃ اللہ علیہم اور دیگر کبار  
تابعین سے علم حدیث روایت کیا ہے۔ اور اس فن میں یہاں تک کمال حاصل کیا کہ محدثین میں سے بڑے بڑے  
علماء اہل مجتہدوں کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل ہوا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے چار ہزار اشخاص سے علم

الرحمة فرماتے ہیں کہ

لَمْ يَكُنْ لَهُ ظِلٌّ وَلَمْ يَقُمْ  
مَعَ شَمْسٍ قَطُّ إِلَّا غَلَبَ  
ضَوْؤُهُ عَلَى ضَوْءِ الشَّمْسِ وَ  
لَمْ يَقُمْ مَعَ سَرَّاجٍ قَطُّ  
إِلَّا غَلَبَ ضَوْؤُهُ عَلَى ضَوْءِ  
السَّرَّاجِ -

رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا سایہ نہ  
تھا۔ آپ سورج کے سامنے جب کھڑے ہوئے  
تو آپ کا نور مبارک سورج کے نور پر غالب  
آجاتا۔ اور جب آپ چراغ کے سامنے کھڑے  
ہوتے تو آپ کا نور مبارک چراغ کے نور  
اور روشنی پر غالب آجاتا۔

(بقیہ صفحہ ۱۰۸)

حدیث جمع کیا ہے۔ آپ مذمت بھی تھے نقیبہ بھی تھے اور مجاہد و غازی بھی تھے۔ آپ کی وفات کے بعد بہت  
سے علماء نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ کوئی نذر کرنے والا کہتا ہے کہ عبداللہ بن مبارک فردوس اعلیٰ یعنی  
بہشت بریں میں پہنچ گیا۔ (علمائے اسلام ص ۶۸-۷۵) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نقیبہ  
بن سعید بن بطلانی جو اصحابِ ستہ کے شیخ ہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ خیر اهل ذمنا ابن المبارک  
ثمہ احمد بن حنبل ہمارے زمانہ کے بہترین شخصیت عبداللہ بن مبارک اور پھر احمد بن حنبل میں (بستان  
المحدثین فارسی ص ۷۵) فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ وَ رَبِّ هَذَا الْبَيْتِ مَا رَأَتْ عَيْنَايَ  
مِثْلُ بَنِ الْمُبَارَكِ اس بیت اللہ شریف کی قسم میری نظروں نے تو عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی شخص نہیں  
دیکھا۔ (بستان المحدثین فارسی ص ۷۵) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے علاوہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی  
اور مولوی اشرف سندھو جو کہ دہلیوں کے مشہور مولوی ہیں نے بھی لکھا ہے کہ ایک  
مدریچہ اشخاص عبداللہ بن مبارک کی خدمت میں بغرض طلبِ علم حدیث آئے اور یہ کہا کہ یا عالم المشرق  
حدیث ثنائی یعنی اے مشرق کے عالم ہم کو حدیث سنائیے سفیان ثوری علیہ الرحمۃ اس جگہ تشریف فرما تھے  
انہوں نے فرمایا کہ وَيُحْكُمُ عَالِمُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ  
تَعْقِلُونَ افسوس ہے تم پر کیا کہتے ہو یہ تو مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کے  
عالم ہیں اگر تم جانو۔ (بستان المحدثین فارسی ص ۷۵ علمائے اسلام ص ۷۵)



(سیرت علیہ السلام ج ۲، شرح شمائل محمدیہ ص ۲۱۰ فوائد علیہ السلام ج ۱)  
 خورشید تھا کس زور پر کیا پڑھ کے چمکا تھا قمر  
 بے پردہ جب وہ رخ ہو یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام ابو الفرج جمال الدین ابن جوزی  
 محدث علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

فَهُوَ السَّابُّ الْمُبْدِي وَالْهَادِي  
 وَالْمُهْدِي وَالْمُهْتَدِي وَالْمُرْتَضَى  
 وَالْمُصْطَفَى وَالْمُخْتَارُ وَالشُّورُ  
 الْمُبِينُ وَالْبَاهَانُ وَالشَّاهِدُ وَ  
 الْمُبَارَكُ وَلَوْ أَلَمَ وَلَوْ رَامَهُ  
 الَّذِي لَا يُطْفِئُ سَيِّدُ النَّاسِ وَسَيِّدُ  
 پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سراج منیر، ہادی  
 ہدی، مرتضیٰ، مصطفیٰ، مختار، نور مبین، بران  
 شاہد مبارک، نور الائم اور اللہ تعالیٰ کے  
 ایسے نور ہیں جو کبھی نہ بجھے گا۔ آپ سید الناس  
 سید البشر، مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی حجت، خیر الخلائق  
 منبرا علی کے مالک، حضرت آدم علیہ السلام

لے دیوبندویوں اور دہلیوں کے شیخ الاسلام اور مجدد ابن تیمیہ حضرت محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کے  
 متعلق لکھتے ہیں کہ امام ابن جوزی جلیل القدر مفتی اور بڑے صاحب تصنیف و تالیف تھے۔ اور بہت سے  
 فنون میں آپ کی تصنیفات ہیں۔ یہاں تک کہ میں نے انہیں شمار کیا ہے تو انہیں ہزار سے بھی زیادہ پایا۔  
 خصوصیت سے حدیث اور فنون حدیث میں آپ کی ایسی تصنیفات موجود ہیں کہ ان کی مانند

شاید ہی کوئی تصنیف ہو۔ اور عمدہ تصنیف آپ کی وہ کتاب ہے جس میں سلف کے حالات لکھے  
 گئے ہیں ہر بات کی تفصیل میں آپ ماہر تھے۔ اور لکھنے پر کمال درجہ کی دسترس حاصل تھی۔ اور ہر فن میں لوگوں  
 کی تصنیفات سے آپ کی تصنیفات بہت عمدہ اور معتبر ہیں۔ (الاحتمام کو جہ الزوال ص ۲۹، فروری ۱۹۵۲ء)  
 حافظ ابن دینی علیہ الرحمۃ محدث ابن جوزی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ کی بہت سی تصانیف مختلف  
 فنون میں ہیں جیسے تفسیر، فقہ، حدیث، وعظ، وقائل، تواریخ وغیرہ اور حدیث اور علوم حدیث کی معرفت  
 اور صحیح ضعیف حدیث کی واقفیت آپ پر ختم ہے۔ آپ نے بہت سی حدیثیں روایت کیں اور چالیس برس  
 سے زیادہ علم حاصل کیا۔ (طبقات ابن رجب) شیخ سعدی ابن جوزی کے شارح تھے۔ (حاشیہ بوستان مشرق)

الْبَشَرِ وَحُجَّةُ اللَّهِ عَلَى الْخَلْقِ وَخَيْرُ  
الْخَلَائِقِ صَاحِبُ الْمَنِيرِ الْأَعْلَى فَالْكَرِيمُ  
وَلِدِ آدَمَ حَبِيبُ التَّحَمُّنِ

کی اولاد میں سب سے زیادہ عزت و محرم  
واسے، رحمن جل جلالہ کے حبیب ہیں۔  
(بیان المیلاد النبوی ص ۱۱)

اَبَد دُوسرے مقام پر بارگاہ نبوی میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔  
مَبْرُوقَةٌ تَجَلَّى عَلَى ذَلِكَ الْحَمَى  
ہی النُّورُ لَيْسَ ضَلَّ فِي حَيْثُمَا عَقَلِي  
وہ جھڑٹ مارے ہوئے ہے۔ جو اس چراگاہ میں ہے۔ یہ سراپا نور ہے۔ جس کی محبت  
میں میری عقل خود رفته ہو گئی۔ (بیان المیلاد النبوی ص ۱۲)

امام ابو الحسن اشعری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام یوسف فاسی علیہ الرحمۃ امام  
الہدایت علامہ ابو الحسن اشعری علیہ

الرحمۃ کا عقیدہ بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں  
قَالَ الْأَشْعَرِيُّ إِنَّهُ تَعَالَى  
نُورٌ لَيْسَ كَالْأَنْوَارِ وَالزُّوْجِ  
النَّبَوِيَّةِ الْقُدْسِيَّةِ لَمَعَةٌ مِنْ نُورِهِ  
وَالْمَلَائِكَةُ شَرُّ رُتَلَكِ الْأَنْوَارِ  
وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي  
وَمِنْ نُورِي خُلِقَ كُلُّ  
شَيْءٍ

علامہ اشعری علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ  
ایسا نور ہے جو کسی نور کی مثل نہیں ہے۔ اور  
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح اسی  
نور کی چمک ہے۔ اور فرشتے اُس نور کے چمکھارے  
ہیں۔ اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان  
ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا  
فرمایا اور پھر میرے ہی نور سے سب چیزوں  
کو پیدا فرمایا۔

(مطالع المسترات شرح دلائل الخیرات ص ۱۴ مطبوعہ مصر)

۱۔ امام ابو الحسن اسماعیل بن علی الاشعری نوذا سطوں سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کی اولاد  
سے تھے۔ آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں جن کی تعداد پچیس تک پہنچتی ہے۔ آپ نے ۲۵۵ میں بغداد میں پیدا  
ہوئے اور ۳۲۳ میں آپ کا بغداد شریف میں انتقال ہوا۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

علامہ نیشاپوری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام نظام الدین بن حسن النیشاپوری علیہ الرحمۃ جو کہ جلیل المرتبت مفسر قرآن میں اپنے عقیدہ

کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ

أَنَا أَوَّلُ الْمُسْتَنْبِلِينَ عِنْدَ الْإِيْمَادِ  
لَا مَرَكُنْ كَمَا قَالَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ  
اللَّهُ نُورِي -

(تفسیر نیشاپوری صفحہ ۸ ج ۸ بر حاشیہ  
تفسیر ابن جریر مطبوعہ مصر)

امرگن کے ایجاد کے وقت میں اللہ کو تسلیم  
کرنے والوں میں سے سب سے اول ہوں۔  
جیسا کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم  
نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلا اللہ تعالیٰ نے  
جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے۔

علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام احمد بن محمد بن ابوبکر الخطیب القسطلانی  
شارح بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اپنے عقیدہ

کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

أَيُّ يَصْنَعُ فِي الْجُدْرِ أَحَبُّ  
لِشَاقِ نُورِهِ عَلَيْهَا إِشْرَاقًا  
كَاشَاقِ الشَّمْسِ عَلَيْهَا -

(مواہب اللدنیہ ج ۱ مطبوعہ مصر)

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک  
دیواروں پر اس طرح چمکتا تھا اور روشن  
ہوتا تھا جیسے سورج کی روشنی دیواروں پر  
جب پڑتی ہے تو چمکتی ہوئی نظر آتی ہے۔

لہٰذا دیوبندیوں کے شبلی نعمانی علامہ قسطلانی کے متعلق لکھتے ہیں کہ قسطلانی بخاری کے مشہور شارح ہیں حافظ ابن  
حجر کے ہر تہ تہ (سیرت النبی ص ۱۱) دیوبندیوں کے مولوی مشتاق احمد نے اپنی کتاب التوسل جو کہ  
دیوبندیوں کے شیخ البند محمد الحسن مفتی کفایت اللہ دہلوی مفتی محمد شفیع کی مصدقہ بھی ہے کے صفحہ ۲ پر علامہ  
قسطلانی کو امام المحدثین لکھا ہے۔ مواہب اللدنیہ کے حوالہ جات اکابرین دیوبند و ہابریہ مثلاً اشرف علی تھانوی مفتی  
محمد شفیع شبلی نعمانی۔ ابراہیم میر سیالکوٹی سلیمان مسعود پوری وغیرہم نے اپنی اپنی کتب میں اس کو مستند سمجھتے  
ہوئے درج کیے ہیں۔



امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | قرآن پاک کے عظیم مفسر امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ علامہ زرقانی

تحریر فرماتے ہیں کہ آپ نے والضحیٰ سے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا چہرہ مبارک اور واللیل سے بال مبارک مراد ہیں۔

لَا نَهْ وَجْهَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ شَدِيدَ النُّورِ بِحَيْثُ  
يَقَعُ نُورُهُ عَلَى الْجَدَارِ إِذَا قَابَلَهَا۔  
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک  
اس قدر نورانی تھا کہ جب اُس کی نورانیت  
دیواروں پر پڑتی تو وہ چمک اٹھتیں۔

ہے کلام الہی میں شمس و صبح تیسرے چہرہ نور فرزا کی قسم  
قسم شب تار میں ازیہ تھا کہ جیب کی زلفِ دُعا کی قسم  
(زرقانی شریف ص ۲۱۷)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ الباری اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ  
إِنَّ الْمَلَائِكَةَ أُمُودًا بِالسُّجُودِ لِآدَمَ  
لِأَجْلِ أَنْ نُورَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
فِي جَبْهَةِ آدَمَ۔  
فرشتوں کو حضرت آدم کے سجدہ کا حکم اس لیے  
دیا گیا تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں  
نور محمدی تھا۔

(تفسیر کبیر ص ۳ ج ۲، جواہر البحار ص ۴۵۵)

علامہ عبد الغنی نابلسی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ عبد الغنی نابلسی علیہ الرحمۃ اپنے  
عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔

تَدْخُلُ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ نُورِهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَدَّ بِهِ الْحَدِيثُ  
بیشک نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
کے نور سے ہر شے پیدا کی گئی ہے جیسا کہ

لے فخر الوابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ میرے اُستاد محترم حایل لواء السنن مولانا مولوی غلام حسن صلیب  
جو مختلف علوم عقلیہ و نقلیہ میں با مذاق عالم ہیں فرمایا کرتے ہیں کہ امام رازی قرآن شریف کے اسرار معلوم ہونے کا  
ذریعہ ہے۔ خالق اکبر نے اس بزرگ کو اس لیے پیدا کیا تھا کہ اُس کی کتاب عزیز کے اسرار معلوم ہو جائیں۔

(تفسیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری عفی عنہ)

(المحدثات ص ۲۲ جولائی ۱۹۱۲ء)

الفصحیح - (حلیۃ نذیریہ شرح طریقہ محمدیہ) صحیح حدیث شریف میں آیا ہے۔  
**سیدنا مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ** | امام ربانی، غوثِ صمدانی، مجدد الف ثانی  
 قدس سرہ الربانی اپنے مکتوبات شریف

لے وہابیہ کے ترجمان پندرہ روزہ المحدث دہلی میں مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ حضرت امام  
 ربانی، مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کی ذات گرامی سے ایک دنیا محبت و عقیدت کے جذبات رکھتی  
 ہے۔ سب لوگ حضرت امام کی مجددیت ولایت اور بزرگی کے یکساں قائل ہیں اور ان کا پورا احترام بجالاتے ہیں  
 ان کی شہرہ آفاق علمی یادگار مکتوبات کی صورت میں موجود ہے۔ یہ مکتوبات ان کے ارشاد کے مطابق ان کی  
 زندگی ہی میں مرتب و مدون کیے گئے تھے۔ پندرہ روزہ المحدث دہلی مئی ۱۹۵۹ء، محدث الوہابیہ  
 عبد اللہ وپڑی لکھتے ہیں کہ حضرت مجدد نے اپنے مکتوبات میں توحید و سنت کی ترغیب اور شرک و بدعت کی تردید  
 اور اعمال شرکیہ اور بدعتیہ کی جس عمدگی سے نشاندہی فرمائی ہے یہ اپنی کا حصہ ہے اور ایمان و اعتقاد کی سلامتی  
 کے لیے صحابہ کرام اور علمائے سلف کے تعامل کا جو سنہری اصول پیش فرمایا ہے۔ یہ ہر قسم کے الحاد اور گمراہی کی  
 شناخت کے لیے راہنما بھی ہے اور اس سے بچنے کے لیے تریاق بھی ہے۔ (مفت روزہ تعلیم المحدث لاہور ص ۱۲)  
 (۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء) مولوی داؤد غزنوی کی زیر نگرانی شائع ہونے والا مفت روزہ الاعتصام لکھتا  
 ہے کہ اس نازک زمانہ میں اسلام کی نصرت و حمایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد بن عبد اللہ  
 السمرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو پیدا فرمایا۔ شیخ سرہندی تمام داعیہ صلاحیتوں سے آراستہ تھے شیخ احمد سرہندی نے  
 نابغہ روزگار علماء و فحول اساتذہ اور کبار فقہاء سے علم حاصل کیا تھا۔ اور تمام مروجہ علوم میں پوری مہارت حاصل کی  
 تھی۔ (الاعتصام ص ۱۱ دسمبر ۱۹۵۹ء) حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں علوم و معارف اور حقائق و  
 اسرار کے خزانے نہاں ہیں۔ (الاعتصام ص ۲ جون ۱۹۵۵ء) امام الوہابیہ والیانہ اسماعیل دہلوی نے مجدد صاحب  
 علیہ الرحمۃ کے متعلق امام ربانی قیوم زمانی جیسے معزز العالیہ لکھے ہیں (مراط مستقیم فارسی ص ۱۲) قاضی سلیمان منصور  
 پوری نے امام ربانی لکھا ہے۔ (رحمۃ اللعالمین ص ۲۱ ج ۱۲) وہابیہ کا مشہور آرگن المحدث امرتسر میں مرقوم ہے کہ مجدد الف  
 ثانی مجددِ وقت تسلیم کیے گئے ہیں۔ مجدد کا کام ہی ہوتا ہے کہ وہ اپنے زمانہ کی اسلامی غریبوں یا غلط فہمیوں کی اصلاح  
 کر کے لوگوں کو راہِ راست کی طرف توجہ دلائے۔ بنابرین حضرت ممدوح سے لوگوں نے تصوف اور شریعت کے بے انتہار  
 سوالات کیے اور ثنائی جوابات لے کر اپنی غلط فہمیوں سے باز آئے۔ (المحدث امرتسر ص ۲۱ جون ۱۹۱۲ء) (فقیر قادری)

میں اپنے عقیدہ مبارک کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ  
خلق سائر افراد انسانی نیست بکہ خلق بیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی  
اللہ علیہ وسلم با وجود نشا عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشتہ است کما قال علیہ  
وَ عَلٰی آلِهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ خَلَقْتَ مِنْ نُّورِ اَحَدِهِ وَ بَخَّرَاں بِرَا اِیْنِ دَوْلَتِ  
مِیْسَرِ نَشْدِهٖ اِسْتِ جَانِنَا چاہیے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش  
دوسرے افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں بلکہ جہان کے تمام افراد میں سے کسی فرد کے  
ساتھ آپ کی پیدائش اور آپ کا وجود مسعود مناسبت و مشابہت نہیں رکھتا۔ کیونکہ حضور  
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود جسم عنصری رکھنے کے حق تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ جبکہ  
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا  
ہوں۔ اور دوسرے کسی کو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی۔ (مکتوبات شریف فارسی جلد ۲ مکتوبات شریف)  
علامہ شیخ احمد شہاب الدین بن حجر المہتمی

### علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَارَ لَوْرًا  
اَنَّهُ اِذَا مَشَى فِي الشَّمْسِ وَ  
الْقَمَرِ لَا يَظْهَرُ لَهُ ظِلٌّ لِاَنَّهُ لَا  
يَظْهَرُ اِلَّا لِلْكَثِيفِ وَ هُوَ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلَقَهُ  
اللّٰهُ مِنْ سَائِرِ الْكَثَافَاتِ الْجَسْمَانِيَّةِ  
وَصَيَّرَ لَوْرًا صَرْنًا لَا يَظْهَرُ  
لَهُ ظِلٌّ اَصْلًا۔ (شرح عقیدہ ہمزید۔  
بے شک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نور تھے  
آپ جب سورج اور چاند کی روشنی میں چلتے تھے  
تو آپ کا سایہ مطلقاً نظر نہ آتا تھا۔ کیونکہ سایہ  
کثیف شے کا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے نبی  
پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جسمانی  
کثافتوں سے متبرا اور پاک رکھا ہے۔ اور ایسا  
خاص نور بنایا کہ جس کا بالکل سایہ ظاہر نہیں  
ہوتا تھا۔ افضل القریٰ از ابن حجر مکی)

۱۔ دیوبندیوں کے مولوی عبد اللہ گنگوہی ابن حجر کے متعلق رقمطراز ہیں کہ شیخ شہاب الدین ابن حجر مکی عرب کے  
مشاہیر علماء میں سے تھے۔ بہت سی مشہور کتابوں کے مصنف ہیں۔ (مقدمہ کمال الشیم ج ۲)



**امام غزالی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ** | امام الہمام امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب

مستطاب وقائق الاخبار کی ابتداء ہی میں باب بی تخلیق نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ باندھا ہے جس سے اظہر من الشمس ہے کہ آپ کا عقیدہ بھی نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسليم کے نور ہونے کا تھا۔ (دقائق الاخبار ص ۱)

**علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ** | صاحب تفسیر روح البیان علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قَدْ اتَّفَقَ أَهْلُ الظَّاهِرِ وَالشَّوْهِدِ عَلَى أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔  
(تفسیر روح البیان ص ۱۳۹ ج ۲)

بے شک اس حقیقت پر تمام اہل ظاہر اور شہود کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو پیدا فرمایا۔

**علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ** | امام المحدثین علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ اپنا اور ابن سبع کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

قَالَ ابْنُ سَبْعٍ مِنْ خَصَائِصِهِ إِنَّ ظِلَّهُ ابْنُ سَبْعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَمَاتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ

نے مفسرِ دہلیہ محمد دہلوی نے امام غزالی کو امام الزماں لکھا ہے (اخبار محمدی دہلوی مکم جنوری ۱۹۴۲ء) وہابیہ نجدیہ کا آرگن الاعتصام لکھتا ہے کہ امام محمد بن غزالی عظیم شخصیت کے مالک میں ابن کی عبقریت و نابغیت کا پوری دنیا علم میں مشہور ہے۔ اور ان کے ذہن و فکر کی بلند پروازیوں کا بڑے بڑوں نے لوہا مانا ہے یہی سبب ہے کہ حکماء مغرب و مشرق نے انگریزی اور عربی میں ان کے افکار اور تصورات پر متعدد کتابیں لکھیں اور ان کو دادِ تحقیق دی۔ (الاعتصام ص ۱۹۵۶ دسمبر ۱۹۵۶ء)

نہ وہابیہ کے مشہور اخبار الاعتصام میں امام سیوطی علیہ الرحمۃ کو آسمانِ علم کا نور و ماہ لکھا ہے۔ (الاعتصام ص ۲۲ جون ۱۹۵۶ء)

علامہ شعرائی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالتِ بیداری میں بالمشافہ پچھتر مرتبہ زیارت کی ہے (میزان الکبریٰ ص ۱۷۱) (باقی اگلے صفحہ پر)

كَانَ لَا يَقَعُ عَلَى الْأَرْضِ  
وَإِنَّهُ كَانَ نُورًا -  
خصائص الکبریٰ ص ۱۶۹ ج ۱۱

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے کہ  
آپ کا سایہ زمین پر بالکل نہیں پڑتا تھا کیونکہ آپ  
نور تھے۔

عمدۃ المحدثین علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی قدس سرہ  
النورانی فرماتے ہیں کہ

علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

بِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَوَّلُ  
مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي أَيْ قَدَرِ  
عَلَى أَصْلِ الْوَضْعِ اللَّغْوِي وَبِهَذَا  
الْإِعْتِبَارِ سَمِيَ الْمُصْطَفَىٰ بِنُورِ  
الْأَنْوَارِ وَبِأَبِي الْأَوْدَاحِ -  
زرقانی شریف ص ۲۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ  
اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا فرمائی وہ  
میرا نور ہے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے وضع لغوی  
کے اصول پر مقدر فرمایا ہے اسی لیے سرکارِ محمد  
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک  
نور الانوار اور ابوالاوداح رکھا گیا ہے۔

علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ حدیث کُنْتُ أَوَّلَ الْبَنِيْنَ فِي الْخَلْقِ یعنی تخلیق کے لحاظ سے میں  
سب نبیوں سے پہلے ہوں کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ الْخَلْقُ لُؤْدِرَةٌ قَبْلَهُمْ کیونکہ آپ کا  
نور مبارک سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا۔ (زرقانی شریف ص ۱۶۲ ج ۱۳)  
أَبْرَزَ الْحَقِيقَةَ الْمَحْمُودِيَّةَ مِنَ الْأَنْوَارِ الصَّمَدِيَّةِ کی تشریح کرتے ہوئے  
لکھتے ہیں عَيْنَ النُّورِ الْأَحْمَدِيِّ لِمُشَارِ إِلَيْهِ بِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي كَمَا فِي حَدِيثِ جَابِرٍ عِنْدَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ  
مَرْفُوعًا يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ لُؤْدِرَةً نَبِيَّكَ مِنْ  
نُورِهِ اس سے مراد نور احمدی ہے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث شریف

(بقیہ صفحہ ۱۱۶) مولوی اشرف علی تھانوی نے امام سیوطی علیہ الرحمۃ کو بڑے بڑے علماء کی صف میں شمار کیا ہے۔  
لہٰذا یہ نجدیہ کے مشہور مولوی اور مصنف محمد اشرف سندھو آف بلوکی نے علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ کو محققین میں  
شمار کیا ہے۔ (تاریخ العقیدہ ص ۱۱۶)

اشارہ کرتی ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا جیسا کہ عبد الرزاق والی فرماتا  
حدیث لالت کرتی ہے کہ اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور  
کو پیدا فرمایا ہے۔ (نور قانی ص ۱ ج ۱)

شیخ ابوالمواہب شاذلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ المشائخ قطب زمان شیخ ابوالمواہب

وسلام کا ہدیہ ان القاب سے پیش کرتے ہیں جن سے ان کے عقیدہ کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے  
یا سَیِّدَنَا یا رَسُوْلَ اَمَلِهٖ اَنْتَ  
اَلْمَقْصُوْدُ مِنَ الْوُجُوْدِ وَاَنْتَ النُّوْرُ الَّذِیْ  
مَلَأَ اَشْأَقَهُ الْاَرْضَیْنِ وَالسَّمَوَاتِ  
اے ہمارے سردار اے رسول اللہ آپ ہی کائنات  
کے وجود سے مقصود ہیں۔ اور آپ وہ نور ہیں کہ جس  
کی چمک نے زمینوں اور آسمانوں کو نور سے بھر دیا ہے۔

(افضل الصلوات ص ۱۱)

شیخ احمد بدوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ احمد بدوی علیہ الرحمۃ بارگاہ بکھیں پناہ رالتاب

علی صاحب الصلوٰۃ والسلام میں یوں تحفہ صلوٰۃ و  
اسلام پیش کرتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَبَةِ  
اَلْاَصْلِ النُّوْرَانِیَّةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الْاَلَاوِیَّةِ وَوَسِّی الْاَسْرَارِ۔  
تَرْیَاقِ الْاَعْيَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْبِشَارِ۔ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُخْتَارِ وَآلِہِ  
الْاَطْہَارِ وَاصْحَابِہِ الْاَخْيَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰہِ وَافْضَالِہِ۔

(افضل الصلوات ص ۸۵-۸۶)

۱ علامہ عبد الوہاب شمرانی علیہ الرحمۃ (جو کہ اکابرین و بابیہ کے نزدیک بھی مسلمہ معقوت ہیں) لکھتے ہیں کہ شیخ ابوالمواہب  
شاذلی بہت بڑے زیرک نیکو کار علماء راہنہین اور ابراہیم سے تھے۔ آپ نے عمدہ اور اعلیٰ تصانیف  
لکھیں (طبقات البکری عری ص ۱) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

۲ شیخ احمد بدوی علیہ الرحمۃ کے متعلق علامہ شمرانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ تمام روئے زمین میں ان کی اس قدر شہرت ہے کہ میری  
تعریف کمزور نہیں ہے لیکن ان سے برکت حاصل کرنے کے لیے ان کا ذکر لکھا ہوں۔ (طبقات البکری ص ۱)



شیخ العارفین سید احمد بغدادی علیہ الرحمۃ وروود  
**سید احمد بغدادی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ** | شریف ان الفاظ میں پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّوْزِ الذَّائِقِ السَّارِ فِي جَمِيعِ الْاَثَارِ  
 وَالْاَسْمَاءِ وَالْصِّفَاتِ وَعَلٰی اٰلِهِ صَلَاحًا وَسَلَامًا (افضل الصلوات ص ۳)

سند المحدثین ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ  
**ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ** | هُوَ صَلَوَاتِيْ بِاَمَلِهِ عَلَيْهِ وَسَلَامٌ بِقَلْبِيْهِ وَقَالَ

نُوْرٌ يُسْتَنَارُ مِنْهُ الْاَكْثَرُ اَوْ وَيُسْتَضَاءُ مِنْهُ الْاَسْمَاءُ اَوْ مَرُورٌ كَانَتْ عَلَيْهِ  
 افضل الصلوة والتسميات کا قلب مبارک اور بدن اطہر تمام نور ہے اور قبلہ نور اسی نور ہی سے روشن اور  
 مستنیر ہیں۔ اور دلوں کے سرور اور مجید آپ کے نور سے چمک اور روشنی حاصل کرتے ہیں۔

(شرح شفا ص ۲ برعاشیہ نسیم الریاض)

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسرار شریفہ میں سے طے  
 بھی آپ کا اسم شریف ہے اور طے کے مدح و ثناء بحد کے حساب سے چودہ ہیں۔ اور چودہ چوبیس رات  
 کے چاند کو بد کہتے ہیں۔ دَجَّهٌ فِي غَايَةِ النَّوْزِ پس نبی کریم علیہ وآلہ افضل الصلوة والتسميات کے چہرہ  
 مبارک کو نور طے نور ہونے کی وجہ سے بد فرمایا گیا ہے۔ (شرح شفا ص ۲ ج ۱۱)

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ موضوعات کبیرہ میں فرماتے ہیں اَمَّا النَّوْزُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 فَهُوَ فِي غَايَةِ مِثْلِ الظُّهُورِ شَيْءٌ تَادَعَتْ بَادَاؤُ مَا خَلَقَ اَمَلُهُ لَنُوْرٍ يَدُ  
 سَمَاءَهُ فِي كِتَابِهِ نُوْرٌ بَلْ كُنْ لُوْرٌ مُحَمَّدٌ مَصْطَفَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ شَرُّ اَوْ غَيْرُ اَوْ خَيْرُ

لے اسے اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیجے ہمارے سردار جناب محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتناہ پر جو کہ نور ذاتی ہیں۔ اور  
 ان کا نور تمام آثار آسمانوں اور صفات میں سرایت کرنے والا ہے۔ اور ان کی اولاد پاک اور جماعت کرام علیہم  
 الرضوان پر۔

لے دیوبندی مولوی سرفراز صاحب گکھڑوی نے ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری کی یگانہ روزگار فقیہ و محدث  
 لکھا ہے۔ (تبرید النواظر ص ۷)

ہے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور مبارک کو سب سے پہلے پیدا فرمایا اور اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں آپ کا نام نور رکھا ہے۔ (موضوعات کبیر ص ۸۶)

**علامہ سہیلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ** | علامہ عبد الرحمن سہیلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دادا نزار پیدا ہوئے تو ان کی پیشانی نور محمدی سے چمک رہی تھی۔ (روضہ الاف مش ج ۱)

**قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کا عقیدہ** | علامہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اِنَّهٗ كَانَ لَا ظِلَّ لِشَخْصٍ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ لِاَنَّهٗ كَانَ نُورًا۔ بے شک آپ کے جسم مبارک کا سورج اور چاند کی روشنی میں سایہ نہ پڑتا تھا۔ کیونکہ آپ نور تھے۔ (شرح شریف ص ۲۲۳ ج ۱ مطبوعہ مصر)

**علامہ حلبی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ** | علامہ علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اِذَا مَشَى فِي الشَّمْسِ اَوْ فِي الْقَمَرِ لَا يَكُونُ لَهٗ ظِلٌّ اِنَّهٗ كَانَ نُورًا۔ آپ جب سورج اور چاند کی روشنی میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ نہ ہوتا تھا کیونکہ آپ نور تھے۔ (سیرت مطبوعہ مصر ج ۳ ص ۳۸)

**علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ** | علامہ شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبد الرحمن علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ اِنَّهٗ لَا ظِلَّ لِشَخْصٍ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ لِاَنَّهٗ كَانَ نُورًا۔ (مقاصد الحسنہ ص ۶۳)

**علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ** | علامہ احمد شہاب الدین الخفاجی المصری علیہ الرحمۃ اپنا عقیدہ تحریر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک آپ کے تمام آباؤ اجداد کی پیشانی مبارک میں تھا اور آپ کا نور معنی ہے جیسا کہ اندھیری رات میں چاند۔

كَانَ نُورُهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمُ فِي جِبْہَةِ اَبَائِهِ مِنْ اَدَمَ اِلٰى اَبِیْہِ عَبْدِ اللّٰہِ وَهُوَ نُورٌ حَسْبِیْ كَالْقَمَرِ فِي اللَّیْلَةِ الظُّلُمَاءِ۔

(شرح شرف شریف ص ۱۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ سید عبد الرحمن العیدوس علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

کَانَ زُرَّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْأَصْلُ فِي تَكْوِينِ جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ - تمام اشیاء کے پیدا کرنے میں آپ کا نور اصل (سبب) ہے۔ (جواب البحر شریف ص ۱۳ مطبوعہ مصر)

علامہ سلیمان جزولی علیہ الرحمۃ اپنی مبارک کتاب دلائل الخیرات شریف میں ارگاہ سرکارہ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم میں درود شریف کا ہر بیان نورانی القاب سے پیش کرتے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ زُرَّكَ الْأَوَّلِ اے اللہ ہمارے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

لے مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ آپ کے تیر سال بعد بلا دوس میں آپ کی قبر میں سے نقش مبارک کو مراکش نقل کیا گیا۔ تو آپ کو ایسا ہی پایا جیسا دن کیا گیا تھا۔ آپ کے حالات میں زمین نے کوئی اثر اور طول زمانہ نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ مراد و اڑھی کے بالوں میں خط بنوانے کا نشان ایسا ہی تازہ تھا جیسا انتقال کے وقت تھا۔ کیونکہ انتقال کے روز آپ نے خط بنوایا تھا۔ اور کسی شخص نے ان کے چہرہ پر انگلی رکھ کر چلائی تو اس کے نیچے سے خون بہٹ گیا۔ جب انگلی اٹھائی تو خون لوٹ آیا جیسے زندہ آدمی میں ہوتا ہے۔ اور آپ کی قبر مراکش میں ہے۔ قبر پر بہت عظمت برسی ہے۔ لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ بندھے رہتے ہیں اور قبر پر دلائل الخیرات بکثرت پڑھتے ہیں اور پائے ثبوت کو پہنچ چکے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنے کی وجہ سے ان کی قبر سے مشک کی خوشبو آتی ہے۔ (جمال الاولیاء ص ۱۲۹ جامع کرامات الاولیاء رفقاً کی درود شریف ص ۱)

لے حاجی امداد اللہ بجا جرنی اکابرین دیوبند قاسم نانوتوی رشید احمد گنگوہی اشرف علی تھانوی وغیرہم لو دلائل الخیرات شریف پڑھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ (المعتمد ص ۱۹ دیوبند)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی دلائل الخیرات شریف کے متعلق فرماتے ہیں کہ دلائل الخیرات کی ہمہ شاہ ولی اللہ کو اعجازت ہمارے شیخ ابوظہر نے انہوں نے شیخ احمد نخعی سے انہوں نے سید عبد الرحمن ادیس سے جو کہ محبوب مشہور ہیں۔ انہوں نے باپ احمد سے انہوں نے اپنے دادا احمد سے انہوں نے باپکے دادا احمد سے انہوں نے دلائل الخیرات کے مولف سید شریف محمد بن سلیمان اعجاز دل رحمۃ اللہ علیہ سے۔ (انتباہ فی سلاسل اولیاء ص ۱۲)



دَسْتِ الْأَنْسَارِ -  
علیہ السلام پر جو سب انوار کے نور اور سب بھیدوں کے بھید میں درو بھیج۔

(دلائل الخیرات ص ۵۹ مطبوعہ مصر)  
علامہ لیمان جزولی علیہ الرحمۃ نے امام الانبیاء مالک ہرودس محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے اسرار شریفہ لکھے ہیں جن میں ایک اہم شریف نور بھی لکھا ہے۔ (دلائل الخیرات ص ۲۶ مصری)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ الحدیث شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ حق سبحانہ

اور انور نام و سراج منیر درغایت انارت خواند کہ روشن شد و پیدا گشت بسے طریق قرب اصول و روشن شد بجمال و کمال و سے البصار و بصائر چنانکہ فرمود قد جبار کم من اللہ نور و کتاب میں حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور نام اور سراج منیر نہایت روشنی میں اپنے کلام کے درمیان فرمایا ہے اور پیدا ہوئے۔ اس سرور سے طریق قریب اور وصول اور اس جناب کے جمال و کمال سے البصار اور بصائر جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب (مدارج النبوت ص ۱ ج ۱)

دوسری جلد کی ابتداء ہی میں فرماتے ہیں کہ بدائے اول مخلوقات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اول ما خلق اللہ نور و سائر کونات علوی و فلی ازاں نور و ازاں جو ہر پاک پیدا شدہ یہ ایک ہی اور ابدی حقیقت ہے کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ اور تخلیق عالم و آدم کا واسطہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ صحیح حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ

سے نذر الہامیہ ابراہیم میرزا کوٹی رقمطراز ہیں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ سے مجھ عاجز و ابراہیم میرزا کوٹلم فصل اور خدمتِ علم حدیث اور صاحب کلماتِ ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے جس عقیدت ہے آپ کی کئی ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں۔ (تاریخ اہم حدیث ص ۳۹)

ولہذا بعدیہ کے مشہور راہِ سیر مولوی حکیم عبدالرحیم اشرف جو المنبر لائبریری کے ایڈیٹر بھی تھے میں کہ اللہ عزوجل کی حکمت نے تین عظیم المرتبت شخصیتوں کو پیدا فرمایا جو اس عظمت کے درمیان اسلام کے مسخ شدہ چہرہ کو اپنی اصل نورانیت کے جلو میں پھر سے ظاہر کریں ان حضرات نے قرآن و سنت کے خشک ستونوں کو از سر نو مہربانی کر دیا۔ اسلام کے عقائد کو رہائی دے کر صفحہ پر

نے سب سے پہلے جو چیزیں فرمائی وہ میرا نور ہے جیسا کہ مکونات علوی و سفلی آپ ہی کے نور سے ہیں۔

(مدارج النہوت فارسی ص ۲ ج ۲)

آنحضرت تمام ازرق تا قدم بہ نور بود۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اہلہ وسلم سر سے لے کر پاؤں مبارک تک تمام نور ہی نور تھے۔ (مدارج النہوت فارسی ص ۱۲ ج ۱)

شیخ محقق علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ نور کے اسماء آنحضرت است و نور اسایہ نئے باشد۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کے اسماء شریفہ میں سے آپ کا ایک اسم شریف نور ہے۔ اور نور کا سایہ نہیں ہوتا (مدارج النہوت فارسی ص ۱۲ ج ۱)

غوث صمدانی سیدی عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ اپنا عقیدہ بیان فرماتے ہیں کہ

**عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ**

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو شے پیدا فرمائی وہ ہمارے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک تھا۔

إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى نُورَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(الابریز ص ۲۶ ج ۱ مطبوعہ مصر)

(بقیہ صفحہ ۱۲۲ پر) اس شکل میں پیش کیا جو دہلی اسلام فداہ روحی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیش کئے گئے تھے ہمارے سو کہ بے نقب کیا گیا۔ ان کی اجارہ داری کو چیلنج کیا گیا اور دستگاہ کیا گیا کہ ان کے اقوال اس قابل تو نہ رہیں کہ انہیں جڑے اکابر کہیں کیا جائے۔ لیکن اس لائق ہرگز نہیں کہ انہیں اسلام کی تفسیر و تعبیر کے طور پر حجت شرعی بنایا جائے۔ یہ عظیم تجدیدی کارنامے جن میں پاکباز نفوس نے انجام دیئے ان کے اسم گرامی یہ ہیں۔ اول حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ جنہیں دنیائے اسلام مجدد الف ثانی کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ دوم شیخ عبدالحق محدث دہلوی جنہوں نے اس ملک میں حدیث نبوی کے علوم کو عام کیا سوم شیخ احمد بن عبدالحق جنہیں عالم اسلام شاہ ولی اللہ کے نام سے پکارتا ہے۔ (الاعتصام ص ۱۹، مارچ ۱۹۵۲ء) و بامیہ نجدیہ کی اجماعت کا نفرین دہلی کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ دسویں صدی ہجری میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نشر و اشاعت قرآن و حدیث پر کافی توجہ فرمائی۔ (الجمعیۃ ام قمر ص ۱۱، اپریل ۱۹۴۲ء)

لے دیوبندیوں کے مولوی غلام محمد مصنف حیات اشرف نے سیدی عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ کو عارف باللہ لکھا ہے۔

(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ قادری)

علامہ خرپوٹی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ عزمین احمد خرپوٹی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ نُورَ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ

بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک ہر چیز سے پہلے پیدا فرمایا۔  
(صحیفۃ الشہدہ ص ۳)

شیخ زادہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ زادہ شارح قصیدہ برودہ شریف علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ

اِنَّ الْمَكُونَاتِ تَكُونَتْ بِاِخَاصَةِ فَيْضِ  
نُورِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الَّذِي هُوَ الْمُسْتَفِيزُ مِنَ الْفَيْضِ  
الْاَوَّلِ فَوَجُودُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
موجودات میں جو کچھ بھی وجود میں آیا ہے۔ وہ نبی پاک  
صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ہے کیونکہ وجود اول  
آپ کے نور مبارک سے مستفیض ہے۔ اور انبیاء کرام  
علیہم السلام کا وجود بھی اُسی نور سے ہے۔

شرح قصیدہ برودہ از شیخ زادہ بر حاشیہ عقیقۃ الشہدہ

ہے انہیں کے نور سے سب عیاں ہے انہیں کے جلوہ میں سب نہاں  
بنے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جہاں نہیں!

مولانا روم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نورِ حق را کس بخوید زاد و بود | خلعتِ حق را چہ حاجت تار بود!  
(مثنوی شریف ص ۱۲۵)

اس شعر کا ترجمہ اور تشریح دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ  
نورِ حق کے لیے کوئی زاد و بود تلاش نہیں کرتا۔ اور خلعتِ حق کے لیے تانے بانے کی کیا ضرورت ہے  
مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مغز اور اصل تو نورِ حق تھا تو اس کی کوئی اصل اور اُس کے

لے دایہ کے مستند مولوی تقی رضا احمد سہوانی کی زیر ادا رت شائع ہونے والیوں کے اخبار المحدث دہلی میں لکھا ہے  
کہ مولانا روم المحدث تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ مولانا جلال الدین رومی ایک بڑی دست عارف باللہ اور کمال انسان تھے باقی دیکھیں۔



بادا اجداد حقوڑا ہی تھے اُس کے لیے تو کسی تانے بانے یا اصل وغیرہ کی ضرورت نہیں اُس کی تو یہ شان ہے کہ

کتریں خلعت کہ بدہ در ثواب! بر فراہ بر طراز آفتاب!  
یعنی سب سے گھٹیا خلعت جو کہ حق تعالیٰ ثواب میں بخشیں وہ آفتاب کے نقش و نگار سے  
بہر جادے تو بجلا بھر نور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا تو کیا ٹھکانہ ہے خوب سمجھ لو۔  
(کلید مثنوی ص ۱۵ دفتر چہارم مطبوعہ تھانہ جھون)

علامہ حسین الدین واعظ کا شفی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ حسین الدین واعظ کا شفی  
صاحب تفسیر حسینی علیہ الرحمۃ

بقیہ صفحہ ۱۲۴ بحر تصوف کے شناسا در تھے۔ آپ نے اپنی مثنوی میں اسلام کو اس کی اصل صورت میں پیش کیا ہے۔ آپ نے منظم شکل  
مشریعت کے بڑے بڑے نکات بیان کیے ہیں۔ اس حقیقت حال سے کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ مولانا روم سرار اہل توحید  
نہ المحدث اور صاحب تحقیق تھے۔ (المحدث دہلی ۱۲۴۱ھ ستمبر ۱۹۵۲ء) دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی  
خان مثنوی شریف کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ اس رتبہ کی کتاب ہے جس کی نسبت مولانا حاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں  
زی مولوی مثنوی بہت قرآن در زبان پہلوی۔ نیز حاجی امداد اللہ باجرہ کی متعلق لکھتے ہیں کہ آپ غفرہ حضرت کلام اللہ  
رفیع دلائل الخیرات شریف و مثنوی مثنوی حضرت مولانا کو ضرور پاس رکھتے تھے اور جو عالم ان کی خدمت بابرکت میں حاضر  
والتواؤس کو ضرور مثنوی شریف کا درس دیتے اور اُس کو پڑھنے کی نصیحت فرماتے تھے واللہ کیر طہ جعفر سوم امداد المشتق  
(۱۳۰۱ھ) دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جب مثنوی کے رس کا وقت آتا تو حضرت حاجی (امداد اللہ)  
صاحب یوں فرمایا لکھتے تھے کہ آؤ بھائی مثنوی کی تلاوت کریں۔ (ادب ثلاثہ ص ۲۲۶)

۱۔ سرار النواہیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے شیعہ حضرات کی تردید کرتے ہوئے تفسیر حسینی کا حوالہ بحجت کے طور پر پیش  
کیا ہے۔ دیکھئے اخبار المحدث امرتسرہ ۲۷ اگست ۱۹۰۰ء۔ مولانا عبدالحی صاحب بکھنوی نے علامہ حسین واعظ کا شفی  
علیہ الرحمۃ کی شان میں لکھا ہے۔ لَمْ یُکُنْ لَهُ نُظَیْرٌ فِی النُّجُومِ وَالْاَنْشَاءِ وَلَهُ مِشَارَکَةٌ  
فِی سَائِرِ الْعِلْمِ مَعَ الْفُضَلَاءِ وَلَهُ لُصَائِفٌ کَثِیْرَةٌ مِنْهَا جَوَاهِرُ التَّفْسِیْرِ  
(الفوائد البہیہ ص ۸۶-۸۷)

فرماتے ہیں۔ وجہ تسمیہ آنحضرت بنور آنست کہ اول چیزیکہ حق سبحانہ و تعالیٰ بنور قدم از ظلمت کردہ  
عدم بوجود آوردہ نور دے بود صلی اللہ علیہ وسلم کہ اول ما خلق اللہ نوری۔ بعد ازاں عالم را برائے  
ظہور او موجود گردانید۔ اس حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام نور کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ پہلے جو چیز  
حق سبحانہ و تعالیٰ بسبب نور قدم کے ظلمت کے عدم سے وجود میں لایا۔ وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم  
کا نور تھا کہ اول ما خلق اللہ نوری اس کے بعد تمام دنیا کو اس کے نور کے ظہور اور اس کے ظہور کے نور کے  
واسطے موجود کیا۔

نور او چوں اصل موجودات بود !

ذات او چوں معطی ہر ذات بود

(تفسیر حسینی فارسی ص ۱۴۱ مطبوعہ نو نکلشور)

علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی قدس سرہ  
النورانی اپنا عقیدہ کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں

وَهُوَ نُورُ الْأَنْوَارِ أَصْلُ الْبَرَاءِ يَا حَيْثُ لَا آدَمُ وَلَا حَوَاءُ

اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوقات کی اصل اور سب انوار کے نور میں جبکہ حضرت  
آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام بھی نہ تھے۔ (طب الغرانی مدح سید الانبیاء ص ۱)

كَانَ إِذَا تَبَسَّمَ فِي اللَّيْلِ أَضَاءَ  
النَّبِيتُ۔ (جواہر البحار ص ۱۲۱)

آپ جب رات کو مسکراتے تو گھر روشن  
اور منور ہو جاتا۔

جن کے آگے چرخ قمر جھللائے  
ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

۱۔ دیوبندیوں کے مشہور مولوی محمد میاں صدیقی جامعہ عربیہ لاہور والے لکھتے ہیں کہ علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی

چودھویں صدی ہجری کے اوائل کی ایک فاضل اور یگانہ روزگار شخصیت ہیں۔ نبی علیہ السلام کی ذات گرامی سے

آپ کو جو دلبہانہ عشق تھا۔ اُس کی حرارت آپ کی تحریر میں نمایاں ہے۔ یہ اسوۂ رسول سے عشق و محبت

کا اعجاز تھا جس نے آپ کے قلم سے ہزاروں صفات نبی علیہ السلام کی سیرت اور اخلاق حسنہ پر تحریر

کراتے۔ (شمال رسول ص ۱ مطبوعہ لاہور)

(فقیر ابو حامد محمد ضیاء اللہ قادری)

علامہ نبجانی علیہ الرحمۃ جواہر البحار شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ  
 أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا  
 ظِلَّ لِشَخْصِهِ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ  
 لِأَنَّهُ كَانَ نُورًا. (جواہر البحار ص ۵۸)

بے شک نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم مبارک  
 کا سورج اور چاند کی روشنی میں سایہ نہیں تھا کیونکہ  
 آپ کی ذات خود نور تھی۔

جواہر البحار شریف میں ہی فرماتے ہیں کہ  
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ نُورًا أَضَاءَ الْعَالَمِينَ. (جواہر البحار ص ۵۸)

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک نور تھے جن  
 کی روشنی سے سارے جہان روشن ہو گئے۔

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے!  
 ہر گل میں ہر شجر میں محسوس کا نور ہے

علامہ یوسف نبجانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب افضل الصلوات میں درود شریف  
 لکھا ہے جس میں حبیب کبریا، مالک ہر دوسرا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان القاب سے نذاکی ہے  
 جن سے علامہ نبجانی کا عقیدہ بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ يَا نُورَ الْحَقِّ يَا مِسْرَاجَ  
 الْعَوَالَمِ اِیْنِ اَسَ نُوْرُ حَقِّ۔ اسے جہانوں کے سراج۔ (افضل الصلوات ص ۱۶۹)

علامہ یوسف نبجانی علیہ الرحمۃ دلائل الخیرات کی شرح الدلالات الواضحات میں فرماتے ہیں۔  
 الْمَقْدَمُ الْمَخْلُوقَ نُورُهُ مِنْ  
 نُورِكَ قَبْلَ جَمِيعِ الْخُلُقِ۔

تمام مخلوق سے پہلے اُن (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم)  
 کا نور مبارک اے اللہ تیرے نور سے پیدا  
 کیا گیا ہے۔

علامہ نبجانی اسم شریف الفاتح کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ  
 اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورُهُ

اللہ تعالیٰ نے جو چیز سب سے پہلے پیدا فرمائی، وہ

علامہ نبجانی نے وسائل الاصول میں بھی اپنا عقیدہ اس طرح بیان فرمایا ہے۔ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُورًا فَكَانَتْ إِذَا مَشَى بِالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ  
 لَا يَظْهَرُ لَهُ ظِلٌّ. (وسائل الاصول ص ۵۸)

زقیق قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ



وَمِنْهُ خَلَقَ الْخَلَائِقَ كُلَّهُا۔  
(الدلائل والنعمات مشہد برماشیہ دلائل الخیرات ص ۵۸)

اُن کا نور مبارک تھا اور اُن کے نور مبارک سے  
کل مخلوق کو پیدا فرمایا۔

علامہ دحلان مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

أَوَّلُ الْخَلْقِ نُورُهُ كَانَ قَدَمًا  
حَلَّ نُورُهُ لَهْ بِظَهْرِ أَبِيهِ

مِنْهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ ثُمَّ وَثَمًا  
آدَمَ ثُمَّ فِي كِرَامِ بَنِيهِ

(افضل الصلوات ص ۲۵)

ساری مخلوقات سے پہلے آپ کا نور ہے وہ قدیم تھے اور انہیں سے رحمن کا عرش معلق اُس  
جگہ ہے۔ ان کا نور مبارک حضرت آدم علیہ السلام سے ان کے والد ماجد حضرت عبدالقادر جیلانی  
شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

کلمے کہ چرخ فلک طور اوست ہمہ نور ہا پر تو نور اوست !  
آپ ایسے کلام کرنے والے ہیں کہ چرخ آسمان آپ کا طور ہے سب نور آپ کے نور مبارک  
کا عکس ہیں۔ (بوستان فارسی ص ۱۷ مطبوعہ دہلی)

علامہ عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

فَصَلَّى اللَّهُ عَلَى النُّورِ كَزَوْشِدِ نُورِ بَابِ بَدَا  
زَمِينَ وَرَحَبِ أَوْسَاكِنِ فَلَكَ دَرِ عَشَقِ أَوْ شِيدَا (کلیات جامی)

اے علامہ احمد ذہبی دحلان علیہ الرحمۃ وہ شخصیت ہیں جن کے متعلق دیوبندیوں کے مقتدر مولوی عاشق الہی میرٹھی نے  
بھلا ہے کہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے پہلے سیرج جو کہ فرض تھا پر بعد میں شیخ المشائخ مولانا الشیخ احمد دحلان  
مفتی شافعیہ سے روایت و اجازت حدیث حاصل کی۔ (تذکرۃ التخلیل ص ۱۸)

شیخ فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | جن کی کتب پند نامہ اور منطق الطیر درس نظامی میں پڑھائی جاتی ہیں کا عقیدہ بھی

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کا تھا۔ جیسا کہ دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت اور سیکانہ صلی نے ان کے یہ اشعار اپنی کتاب عقائد الاسلام میں درج کیے ہیں ان سے عیاں ہے۔

آفتاب شرع و دریا نئے یقین! نور عالم رحمتہ للعالمین! ۱  
آنچہ اول شد پدید از حبیب غیب بود نور پاک او بے ہیچ ریب  
(عقائد الاسلام ص ۷۷)

علامہ محمد غفریم الماکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ محمد غفریم بن محمد الداعری المالکی الاشعری علیہ الرحمۃ فَاَنْقَذَهُمْ نُوْرُ

يَدُلُّ وَيَكْلَسُ شُرَكَاءُ تَشْرِيحُ كَرْتِے ہوئے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔  
فَاَنْقَذَهُمْ خَلَصَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ نُوْرُ  
الَّذِي هُوَ جِسْمُهُ اِذْ مِنْ اَسْمَاءِ  
النُّوْرِ قَالَ تَعَالَى قَدْ جَاءَكُمْ  
مِنْ اَمَلِهِ نُوْرٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ وَ  
فِي الْحَدِيثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُرَى  
لَهُ ظِلٌّ فِي شَيْءٍ وَلَا تَمَيُّدٌ لِّ  
ذَلِكَ النُّوْرِ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ  
وَيَكْلَسُ يُحْفَظُهُمْ مِنَ الضَّلَالَاتِ  
وَالزَّوْجِ الْمُحْمَوْدِ بِذَلِكَ النُّوْرِ  
(النوافل العطرية ص ۱۹ مطبوعہ مصر)

وہ نور جس کا جسم ہی نور ہے نے ان کو ظلمات اور تاریکیوں سے نجات دلائی۔ کیونکہ اس کے اسماء شریفہ میں سے نور ان کا اسم شریف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آئی ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ بیشک رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ سوچ اور چاند کی روشنی میں نظر نہیں آتا تھا۔ یہ اس کے نور ہونے کی دلیل ہے اور وہ نور صراط مستقیم کی راہ دکھاتا ہے۔ گمراہ اور ردی چیزوں سے حفاظت کرتا ہے جو اس نور سے ہٹ جاتی ہیں۔

علامہ محمد غفریم علیہ الرحمۃ النوافل العطرية فی عل الغاۃ العیشیۃ فی مدح خیر البریۃ میں  
کُلُّ ضِیَاءٍ دُونَهُ فَهُوَ دَهْمَةٌ!

## بَكَدَا وَبَقَاعُ الْأَرْضِ ظُلْمٌ وَظُلْمَةٌ

شعر کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ  
فَكَانَ ضِيَاءُ دُونَهُ دُونَ ذَلِكَ النُّورِ  
الْكَاثِنِ فِي الْمَدِينَةِ فَهُوَ ضِيَاءُ دَهْمَةٍ  
ظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ السَّوَادِ بَدَا ذَلِكَ  
النُّورُ الْمُسَمَّى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
پس ہر روشنی اس نور جو مدینہ منورہ میں جلوہ افروز  
سے لگے آگے بالکل ہیچ ہے۔ وہ نور جو ظاہر ہوا  
ہے اس کا نام نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔  
(النوافل العشریہ ص ۲۳-۲۴)

علامہ غفرلہ علیہ الرحمۃ ہوا العبدُ حَقَّاقَتِ رَيْتُهُ جَنَائِدُ کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ ہوا  
كَانَ بَنِي وَقْتُ الْإِسْمَاءِ عِبْدًا نُورًا خَالِصًا بِرُوحِ عَالَمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَعَالَى  
کے عہد میں آپ معراج کی شب خالص نور عہد تھے۔ (النوافل العشریہ ص ۲۵-۲۶)  
نیز فرماتے ہیں کہ تَسْرِيَتْ الدُّنْيَا بِنُورِ مُحَمَّدٍ تمام دنیا نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم کے نور پاک سے زینت حاصل کی ہے۔ (النوافل العشریہ ص ۲۷)

قصیدہ میں بھی علامہ محمد غفرلہ علیہ الرحمۃ نے اپنا عقیدہ  
سعد السعوی مدح سید الوجود اس شعر میں بیان فرمایا ہے۔

نُورٌ تَكُونُ قَبْلَ نَشَاةِ آدَمَ!  
صَحَّتْ نَبْوَتُهُ وَتَامَ رَسُومُهُ

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور پاک  
موجود تھا نیز آپ کی نبوت اور رسوم ثابت تھیں۔ (النوافل العشریہ ص ۲۸)

يَا سَابِقًا لِلْخَلْقِ طُودًا نُورًا  
يَا ذَا الَّذِي أَحْيَا الْأَنَامَ قُدُّومُهُ

اے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب مخلوق سے پہلے آپ کا نور تھا۔ اے وہ  
ذات جس کے آنے کی وجہ سے لوگ زندہ ہو گئے۔ (النوافل العشریہ ص ۲۹)

علامہ محمد نور بخش قبستانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ  
كَانَ جِسْمُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
مُنَوَّرًا بِنُورِ نَبِيِّ الْإِسْلَامِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
کا



جسم شریف منور تھا۔ (شجر الاولیاء ص ۱)

علامہ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | قَتْلُ أَحْمَدَ نُورًا عَظِيمًا  
تَلَا لَأَعْنِي جَبَاهُ السَّاجِدِينَ

احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نورِ عظیم منتقل ہو کر سجدہ کرنے والوں کی پیشانیوں میں چمک اٹھا۔  
(المقامات السندیہ ص ۱۲، مسالك الحنفیہ ص ۲۵، الدرر المنیفة ص ۱۳)

علامہ فہامہ ابوالفتح محمد بن عبد الکریم بن ابی بکر احمد اشہرستانی  
علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جس سے ان کا عقیدہ واضح ہوتا ہے۔

”نور محمدی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت مبارک سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پشت  
مبارک میں منتقل ہوا۔ پھر وہ نور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں جلوہ فگن ہوا۔ یہاں تک کہ  
وہ نور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچا۔ اور اسی نور مبارک کو ہاتھی نے سجدہ کیا۔ وَبِزَكَاةِ  
ذَٰلِكَ النُّورِ دَفَعَ اللَّهُ تَعَالَى شَرَّ أَبْرَهَةَ“ اور اسی نور محمدی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے  
ابرحہ کا شر دفع کر دیا۔ (کتاب الملل والنحل للشمہرستانی ص ۲۳۸، مسالك الحنفیہ ص ۲۱۰، الدرر المنیفة ص ۱۳)  
التعظیم والمنفۃ ص ۵۵)

علامہ محمد بن علی الصبان علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | اِنْتَقَالَ النُّورُ الَّذِي كَانَ فِي دَجْوِهِ  
عَبْدُ اللَّهِ وَالِدُهُ إِلَى وَجْهِهَا حَضْرَتُ

عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک میں جو نور محمدی تھا وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ  
کے چہرہ مبارک میں منتقل ہو گیا۔ (اسان الراغبین علی حاشیہ نور الابصار ص ۱)

شاہ عبد الرحیم دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد ماجد  
حضرت شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی رحمۃ

۱۔ فخر الاولیاء ابراہیم میر سیاکوٹی شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق رقمطراز ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے  
والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو عام عامل اور ولی کامل تھے۔ (سراج النبویہ ص ۲۵) ابراہیم میر نے  
یہ بھی لکھا ہے کہ شاہ عبد الرحیم صاحب علوم شریعت میں کامل ہونے کے علاوہ طریقت باطن میں بھی صاحب کمال تھے۔

اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پس ظہور جمیع اسماء اسما متقابلہ چوں ہادی و مضل و معطل مانع معز و مذل و  
 باسط و قابض و رافع مناقض و اسماء غیر متقابلہ و جمیع حقائق مختلفہ و جمیع افراد مستعدہ از اعلیٰ و ادنیٰ  
 و نفیس و خسیس از عرش تا بفرش و ملائکہ علوی و جنہ سفلی ہمہ ناشی لذلہا حقیقت محمدی است  
 و قول رسول مقبول علیہ السلام اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِيْ خَلَقَ اللّٰهُ مَا خَلَقَ  
 اللّٰهُ نُورِيْ وَقَوْلُ لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتَ الْاَفْلاَكَ وَنَعْتُهُ لَوْلَاكَ  
 لَمَّا اَظْهَرْتَ الزُّبُوْبِيَّةَ پس تمام اسماء جو کہ اسماء متقابلہ میں سے ہیں کا ظہور ہونا جس  
 طرح ہادی مضل معطل مانع معز مذل باسط قابض رافع مناقض اور اسماء غیر متقابلہ اور  
 تمام حقائق مختلفہ اور تمام افراد مستعدہ اعلیٰ ادنیٰ نفیس اور خسیس عرش سے فرش تک اور  
 ملائکہ علوی اور سفلی جنات تمام اس حقیقت محمدی سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِيْ وَخَلَقَ اللّٰهُ مَا خَلَقَ  
 اللّٰهُ نُورِيْ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے جو  
 پیدا کیا میرے نور سے اور فرمان الہی ہے کہ لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتَ الْاَفْلاَكَ اگر آپ  
 نہ ہوتے تو میں کائنات کو بھی پیدا نہ فرماتا اور ان کی تعریف میں ہی ہے کہ لَوْلَاكَ لَمَّا  
 اَظْهَرْتَ الزُّبُوْبِيَّةَ آپ اگر نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کا اظہار نہ فرماتا۔  
 (الغاسر رحمیہ ص ۱۳)

اب اس شخصیت کا عقیدہ پیش کیا جاتا ہے جو دیوبندیوں اور ولایتیوں کی بھی متفقہ شخصیت

(بقیہ صفحہ ۱۳۱)

اور صاحب کرامت اولیاء اللہ میں تھے۔ (تاریخ الہدیت ص ۱۳) آپ اپنے زمانہ میں فضیلت علمی کے ساتھ ایک مقدس  
 بزرگ مانے جاتے تھے۔ (تاریخ الہدیت ص ۱۳)

سہ الغاسر جیمہ غیر متعین ولایتیوں کے نزدیک بہت مستند کتاب ہے۔ دیکھئے فخر الوہاب بیہ ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی  
 کتاب سرجامنیہ اذکرہ پر الغاسر جیمہ کو حجت قرار دیتے ہوئے اس کے حوالہ جات سے عبارتیں نقل کی ہیں۔  
 (فقیر الہامد محمد ضیاء اللہ القادی غفرلہ)

ہیں۔ بلکہ سردار الوہابیہ مولوی شہارشد امرتسری نے ان کی شان میں ایک منقبت المحدث امرتسری میں پہلے صفحہ پر نمایاں حروف میں شائع کی ہے جس میں آپ کی امامت۔ مجددیت۔ قرآن دانی۔ حدیث فہمی کا اقرار کرتے ہوئے لکھا ہے۔

پاکباز و خوشخصال و باکمال و خوش کلام  
جس کا نور جاوداں جہان دل و روح و مانع  
جس کا سینہ دولتِ عظیم لدنی کا امین  
جس کو کہیے رندِ میخوارِ حدیثِ مصطفیٰ  
گنجِ فیضانِ خدائے پاک کا سایہ دار  
(اخبار اہل حدیث امرتسر ۱، ۱۹ جون ۱۹۴۱ء)

وقت کا اپنے مجدد وقت کا اپنے امام  
ہند میں جس نے جلایا علم و عرفان کا چراغ  
جس نے سمجھائے نکاتِ دین ختم المرسلین  
جس کے دم سے تازہ گوارِ حدیثِ مصطفیٰ  
چشمِ حق بین میں قرونِ اولیں کی یادگار

شاہِ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ  
القوی اپنے قصیدہ الطیب النغم میں

شانِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والسلام بیان کرتے ہوئے اپنا عقیدہ بیان کرتے ہیں۔

وَقَدْ كَانَ نُورُ اللَّهِ فِيْنَا مُهْتَدِي  
وَصَمَّامٌ تَذْمِيْبٍ عَلَى كُلِّ نَاكِبٍ

اور وہ ہم میں اللہ تعالیٰ کے نور تھے ہدایت یافتہ اور ایسی توار تھے جو ہر سرکش کو ہلاک

۱۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق نواب صدیق حسن بھوپالوی غیر متعین کے سرخیل لکھتے ہیں کہ اگر وجود او در صدر اول در زمانہ ماضی میبود امام الائمہ و تاج المجتہدین شمرده میبود (اتحاف النبلاء ص ۴۳)  
سردار الوہابیہ شہارشد امرتسری لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ نے تمام عمر قرآن پاک کے ایک ایک نقطہ کی تفسیر و معانی کی تحقیق اور چھان بین میں صرف کر دی۔ (المحدث امرتسر ۴، اکتوبر ۱۹۴۱ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب کے خدا تعالیٰ نے ہندوستان پر خاص فضل کیا اور اسے ان (وہابیوں) کے لیے مایہ ناز اور جائے فخر بنایا۔ (المحدث امرتسر ۱۲، جون ۱۹۴۱ء) نیز ابراہیم میر نے شاہ ولی اللہ کو نعمت الہی لکھا ہے (المحدث امرتسر ۱۲، جون ۱۹۴۱ء) امام الوہابیہ والدیانہ اسماعیل دہلوی قسطل نے شاہ ولی اللہ (باقی صفحہ پر)



کرنے والی تھی۔

(اطیب النعم ص ۱۲)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز محدث

دہلوی بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور مانتے تھے۔ لکھتے ہیں کہ در وقت تولد ایشان نور

(بقیہ صفحہ ۱۳۳) کے متعلق یہ القاب لکھے ہیں۔ قطب المحققین۔ فخر العرفاء والکاملین! علم ہم با اللہ الشیخ ولی اللہ۔  
 (صراط مستقیم ص ۱۲) اشارہ امرتسری نے لکھا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب ہم سب ائمہ بیان ہند کے اُستاد اعلیٰ ہیں۔  
 (المحدث امرتسر ص ۱۲) فروری ۱۹۳۷ء غیر قلعہ دہلیہ کے مولوی اشرف سندھو بلوکی داسے رقمطراز ہیں کہ ائمہ  
 شاہ (ولی اللہ) کو ہندوستان میں مسلک اہلحدیث کا مجدد و اعظم اور مکیس اول سمجھے جاتے ہیں۔ (تاریخ تعلیم ص ۱۵)  
 سندھو مولوی نے شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کو حجۃ اللہ علی الارض لکھا ہے (تاریخ تعلیم ص ۱۴) دہلیوں کی اہلحدیث  
 کانفرنس کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ اس صدی میں حضرت حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ علیہ نے قرآن و حدیث کے  
 درس و تدریس کا سلسلہ جاری کیا جس سے تمام ہندوستان بلکہ بلاد عربیہ و ممالک اسلامیہ فیض یاب ہوئے اس  
 وقت تمام ہندوستان میں جس قدر محدثین کی سندیں ہیں ان سب کا سلسلہ روایت حدیث قریب قریب  
 شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہی پر منبہی ہوتا ہے۔ (المحدث امرتسر ۲۱ اپریل ۱۹۴۴ء) مولوی داؤد  
 غزنوی رقمطراز ہیں کہ ہندوستان میں حضرت شاہ ولی اللہ کی برکت سے مسلک محدثین کی اشاعت ہوئی حضرت  
 شاہ صاحب نے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے ذریعہ محدثین کے مسلک کی وضاحت اور اسے پسندیدہ  
 مسلک بیان کرنے میں شاہ صاحب اپنا پورا زور و قلم صرف کیا۔ (الاعتماد لاہور ص ۲۵ جنوری ۱۹۵۹ء) دہلیہ کے  
 مشہور مولوی محمد دہلوی اپنے اخبار میں لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کا سارا خاندان سب اہلحدیث  
 خیال کے تھے۔ جو کچھ ان حضرات کے ذریعہ سے منتقل کو نامزدہ پہنچا وہ یہ ایک نامعلوم ہے اخبار محمدی دہلی ص ۱۲  
 یکم ستمبر ۱۹۳۸ء تبیینی جماعت، جو کہ دیوبندیوں دہلیوں کی ہی جماعت ہے، کے مولوی ذکریا سہارنپوری  
 نے شاہ ولی اللہ کو شیخ المشائخ اور قطب الارشاد وغیرہ القاب لکھے ہیں و فضائل و رو و شریف ص ۱۵  
 مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب بڑے درجہ کے شخص ہیں۔ (حسن العزیز ص ۴۶)  
 قصص الاکابر ص ۱۱۱ الاعتماد میں ہے کہ شاہ صاحب اور ان کے خاندان کی برکت سے ہندوستان میں علم حدیث  
 (باقی صفحہ ۱۳۳)

مشعشع شد کہ بہ سبب آں شہر ہائے شام ماورائشاں را نمودار شد۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت ایک نور چمکا۔ جس کے سبب آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ملک شام کے شہر آشکارا ہو گئے۔ (تفسیر عزیزی ص ۱۹ ج ۲)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ العالی نے سرکہ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی شان میں یہ شعر لکھ کر بھی اپنے عقیدہ کا اظہار فرمایا۔

(بقیہ صفحہ ۱۳۴) کا چرچا ہوا۔ اور محدثین کے مسلک کی اشاعت ہوئی۔ (الاعتصام ص ۲ جنوری ۱۹۵۹ء) دہلیہ کے مشہور اسکالر ابو یحییٰ امام خاں نوشہری لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ نے دین کو دنیائے اسلام کے سامنے پھر اسی طریق کے مطابق آشکارا کیا جو محدثین کرام کا شعار تھا۔ آپ نے ترویج حدیث کے لیے وہ راہیں اختیار کیں جن پر امن سے پہلے بلکہ ان کے معاصر ہندوستانی علماء کی توجہ نہ ہو سکی۔ (ہندوستان میں اجمہدیت کی علمی خدمات ص ۱۱) ابراہیم میر سیالکوٹی نے آپ کو بلا نزاع بارہویں صدی کا مجدد لکھا ہے۔ (نواب صدیق حسن نے بھی تجدید لکھا ہے۔ (تاریخ اجمہدیت آثار اجمہد ص ۱۱۱)

امام الوابیہ الدیابہ اسماعیل دہلوی قیتل نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق ہندو جہذیل القاب لکھے ہیں۔ ہدایت مآب۔ قدوہ ارباب صدق و صفا۔ زبدۃ اصحاب فنا و بقا۔ سید العلماء۔ سند الاولیاء۔ حجتہ اللہ علی العالمین۔ وارث الانبیاء والمرسلین۔ مرجع ہر ذلیل و عزیز۔ مولانا دمرشدنا الشیخ عبدالعزیز متع اللہ المسلمین بطول بقائہ واعزنا و سائر المسلمین بمجدہ و علائہ (صراط مستقیم فارسی ص ۱) دہلیہ نجد کے دہلی کانفرنس کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب (علیہ الرحمۃ) کا حلقہ درس حدیث بہت وسیع تھا۔ آپ کے بزرگ تلامذہ نے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ہندوستان و بیرون ہند گوشہ گوشہ میں علم حدیث پھیلا یا۔ (اخبار اجمہدیت امرتسرگ ۲۱ اپریل ۱۹۴۳ء) فخر الوابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی نے شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کی بارگاہ مصطفیٰ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا حضوری لکھا ہے۔ (سراج منیر) ابراہیم میر نے یہ بھی لکھا ہے کہ استاد البند حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کی دقیقہ شناسی اور حکمت رسی مسلم کل ہے۔ (دائع البیان ص ۲) دہلی مولوی اشرف سندھو نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو شمس البند لکھا ہے (ایضاً التعلیہ ص ۱) دہلیہ کے مولوی ابویحییٰ امام خاں نوشہری رقمطراز ہیں کہ شاہ عبدالعزیز صاحب کی علمی و روحانی سرگرمیاں محض قال و حال تک ہی محدود نہیں بلکہ مسلمانوں کی عام رہنما کا خیال بھی ہر وقت دامن گیر ہے۔ (ہندوستان میں اجمہدیت کی علمی خدمات ص ۱)





نور احمد سے منور ہے دو عالم دیکھو دیکھتے ہو نور شید کی تنویر عبث  
(گلزار معرفت ص ۷)

روشنی عرش نور لامکاں شیخ بزم عالم کون و میکان  
(مثنوی تحفۃ العشاق ص ۷)

چہرہ تاباں کو دکھلا دو مجھے تم سے اے نور حسد افریاد ہے  
(نالہ آمد غریب ص ۲۲)

سب دیکھو نور محمد کا سب بیچ ظہور محمد کا جبریل مقرب خادم ہے سب جا مشہور محمد کا  
(نالہ آمد غریب ص ۲۲)

**علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کا عقیدہ** | مصوٰر پاکستان علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ جو کہ اعلیٰ درجہ کے مفکر اور بلند پایہ شاعر تھے جس کو حکیم الامت اور شاعر مشرق کے معزز القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ اپنے پیارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور ہونے کے متعلق اپنا عقیدہ ان اشعار میں پیش کرتے ہیں۔

چو خود را در کنار خود کشیدم بہ نور تو مت م خویش دیدم  
(ارمغان حجاز ص ۷)

۱۔ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ صحیح العقیدہ اہلسنت و جماعت تھے جیسا کہ ان کی کتابوں کے مطالعہ سے عیاں ہے۔ نیز اولیاء الرحمن علیہم الرضوان کے بہت زیادہ معتقد تھے۔ اور مزارات پر حاضری دیتے تھے۔ نیز سلسلہ عارفانہ سے منسلک تھے جیسا کہ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے سلیمان ندوی کی طرف ایک خط میں اس سلسلہ میں بیعت یعنی قادی ہونے کا ذکر کیا ہے جو کہ اقبال نامہ طے حصہ اول میں راج ہے۔

غیر مقلدین و مابی حضرت کے مولوی شہداء احمد تسری علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کے بارے لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر اقبال مرحوم پنجاب کے اعلیٰ درجہ کے مفکر بڑے پایہ کے شاعر اور عقیدہ مومند تھے۔ (اہمیت امر سرگرم ۱۳ فروری ۱۹۳۱ء) غیر مقلدین کے مولوی عبد المجید سوہبڑی علامہ اقبال کے متعلق لکھتے ہیں کہ انہوں نے فرمودہ خدا اور کفایت رسول کے معنی سمجھائے۔ (سیرت ثنائی ص ۷)

بنور تو برائے روزِ نگہ را کہ بنیم اندرونِ ہر دہ را

(ارمغانِ حجاز ص ۱۷)

عرب خود را بہ نورِ مُصطفیٰ سوخت

چراغِ مژدہ مشرق برافروخت

(ارمغانِ حجاز ص ۱۷)

یا ز نورِ مُصطفیٰ اُورا بہا است

یا سیزدہ اندر تلاشِ مُصطفیٰ است

(اسرارِ رموز ص ۱۹)

علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نظم فریادِ اُمت میں بارگاہِ نبوی میں فریاد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ  
چشمِ ہستی صفت دیدہ اعلیٰ ہوتی دیدہ کُن میں اگر نور نہ ہوتا تیر

(باقیاتِ اقبال)

میاں محمد صاحب جہلمی علیہ الرحمۃ | میاں محمد صاحب کھڑی شریف والے جو کہ مشہور و معروف  
کتاب سیف الملوک کے مصنف بھی ہیں اور مقامِ ولایت

میں بھی آپ کا بہت ادنیٰ مقام ہے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا تذکرہ  
عجیب دلکش انداز میں کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔

نور محمد روشن آہِ آدم جہد ہوں نہ ہوا اولِ اسخرد میں پسین اور ہول کھلایا  
کرسی عرش نہ لوحِ قلم سی نہ سوچ چن تاسے تھوں وی نور محمد ولما دیند اسی چپکارے  
ستجے نور اوسید نوروں اوسد نور حضوروں اُسوں تخت عرش اُطیا موسے نوں کوہ طوروں  
(سیف الملوک ص ۱)

قاری فیض کرام: مندرجہ بالا ہر سہ فرقہ (اہلسنت و جماعت، غیر مقلدین و بابی اور دیوبندی) کے  
مسلم مسند محدثین، مستشرقین اور سلف صالحین علیہم الرحمۃ کی مسند کتب سے آفتاب کی طرح عیاں ہو گئے  
ہے کہ حضراتِ نبی مکرم شفیع معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نور مانتے تھے۔ لہذا  
ہم کو بھی یہی عقیدہ رکھنا چاہیے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مَآرَاکُمُ  
اَلْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ۔ جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے  
نزدیک بھی اچھی ہے۔ (مجمع الزوائد ص ۱۱، مرقاۃ باب لا اعتصام۔ رد المحتار ص ۳۵ ج ۳۔)

جلد ۵۔ تفسیر مواہب الرحمن ص۔ کتاب الروح ص۱۸۔ اعلام للوقیعین ص۲۹ ج ۱ لابن قیم البدایہ والنہایہ ص۲۸ ج ۱۰۔ الزیلعی ص۱۳۳ ج ۴۔ ریاض النفرہ ص۱۹ ج ۱۔ کتاب الموفق ص۹۵ ج ۱۔ مستدرک ص۳ ج ۳۔ البدایہ و طالیسی ص۲۲۔ موطا امام محمد ص۱۸۔ سمعات فارسی للشاہ ولی اللہ ص۲۹۔  
 بُستان العارفین للسر قندی ص۹۔ عمدۃ التحقیق للشیخ ابراہیم المالکی ص۹۵۔ مجموعۃ الرسائل والمسائل للنجدی ص۲ ج ۱۔ اخبار المحدثات ص۳۔ ستمبر ۱۹۱۵ء۔ قرۃ العینین فارسی ص۳۳۔ مقاصد الحسنۃ  
 امام الوہابیہ مولوی شہار اللہ امرتسری بھی سلف صالحین کے عقیدہ اور روش پر چلنے کی تلقین کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ہم مسلمانوں کو عموماً اور اہل حدیثوں کو خصوصاً سلف صالحین کی روش اختیار کرنی چاہیئے۔ (المحدثات ص۳۷۔ راکت ۱۹۰۸ء)

بلکہ امام الوہابیہ کے نزدیک تو سلف صالحین کی روش کے خلاف چلنے والا بے دین اور گمراہ ہے۔ یہ فتویٰ امرتسری صاحب نے حاجی سیٹھ عبداللہ صاحب کو چین والوں کو خط میں لکھا کریں قرآن و حدیث اور سلف صالحوں کی روش ہے پھرنے والوں کو بے دین اور گمراہ جانتا ہوں۔ (اہل حدیث ص۳۷۔ فروری ۱۹۱۴ء۔)

لہذا اب سب حضرات کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ خدا کے پیارے محبوب۔ داناے غیوب دو عالم کے تاجدار۔ احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں۔ ورنہ مولوی شہار اللہ امرتسری کا فتویٰ بے دین اور گمراہ اُن پر چسپاں ہو گا۔

ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو تم آگے مانو یا نہ مانو!

## وہابیوں، دیوبندیوں کے اکابرین سے ثبوت

مفسرین عظام محدثین کرام اور سلف صالحین علیم الضوان کے عقائد آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ اب مسلک حق اہلسنت و جماعت کے عقیدہ نور کی تائید ان حضرات کے اکابرین کی کتب پیش کی جاتی ہے جو صرف ہٹ دھرمی اور ناماقبت اندیشی کی وجہ سے نور مصطفیٰ علیہ صلوٰۃ و تسلیمات کا انکار کرتے ہیں۔



## اسماعیل دہلوی قاتل

دہابیوں اور دیوبندیوں کے مشترکہ بزرگ اسماعیل دہلوی قاتل رکھتے ہیں کہ: "وجود باوجود انبیاء علیہم السلام بمشابه آفتاب عالم تاب است کہ چون نور او در تمام عالم منتشر شود لابد ظلمت شبینہ بدرود و آنچه در محاذات آفتاب بحجاب واقع است بتابش اوتابناک است و از ہمہ مراتب ظلمت پاک و آنچه اندرون خانہ ازد محجوب است بہر چند از نقش نور او محروم است اما تاریکی شب تا روز معدوم چہ نور لطیف او در رگ و ریشہ تاریکی در رسیدہ و او را از حد ظلمت محض برکشیدہ۔"

انبیاء علیہم السلام کا وجود باوجود آفتاب عالم تاب کی مانند ہے۔ جیسے کہ اس کا نور تمام جہاں میں پھیلتا ہے۔ تو لازمی ہے کہ رات کی تاریکی دُور ہو جاتی ہے۔ اور جو چیز آفتاب کے سامنے ننگی پڑی ہو تو اس کی تپش سے گر جاتی ہے۔ اور تاریکی سے پاک ہو جاتی ہے مگر جو چیز گھر کے اندر سورج سے پوشیدہ ہو۔ اس کے نور سے محروم رہتی ہے۔ رات کی تاریکی اس کے نور سے معدوم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا لطیف نور تاریکی کے رگ و ریشہ میں سرایت کر کے اُسے ظلمت کی مد سے نکال دیتا ہے۔ (منصب امامت فارسی ص ۱۲)

## نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی

دہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مفکر اور مجدد نواب صدیق حسن خاں صاحب بھوپالوی لکھتے ہیں کہ: "گفتہ کہ حلول نور محمدی در ہند بقیاس مساوات منطقی ثابت میشود چہ از روئے امارت صحیحہ نور محمدی در صلب آدم و دیعت بود و از جہین مہین رد میثافت پس روشن شد کہ مبدئ نور محمدی ہند است"

نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کے تعلق دہابیہ نجدیہ خارجیہ کے مولوی اسماعیل آف گوجرانوار لکھتے ہیں کہ: "وقت نظر و وسعت مطالعہ زہد و تقویٰ کے لحاظ سے ان کا مقام یقیناً بہت اونچا ہے اور فہم قرآن میں ان کا ذہن بے حد صاف ہے۔ بہت سے اکابر قدما سے بھی ان کی رائے صاحب معلوم ہوتی ہے۔ (حیات ابنی ص ۳۶-۳۷)"

دہابیہ کے مولوی اشرف سندھو لکھتے ہیں کہ نواب صدیق حسن خاں الحمدیث مسلک کے علمبرار ہیں اور وسیع النظر محقق ہیں۔ (تاریخ التعلیہ ص ۱۴۹) مولوی داؤد غزنوی کی زیر نگرانی شائع ہونے والا اقامت لاہور نے نواب صدیق حسن خاں شہناشاہ امرتسری، حافظ محمد لکھوی کو انیسویں صدی عیسوی کے اخیر اور بیسویں صدی (باقی اگلے صفحہ)

وَمُنْتَهَانِ آفَ عَرَبٍ وَكُنَّا بِذَاكَ لَلْهِندِ مُشْرِفًا وَفَضْلًا وَتَقَرُّرِ مَسَاوَاتِ اِيں  
اِسْتِ نُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حُلَّ اٰدَمَ وَاٰدَمَ حُلَّ بِالْہِنْدِ وَتَحْقِیْقِ اِيں قِیَاسِ وَکُتُبِ مَنْطِقِ بَایِدِ حِسْبَتِ  
كَانَتْ اِلَا دَمَ اَزْ مَنِّ الْہِنْدِ مُنْهَبَطًا..  
وَفِیْہِ نُوْرُ رَسُوْلِ اللہِ مَشْعُوْلُ !

کہا گیا ہے کہ نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا حلول ہندوستان میں منطقی مساوات  
سے ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ کی رو سے نور محمدی سیدنا آدم علیہ السلام پشت مبارک میں  
امانت تھا۔ اور ان کی پیشانی مبارک میں چمکا تو واضح ہو کہ نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی  
جلوہ افروزی ہندوستان ہے۔ اور آپ کی منتہا عرب شریف ہے۔ آپ کی بدولت اور واسطہ سے  
ہندوستان کو کافی شرف اور فضل ہے۔ اور اس مساوات کی تقریر یہ ہے کہ نور محمدی نے علی صاحبہ  
الصلوٰۃ والسلام آدم علیہ السلام کے ساتھ نزول فرمایا۔ اور منطق کی کتب میں اس قیاس کی تحقیق تلاش  
کر لو۔ ہندوستان کی زمین سیدنا آدم علیہ السلام کے نازل ہونے کی جگہ ہے۔ اور میں رسول مقبول صلی اللہ

(بقیہ صفحہ ۱۴۱) کے اوائل کے زمانہ کے اکابر اہم حدیث میں شمار کیا ہے۔ (الاعتصام ص ۶، دسمبر ۱۹۵۵ء) نواب صدیق حسن خاں  
آسمانِ بخت پر دینِ بُدلی کے وہ درخشندہ ستارے تھے جنہوں نے اپنی ضوفانیوں سے فسق و فجور کے گھنے اندھیرے  
میں انوارِ رحمت کا وہ اُجالا کیا۔ کہ اس سے ہزاروں نہیں لاکھوں بندگانِ الہی نے راہِ ستقیم پائی۔ (الاعتصام ص ۶۹، سچ  
۱۹۵۶ء) وہابیہ نجدیہ کے مشہور امام خلیل بن محمد الانصاری نے گوجرانواریں میں ولایتوں کی کانفرنس میں کہا کہ نامزد نامشر  
سنتِ سنیہ نواب صدیق حسن خاں..... یہ وہ مہستی ہے جو اپنے علم سے اتنی بلند پایہ ہے کہ نہ صرف پاکستان و  
ہند کے اہم حدیث ہی بلکہ عالمِ اسلامی کا ہر طالب علم اس مہستی کو ملی حیثیت سے جانتا اور مانتا ہے۔ اور آپ کی تصانیف  
کی تعداد دس بیس نہیں بلکہ صد ہے۔ (الاعتصام ص ۶۶، اکتوبر ۱۹۵۶ء) مولوی شہار اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ  
نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی پختے اہل حدیث تھے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۱۲۳ ج ۱)۔ ابویحییٰ امام خاں نوشہری  
لیکھتے ہیں کہ ہندوستان کے قدامتے اہم حدیث دو سامیں نواب صدیق حسن خاں صاحب کے تذکار  
تو رہتی دنیا تک تکریمِ عالم فراموش نہ کر سکے گی۔ (اخبارِ محمدی دہلی ص ۹، یکم مئی ۱۹۴۲ء)۔ بھوپالوی کو سردارِ  
اہم حدیث لکھا ہے۔ (اخبارِ محمدی دہلی ص ۵، ۱۵ جنوری ۱۹۴۲ء)

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک چمکنے والا تھا۔ (حظیرۃ القدس ص ۳۷)

مفسر الوابیہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی نے اپنی دوسری کتاب ہدایۃ السائل الی ادلة المسائل میں اسی مضمون کو ان الفاظ میں لکھا ہے: طلوع آفتاب نبوت و نیر اعظم رسالت اولاً از اُنق ہند بودہ ست زیر اکرم علیہ السلام اول انبیاست و چون نور نبوت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) در صلب آدم بود از دے با صلاب و غیر بتدیج از منہ منتقل شد ثابت گردید کہ مطلع نور محمدی و مبارک این فیض سردی بہند ست غایت و منہتی و مظہر وجود و معنوی و مجلائے ادعرب و کفی بالہند شرفاً و فضلاً و رکعب بن زہیر حیث قال ۔۔

ان الرسول لنور لیستضاء بہ مہند من سیوف اللہ مسلول جوہری گفتمہند تیغ ساختہ از آہن لطیفہ از ان خاطر میر آزاد بگرامی ست گو یاندا باذان ملت حنیفیہ و ضرب نوبت دولت محمدیہ اولاً از سر زمین ہند بودہ میر آزاد در خزانہ عامرہ گفتمہ استنباط عجی کہ کردہ ام کہ حمل نور محمدی در ہند بقیاس مساوات منطقی ثابت می شود و تقریر قیاس این ست نور محمد حمل بادم و آدم مل بالہند نور محمد مل بالہند و تحقیق این قیاس از کتب منطوق باید جست۔

ہدایۃ السائل الی ادلة المسائل ص ۲۱۶ مطبوعہ دہلی

نواب صدیق حسن بھوپالوی غیر مقلد وہابی نور محمدی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا سینا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پشت و پشت منتقل ہونے کا اقرار اور تمام شکوک و شبہات کو دور رکھنے کا تذکرہ اپنی دوسری کتاب حج الکرامۃ میں بھی اس طرح کر رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

شک نیست کہ نور نبوت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) اول در صلب آدم بود و بعدہ در صلاب آباء و ارحام انہاست انتقال پذیر رفتہ تا آنکہ از عبد اللہ بن عبد المطلب در منہ ظاہر گردید و این نیز یکے از فضائل بعیدہ ہند است و نسیم با قبل ۔

کانت لآدم ارض الہند منہبطا! و فیہ نور رسول اللہ مشعول!

(حج الکرامۃ فی آثار القیامۃ ص ۱۱)



وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مفسر اور مجدد و نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی ہی اشعار لکھتے ہیں۔  
 يَكْفِيهِ فِي وَصْفِ الْمَكَانَةِ أَنَّهُ سَبَبٌ لِعَلْقِ الشَّيْءِ وَنَسَمَاءِ  
 نُورِ الْهَيْ تَجَلَّى رَحْمَةً حَتَّى أَنَا رَحْنَادِ سِ الْغَبْرَاءِ  
 نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقامِ علو و مرتبہ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ زمین و آسمان  
 کے پیدا کرنے کے سبب ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نور اور رحمت کی تجلی ہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے  
 اندھیروں کو روشن فرمادیا۔ (نفع الطیب ص ۶)

جو کہ وہابیہ نجدیہ کے سردار شیخ الاسلام مجتہدین لکھتے ہیں کہ:  
**ثنا اللہ ام تسری** ہمارے عقیدہ کی تشریح یہ ہے کہ رسول خدا علیہ السلام خدا

لے مولوی ابراہیم میرسیا کوٹی کہا کرتے تھے کہ ثنا اللہ کو ربہ ذوالجلال نے علم لدنی سے نوازا ہے۔ (نقوش  
 ابوالوفاء ص ۱) مولوی ثنا اللہ ام تسری کی ایک ایک تصنیف معلومات کا خزینہ اور اسلوب و انداز کی پاکیزگی کا  
 گنجینہ ہے۔ (الاعتماد ص ۲۲ فروری ۱۹۵۶ء) احسان الہی ظہیر نے لکھا ہے کہ (ثنا اللہ) بلاشبہ بزرگ ہندو  
 پاک میں اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے وکیل اور سب سے بڑے محافظ و مدافع تھے۔ (نقوش ابوالوفاء ص ۱) وہابیوں  
 کے مولوی ابوسعود قمر باری نے ثنا اللہ ام تسری کو اس صدی کا مجدد لکھا ہے۔ (فتاویٰ ثنا اللہ ص ۱ ج ۱) مولوی  
 داؤد راز ثنا اللہ صاحب ام تسری کے متعلق لکھتے ہیں کہ دین پرورائے ثنا اللہ عالی مقام، اے فقید وقت اے گنجینہ علم و عمل  
 (فتاویٰ ثنا اللہ ص ۲ ج ۱) اے سیما آپ کے دم سے یہ کھیتی ہے بری، اے فقید وقت اے گنجینہ علم و عمل  
 (فتاویٰ ثنا اللہ ص ۳ ج ۱) سیرت ثنائی ص ۱۲) اے محدث اے مناظر اے صحابہ کے مثل (سیرت ثنائی ص ۱۳)  
 ثنا اللہ ام تسری کو تفسیر میں مفسر ابن جریر اور امام رازی کا ثانی اور حدیث میں ابن حجر عسقلانی کا ثانی لکھا ہے (نقوش  
 ابوالوفاء ص ۱) سیرت ثنائی ص ۱۲) حضرت اسلامہ ام تسری کی ذات گرامی اپنے زمانہ اور قرن میں ایسی خصوصیتیں لکھتی  
 تھی کہ ان کی نظیر و مثال رجال المسببین ہند اور پاکستان میں موجود نہیں۔ (الاعتماد ص ۱۰ ستمبر ۱۹۵۹ء) حضرت  
 مولانا ثنا اللہ صاحب ام تسری ہندوستان میں جماعت اہلحدیث اور مسلک اہلحدیث کے عظیم داعی تھے۔ انہوں  
 نے احیاء اسلام اور احیاء ملت کے لیے جو شاندار جدوجہد کی اور جو کارنامے نمایاں سرانجام دیئے ان کی مثال نہیں ملتی۔  
 (الاعتماد ص ۱۵ جون ۱۹۶۲ء) وہابیہ کے خالکد بڑی لکھتے ہیں کہ علوم دین کے نگار تھے ثنا اللہ باقی اگلے سفر پر

کے پیدا کیے ہوئے فور میں۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ مطبوعہ ممبئی)

مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنی معرکہ آلا کتاب 'ترکِ اسلام' میں لکھتے ہیں کہ

سلام اس نور رب العالمین پر سب اُس کی آل اور اصحابِ دین پر

(ترکِ اسلام ص ۱۳ مطبوعہ امرتسر)

جو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور وہابیوں کی بڑی پسندیدہ

اور یادگار کتاب ہے۔ میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو الزارِ حق

شمعِ توحید

کی ضیاء لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

اطاعت سے اس کی ہوا شمسِ روشن وہ الزارِ حق کی ضیاء ہو کے آیا!

(شمعِ توحید ص ۱۴ مطبوعہ امرتسر)

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے جاری کردہ مشہور اخبارِ اہلحدیث امرتسر کے ٹائٹل پیج پر چھوڑ

بقیہ صفحہ ۱۴۱) ادب کے قلم ذخار تھے ثناء اللہ۔ جہاں میں مایہ مدفزان کی ہستی تھی + وقار و نماز کے کہار

تھے ثناء اللہ (الاحقاص ص ۲۵، اکتوبر ۱۹۵۶ء) مولوی ثناء اللہ امرتسری..... کی مصنفات کا چارہ انگ

عالم میں مشہور ہے۔ اس حقیقت کو کون نہیں جانتا کہ ان کی ایک ایک تصنیف معلومات کا خزانہ ہے۔ (الاحقاص

ص ۲، فروری ۱۹۵۶ء) مولوی عبد العظیم عید آبادی وہابی لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ ایک روشن خیال اور زمانہ کی

رفتار سے واقف اور ایک اسخ الاعتقاد اہلحدیث کے بیڑ میں۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۱۵، جنوری ۱۹۱۵ء) وہابیہ کے

مولوی عبداللہ ثانی امرتسری لکھتے ہیں کہ وہ مجسم وفا اور سراپا ثنائیہ جس کا مجموعہ ابو الوفا ثناء اللہ ہے۔ (اہلحدیث امرتسر

ص ۲۹، مئی ۱۹۳۶ء) مولوی ابراہیم میرسیا کوٹی لکھتے ہیں کہ مجھے شاہجہان عینی دولت حاصل ہو تو میں مولانا ثناء اللہ

امرتسری کو موتیوں اور جواہرات سے تولوں۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۲۵، فروری ۱۹۴۷ء) مولوی ثناء اللہ امرتسری

اپنے متعلق خود لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھے اتنا علم دیا ہے کہ میں ہر ایک مسئلہ کو قرآن و حدیث کی دلیل سے سمجھ سکتا ہوں۔

(اہلحدیث امرتسر ص ۳۰، مئی ۱۹۴۱ء) ثناء اللہ امرتسری کو شمعِ توحید نامی کتاب میں محفوظ طریقت، مجمع اصناف،

مغز، محدث، فقیہہ لکھا ہے۔ (شمعِ توحید ص ۵)

لے فخر الوابیہ ابراہیم میرسیا کوٹی اخبارِ اہلحدیث امرتسر کو اخبار گوہر بار لکھا کرتے تھے۔ دیکھئے (باقی اگلے صفحہ)

پُر نور نور شافع یوم النور محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں ایک نعت شریف عرب کا چاند جو کہ دہابی مولوی علی شاہ جامپوری کی لکھی ہوئی ہے شائع کی ہے جس میں سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والہیات والتسلیمات کو نور مستقیم کرتے ہوئے اس نور کی ضیاء پاشی کا ذکر خیر اس انداز میں کیا ہے۔

اُسی کے آسماں پر اک ضیاء گستر قمر چمکا  
کہ جس کی نور پاشی سے جہاں بھر دبر چمکا (المحدثات مرتبہ ۲۶ جون ۱۹۳۶ء)  
اسی اخبار المحدثات مرتبہ میں مولوی محمد خلیل خاں جو پوری دہابی نے سردار الوہابیہ شہنشاہ  
امرتسری کے اخبار المحدثات کی تعریف کرتے ہوئے نور مصطفیٰ کا اقرار اس طرح کیا ہے۔ اور اس نظم  
کو سردار الوہابیہ شہنشاہ مرتبہ نے ٹائٹل پیج پر شائع کیا ہے۔ نظم کا مصرعہ یہ ہے۔  
عز جبکہ نور مصطفیٰ سے منور لکن المحدثات (المحدثات مرتبہ ۱۲ اگست ۱۹۳۶ء)  
جو کہ مولوی شہنشاہ مرتبہ امرتسری کی زیرِ ادارت میں شائع ہوا تھا۔  
**اخبار المحدثات مرتبہ** | میں شانِ رسول علیہ السلام کی سُرخ دے کر نعت شریف بھی

ہے جس میں انوارِ محمدی کا اقرار اس شعر میں کیا ہے۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اس کا ہے محمد ولبر میرا وہی ہے  
(المحدثات مرتبہ ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء)

ہادی عالم ہے وہ نور البین ہے مخالف ان کا ناری بالیقین!

(المحدثات مرتبہ ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء)

**حافظ محمد لکھو کے والے** | جن کی تفسیر محمدی دہابیوں میں ان کی ایک عظیم شاہکار سمجھی جاتی ہے۔ اور دہابیوں کے نزدیک جن کا بہت بڑا مقام ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۲۴) اخبار المحدثات مرتبہ یکم جنوری ۱۹۱۵ء۔ المحدثات مرتبہ ۹ جون ۱۹۱۲ء۔ المحدثات مرتبہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۲ء

۱۹۲۰ء نیز میر سیکوٹی راقم ہیں کہ اخبار گوہر بار میز طبیب و نجیب (المحدثات مرتبہ ۱۲ جون ۱۹۱۲ء)

۱۹۲۰ء مفسر الوہابیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والوں کے تعلق دہابیہ کے آرگن الاعتقاد القاب لکھا ہے! (بقیہ صفحہ ۱۲۴)



دو ہا بیوں کے موجودہ دور کے مقتدر مولوی

لکھوی حافظ صاحب کے پوتے ہیں، نور مصطفیٰ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اقرار اور اس کی شان بیان کرتے ہوئے اپنی تفسیر محمدی میں لکھتے ہیں۔

نور نبیہا خوبیاں اوسدیاں لوکانوں و سیاہوں

اوہ نور نبی و آپے دیندا لوکانوں روشتائی

بھادیں نبی نبوے دیوے حاجت اگر نہ کائی

(تفسیر محمدی ص ۳۱ منزل چہارم)

مفسر الہامیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والے نبی غیب داں محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التثاریک کی ولادت با سعادت کے وقت جو نور سیدتنا اکمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھا اس کی نورانیت اور عظمت کا ذکر یوں کرتے ہیں۔

تے جمن دیلے مائی ڈٹھا نور کنوں چسکارا

جو شام دلایت شہر سیاوے اس نوروں آشکارا

منزل چہارم (تفسیر محمدی ص ۳۱)

قاضی سلیمان منصور پوری | وہابیہ غیر مقلدین کے مشہور و معروف مولوی قاضی سلیمان منصور پوری جو کہ رحمۃ اللعالمین کتاب مصنف میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت شریف لکھتے ہوئے آپ کی نورانیت اور نور بخشی کا ذکر اس پیارے انداز میں کرتے ہیں کہ غیرت مند انسان اور ان کو اپنے اکابرین میں شمار کرنے والا شخص کبھی بھی آقا جے نعمت علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی نورانیت کا کبھی بھی منکر نہیں ہو سکتا۔ وہ نعت

(بقیہ صفحہ ۳۴) کہ عایبہ مقبول بارگاہ مجدد پنجاب حافظ الحدیث و الکتاب محل الاعقاب عابد و زاہد و عارف باللہ آیت من آیات اللہ حافظ محمد بن حافظ بارک اللہ بانی دہلوی جامعہ محمدیہ والا مقام ص ۸۸ رکت ۱۹۵ ص ۱۹۵ مولوی شاد اللہ امرتسری کے اخبار المحدث امرتسری میں ہے کہ نجد پنجاب مولانا حافظ محمد بن حافظ بارک اللہ نے تمام اہل پنجاب کے لیے تجدید دین الہی کا پورا حق ادا کیا۔ بدعت و شرک کے قلع متح پر ہمیشہ سرگرم رہتے تھے۔ (اہل حدیث امرتسری، رجب ۱۴۲۱ھ) ۱۴۲۱ھ ستر الہامیہ شاد اللہ امرتسری نے قاضی سلیمان منصور پوری کو قابل مصنف لکھا ہے۔ (امجدیٹ امرتسری، نومبر ۱۹۴۲ھ) مولوی داؤد غزنوی لکھتے ہیں کہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری کے علم و تحقیق کی بنیادوں کو کوئی نہیں چھو سکا۔ (الا مقام ص ۱۸۰) ۱۹۶۰ھ مولوی محمد پوری لکھتے ہیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری کا طرز بیان نہایت دلکش اور مدلل ہوتا ہے۔ (اخبار محمدی، دہلی ۱۵ مارچ ۱۹۶۰ھ)

شریف ملاحظہ فرمائیں جس کے روح پرور اشعار یہ ہیں۔

پیدا ہوئے محفل شہید عالم تمام چمکا! حق صریح چمکا صدق دوام چمکا  
روشن ہوئے براہین واضح ہوئے دلائل جب تیر رسالت بر خاص و عام چمکا  
بطحا کا ذرہ ذرہ انجم بنا فلک کا مصر اور ہند ایران سپین و شام چمکا  
چمکا وہ نور عالم سدرار ولد آدم چشمان حور عین پر جس کا ہے نام چمکا  
شان محمدی سے اندھے ہیں اہل ظلمت وہ نور حق ہے جس سے ارسلنا محمد چمکا

(نید البشر ص ۳)

قاضی سلیمان صاحب منصور پوری ہی ایک دوسرے مقام پر شان رسالت بیان کرتے ہوئے  
فارسی میں نور مصطفیٰ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا بیان کرتے ہیں کہ

احتشام او ہویدا از کلام ذوالجلال! نور او پیدا وہم نہاں بآیات مبسبین!  
(اجمال و اکمال ص ۳۵)

قاضی سلیمان منصور پوری نے ہی جو کہ وہابیہ نجدیہ کے محقق اور مشہور مصنف میں رحمۃ للعالمین کتاب  
میں اسماء الرسول بیان کرتے ہوئے حضور پر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا ایک اسم شریف  
نور بھی لکھا ہے اور نہایت ہی روح پرور مضمون اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے  
وہ نور ہے اسی کے دین پر چلنے والا فہو علی النورین دینہ (ذمرع ۲) کے نورانی خلعت سے  
ممتاز ہے۔ اس کی لائی ہوئی کتاب کا نور بتایا گیا ہے۔ وَاتَّبِعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ  
مَعَهُ (اعراف) اس نور کا اتباع کیا۔ جو اس پر نازل کیا گیا ہے۔ اسی کا مبارک نام سورۃ مائدہ  
میں نور بتلایا گیا ہے۔ قَدْ جَاءَكُمْ نُورٌ مِنْ أَمَلِهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ خازن و معال میں  
نور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات بتایا ہے حضور ہی وضوح امرا اور تہن نبوت میں نور ہیں اور  
حضور ہی کی تعلیم تنویر قلوب کے لیے نور ہے حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کے ذیل پر غور کرو  
اور دیکھو کہ عجیب الدعوات سے روزانہ کس شے کا سوال ہے؟ کیا ذات سبحانی کس کا سوال رو  
بھی فرماتی ہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ  
نُوْرًا وَحَنِّيْ نُوْرًا وَفِيْ سَارِيْ نُوْرًا وَفَوْقِيْ نُوْرًا وَتَحْتِيْ نُوْرًا

وَأَمَّا مَن لُّوْرًا وَخَلَقْنِي لُوْرًا وَاجْعَلْنِي لُوْرًا وَفِي بَشَرِي لُوْرًا وَفِي دَمِي لُوْرًا  
 وَفِي شَعْرِي لُوْرًا وَفِي لَبْسِي لُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي لُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْظَمْ  
 لِيْ لُوْرًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ لُوْرًا۔ الہی میرے میں نور ہو۔ میری آنکھوں میں نور ہو۔ میرے  
 کانوں میں نور ہو۔ میرے دانتوں میں نور ہو۔ میرے اُپر نور ہو۔ میرے نیچے نور ہو۔ میرے آگے نور ہو۔  
 پیچھے نور ہو۔ نور کو میرا بنا دے۔ میری زبان میں نور ہو۔ میرے خون میں نور ہو۔ میرے پھولوں میں نور  
 ہو۔ میرے بالوں میں نور ہو۔ میرے چہرے پر نور ہو۔ یا اللہ مجھے نور عطا فرما۔ یا اللہ میرے نور کو بڑھا۔  
 یا اللہ مجھے نور ہی بنا۔

کعب بن زہیر (رضی اللہ عنہ) قصیدہ بانٹ سعاد میں کہتے ہیں کہ  
 اِنَّ التَّسْوُلَ كُنُوْرٍ لِّسِتِّصَاوِبِہِ

(رحمۃ للعالمین ص ۲۱۹ ج ۲)

قاری صحت حضرت سے! قاضی صاحب مفسر پوری نے کیسا روح پرور اور دہلی کش سرور کائنات  
 مفسر موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحمیات والتسلیمات کی نورانیت کا بیان کیا ہے نیز قاضی صاحب  
 نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف نور لکھا ہے۔ اس پر غور و فکر کریں تو یہ حقیقت  
 واضح ہو جائے گی کہ حبیبِ کریم کا زاحمِ مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور ہونے کے منکر دائرہ  
 اسلام سے خارج ہیں جیسا کہ رحمۃ للعالمین سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے اسم شریف  
 منقطع النہین کے منکر مرزائی قادیانی ہوں یا لاجوری کافر ہیں۔ اور ان کے کفر میں شک کرنے والے  
 ان کے مرجع کے بعد ان کو مرحوم لکھنے والے۔ ان کی اقتدار میں نماز پڑھ لینے کے جواز کا فتویٰ  
 دینے والے اور ایسے مفتی کو اپنا سردار شیخ الاسلام وغیرہم القاب دینے والے بھی متفقہ طور پر اور

۱۔ جیسا کہ سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مرزائی ڈاکٹر بشارت کے مرجع پر اظہارِ انوس کرتے ہوئے  
 اُس کو مرحوم لکھا ہے۔ (المحدث امرتسر ص ۱۰۰)

۲۔ سردار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری کا فتوہ ہے کہ مرزائی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔ دیکھئے  
 المحدث امرتسر ص ۱۱۲۔ ۱۹۱۲ء۔ المحدث امرتسر ص ۲۴ اپریل ۱۹۰۸ء۔



حکومت پاکستان کے قانون کے مطابق بھی دائرۃ اسلام سے خارج، کافر مرتد ہیں کیونکہ مسلمان تین انتہائی بھی آتے۔ نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف ہے اور نور بھی اسم شریف ہے جس کی دہائیوں کے مشہور مولوی اور محقق قاضی سلیمان منصور پوری نے تصدیق کر دی ہے۔ جب اسم خاتم النبیین کا منکر کافر ہے اسی طرح اسم نور کا منکر بھی کافر اور دائرۃ اسلام سے خارج ہے۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے !!!  
کل نہ مانیں گے قیامت کو اگر مان گیا !

قاضی سلیمان منصور پوری ہی لکھتے ہیں کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا اسم ظاہر بھی ہے۔ وہ حسب و نسب میں عالی ہے۔ آباء اہل اولیں جو اسی کے نور (نور محمدی) کے عامل تھے بسفاح سے پاک ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۱۲ ج ۳)

قاضی صاحب اپنی شہرہ آفاق تصنیف رحمۃ للعالمین میں نشر انوار محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ اس طرح درج کرتے ہیں کہ 'سیدہ آمنہ نکاح کے پہلے ہی ہفتہ میں امانت دار نور محمدی بن گئی تھیں۔ (رحمۃ للعالمین ص ۱۲ ج ۲)

قاضی صاحب منصور پوری اپنی کتاب مستیہ البشر میں 'نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف ذاتی کی سرخی دے کر وہابی کش مجملے لکھتے ہیں کہ غریبوں کا محبت، مسکین کا سامتی، شاہوں کا تاج، آقاؤں کا آقا، غلاموں کا محسن، یتیموں کا سہارا، بے آسراؤں کا آسرا، بے خانماؤں کا ماوا، دردمندوں کی دوا، چارہ گروں کا دردمند، مساوات کا حامی، اخوت کا بانی، محبت کا جوہری، اخلاص کا مشتری، صدق کا منبع، صبر کا معدن، خاکساری کا نمونہ، رحمت ربانی کا پیکر، نور نور عالم، سرور ولد آدم۔ اولین انسان، آخرین رسول، رحمۃ للعالمین۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصاحبہ وسلم) (سید البشر ص ۶۱ ج ۱)

فخر الوہابیہ قاضی صاحب منصور پوری انوار محمدیہ کی ضیاء پافٹی کا تذکرہ کرتے ہوئے وہابی کش عبارت لکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر کہا ہے۔ اور یہ بتلا دیا کہ حضور کی ذات گرامی میں ہفت اقلیم عالم کی رہبری کے رنگ جمع ہیں اور جامعیت کا یہ نور ہر ایک نزدیک دور کا باصرہ افزہ و بصیرت افزا ہے۔ (سید البشر ص ۵۵ ج ۲)



آپ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ظاہر و آشکار تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ان کے چہرے میں موتی کی طرح چمکتا تھا۔ ان کو جو شخص دیکھتا ان کے ہاتھ چوم لیتا۔ اور جس شے کے پاس گزرتے وہ شے ان کو سجدہ کرتی۔ اور عبد المطلب کے چہرے پر نور موتی کی طرح چمکتا تھا اور اس کے چہرے کے خط و خال سے پھوٹ پھوٹ کر ظاہر ہوتا تھا۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۱۷ ج ۱)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ سیرت ابن ہشام میں یہ بھی ہے کہ حضرت آمنہ نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا ہے جس سے میں نے شام کے شہر بصری کے محلات دیکھ لیے۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۱۷ ج ۱)

مولوی ابراہیم میر ہی لکھتے ہیں کہ (عبد المطلب) کی پیشانی میں خدا کے برگزیدہ رسول کا نور تھا جس کے دیکھنے کے لیے ایسی آنکھ کی ضرورت ہے جس کی نور افزائی، بصیرت حقانی نے کی ہو۔

(سیرت المصطفیٰ ص ۱۱۷ ج ۱) اہم حدیث امر تسبیح یکم اگست ۱۹۲۱ء

**مولوی نور حسین گرجا کھی** | جو کہ وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مستند حضرات میں سے ہیں حبیب کردگار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا واضح

الفاظ میں تذکرہ اس طرح کرتے ہیں۔

بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ بَلْ أَضْوَى لَنَا  
سَوَجَ دَانِكِ مُحَمَّدٍ سُرُورِ مَشْرِقِ مَغْرِبِ تَائِيں !  
بَلْكَ سَوَجِ مَحْتَمِلِ دَوْدِ رُوشَنِ بَدْرِ مَنِيرِ حَقَّانِ  
خَيْرِ النَّاسِ مُحَمَّدٌ عَرَبِي شَهْرٍ مَدِينَةِ دَالَا  
فَالشَّمْسُ نَيِّرَةٌ بِنُورِ مُحَمَّدٍ  
سارا عالم روشن کیسا مشرق مغرب تائیں !  
جس نے کور و لاندے تائیں بخشی شمع نورانی  
جس نے مشرق مغرب تائیں کیسا نور اُجالا

جلوہ دیکھ کے نور محمدی داکفر شرک نے بھاجڑاں چائیاں نی

جستے بد زمیند اور چمکے اوجھے رہندیاں کدوں سیابیاں نی

نور نبی و اجنھاں نون نظر آدے ہویاں دہناں سے قلب صفائیاں نی

اوہناں چھڈا اوال رجال سارے بنی نال مجتہاں لائیاں نی !

(فضائل مصطفیٰ ص ۱۱۷ ج ۱)

**راسخ عرفانی** | جو کہ وہابیہ نجدیہ کے مولوی نور حسین گرجا کھی کا رٹا کا ہے۔ نعت مصطفیٰ لکھتے ہوئے اس کا پہلا شعر اس طرح لکھتا ہے۔ یہ نعت شریف وہابیہ کے مشہور آراگن



الاعتصام نے اپنے ٹائٹل بیج پر شائع کی ہے۔

رشدِ منیائے مہر میں انوارِ مصطفیٰ وجہ سکوں ہے حسبہ زخارِ مصطفیٰ

(الاعتصام بحکم ماریج ۱۹۵۷ء)

**احسان الہی ظہیر** | وہابیہ نجدیہ کے مولوی احسان الہی ظہیر نے اپنے ماہنامہ رسالہ ترجمانِ احمدیہ لاہور میں ایک نعت شریف شائع کی ہے جس میں مندرجہ ذیل شعر درج ہے

جس میں اس عقیدہ کا اظہار ہے کہ چاند سوچ اور ستاروں میں جو نور ہے وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہی حاصل کر رہا ہے نیز نور محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام چاند سوچ اور ستاروں سے بھی پہلے موجود تھا۔

خوشبو گلوں میں چاند ستاروں میں نور ہے روشن ہے جبے شمع رسالت حضور کی!

(ترجمانِ احمدیہ لاہور فروری ۱۹۹۱ء)

**مولوی محمد یوسف کلکتوی** | جو کہ غیر مقلدین وہابیہ کے نہایت ہی مستند عالم ہیں۔ ان کے زیرِ نگرانی شائع ہونے والا الارشادِ جدید جس کے ٹائٹل بیج پر

ترجمانِ احمدیہ کل پاکستان لکھا ہے میں ایک نعت شریف درج ہے جس میں یہ شعر ہے جس سے نور محمدی کا کھلے کھلے الفاظ میں اقرار کیا ہے نیز حرفِ ندا سے بھی پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو پکارا ہے۔

اے نورِ خدا صلی علی صاحبِ قرآن دی عبدِ صنم کیش کو معبود کی پھان!

(الارشادِ جدید ص ۳۲ بحکم مئی ۱۹۵۷ء)

**حافظ عبد اللہ روپڑی** | محدثِ وہابیہ عبد اللہ روپڑی (حافظ عبد القادر روپڑی کے چچا جان) کو بھی اہلسنت و جماعت کے عقیدہ نور کی تائید کرنا پڑی چنانچہ

سردارِ وہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ حافظ عبد اللہ صاحب (روپڑی) نے اپنے اخبار (تنظیمِ احمدیہ روپڑ) مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۵ء میں ایک نغمہ (نعت) شائع کی تھی جس کا ایک شعر بطور نمونہ یہ ہے۔

أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَذْرُ اكْتَشَى !

وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةً بِنُورِ بِهَا ك !

ترجمہ (آنحضرت کو مخاطب کر کے) آپ وہ ہیں کہ بدر (چاند) نے آپ کا نور اورٹھا ہے۔  
اور سورج بھی آپ ہی کے نور سے روشن ہے۔ (مظالم روپڑی شاہ مطبوعہ امرتسر)  
سرارالوہابیہ شمار ائمہ امرتسری لکھتے ہیں کہ مولوی عبد اللہ صاحب روپڑی نے کہا کہ سورج چاند  
رسول اللہ کے نور سے چمکتے ہیں۔ (مظالم روپڑی شاہ مطبوعہ امرتسر)  
حافظ عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ہی کے نور سے سورج چمکتا ہے اور چاند بھی آپ ہی  
کے نور سے منور ہے۔ (مظالم روپڑی شاہ)

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا تذکرہ علیہ شریف  
مولوی صمصام صاحب نامی رسالہ میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

آوے سمجھ نہ خبرے میں کی ڈٹھا اینویں سرلیاں پھرلیاں ماردا اے  
کوئی ممتہ آکھے کوئی بدر سمجھے چند چودھویں رات شماردا اے  
نیکلے ایڈسٹعاع سبحان اللہ پر تو کندھ تے پوسے رخساردا اے  
کدے وچہ چہرے کندھاں دسدیاں تے شیشے وانگ رخسار دلدار  
مشاہد نور خلیق چوڑا غصے نال نہ تیوڑیاں ماردا اے  
اماں عائشہ قربان حیران ہوتی مڑھکا مستی وچ نور اُبھاردا لے

چوڑی پیشانی سجدی !	اک لاٹ نور دی وجدی
نم پتلا چمکاں ماردا	مرکز گویا انوار دا !
جے ستوڑا تبسم آگیا !	ویہڑے نوں چپان لاگیا
نوری شعاواں وجدیاں	بھڑکاں نہایت سجدیاں
مدثر دن سردار !	واللیل نور انوار !

قدینہ کرام :- غیر مقلدین و مابی حضرات کے اکابرین کی مستند کتب کے حوالہ جات کے بعد آپ

## دیوبندیوں کے اکابرین کی مستند کتب کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

لے دہلیہ غیر مقلدین کا مشہور ترجمان الاعتصام دہلی اور دیوبندی ایک ہیں کے ثبوت میں لکھتا ہے کہ ہندوستان میں شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کے علم و فضل سے لوگوں نے کیساں اکتساب فیض کیا۔ وہ اہم حدیث اور موجودہ دیوبندی اور ان کے اکابر ہیں۔ اس لیے ان میں اور ہم میں اتنا مسلکی فرق نہیں ہے کہ معاملہ ایک دوسرے سے متفرک پہنچ جائے۔ چنانچہ اکثر اہم حدیث مدارس میں حنفی (دیوبندی) علماء مدرسہ ہے۔ مدرسہ رحمانیہ دہلی میں عام طور پر ایک دو حنفی العقیدہ (دیوبندی) مدرسے تک ہوتے تھے یہی حال مدرسہ غزنویہ امرتسر کا رہا۔ پاکستان کے ایک بہت بڑے حنفی (دیوبندی) عالم مولانا مفتی محمد حسن صاحب مہتمم جامعہ شرفیہ لاہور مدرسہ غزنویہ کے فیض یافتہ اور مشہور اہل حدیث عالم حضرت الامام مولانا عبد الجبار غزنوی کے تلمیذ خاص ہیں یہی مدرسہ غزنویہ تقسیم سے بعد امرتسر سے لاہور آیا۔ تو اس میں سب سے پہلے جس مدرسے کا تقرر عمل میں آیا وہ مدرسہ فتحپوری دہلی کے سابق صدر مدرس مشہور حنفی (دیوبندی) عالم مولانا شریف اللہ تھے۔ اور وہ اب بھی دارالعلوم تقویۃ الاسلام میں تعلیم دیتے ہیں۔ (الاعتصام ص ۱۹، فروری ۱۹۵۷ء)

دہلیہ کا مشہور اخبار اہم حدیث امرتسر لکھتا ہے کہ مدرسہ دیوبند کو ملاحظہ کیجئے دیوبند ایک قصبہ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ عالم باہل مولانا محمد قاسم صاحب کا تخم ریزی کو قوم نے اپنی نگرانی سے سینچا اور پرورش کیا۔ آج وہی مدرسہ دارالعلوم اور ہزاروں طلبہ علم و ایمان سے مستفید ہوتے ہیں۔ (اہم حدیث امرتسر ص ۱۲، فروری ۱۹۵۷ء)

غیر مقلدین کے ابو یحییٰ امام خاں نوشہری و نظرائیں کہ مدرسہ عالیہ دیوبند جس کی شان آج ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلام میں ممتاز ہے۔ اور جس میں ان دنوں حدیث کا تذکرہ گویا دگفتہ آئیدر حدیث دیگران ہو رہا ہے (تراجم علماء حدیث ہند ص ۹۳)

مولوی داؤد غزنوی کہتے ہیں کہ علماء دیوبند محقق اہل نظر ہیں۔ دلائل پر ان کی نظر ہے۔ اپنے مسلک کی حمایت میں ان کا مدار مذاہبات پر نہیں ہوتا۔ (الاعتصام ص ۳۰، جنوری ۱۹۵۹ء)

سردار الوہابیہ مولوی شہداء اللہ امرتسری نے اپنے اخبار میں کئی ایک مقام پر اہل توحید (دیوبندیوں اور اہم حدیثوں) لکھ کر دیوبندیوں کو بھی اہل توحید قرار دیا ہے۔ (اہم حدیث امرتسر ص ۵، نومبر ۱۹۴۳ء) حافظ عبد اللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ احناف دیوبندی اہلسنت میں شامل ہیں۔ (فتاویٰ اہم حدیث ص ۱) دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ علماء میں سب متفق مقلد (دیوبندی) غیر مقلد البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۲، ج ۲)



## دیوبندی مولویوں سے تائید

**مولوی محمد قاسم نانوتوی** | بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے بھی مسلک حق اہلسنت و جماعت کے عقیدہ نور کی تائید ان اشعار میں کی ہے۔  
 کہاں وہ رتبہ کہاں وہ عقل نارسا اپنی کہاں وہ نور خدا اور کہاں یہ دیدہ زار  
 اگر قمر میں کچھ آجائے تیرے چہرہ کا نور تو رات دن ہی اور آگے اُسکے دن شب تار  
 (قصائد قاسمی ص ۵۷ مطبوعہ دیوبند)

**مولوی محمد یعقوب نانوتوی** | جو کہ مدرسہ دیوبند کے مدرسینِ اول تھے اپنے قصیدہ میمییہ در نعت سیدالابرار میں عقیدہ نور کی تائید کرتے ہوئے رقم

طرازیں۔

خدا نے نور کیا وہ بہارِ انورانی کہ جس کے سامنے آئے نظر ہے نورِ ظلام  
 وہ نورِ آپ کا تھا جو ہوئی امانتِ عرض سمار و ارض و جبال و شجر رہے جی تھام  
 وہ نورِ غیب ہے ظاہر بشر کی صورت میں کہ جیسے غمت سے کسرہ کا کیجے اشمام  
 (بیاض یعقوبی ص ۱)

**مولوی رشید احمد گنگوہی** | دیوبندیوں میں علومِ ظاہری اور باطنی میں مسلمہ بزرگ اور صرف ان ہی کے قطب مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ مسبق تعالیٰ در شان حبیبِ خود صل اللہ علیہ وسلم فرمود کہ البتہ آمدہ نزد شما از طرف حق تعالیٰ نور و کتابِ مبین و مراد از نور ذاتِ پاک حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت حق تعالیٰ نے

بہت صغیر عقیدین دہا بیہ کا ترجمان الارشاد جدید لکھتا ہے کہ ان سلامتی ہو مولانا محمد قاسم نانوتوی کی روح پاک (۱۵۵)  
 پر مولانا عبدالقدوس گنگوہی کی روح پر حق کے فیوض و برکات سے ایشیا کی واحد دینی درسگاہ دیوبند اسلام کی روشنی اور  
 نورِ سنت نبی کریم اس پر اعظم میں پھیلا رہا۔ (الارشاد جدید ص ۱۶ مئی ۱۹۵۷ء)

اپنے پیارے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں ارشاد فرمایا ہے کہ البتہ تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آئی ہے۔ اور نور سے مراد نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ (امداد السلوک فارسی ص ۸۵ مطبوعہ مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب ایک دوسرے مقام پر رقمطراز ہیں کہ بتواتر ثابت شدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سایہ نداشتند و ظاہر است کہ بجز نور ہمہ اجسام ظلمی دارند۔ تواتر سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ نور کے سوا تمام اجسام کا سایہ ہوتا ہے۔ (امداد السلوک فارسی ص۔

مولوی اشرف علی تھانوی | جو کہ دیوبندیوں کے مجدد و مفسر حکیم الامت اور شیخ الاسلام ہیں لکھتے ہیں کہ

نبی خود نور اور تشرینِ ملا نور! نہ ہو کیوں بل کے پھر نور علی نور (اشرف الموعظ ص ۱۲۱ تصبیح الصدور ص ۱)

اپنی شہرہ آفاق کتابِ نشر الطیب میں لکھتے ہیں کہ

نام احمد چوں چنین یاری کند تا کہ نورش چوں مددگاری کند

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک احمد جب ایسے مدد فرماتا ہے تو آپ کا نور مبارک بھی ایسے ہی مدد فرماتا ہے۔ (نشر الطیب ص ۱۲۵ مطبوعہ دیوبند)

تھانوی صاحب اپنی شہرہ آفاق تصنیف بہشتی زیور میں لکھتے ہیں کہ سب کو نیکی کی دولت آپ (نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی برکت سے ملی ہے۔ پہلی اُمت کی بیبیوں کو تو آپ کے نور سے۔ (بہشتی زیور ص ۱) اس کے حاشیہ پر محشی نے لکھا ہے کہ آپ کے نور کی برکت سے کیونکہ تمام مخلوق کا وجود آپ ہی کے باعث ہوا ہے۔ (حاشیہ بہشتی زیور ص ۲ ج ۲)

لے سزاوار الودیعہ تبار اللہ امر تیری لکھتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرکت و بدعت کی تردید میں جماعت اہلحدیث کے ہمراہ تھے۔ (اہلحدیث امر تیر ص ۳۰ جولائی ۱۹۴۳ء) دیوبندیوں کے شیخ الہند محمد الحسن مولوی اشرف علی تھانوی کو سراپا فضل و کمال اور معدنِ حسنات خیرات کے القاب سے مخاطب کرتے تھے۔ (حیات اشرف ص ۵) (فقیر قادری)

مولوی اشرف علی تھانوی نے نشر الطیب کتاب کی ابتداء ہی میں نمایاں حروف میں سُرخ بازہ کر لکھا ہے: پہلی فصل نور محمدی کے بیان میں۔ اس فصل میں سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث شریف درج کرنے کے بعد واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے نور محمدی کا اول الخلق ہونا باذلیت حقیقہ ثابت ہوا کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اذلیت کا حکم آیا ہے۔ ان اشیاء کا نور محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث میں منصوص ہے (نشر الطیب ص ۶)

دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت انور شاہ کشمیری نے بھی اپنی کتاب **مولوی انور شاہ کشمیری** عقیدۃ الاسلام میں اسی عقیدہ نور کی تائید میں یہ شعر لکھا ہے۔

کاندر انجا نور حق بود و بند دیگر حجاب دید بشنید آنچه جزوے کس نشنید و ندید  
(عقیدۃ الاسلام ص ۲۱۹ مطبع قاسمی دیوبند)

جو کہ دیوبندیوں میں بہت بڑے فاضل اور ادیب شمار کیے جاتے ہیں۔ قصیدہ بردہ شریف کے شعر کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے انوار محمدیہ کا اقرار اس طرح کرتے ہیں۔

وَكُلُّ أَيِّ آتَى الرُّسُلُ الْكَرَامُ بِهَا !  
فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِم

اور ہر معجزہ جس کو رسولان کرام لائے سوائے اس کے نہیں کہ وہ معجزہ ان کو صرف بدولت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا ہے۔ کیونکہ آپ ہی باعث ایجاد خلق ہیں۔ اول ما خلق اللہ نورہ۔  
(عطر الوردہ ص ۲۴ مطبوعہ دیوبند)

اسی شرح بردہ شریف میں لکھتے ہیں کہ  
نور تو دروے نبوی گرو دل بیت لے ہدی  
کے ملک کردی پیش آدم حن کی سجود

انور شاہ کشمیری دیوبندی کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ انور شاہ کشمیری بہت بڑے متبحر عالم تھے۔ یہاں تک کہ بے توگہ فی لیکن سچی بات کو کیوں چھپاؤں۔ میرا یہ خیال ہے کہ وہ اپنے انشراح تہذیب سے بھی علوم میں بڑھ گئے تھے۔ (انامات ایومیہ ص ۷ ج ۷)



اے ہادی کل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر حضرت آدم خاکی میں آپ کا نور مبارک نہ ہوتا تو فرشتے ان کو کب سجدہ کرتے۔  
(عطر الوردہ ص ۲۸)

**مولوی حسین احمد مدنی کانگریسی** | دیوبندیوں کے مشہور کانگریسی مولوی حسین احمد مدنی

لکھتے ہیں کہ ہمارے حضرات اکابر کے اقوال عقائد کو ملاحظہ فرمائیے۔ یہ مجملہ حضرات حضرت ذات حضور پر نور علیہ السلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضات الہیہ و میزاب رحمت غیر متناہیہ اعتقاد رکھتے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے اب تک جو جو رحمتیں عالم پر ہوئی ہیں۔ اور ہوں گی۔ عام ہے کہ وہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی ان سب میں آپ کی ذات پاک اسی طرح پر واقع ہوئی کہ جیسے آفتاب کے نور چاند میں آیا ہو اور چاند سے نور ہزاروں آئینوں میں۔ غرضیکہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتمحیۃ

لے دہلیہ نجدیہ کانگریزین الا عظام لکھتا ہے کہ ہندوستان میں مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا قاری محمد طیب، مولانا محمد منظور نعمانی، مولانا حفص الرحمن سیوہاری، مولانا محمد میاں صاحب، مولانا عبدالوہاب آردی، مولانا سید تقی رضا احمد سیوہاری افتاد مسائل حجت دہند ہیں۔ (الاعظام ص ۳۴ ستمبر ۱۹۵۶ء)

دہلیہ نجدیہ کے مولوی دادو غزنوی نے مولوی حسین احمد مدنی کی موت پر کہا کہ میں نے آج کے اخبارات میں مولانا حسین احمد مدنی کے انتقال کے متعلق خبر پڑھی تو میں فرط غم سے مدح حال اور ہاتھ میں ریشہ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ مولانا حسین احمد مدنی علیہ السلام میں تو ایک امتیازی حیثیت رکھتے ہی تھے ورع و تقویٰ و تہذیب و انصاف میں بہت اونچے مقام پر فائز تھے۔ مولانا مدنی کی موت علم کی موت ہے۔ بلکہ یہ پورے عالم اسلام کا ایک عظیم نقصان ہے۔ مولوی دادو غزنوی نے ان کی نماز جنازہ غائبانہ بھی پڑھائی۔ (الاعظام ص ۱۳ دسمبر ۱۹۵۶ء) مولوی محمد صدیق دہلوی لال پوری نے بھی مدنی کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھائی۔ (الاعظام ص ۱۳ دسمبر ۱۹۵۶ء) دیوبندیوں کے مشہور و سبقت روزہ خدام الدین نے مدنی کو سید الاولیاء لکھا ہے۔ (خدام الدین ص ۱۱ اپریل ۱۹۵۶ء) حضرت مجدد الف ثانی کے بعد دورِ حاضرہ کی اصلاح و تربیت کے لیے حضرت مدنی کو یہ منصب جلیلہ و رفیعہ تفویض کیا گیا ہے۔ (خدام الدین ص ۱۱ اپریل ۱۹۵۶ء) دیوبندیوں کے مشہور مولوی عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ مولوی جمیل احمد میواتی لکھتے ہیں کہ سارے عالم میں حضرت مدنی (حسین احمد) کا ثانی نہیں ہے۔ (خدام الدین ص ۱۱)

واسطہ مجملہ کمالات عالم و عالمیاں ہے یہی معنی "لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتَ الْاَوَّلَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِيْ وَ اَنَا نَبِيُّ الْاَنْبِيَاءِ وَ غَيْرِهِ كے ہیں۔ (الشہاب الثاقب مکتبہ مطبوعہ دیوبند)

**مولوی عاشق الہی میرٹھی** | دیوبندیوں کے مشہور و معروف مولوی عاشق الہی صاحب میرٹھی جو کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرید اور شاگرد بھی تھے۔ نبی کریم

علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کی نورانیت کا اقرار اس تحریر میں کرتے ہیں کہ تیرہ سو برس سے زیادہ زمانہ گزرا کہ حق تعالیٰ شانہ نے عظمت کردہ عالم کو نور بخشے والا وہ پیغمبر دنیا میں بھیجا جس کے ہاتھ میں سیاتِ رُسل کا جھنڈا اور سر پر خاتمیتِ انبیاء کا تاج تھا۔ کہ قحط کی ماری ہوئی سوکھی زمین اس کے قدموں کی برکات سے لہلہانے لگی۔ اور تاریکی میں ڈوبا ہوا ملک اس کے چمکتے ہوئے چہرہ کی شعاعوں سے جگمگا اٹھا۔ (تذکرۃ الخلیل ص ۷)

**مولوی محمد طاہر قاسمی** | جو کہ بانی دیوبند مولوی قاسم صاحب النوروی کے پوتے ہیں۔ واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ سب سے اول حق تعالیٰ نے نور عقل کو پیدا فرمایا۔

جس کا دوسرا نام حقیقتِ محمدیہ ہے۔ اس کو تمام عالم کے لیے مدبر اور وجہ شرافت بنایا۔ اسی لیے تمام فرشتوں کو اس کے آگے نہجک جانے کا حکم ہوا۔ خدا کے بعد درجہ عقل اول حقیقتِ محمدیہ کا ہے۔ اسی لیے جس مخلوق میں یہ نور عقل نہیں جھلکتا وہ مخلوق عالم کی صف اول میں بھی جگہ نہیں پاسکتی۔

معلوم ہوا کہ نور محمدی بمجاظ خلقت سب مخلوق سے اول ہے۔ اور بمجاظ ظہور سب سے آخر ہے اسی لیے نور محمدی کا اول و آخر نور خدا تو ہو سکتا ہے۔ لیکن اور کسی کے نور نبوت کا یہ منصب نہیں ہو سکتا۔ نہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبوت کا وجود ہی تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر تسلیم کیا جائے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ایسے منکر گروہ نے حقیقتِ محمدیہ کی اولیت سے بھی انکار کر دیا ہے۔

(عقائد الاسلام قاسمی ص ۲۲۲ مطبوعہ ادارہ تاج المعارف دیوبند)

**مولوی ادیس کاندھلوی** | دیوبندیوں کے مشہور و معروف مولوی ادیس صاحب کاندھلوی مقاماتِ حریری کے مقدمہ میں اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے

نورِ مصطفوی کا بیان اس شعر میں کرتے ہیں۔

سَرَّاجٌ مُّزَيَّنٌ كَشَمْسٍ الصُّحُفَا ! خَيْرُ الْبَرِّ اَيَا وَ نُورٌ قَدِيْمٌ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے سورج کی مانند چرخ روشنی دینے والے ہیں تمام مخلوق

سے بہتر برتر اور نور قدیم ہیں۔ (مقدمہ مقامات صریح ص ۱)

مولوی ادریس صاحب کاندھلوی حضور پر نور نور علی نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وازواجہ وبارک وسلم کی لوز ارج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مبارک جہوں کی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان جہوں میں اگرچہ اکثر و بیشتر رات کو چراغ نہیں جلتے تھے اور ضرورت بھی نہ تھی جس گھر میں اللہ کا داعی بشیر نذیر اور سراج منیر رہتا ہو وہاں کسی شمع اور چراغ کی کیا حاجت کسی نے کیا خوب کیا ہے۔

يَا بَدِيعَ السَّدْلِ وَالْغَنَجِ لَكَ سُلْطَانٌ عَلَى الْمُهْجِ

اے عجیب و غریب ناز و ادا والے تیری سلطنت تو دلوں پر ہے

إِنْ بَيْنَنَا أَنْتَ مَسَاكِنُهُ غَيْرُ مُحْتَاجٍ إِلَى الشُّجِ

جس گھر میں تو رہتا ہو وہ کسی چراغ کا محتاج نہیں

(سیرۃ المصطفیٰ ص ۳۶۲ ج ۱)

کاندھلوی صاحب عقائد الاسلام کتاب میں لکھتے ہیں۔

آفتاب شرع دریائے یقین! نُوْرُ عَالَمِ رَحْمَةِ الْعَالَمِينَ!

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي

آنچہ اول شد پدید از حبیب غیب بُود نور پاک او بے هیچ ریب

(عقائد الاسلام ص ۷)

مولوی ادریس کاندھلوی ہی لکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں آپ کو اور قرآن کریم کو نور مبین

کہا گیا ہے۔ (بشار النبیین ص ۵)

قاری محمد طیب دیوبندی | موجودہ زمانہ کے دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت قاری محمد طیب صاحب بہتم دار العلوم دیوبند نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وسلم کا اقرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کے جسم مبارک جمال مبارک اور حقیقت پاک سب ہی میں نورانیت اور جاذبیت نظر آتی ہے۔ بات کرتے وقت بعض حدیث آپ کے دانتوں سے نور چھٹتا ہوا نظر آتا۔ نبی مبارک (ناک) کا نور کی وجہ سے



بند محسوس ہونا چہرہ مبارک کا چمک و دمک میں سورج جیسا محسوس ہونا بعض حدیث گائے الشمس  
تَجَوُّیٰ بِنِیْ وَجْہِہٖ گویا آفتاب آپ کے چہرہ مبارک کا مقابلہ کر کے صحابہ کا چہرے کے نور کو چاند پر  
نوریت دینا اور حقیقت محمدی کو حدیث میں نور کہا جانا سب اسی کی علامات و آثار ہیں۔

(آفتاب نبوت ص ۳۹ ج ۱)

قاری طیب دیوبندی ہی لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح نے اعلان کیا کہ جس نور کو زمین کی تاریکی  
اور ستاروں کی روشنی مانگ رہی تھی اور شہنشاہ نور عنقریب آنے والا ہے۔ (آفتاب نبوت ص ۱۱)  
قاری محمد طیب دیوبندی نے اپنی کتاب آفتاب نبوت کی ابتدا میں ایک شعر لکھ کر مسلک حق  
اہلسنت و جماعت کے عقیدہ کی تائید کی ہے۔ وہ شعر یہ ہے۔

لَمَّا شَمْسٌ وَ لِلْآفَاقِ شَمْسٌ وَ شَمْسٌ خَيْرٌ مِنْ شَمْسِ السَّمَاءِ

(آفتاب نبوت ص ۱۹)

مولوی الہی بخش کاندھلوی | دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت مولوی الہی بخش کاندھلوی (جن کی  
کتاب شیم الحبیب کو مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب  
نشر الطیب میں درج کیا ہے) مسلک حق اہلسنت و جماعت بریلوی کے عقیدہ نور کی ترجمانی کرتے  
ہوئے لکھتے ہیں کہ اَقْنَى الْعَرَنَيْنِ لَهُ نُورٌ يَعْلُو (تبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کی بی بی مبارک  
پر ایک نور نمایاں تھا۔ (شیم الحبیب)

مولوی عاشق الہی میرٹھی دیوبندی | لکھتے ہیں کہ عبداللہ کا آمنہ سے نکاح ہرم پہلے  
بیان کر چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد

ماجد عبداللہ عبدالمطلب نہایت حسین اور خوبصورت جوان تھے اور اس پر طرہ یہ کہ سرور کائنات علیہ  
الصلوة والسلام کا نور ان کی پیشانی میں جلوہ گر تھا اس لیے کچھ طبعی طور پر زنان قریش کی طبیعتوں کا  
میلان عبداللہ کی جانب ہوتا تھا۔ (اسلام ص ۲۵ ج ۱ از عاشق الہی میرٹھی دیوبندی)

لے مولوی الہی بخش کے بارے دیوبندی مولوی محمد اختر لکھتے ہیں کہ مفتی الہی بخش صاحب بارہویں صدی کے  
آدمی ہیں۔ اور مولانا مودود علیہ الرحمۃ ساتویں صدی کے ہیں۔ مفتی الہی بخش صاحب نے ظاہری علوم کی تکمیل حضرت  
شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی سے کی تھی۔ (معارف ثنوی اردو ص ۲ از مولوی محمد اختر دیوبندی مطبوعہ حیدرآباد)

مولوی اشرف علی تھانوی ہی کہتے ہیں کہ یہ بات مشہور ہے کہ ہمارے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سایہ نہیں تھا۔ ہمارے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سر تا پا نور ہی تھے۔ حضور میں ظلمت نہ تھی۔ اس لیے آپ کے سایہ نہ تھا۔ کیونکہ سایہ کے لیے ظلمت لازمی ہے۔ (ذکر المغرۃ)

مولوی عابد میاں اور اکابرین دیوبند کی تائید | دیوبندیوں کے مولوی عابد میاں صاحب (ڈابھیل) اپنی معرکہ الآرا کتاب

رحمۃ للعالمین میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک نورانی تھا جس وقت آپ دھوپ اور چاندنی رات میں آمد و رفت فرماتے تو مطلقاً سایہ ظاہر نہ ہوتا تھا۔

(رحمۃ للعالمین ص ۲۷ مطبوعہ دہلی)

عبدالحی لکھنوی | جو کہ دیوبندیوں اور وہابیوں کے نزدیک بھی مسلمہ اور مستند ہیں رقمطراز ہیں کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دھوپ اور چاندنی میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔ کیونکہ سایہ کثیف ہوتا ہے اور آپ کی ذات سر سے قدم تک نور ہے۔ (التعلیق العجیب ص ۱)

سید و سرور محمد نور جاں  
بہتر و بہت شفیق مہر جاں

۱۔ مولوی عابد میاں آف ڈابھیل کی کتاب پر مندرجہ ذیل اکابرین دیوبند کی تعاریض اور تائیدات درج ہیں۔ محقق کفایت اللہ دہلوی، مولوی انور شاہ کاشمیری، مولوی اصغر حسین، مولوی شبیر احمد عثمانی، مولوی حبیب الرحمن، مولوی رحمانی، مولوی عبدالشکور لکھنوی، مولوی احمد سعید دیوبندی، (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

## ہندوؤں اور سکھوں کے حوالہ جات

ناظرین کرام: وہابیوں، دیوبندیوں کے اکابرین کی کتب کے حوالہ جات کے بعد اب ہندوؤں اور سکھوں کی عبارات سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کے متعلق چند ایک حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

**سوامی لکشمین جی مہاراج** | ایک ہندو سوامی لکشمین جی مہاراج نے اپنی معرکہ الآرا کتاب عرب کا چاند میں نورِ مجسم شفیع معظم محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کا تذکرہ کیا ہے۔ انوس ہے ان نام کے مسلمانوں پر جو کلمہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھتے ہیں اور اپنے تئیں مسلمان بھی کہلاتے ہیں مگر نورِ مصطفیٰ علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا صاف اور واضح الفاظ اور تحریروں میں انکار کرتے ہیں۔ (بد اسم اللہ تعالیٰ) سوامی لکشمین ہندو لکھتا ہے کہ مہالت اور ضلالت کے مرکزِ اعظم جزیرہ نمائے عرب کے کوہِ فاران کی چوٹیوں سے ایک نور چمکا۔ جس نے دنیا کی حالت کو یکسر بدل دیا۔ گوشہ گوشہ کو نورِ ہدایت سے

لے امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری اس ہندو تصنیف عرب کا چاند کے متعلق تحریری کلمات اس طرح لکھتے ہیں۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک غیر مسلم (سوامی لکشمین جی) کے قلمِ حقیقت رقم سے ہے۔ آپ نے جس خلوص اور محبت سے سیرت لکھی ہے۔ واقعی قابلِ مدح ہیں واکرین ہیں صحت و اطمینان کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قابلِ دید ہے۔ (المحدث امرتسریؒ کا م ۲۰۲ مئی ۱۹۳۸ء)

ثناء اللہ امرتسری ہی لکھتے ہیں کہ یوں تو آپ نے اکثر اصحاب کے خیالات نئے بول گئے اور پڑھے بول گئے محسوساتی جی موصوف نے پورا پورا حق انصاف ادا کر دیا ہے۔ اس کتاب کی پڑھیے اور دوسروں کو پڑھائیے (المحدث امرتسریؒ ۲۹ مارچ ۱۹۴۲ء)

مسلمانوں کے اہل علم طبقہ کو چاہیے کہ وہ کتاب ہذا کی اشاعت غیر مسلم دوستوں میں کریں۔ غرض کہ قابلِ مطالعہ کتاب ہے۔ (المحدث امرتسریؒ ۲۹ اپریل ۱۹۳۸ء)



جنگا دیا۔ (عرب کا پانڈ ۳۸ مطبوعہ امرتسر)

سوامی کشن ہندو دوسرے مقام پر نور محمدی کے سب سے اول ہونے کا تذکرہ اس طرح کرتا ہے کہ جب اس عالم آب و گل کا نام و نشان بھی نہ تھا لوح و قلم عرش و کرسی بھی کتبہ عدم سے منصفہ شہود پر جلوہ گر نہ ہوتے تھے۔ اس وقت بھی خاتم النبیین رحمۃ للعالمین، سرور کائنات، فخر موجودات پیغمبر اعظم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روحی مذاک کا نور مبارک موجود تھا جو پیدائش عالم کے وقت انسان اول حضرت آدم علیہ السلام میں جلوہ گر ہوا پھر حضرت شیث علیہ السلام حضرت ادریس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام وغیرہ میں ایک دوسرے سے منتقل ہوتا ہوا حضرت عبداللہ دگرانی قدر والد صاحب رسول اللہ کی پیشانی میں ایک تابندہ ستارے کی طرح اچھکا۔ وہاں سے محترمہ حضرت آمنہ میں منتقل ہو کر نبی آخر الزمان کی صورت میں منصفہ شہود پر جلوہ گر ہو گیا۔ اور اس ظلمت کدہ جہاں کو اپنی تابشوں سے رشکِ صد مہر و ماہ بنا دیا۔ (عرب کا پانڈ ۳۹)

**کشن پرشاد شاد** | شانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے نورانیتِ مصطفویٰ کی ضیاء پر پاشی کا تذکرہ اس طرح کرتا ہے :

رُوپ ہے تیرا رتی رتی نور ہے تیرا پتی پتی !  
مہر و مہ کو تجھ سے رونق نور بنا سیاروں کا

(بحوالہ ماہنامہ خاتونِ پاکستان ص ۳۱۹)

نور محمد کو نور خدا مانتے ہوئے لکھتا ہے۔

خدا کا نور ہے نورِ پیسر !

خدا کی شان ہے شانِ محمد

**دلورام کوثری**

(بحوالہ ماہنامہ خاتونِ پاکستان کراچی ص ۳۲۲)

ہندو نور محمدی کی برکات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے  
ہوئی کا نور نور احمدی سے شرک کی غلٹ  
سیاہی سے ندامت کی دلِ کفار کالا ہے

**شکر لال ساقی**

(بحوالہ ماہنامہ خاتونِ پاکستان ص ۳۲۲)

**گرونانک** سکھوں کے گرونانک نے افضل الرسل، مختار الملک محمد مصطفیٰ علیہ التیجۃ والثناء کی عظمت اور نورانیت کا تذکرہ اس طرح کیا ہے۔

ہُن ڈٹھا نور محمدی ہُن ڈٹھا نبی رسول ! ..  
نانک قدرت ویکھ کے خودی گئی سب بھول

لکھیا وچ کتاب دے اول ایک خدائے دو جانور محمدی جو خاصہ یار کہائے  
لکھیا وچ کتاب دے اول ایک خدا دو جانور محمدی جس چانن کیتا آ  
(جہنم ساکھی بالا ص ۲۲)

**پروفیسر جی ایس دارا** جو کہ بیرسٹرایٹ لارڈ ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ ایڈیٹر  
”انڈیا“ لندن جو کہ سکھ میں اپنی شہرہ آفاق کتاب ”رسول عربی“  
میں محبوب رب العالم محمد مصطفیٰ علیہ التیجۃ والثناء کے نورانی ہونے کا اقرار کس پیارے انداز سے  
کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

”اے عرب! کیا ہی عجب ہوں گے تیرے بھاگ جو تو نے نور خدا اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کیا  
ہی اچھے ہوں گے تیر بخت جو تو نے حبیب خدا کے اپنی آنکھوں درشن کیے۔ (رسول عربی ص ۲)  
ایک دوسرے مقام پر جی ایس دارا سکھ نور محمدی کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ ”وہ  
احمد جس کی آمد کی بشارت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو فرشتہ نے خواب میں دی تھی۔ اب وہ نور مجسم  
بن کر آنکھوں کے سامنے تھا۔“ (رسول عربی ص ۳)

لے دہائیوں اور دیوبندیوں کے معتمد علیہ مولوی سلیمان ندوی جی۔ ایس دارا کی کتاب رسول عربی کے متعلق لکھتے ہیں  
کہ دارا صاحب نے پیغمبر اسلام کی سوانح عمری بڑی بے نقسی اور بے قصبتی کے رنگ میں لکھی ہے۔ کتاب کے صرف  
صرف سے عشق و محبت کے آب کو شرکی بوند ٹپکا۔ جس میں نے اس کتاب کو شروع سے آخر تک پڑھا اور ایک  
رواں کتاب کی حیثیت سے اس کو پسند کیا۔ (عربی ص ۹) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

# ہندوؤں کے اہقر وید میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی بشارات

ہندوؤں کے اہقر وید کے ایک منتر میں سرور کائنات معجز موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی آمد آمد اور ان کی عظمت کا تذکرہ ہے۔  
اَوَمْ جَنّاه اُب اشرّت مزاشنسہ اوتو شیتے کورم ششٹیم سہسرجہ نو شیشو اودو ہے  
ترجمہ: اے لوگو یہ (بشارت) احترام سے سنو۔ محمد تعریف کیا جائے گا۔ ساٹھ ہزار اور نو  
دشمنوں میں اس ہجرت کرنے والے (یا امن پھیلانے والے) کو ہم (مخاطبت میں) لیتے ہیں۔  
منتر کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔

اَوَمْ :	یہ	ششٹیم :	ساٹھ
جَنّاه :	اے لوگو	سہسرجہ :	ہزار
اُب :	احترام سے	اور	
اشرّت :	سنو	نو شیشو :	نوٹے
مزاشنسہ :	محمد	دشمنوں میں	
اوتو شیتے :	تعریف کیا جائے گا	اودو ہے :	ہم لیتے ہیں یا بچاتے ہیں
کورم :	ہجرت کرنے والے یا امن پھیلانے والے		
اِہ گادہ پر جاید ہوم اِہ استواہ اِہ پر و شاہ اِہو سہسرجہ و کشنوا پچا پوشا نشیدتی			
لفظی ترجمہ :		پر جاید ہوم :	بڑھوترتی کرو۔
اِہ :	یہاں	اِہ :	یہاں
گادہ :	ایسے گایو (قدسی لوگو)	استواہ :	اے گھوڑو (بہادر و)
اِہو :	یہاں پر	اِہ :	یہاں
سہسرجہ و کشنہ :	ہزاروں کا خیرات کرنے والا۔	پر و شاہ :	اے لوگو (عوام)



نشیتی : بیٹھا ہے ۔

آپی : ہی

پوشاہ : غریب نواز

یہاں اے گایو (قدسیو) یہاں اے گھوڑو (جنگجو بہادرو) یہاں اے انسانوں (عام لوگو) ترقی کرو۔ بڑھو یا اس جگر مال و دولت اور انسان سب کچھ ترقی سے۔ کیونکہ یہاں پر ہزاروں کی خیرات کرنے والا بے نظیر سخی۔ غریب نواز (محمد) تحت حکومت پر بیٹھا ہے۔

سام وید میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان

سام وید میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ دو پیشگوئیاں درج کی جاتی ہیں :

احمد ہے پتوہ میدھام رنبہ پری جگرہ

لفظی ترجمہ :

احمد ہے : احمد نے رنبہ : شریعت پتوہ : رب سے پری جگرہ : حاصل کی

میدھام : پُر حکمت

احمد نے اپنے رب سے پُر حکمت شریعت کو حاصل کیا۔

(سام وید پر پانچواں ٹکٹ کا منتر)

سام وید کی اس پیشگوئی میں رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے متعلق مندرجہ ذیل صداقتوں کا

ذکر ہے۔

(۱) حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف احمد موجود ہے۔

لے سام وید چاروں ویدوں میں سے ایک ہے۔ اور سام وید برہمنوں کے نزدیک باقی ویدوں پر ایک غلصہ فوقیت رکھتا ہے۔ لفظ سام کے معنی خاموشی، سکوت، نرمی سے کام کرنا، مکیوں کی جھنجھٹ اور گیت کے ہیں۔

(فقیر ابوالحاجہ ضیاء اللہ قادری عفرلہ)

(میشاق النبیین ص ۲۹)

(۲) نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شریعت دینے جانے کا تذکرہ ہے۔

(۳) شریعت کے ساتھ حکمت بھی ملنے کا اظہار ہے۔

ہندوؤں کے سام وید میں نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آپ کا نام مبارک کا ذکر کر کے تعریف اس طرح کی ہے کہ (۱) وہ ہر مقدس رسم کا مربی۔ (۲) عدو اللہ نہایت تعریف کیا گیا۔ اندر۔ قلعوں کا توڑنے والا۔ جوان۔ عقیل۔ بے انداز قوت کا پیدا کیا گیا (۳) تو نے اسے پتھر رکھنے والے والا کے گایوں سے مالا مال کر دیا۔ یہ دیوتا دباتے ہوئے تیرے پہلو میں آئے اور خوف سے آزاد ہو کر انہوں نے تیری مدد کی (۴) انہوں نے دُعا کے سمجھنوں کے ساتھ اُس اندر کی شان بیان کی جو اپنی قوت سے حکومت کرتا ہے جس کے ہزاروں بلکہ اس سے بھی کہیں کثرت سے عطیے آتے ہیں۔

(سام وید دوسرا حصہ باب پنجم فصل اول پر پانچواں بستم ۱۲۵ مترجمہ بابو پیارے لال صاحب زمیندار برودھ مطبوعہ ودیاس گر پریس برودھ ضلع علی گڑھ ۱۸۹۷ء)

خواجہ حسن نظامی لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں جو ہندوؤں کے بڑے بڑے اوتار ہوئے ہیں۔ انہوں نے بھی آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خبر دی ہے۔

چنانچہ کلکی پوران میں جو ہندوؤں کی معتبر کتاب ہے جس میں کرشن جی کی طرف سے ان خبروں کا حال ہے جو آخر زمانہ میں پیش آئیں گی۔ لکھا ہے کہ آخر زمانہ میں ایک اوتار پیدا ہوگا۔ اُس کی پیدائش شمبل دیپ میں ہوگی۔ شمبل دیپ سے ہمارے ملک کے ہندو سنبل مراد آباد خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ اوتار وہاں پیدا ہوگا۔ مگر سنسکرت لغت کی کتابوں میں شمبل دیپ کے معنی ملک عرب کے ہیں مشہور انگریز سنسکرت دان پروفیسر میکس مولر نے بھی یہی معنی شمبل دیپ کے لکھے ہیں یعنی انہوں نے شمبل دیپ کو عرب لکھا ہے۔

کلکی پوران میں آگے بڑھ کر لکھا ہے کہ اُس اوتار کی ماں کا نام امستی ہوگا۔ امستی کے معنی امانت دار کے ہیں۔ آنحضرت کی والدہ کا نام آمنہ تھا جس کے معنی امانت دار کے ہوتے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ اوتار کے باپ کا نام وشنو واس ہوگا۔ وشنو کے معنی اللہ اور اس کے معنی غلام۔ سو آنحضرت کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ عبداللہ کے معنی عربی میں

اللہ کے غلام کے ہیں۔

پھر کھلی پوران میں بکھا ہے کہ یہ اوتار پہلے پیار کے غار میں خدا کی بندگی کرے گا۔ وہاں خدا اس کو سبق دے گا۔ پھر اس کو اپنے گھر والوں سے تکلیف ہوگی اور یہ مجبواً جدا ہو کر شمالی پیاروں میں چلا جائے گا۔ اس اوتار کے چار بھائی ہوں گے۔ جو اس کے دھرم (دین) کو سارے جہان میں پھیلائیں گے۔ اس اوتار کی ایک بیوی بڑی خوبصورت سُرخ رنگت کی ہوگی۔ ان سب باتوں سے سمجھ میں آگیا ہوگا کہ پیار کے اندر بندگی سے مراد غارِ حرا ہے اور خدا کا سبق یہی اقرار ہے۔ اور شمالی پیاروں میں جانا ہجرت ہے جو مکہ سے مدینہ کو ہوتی اور چار بھائی چاروں اصحاب ہیں جنہوں نے دینِ اسلام کی اشاعت کی۔ اور لال رنگ کی خوبصورت بی بی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

آخر میں سری کرشنن جی نے فرمایا ہے۔ اے لوگو! جب اس اوتار کا ظہور ہو تو تم اس کے قدموں میں اپنے سر رکھ دینا کیونکہ نجات اور ہدایت اسی کے پاس سے ملے گی۔ (میلادِ اوتار، ص ۵۴)

قارئینِ کرام :- سرورِ عالم، نورِ مجسم، شفیعِ معظم، محبوبِ ربِ اکرم، مدنی، تاجدار، احمدِ مختار، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی نورانیت کے متعلق اب کسی سلیم العقل، ذی شعور اور صاحبِ عدل و انصاف کو قطعاً کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہوگی۔ کیونکہ مندرجہ بالا تمام حوالہ جات سے جو کہ قرآن مجید، فرقانِ حمید کی آیات طہنات اور مفسرینِ عظام کی تفصیلاتِ مبارکہ مستند محدثین کی مستند کتب احادیث سے احادیث شریفہ اور خلفاء راشدین صحابہ کرام، اہلبیت اطہار ازواجِ مطہرات، تابعین، سلف صالحین، اولیاء کاملین، متفقہ محققین، اور مدققین کے عقائد کو روزِ روشن کی طرح بیان کیا گیا ہے نیز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے منکروں کے اکابرین کی تائیدات اور ہندوؤں سکھوں کی کتب کے حوالہ جات درج کرنے کے بعد کسی قسم کا شک و شبہ مسلمان کے دل میں نہیں رہتا۔



# تخلیق کے لحاظ سے اول

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر  
وہی فرقان وہی قرآن وہی یسین وہی طہ

تخلیق کے لحاظ سے سب سے اول | بشریت کی ابتداء سرکارِ سیدنا آدم علی نبینا علیہ  
الصلوة والسلام سے ہونی مگر سرورِ کائنات، مغیر  
موجودات، خلاصہ کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوة والسلام کی تخلیق سیدنا  
آدم علیہ السلام سے بھی پہلے کی تھی۔ جیسا کہ حضور پر نور نور علی نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کا فرمان مقدس جلیل المرتبت مفسرین کرام اور محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے اپنی اپنی مستند تفسیر  
اور کتب میں درج فرمایا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوة والسلام  
نے فرمانِ خداوندی وراذ خذنا من النبیین میثاقہم کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔  
کُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَاٰخِرُهُمْ میں پیدائش کے لحاظ سے سب انبیاء کرام علیہم الصلوة  
فی البعث (احادیث المتفقہ علیہا) والسلام سے پہلے پیدا ہوا ہوں اور مبعوث ہونے  
(تفسیر ترجمان القرآن ص ۲۵۴ ج ۱۱ بقاعدہ ص ۳۲) کے لحاظ سے سب سے آخر میں ہوں۔

تفسیر درمنثور میوطی ص ۱۸۴ تفسیر ابن جریر ص ۱۵۸ تفسیر معالم التنزیل ص ۱۹۲ اخصائص الکبریٰ ص ۹  
دلائل النبوت ص ۱۱۱ از ابو نعیم۔ جوہر البیہار ص ۶۹۱ انوار المحدث ص ۱۱۱ از نبھانی، شفا شریف ص  
مواہب اللدنیہ ص ۱۱۱ از احمد قسطلانی، شرح قصیدہ بردہ شریف للفریوقی ص ۱۱۱ آفتاب نبوت ص ۱۱۱  
فرقہ وہابیہ کے محدث اور مشہور مولوی حافظ محمد صاحب آف لکھو کے اپنی مشہور و معروف  
تفسیر محمدی میں اس کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اول نام نبی و اگنیا فضل تے شرف دہایا  
جو دج پیدائش اول حلقیا پچھے دنیہ آیا  
(تفسیر محمدی ص ۱۲۱ منزل نم)

قاری محمد طیب دیوبندی لکھتے ہیں کہ آفتاب نبوت (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان صرف نبی ہونا نہیں کر یہ شان قدیم مشترک کے طور پر ہر نبی میں موجود ہے۔ نیز ان تمام نجوم ہدایت (انبیاء علیہم السلام) سے کمالات نبوت میں محض اضافی طور پر کچھ زائد یا فائق ہونا بھی نہیں کر یہ تغافل اور فرق مراتب اور انبیاء میں بھی قائم ہے۔

بَلَدَ التَّوَسَّلُ فَضْلًا بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَوْمَ يَكْفُلُ كُلٌّ بِمَا كَفَّلَ بَعْضٌ مِّنْهُم بَعْضًا ۚ

یہ رسول ہیں جن کو ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

بلکہ آپ کا اصل امتیازی وصف یہ ہے کہ آپ نور نبوت میں سب انبیاء کے مرتب، ان کے حق میں مصدر فیض اور ان کے انوار کمال کی اصل ہیں۔ اس لیے اصل میں نبی آپ ہیں اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اصل سے نہیں بلکہ آپ کے فیض سے نبی ہوئے ہیں۔ ان مقدسین سابقین و انبیاء کرام علیہم السلام، باکمال و حقیقت ان کے جوہروں کی صفائی اور شفافیت اور استعداد اور ان کی باطنی استعدادوں کا فطری کمال ہے کہ جوں ہی ان کے قلوب صافی اور ارواح ظاہرہ کے سامنے آفتاب نبوت (سرور عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نورانی چہرہ آیا۔ انہوں نے اس کی ساری شعاعیں قبول کر لیں اور خود منور ہو کر دوسروں کو وہ روشنی پہنچانی شروع کر دی پس آپ ان سب حضرات انبیاء کے حق میں مرتب اور اصل نور ثابت ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے کو نبی الامت ہی نہیں بلکہ نبی الانبیاء بھی فرمایا ہے جیسا کہ روایات حدیث میں مفرح ہے پس جیسے آپ امت کے حق میں نبی امت ہوئے کی وجہ سے مرتب ہیں۔ ویسے ہی نبیوں کے حق میں بوجہ انبیاء ہونے کے مرتب ہیں۔

حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخشی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آگیا نبی ہو گیا اور اس طرح نور نبوت آپ ہی سے چلا۔ اور آپ ہی پر لوٹ کر ختم ہو گیا اور یہی شان خاتم کی ہوتی ہے۔ کہ اسی سے اس کے وصف خالص کی ابتداء بھی ہوتی ہے۔ اور اسی پر انتہاء بھی ہو جاتی ہے۔ اسی لیے ہم آپ کو وصف نبوت کے لحاظ سے صرف نبی ہی نہیں کہیں گے بلکہ خاتم النبیین کہیں گے۔ کہ آپ ہی پر تمام انوار نبوت کی انتہا ہے جس سے آپ منہاتے نبوت ہیں۔ آپ ہی سے نبوت چلتی ہے۔ اور

آخر کار آپ ہی پر عود کرتی ہے پس آفتاب کی تمثیل سے آفتاب نبوت، نبوت کا مبداء بھی ثابت ہوتا ہے اور منتہا بھی۔ نبوت میں اول بھی نکلتا ہے اور آخر بھی۔ فاتح بھی اور خاتم بھی چنانچہ اپنے اپنی نبوت کی اولیت کا تو ان الفاظ میں اعلان فرمایا کہ

كُنْتُ نَبِيًّا وَّ اَدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ  
وَالْجَسَدِ - میں نبی بن چکا تھا جبکہ آدم ابھی رُوح و جسم کے درمیان ہی میں تھے۔ (یعنی ان کا خمیر ہی کیا جارا

تھا۔ اور ان کی تخلیق مکمل بھی نہیں ہوئی تھی)

جس سے واضح ہے کہ آپ انبیاء کے حق میں بمنزلہ اصل کے ہیں اور انبیاء آپ کی نسبت بمنزلہ فرع کے ہیں کہ ان کا علم اور خلق آپ کے فیض سے ظہور پذیر ہوا۔

و آفتاب نبوت مثلًا تا ممت از قاری طیب دیوبندی)

محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا | دیوبندیوں کے حکیم الامت قاری طیب صاحب ہی ایک دوسرے مقام پر رقم طراز ہیں کہ طبعی طور پر آفتاب

کے سلسلہ میں سب سے پہلے اس کا وجود اور خلقت ہے جس سے اسے اپنے سے متعلقہ مقاصد کی تکمیل کا موقع ملتا ہے۔ اگر وہ پیدا نہ کیا جاتا تو عالم میں چاندنی اور روشنی کا وجود ہی نہ ہوتا اور کوئی بھی دنیا کو نہ پہچانتا۔ گویا اس کے آنے کی صورت میں نہ صرف یہی کہ وہ خود ہی پہچانا جاتا بلکہ دنیا کی کوئی چیز بھی نہ پہچانی جاتی ٹھیک اسی طرح اس روحانی آفتاب (آفتاب نبوت) کے سلسلہ میں اولاً حضور کی پیدائش ہے اور آپ کا اس ناسوتی عالم میں تشریف لانا ہے۔

اس کو ہم اصطلاحاً ولادت باسعادت یا میلاد شریف کہتے ہیں۔ اگر آپ دنیا میں تشریف نہ لاتے تو نہ صرف یہی کہ آپ نہ پہچانے جاتے بلکہ عالم کی کوئی چیز بھی اپنی غرض و غایت کے

لحاظ سے نہ پہچانی جاتی۔ محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ (آفتاب نبوت ص ۱۲۵۔ ۱۲۶)

غیر مقلدین و ہابی حضرات کے مولوی وحید الزمان کے والد اپنی کتاب مکتب نامہ میں بھی اس عقیدہ کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

خدا کے ہیں پیارے محمد نبی ہوئے ان کی خاطر سے پیدا سبھی  
(حیات وحید الزمان ص ۱۲۵)



سید الشافعی، امام الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان جلیل القدر صماۃ کرام  
عمر فاروق، عبداللہ بن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ آپ سے پوچھا  
گیا مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا آپ کب سے نبی ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔۔

وَآدَمُ مَبْنِيْنُ الدُّوْحِ وَالْجَسَدِ  
(مقام الحسنہ للسخاوی ص ۳۲۷، آفتاب نبوت ص ۱۱۱) میں ہی تھے تو میں اس وقت بھی نبی تھا۔

تفسیر درمنثور ص ۱۸۴، دلائل النبوت بہقی ص ۱۱۱، ترمذی شریف ص ۱۲۲، الوفا باحوال المصطفیٰ لابن جوزی ص ۱۱۱  
ص ۲۳۳، عرائس البیان ص ۲۳۳، مدارج النبوت شیخ عبدالحق دہلوی فارسی ص ۱۱۱، جوابہ البہار ص ۱۱۱،  
انوار المحمدیہ ص ۱۱۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۱۱، لفظ لفظی زرقانی شریف ص ۱۱۱

دیوبندی حضرات کے مستند مولوی اشرف علی صاحب تھانوی یہ حدیث شریف درج کر کے  
لکھتے ہیں کہ ایسے ہی الفاظ میسرہ ضعیفی کی روایت میں بھی آئے ہیں۔ امام احمد نے اور بخاری نے  
اپنی تاریخ میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں اس کو روایت کیا ہے اور حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے۔  
(نشر الطیب ص ۱۱۱، مصنف اشرف علی تھانوی مطبوعہ دیوبند)

رَفِیْعًا عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ  
النَّبِیِّیْنَ وَإِنَّ آدَمَ الْمُنْجِدُ  
فِی طِیْنَتِهِ۔  
بیشک میں حق تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو  
چکا تھا اور آدم علیہ السلام ہنوز اپنے خیر ہی  
میں پڑے تھے یعنی ان کا پتلا تیار نہ ہوا تھا۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۱، مولا لائل النبوت بہقی ص ۱۱۱، کتاب الوفا ص ۱۱۱، شرح السنۃ، نشر الطیب ص ۱۱۱،  
مستدرک ص ۱۱۱، مقام الحسنہ ص ۱۱۱، اشعۃ للغات ص ۱۱۱ ج ۲، تفسیر محمدی ص ۱۱۱ ج ۱)

سرکار سیدنا آدم علی نبینا علیہ السلام کو جب  
حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت

اے مولوی شنا اللہ لہ تیری کہتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرک و بدعت کی تردید میں جماعت اہل حدیث  
کے ہمنوا تھے۔ (اخبار اہل حدیث ابرقصر ص ۳۰، جولائی ۱۹۴۳ء)

مولوی محمد الحسن دیوبندی نے ان کو سراہا افضل و کمال معونہ عنات و خیرات جیسے معززات کلمات کہیں میں دیات اخرا

رکھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا یا ربِّ لِمَ کُنْتُیَ أَبَا مُحَمَّدٍ۔ اے میرے رب میری کنیت ابو محمد کیسے ہے۔ تو اللہ کریم جلّ جلالہ نے فرمایا۔ اے آدم علیہ السلام اَرْفَعُ رَاسَکَ اپنے سر مبارک کو اٹھا کر اوپر دیکھو فَرَفَعَ رَاسَهُ پس انہوں نے سر مبارک کو اٹھا کر ای نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی سَمَاءِ اِدْقِ الْعَرْشِ تو انہوں نے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش کے پائے مبارک پر دیکھا۔ تو آدم علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا مَا هَذَا النُّورِ یہ نور کیسا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا هَذَا نُورٌ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ! یہ میرے نبی کا نور ہے جو تمہاری اولاد سے ہو گا۔ اِسْمُهُ فِی السَّمَاءِ مُحَمَّدٌ وَفِی الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ۔ ان کا اسم مبارک آسمان میں احمد اور زمین پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

لَوْلَا مَا خَلَقْتُکَ وَلَا خَلَقْتُ سَمَاءً وَلَا اَرْضًا  
اگر وہ نہ ہوتا تو میں تجھ کو پیدا نہ کرنا اور نہ ہی آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرتا۔

(انوار المحمدیہ ص ۷۷، جواہر البحار ص ۷۷، مواہب اللدنیہ للقطرانی ص ۹، زرقانی

ج ۱، مدارج النبوت فارسی ج ۲، زرقانی از محمد بن عبدالباقی)

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

سرورِ دو عالم شہنشاہِ عرب و ہم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِیْ | واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِیْ

لے اللہ تعالیٰ نے سراسر علیہ السلام کو ہی فرمایا لَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاصْطَلَبْتُ فَکَتَبْتُ عَلَیْهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَسَکَنَ البتہ جب میں نے عرش کو پانی پر پیدا فرمایا تو وہ بننے لگا تو میں نے اس پر لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ محمد رسول اللہ لکھ دیا تو وہ ساکن ہو گیا۔

(خصائص الکبریٰ ج ۱، کتاب الوفا ج ۱، مستدرک ج ۲، زرقانی شریف ج ۱)

لے وہابیہ کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی مطلق اللہ نوری حدیث شریف کو اپنے اخبار میں درج

کیا ہے۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۶ اپریل ۱۹۰۹ء، الحمدیث امرتسر ۵ فروری ۱۹۰۹ء)

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا۔

(تفسیر نیشاپوری ج ۵، تفسیر عرائس البیان ج ۱۲، تفسیر روح البیان ج ۵۴، زرقانی شریف ج ۲، مدارج النبوت ج ۲، مطالع المسرات ص ۴، بیان المیلاد النبوی لابن جوزی ص ۴، شرح بدأ الامالی ص ۲۵، عطر الوردہ ص ۲، از مولوی ذوالفقار علی دیوبندی، آفتاب نبوت از قاری طیب ص ۳۱۹)

جو کہ امام العارفین اور حجتہ اللہ للعالمین ہیں۔ فرماتے

حضرت عبدالعزیز ذباغ علیہ الرحمۃ

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو شے

پیدا فرمائی وہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا۔

(الابرار ص ۲۲۶ مطبوعہ مصر)

اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی نُورُ

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

کائنات کی اصل اور روح حضور

اصل کائنات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات

پُر نور محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ والنسار  
ہیں۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا۔

میں ہی سب سے پہلے عالم وجود میں آیا۔ اس

وقت نہ پانی تھا نہ مٹی تھی نہ جسم تھا اور نہ ہی آدم

علیہ السلام تھے۔

(المیلاد النبوی ص ۲۲ از محدث ابن جوزی)

اَنَا اَوَّلُ مَنْ جَاءَ فِیْ وُجُوْدِ الْعَالَمِ

وَلَا مَاءَ وَلَا طِیْنَ وَلَا جِسْمَ وَلَا اَدَمَ

۱۔ محدث ابن جوزی کے متعلق علامہ ذہبی نے مذکرہ الفاظ میں لکھا ہے کان من الاعیان و فی الحدیث من الحفاظ ما  
حلیت ان احدا من العلماء صنف ما صنف هذا التجل۔ آپ علوم قرآن اور تفسیر میں بلند پایہ تھے۔ اور بنی حدیث  
میں بہت بڑے حافظ تھے۔ ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علماء امت میں کسی  
کا ہوں (مذکرہ الحفاظ ج ۴) ولہذا یہ کہ ماہنامہ الاسلام دہلی میں ہے کہ محدث ابن جوزی (علیہ الرحمۃ) چھٹی صدی کے اکابر و  
ایمان میں ایک عظیم و جلیل محدث اور خطیب کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ آپ کے دستِ حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان تائب ہوئے  
اس ایک لاکھ سے زائد اسلام کے دینِ رحمت میں آچکے ہیں۔ (الاسلام ص ۱۳۱ فروری ۱۹۵۶ء)



محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ | ایک اور روایت درج فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے دریافت کیا گیا کہ عالم وجود میں سب سے پہلے کون سا وجود پیدا کیا گیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَ مِنْ نُورِي خَلَقَ جَمِيعَ الْكَائِنَاتِ ۔  
سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور میرے نور سے پھر ساری کائنات کو پیدا فرمایا۔

(المیلاد النبوی ص ۲۲۲)

کیا شان احمدی کا چین میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے  
کوئی پیدا نہ ہوتا عالم ایجاد میں سرور نہ ہوتے سر زمین پر سرور عالم اگر پیدا  
علامہ عزمین احمد غرلوچی علیہ الرحمۃ | تحریر فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ نُورَ نَبِيِّنَا عَلَیْکَ  
السلام قبل کل شیء۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے  
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک ہر چیز سے پہلے پیدا فرمایا۔ (عصیدۃ الشہدۃ ص ۷۷)  
از علامہ غرلوچی

علامہ محمد المہدی الفاسی علیہ الرحمۃ | نے حدیث شریف بیان فرمائی ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ  
اللّٰهُ نُورِي وَ مِنْ نُورِي خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ ۔  
(مطالع المسرات ص ۷۷)

علامہ یوسف نبھانی اور شیخ زادہ قدس سرہما | فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و  
التسلیم نے اپنے صحابی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا۔

هُوَ نُورُ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ خَلَقَهُ ثُمَّ خَلَقَ مِنْهُ كُلَّ خَيْرٍ وَ خَلَقَ بَعْدَهُ كُلَّ شَیْءٍ ۔  
اے جابر! تیرے نبی کا نور اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا فرمایا پھر اس سے ہر اچھی چیز پیدا کی اور پھر اس کے بعد اس سے ہر چیز کو پیدا فرمایا۔

(جواہر البحار فی فضل النبی القمار ص ۷۷ شرح قصیدہ بردہ از شیخ زادہ ص ۹۹-۹۸)

نبی مکرم شیخ معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جلیل القدر اور پیارے صحابی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اپنی اولیت کا ذکر خیر اس انداز سے فرمایا ہے کہ جس سے ہر سلیم الغفرت انسان کے تمام شکوک و شبہات جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولیت سے متعلق ہوں دور ہو جاتے ہیں۔ اس حدیث شریف کو دیگر محدثین کے علاوہ اُستاذ المحدثین عبدالرزاق علیہ الرحمۃ جو کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ کے اساتذہ میں سے ہیں نے بھی اپنی تصنیف میں درج فرمایا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَبْلَ الْأَشْيَاءِ

اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے کوئی شے کو پیدا فرمایا۔ اس کے متعلق مجھے ارشاد فرمائیں۔

تو آپ نے فرمایا اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے تیرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اور وہ نور قدرت الہی سے جہاں مشیت خداوندی تھی دورہ کر آ رہا۔ جب کہ لوح قلم۔ جنت۔ دوزخ۔ فرشتے۔ آسمان۔ زمیں۔ سورج۔ چاند جن اور انسان کچھ بھی نہ تھے۔

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ بَيْتِكَ مِنْ نُورِهِ فَجَعَلَ ذَلِكَ النُّورَ بِدُورٍ بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَلَا قَلَمٌ وَلَا جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ وَلَا مَلَكٌ وَلَا سَمَاءٌ وَلَا أَرْضٌ وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ وَلَا جِبٌّ وَلَا إِنْسٌ۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کرنا چاہا۔

تو اس نور کے چار حصے کئے پہلے حصہ سے قلم اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش بنایا۔

فَسَمَّاهُ ذَلِكَ النُّورَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ الْقَلَمَ وَمِنَ الثَّانِيِ اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّالِثِ الْعَرْشَ۔

پھر اس چوتھے حصے کے چار حصے کئے پہلے سے عرش کو اٹھانے والے فرشتے اور

فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ حَمَلَةَ الْعَرْشِ

وَمِنَ الثَّانِي الْكَرْبِي وَ مِنَ الثَّالِثِ  
بَاقِي الْمَلَائِكَةِ.

دوسرے سے کرسی اور تیسرے سے باقی ملائکہ کو  
پیدا کیا

پھر اس کے چوتھے جھٹے سے چار جھٹے کیے۔  
فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ السَّمَوَاتِ وَمِنَ  
الثَّانِي الْأَرْضَيْنِ وَمِنَ الثَّالِثِ الْجَنَّةَ  
وَالنَّارَ.

پس پہلے سے آسمان اور دوسرے سے زمین اور  
تیسرے جہنم سے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا۔

پھر اس کے چوتھے جھٹے کے چار جھٹے کیے  
فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ نُورَ أَبْصَارِ الْمُؤْمِنِينَ  
وَمِنَ الثَّانِي نُورَ قُلُوبِهِمْ وَ هِيَ  
الْمَعْرِفَةُ بِاللهِ تَعَالَى وَمِنَ الثَّالِثِ  
نُورَ أَنْفُسِهِمْ وَ هُوَ التَّوْحِيدُ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ.

پس پہلے سے مومنوں کی آنکھوں کا نور دوسرے  
سے ان کے دلوں کا نور جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی  
معرفت حاصل کرتے ہیں تیسرے جھٹے سے ان کے  
انسان و محبت کا نور اور وہ توحید ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ  
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف عبدالرزاق، فتاویٰ مدنیہ ص ۱۷۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۷۱، زرقانی شریف ص ۱۷۱،  
انوار المحمدیہ ص ۱۷۱، عصیدۃ الشہدہ ص ۱۷۱، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۷۱، مدارج النبوت ص ۱۷۱، مطالع المسترشدین ص ۱۷۱  
نبی کے نور سے سب کچھ ہوا زیر و زبر پیدا  
وجود دوسرے دین سے وجود ملک ہستی ہے  
کہیں جن دلشہر پیدا کہیں شمس و قمر پیدا  
محمد سے ہوئے بھروسہ اور خشک و تر پیدا  
مندرجہ بالا حدیث شریف لکھ کر واضح الفاظ  
میں کہتے ہیں کہ اس حدیث سے نور محمدی کا  
ازل الخلق ہونا با اولیت حقیقی ثابت ہوا۔ کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اولیت کا حکم  
آیا ہے۔ ان اشیاء کا نور محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث میں منصوص ہے۔ (نشر الطیب مطبوعہ دیوبند)

لے مولوی ثناء اللہ امرتسری کہتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرک و بدعت کی تردید میں جماعت اہل حدیث  
کے ہمنوا تھے۔ (انہد الی حدیث امرتسر ص ۲۰، جون ۱۹۳۳ء)



شاہ ولی اللہ محدث دہلوی | نے اپنے قصیدہ میں اسی بے لکھا ہے۔

وَقَدْ كَانَ نُورُ اللَّهِ فِيْنَا لَمْ يَهْتَدِ وَصَمَّصَامٌ قُلٌّ مَيُّوْرٌ عَلَى كُلِّ نَاكِبٍ

(قصیدہ الطیب انعم ص ۱۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ | ابنی شہر آفاق کتاب مدارج النبوت شریف میں تحریر فرماتے ہیں۔

ہذاں کہ اول واسطہ صدور کائنات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِيَّ وَ سَائَهُ مَكُونَاتِ عُلُوِّ وَ سُفْلَى اِزَالِ نُوْرٍ اِزَالِ جَوْہِرِ پَاکِ پیداشدہ از ارواح و اشباح و عرش و کرسی و لوح و قلم و بہشت و دوزخ و ملک و فلک و انس و جن و آسمان و زمین و بحار و جبال و اشجار و سائر مخلوقات و در کیفیت صدور این کثرت اِزَالِ و مدت و بروز و ظہور مخلوقات اِزَالِ جَوْہِرِ عبارات و تغیرات غریب آورده اند۔

ترجمہ: یہ ایک دائمی اور ابدی حقیقت ہے کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ اور تخلیق عالم و آدم علیہ السلام کا واسطہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ صحیح حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے جیسا کہ مکنونات علوی و سفلی آپ ہی کے نور سے ہیں۔ آپ کے جوہر پاک سے ارواح و اشباح، عرش، کرسی، لوح، قلم، جنت، دوزخ، ملک، فلک، انسان، جنات، آسمان، زمین، سمندر، پہاڑ، درخت اور تمام مخلوقات عالم ظہور میں آئیں۔ اور باعتبار کیفیت تمام کثرتوں کا صدور اسی مدت سے ہے اور اسی جوہر پاک سے

۱۔ غیر متقلین کے مستند عالم ابراہیم تیسرے لکھنؤی رقمطراز ہیں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے (محمد عاجز) ابراہیم تیسرا کو علم و فضل اللہ خدمتہ علم حدیث اور صاحب کمالات ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے کُن حقیقت ہے۔ آپ کی کچھ ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کر رہا ہوں (انتخاب اہل حدیث ص ۱۲) غیر متقلین کے جید مولوی محمد صاحب دہلوی کے انہار محمدی مہل میں شیخ کر سیدی خاتم المستقین والحمد للہ علامہ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ الہدی لکھا ہے (انہار محمدی دہلی ص ۵) (جوفانی ص ۱۱۳)

(مدارج النبوت ص ۲ جلد ۲)

ساری مخلوقات کا ظہور و بروز ہے۔

اسی مضمون کو اپنے قصیدہ طیب الغرانی مدح سید الانبیاء علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ میں نظم بیان کیا ہے۔

دَهُوْ نُورِ الْأَنْوَارِ أَضْلُ الْبَرَآيَا      حَيْثُ لَا آدَمُ وَلَا حَوَاءُ  
هُوَ فَردٌ بِاللّٰهِ وَالْكَلُّ مِنْهُ      لَيْسَ ثَانٍ هُنَا وَلَيْسَ ثَنَاءُ  
مِنْهُ عَرْشٌ وَمِنْهُ فَرْشٌ وَمِنْهُ      قَلَمٌ كَاتِبٌ وَلَوْحٌ وَمَاءُ  
مِنْهُ كُلُّ الْأَفْلاَكِ كَانَتْ وَمَادَا      رَتُّ بِهِ وَالذَّوَاتُ وَالْأَسْمَاءُ

(طیب الغرانی مدح سید الانبیاء ص ۱۷ مطبوعہ مصر)

اس لیے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین و ملت نور اللہ مرقدہ نے نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا ہے۔

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے  
چنیں و چناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے  
فرشتے بندم رسول شتم تمام اُمم اسلام کرم  
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں حیاں تمہارے لیے

جن کے اکابرین دیوبندیہ و نجدیہ و ہابسیہ عارف تہانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ عالم حقانی کے علاوہ مجدد الف ثانی تسلیم کرتے ہیں۔

اے مولیٰ اسماعیل دہری قتل نے صراطِ مستقیم فارسی ملک اپرا امام ربانی، قیوم زمانی جیسے معزز القاب حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کو لکھ کر ادیا، عظام میں شہر کیا ہے۔

مک میں علی بامعنی کہتے ہیں کہ ایسے پُر آشوب دور اور پُر فتن عہد میں فاروقی خاندان کا ایک پاک باطن شرف نگاہ عالم ربانی اپنے وقت کا سب سے بڑا صوفی ملکہ علماء میں جید عالم و مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی (اسلامی توحید کو قرآن حکیم کی آیات اور احادیث نبویہ سے مدلل بیان کرتا ہے۔ تمام بدعات، منکرات اور الحاد و لادینیت کی جڑ پر ضرب لگاتا ہے۔ وہ نہایت واضح، بیخ اور موثر اسلوب بیان اور دلآویز طریقہ ادا کے ساتھ اپنے دوستوں مریدوں کے ساتھ)

اپنے مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں۔ بایہ دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ خلق بیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم با وجود نشاء عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشتہ کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام خلقت من نور اللہ و دیگران را این دولت مینرشدہ است۔

ترجمہ: جاننا چاہیے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش دوسرے افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں تھی۔ بلکہ جہان کے تمام افراد میں سے کسی فرد کے ساتھ آپ کی پیدائش اور آپ کا وجود انور مناسبت و مشابہت نہیں رکھتا۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باوجود جسم عنصری رکھنے کے نور حق تعالیٰ سے پیدا ہوئے ہیں۔ جب کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور دوسرے کسی کو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی۔ (مکتوبات شریف ص ۱۹۱ مکتوب ۱۹۱ دفتر سوم)

دیوبندیوں کے مفسر مولوی اشرف علی تھانوی **من نورہ** کے معنی کی وضاحت حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے اس طرح کرتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ نے) نبی کا نور اپنے نور سے نہ بایں معنی کہ نور الہی اس کا مادہ

(بقیہ صفحہ ۱۸۰)  
اور طالبان حق کو دین فطرت و اسلام کی مٹوس اور صحیح تعلیمات کی دعوت دیتا ہے۔ (تعلیمات مجذوبہ ص ۱)  
حضرت مجذوبہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی پرواز بہت بلند ہے۔ وہ اشادوں اور کتوں میں بڑے بڑے عالی مضامین کو سمجھا دیتے تھے (تعلیمات مجذوبہ ص ۶۵) اسی کتاب میں ایک مقام پر یہ لکھتے ہیں کہ اگر اہل اسلام انصاف سے کام لے کر شیخ مجذوبہ کی تعلیمات کو آویزہ گوش بنائیں تو مسلمانوں کی بہت سی غمیاں دور ہو سکتی ہیں۔ اور بہت سے خانہ بر انداز جھگڑے ٹٹلے جاسکتے ہیں۔ (تعلیمات مجذوبہ ص ۱۱)

۱۔ حضرت عظیم البرکت، مجذوبہ دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ من نورہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میں ذات الہی سے پیدا ہونے کے یہ مستحق نہیں کہ مصاد اللہ ذات الہی ذات رسالت کے لیے مادہ ہے جیسے انسان مٹھ سے پیدا ہوا۔ یا عیاذ باللہ ذات الہی کا کوئی حصہ یا کل ذات نبی ہو گیا۔ اللہ عزوجل کہتے اور کہتے ہو کسی کے ساتھ ساتھ جو جانے یا کسی شے میں حلول فرمانے سے پاک اور منزہ ہے۔ (صلوٰۃ الصغریٰ فی نور المصطفیٰ ص ۱۲)



تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے پیدا کیا۔

(نشر الطیب ص ۷ مطبوعہ دیوبند)

آدم علیہ السلام سے چودہ ہزار سال پہلے | حضور پر نور نور علی نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث شریف جس میں احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے اپنی تخلیق کی مدت کے متعلق بھی فرمایا ہے دیگر محدثین عظام علیہم الرحمۃ کے علاوہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی نشر الطیب میں نقل کی ہے درج کرتا ہوں۔

حضرت علی بن الحسین (یعنی امام زین العابدین) سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ ان کے جدِ امجد علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا مولائے کل کائنات کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَيْ دَرَجَتِي قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا۔

(انوار المحمدیہ للنعمانی ص ۹، سیرت حلبیہ ص ۱۱، زرقانی ص ۱۱، جواہر البہار ص ۱۱، نشر الطیب ص ۷)

اشرف علی تھانوی کا عقیدہ | دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی اس حدیث شریف کو درج کر کے اپنے عقیدہ تہذیب دیوبندیوں اور وہابیوں کو تقبیل کرتے ہیں کہ اس عدد (چودہ ہزار برس) میں کم کی نفی ہے۔ زیادتی کی نفی نہیں پس اگر زیادتی کی روایت نظر پڑے شبہ نہ کیا جاوے۔ (نشر الطیب ص ۷ مطبوعہ دیوبند)

ناظر ریضے :- فقیر اب ایک روایت درج کرتا ہے جس سے میرے آقا و مولیٰ احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کا چودہ ہزار برس سے بھی پہلے موجود ہونا ثابت ہے۔

جبریل امین کی عمر | مدنی تاجدار حبیب کردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مشہور و معروف صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امین سے پوچھا کَمْ عَمَرْتُ مِنَ السِّنِينَ تمہاری عمر کتنے سال ہے تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا میں بہت زیادہ تفصیل سے اپنی عمر کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ البتہ اتنا جانتا ہوں کہ چوتھے حجاب میں ایک ستارہ تھا۔

يُطْلَعُ فِي كُلِّ سَبْعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ  
مَرَّةً رَأَيْتُهُ اثْنَيْنِ فَسَبْعِينَ  
أَلْفَ مَرَّةٍ -  
وہ ستارہ ہر ستر ہزار سال کے بعد ایک مرتبہ  
طلوع ہوتا تھا اور میں نے اس ستارہ کو بہتر ہزار  
مرتبہ طلوع ہوتے دیکھا ہے۔

يُؤْنُ كَرْمُورٍ نُورٍ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالْحَيَاتِ وَالْتِيَامَاتِ نَعَمْ  
وَعِدَّةٌ دَرَجَاتٍ جَلَّ جَلَالُهُ أَنَا  
ذَلِكَ الْكَوْكَبُ -  
یہ یون کر موری نور علیہ افضل الصلوٰۃ والحمیات والتیامات نے فرمایا۔  
مجھے اپنے رب کریم جل جلالہ کی عزت کی  
قسم ہے کہ وہ ستارہ میں ہی تھا۔

(سیرت علیہ السلام، جواہر البعاری، تاریخ کبیر از امام بخاری، تفسیر روح البیان ج ۹)

محمد ستر و عدت ہے رمز اس کی خدا جانے  
شرعیت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے

مدنی تاجدار کی حقیقت بشر نہیں | مندرجہ بالا مستند روایات مجموعہ سے اظہر من الشمس  
ہے کہ نبی کریم رؤف و رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم  
کی ذات والاصفات سیدنا آدم علیہ السلام سے بہت پہلے کی ہے۔ لہذا آپ کی حقیقت  
بشر نہیں کیونکہ بشریت کی ابتداء سرکار آدم علیہ السلام سے ہوئی ہے۔ اسی لیے آپ کو  
ابو البشر کہتے ہیں۔

وسیلہ مصطفیٰ سے لغزش معاف | رحمت عالمیاں محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ والنار  
کے وسیلہ سے سرکار سیدنا آدم علیہ السلام  
کی لغزش اللہ کریم نے معاف فرمائی۔ اسی روایت کو محدثین کی ایک جماعت نے اپنی کتب میں  
درج فرمایا ہے۔ حضرت سیدنا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ  
رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد  
ہوئی تو انہوں نے عرض کیا یا رب بحق محمد لما عفت ربی اے میرے پروردگار  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے اور وسیلہ سے مجھے معاف فرما دے تو اللہ  
تعالیٰ نے فرمایا کَیْفَ عَزَّ ذْتَ مُحَمَّدًا اے آدم علیہ السلام تو نے حضرت محمد صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا؟ تو آدم علیہ السلام نے عرض کیا اِنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِي

بِيَدِكَ وَنَفَخْتَ فِي مِثْرِي وَوَجَّحْتَ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَى قَعَائِمِ الْعَرْشِ  
مَكْتُوبًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَعَلِمْتُ أَنَّكَ لَمْ تَضِفْ إِلَى اسْمِكَ  
إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ۔ اے رب تعالیٰ جب تر نے مجھ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا  
فرمایا اور مجھ میں روح پھونکی تو میں نے اپنے سر کو اٹھا کر اُوپر دیکھا تو عرش کے ستونوں پر لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لکھا ہوا دیکھا۔ پس اس سے میں نے جان لیا کہ میں ہستی کا نام تو نے اپنے  
اسم شریف کے ساتھ ملا کر لکھا ہے۔ وہ تمام مخلوق سے بڑھ کر تجھ کو محبوب ہے۔ تو اللہ کریم نے فرمایا  
اے آدم علیہ السلام تو نے سچ کہا قَدْ خَفَضْتُ لَكَ بَعْثُكَ فِي شَكٍّ مِّنْ نَّاسٍ لِّمَعَانٍ  
فَرَادَى۔ لَوْلَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔ اگر محمد مجھے علیہ التحیۃ والتساری ذات نہ ہوتی تو میں تجھے پیدا ہی  
نہ فرماتا۔

(خصائص الکبریٰ للسیوطی ص ۱۱۱، انوار باحوال المصطفیٰ ص ۱۱۱ لابن جوزی۔ بیان المیلاد النبوی  
طبرانی شریف ص ۸۲، مستدرک ص ۱۱۱، ابن عساکر ص ۳۴، شواہد الحق للنبغاتی ص ۱۱۱، انوار المہدیہ  
ص ۱۱۱، زرقانی شریف ص ۱۱۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۱۱، تفسیر عزیزی ص ۱۱۱، افضل الصلوات ص ۱۱۱)  
امام الامامہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم علیہ الرحمۃ اسی لیے اپنے قصیدہ مبارک میں بارگاہ  
مصطفوی میں عرض کرتے ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي لَنَا كَوْنٌ سَلَّ آدَمُ  
مِنْ ذُلِّهِ بِكَ فَازَ وَهُوَ أَبَاكَ  
آپ وہ ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب آپ کا تو نسل پکڑا۔ تو وہ اپنی مراد کو پہنچ گئے حالانکہ  
وہ بظاہر آپ کے باپ ہیں۔

علامہ عبدالرحمن جامی قدس سرہ انسانی بھی اپنے انداز میں لکھتے ہیں۔

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم!

نہ آدم یا فتنے قورہ نہ نوح از غرق بچتا!

مولوی اشرف علی تھانوی | لے ایک روایت نقل کی ہے کہ حاکم نے اپنے صحیح میں بتایا  
کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا

نام مبارک عرش پر لکھا دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا اگر محمد نہ ہوتے تو میں



تم کو پیدا نہ کرنا۔

نشر الطیب ص ۱۸۵ مطبوعہ دیوبند

لو لاک لَمَا خَلَقْتَ الْاَفْلَاکَ | حدیث قدسی ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ فرماتا۔ اس حدیث

شریف کو عظیم المرتبت محدثین کرام علیہم الرحمۃ کے علاوہ دیوبندیوں کے نہایت ہی مستند مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے بھی اپنی شہرہ آفاق کتاب عطر الوردہ میں درج کیا ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ آپ ہی باعث ایجادِ خلق ہیں کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِیْ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مُخَاطِبًا لِآدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَوْلَاہُ مَا خَلَقْتُکَ وَوَرَدَ اِلَیْضًا کَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔  
(عطر الوردہ ص ۱۸۵ دیوبند)

مولوی ذوالفقار علی صاحب ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ اگر وہ (صنوبر پر نور صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو دنیا خود عدم سے وجود کی طرف نہ آتی۔ اور موجود نہ ہوتی۔ خلاصہ یہ ہے کہ خود دنیا کا وجود ان در رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے ہے۔

ہے انہیں کے دم قدم سے بارخ عالم میں بہار!

گردہ نہ ہوں عالم نہ ہو گردہ نہ تھے عالم نہ تھا

شیخ الامام قدوة الانام شیخ شرف الدین بومیری علیہ الرحمۃ نے اسی لیے عرض کیا ہے۔

وَكَيْفَ تَدْعُوْا اِلٰی الدُّنْيَا ضُرُوْرَةً مِّنْ

کَوْلَاہُ لَمَّا تَخْرُجُ الدُّنْيَا مِنَ الْعِدَمِ

(تصیہ بردہ شریف)

حضرت علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔ اور کیونکر دنیا کی

طرف مزید تیں ایسے نفس نہ کی کو بلا سکتی ہیں کہ اگر وہ نہ ہوتے اور دنیا میں جلوہ افزونی نہ فرماتے تو دنیا عدم سے منہ شہود پر ظاہر نہ ہوتی۔

محمد کی جلد نہائی نہ ہوتی تو دہرین میں روشنائی نہ ہوتی

طیب الوردہ ص ۱۸۵

مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ | نے مکتوبات شریف میں تحریر فرمایا ہے کہ **لَوْلَا مَا خَلَقَ اللَّهُ**  
**سُبْحَانَهُ الْخَلْقَ وَلَمَّا أَظْهَرَ التَّبَوُّبِيَّةَ**۔ اگر حضور

پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات نے اس عالم دنیا میں ظہور نہ فرمانا ہوتا۔ تو اللہ  
 سبحانہ مخلوق کو پیدا ہی نہ کرتا۔ اور نہ ہی اپنی ربوبیت کا اظہار فرماتا۔ مکتوبات شریف مد مکتوب نمبر

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی | جو کہ طائفہ دیوبندیہ کے جید عالم اور مدرسہ دیوبند کے چشم و چراغ  
 ہیں نے بھی حدیث قدسی اس طرح درج کی ہے۔

**لَوْلَا مَا خَلَقْتُ الْإِنْسَانَ لَوْلَا مَا أَظْهَرْتُ التَّبَوُّبِيَّةَ**۔  
 یعنی اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ  
 ہوتے تو میں دنیا کو پیدا ہی نہ فرماتا اور اگر آپ نہ ہوتے

(عطر الوردہ ص ۱ مطبوعہ دیوبند)  
 تو میں اپنی ربوبیت کا ہی اظہار نہ فرماتا۔

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو

یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ | محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے ایک روایت درج فرمائی  
 ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو

لے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوبات شریف کے متعلق دو بابیہ کے ترجمان ہفت روزہ تنظیم  
 الہدیت (جس کے سرپرست مولوی حافظ عبدالقادر دہلوی تھے) میں درج ہے کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اپنے  
 مکتوبات میں توحید و سنت کی ترغیب اور شرک و بدعت کی تردید اور اعمال شرکیہ اور بدعتیہ کی جس حد تک سے  
 نشان دہی فرمائی ہے یہ انہی کا حصہ ہے۔ اور ایمان اور اعتقاد کی سلامتی کے لیے صحابہ کرام اور علمائے سلف کے تعامل  
 کا ہماری اصول پیش فرمایا ہے۔ یہ ہر قسم کے الحاد اور گمراہی کی شناخت کے لیے راہنما بھی ہے اور اس سے بچنے  
 کے لیے تریاق بھی ہے۔ (ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث ص ۱۲ نومبر ۱۹۵۹ء) ہفت روزہ الاعتصام جس کے  
 سرپرست داؤد غزنوی تھے) میں ہے کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں علوم و معارف اور حقائق دہرار  
 کے خزانے پنہاں ہیں (ہفت روزہ الاعتصام ص ۱ جون ۱۹۵۹ء) مولوی اسماعیل صاحب آف گوہرانوار لکھتے ہیں  
 کہ مکتوبات علم و حکمت کا اتنا مقدس ذخیرہ ہے جس کی نظیر مآخروں کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ تعلیمات مجددیہ ص ۱۱

فرمایا اے آدم علیہ السلام مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم۔

لَوْ تَشَفَّعْتَ الْيَنَابِ مُعْتَمِدًا فِي أَهْلِ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَشَفَعْنَاكَ .  
اگر تم جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات  
بارکات کے وسیلہ جلیلہ سے تمام آسمان اور زمین  
دلوں کی شفاعت کی التجا کرتے تو ہم تب بھی تمہاری  
شفاعت کو شرف قبولیت بخشے۔

در بیان المیلاد النبوی لابن جوزی ص ۱۷۰، مواہب اللدنیہ ص ۲۰۲، انوار المحدثین ص ۹  
پیشانی آدم میں نور محمدی | تذکرہ محدثین کے علاوہ امام المفسرین فخر الدین ازی رحمۃ اللہ الباری  
نے اس طرح تذکرہ فرمایا ہے۔

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ أُمِرُوا بِالسُّجُودِ  
لِأَدَمَ لِمَرَّةٍ لَّأَجْلِ أَنْ نُورَ مُحَمَّدٍ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي وَجْهِهِ أَدَمَ .  
بے شک جو ملائکہ کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ  
کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ وہ اس درجہ سے تھا کہ ان کی  
پیشانی مبارک میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کا نور مبارک تھا۔

(تفسیر کبیر ص ۱۷۰، جواہر البحار ص ۱۷۰، عصیدۃ الشہدہ ص ۱۷۰، شریح مفیدہ از شیخ زادہ ص ۱۷۰)

زبانِ حال سے کہتے تھے آدم !

جنہیں سجدہ ہوا وہ میں نہیں ہوں !

علامہ ابوالحسن احمد بن عبد البکر علیہ الرحمۃ نور محمدی جو کہ پیشانی محمدی میں  
نور محمدی کی تابانی | موجزن تھا۔ اُس کی فدا نیت اور تابانی کا حال درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں

كَانَ نُورُ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُرَى فِي وَجْهِهِ أَدَمَ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ مِثْلَ نُورِ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ  
فِي حَالِ كَوْنِهَا فِي قُبَّةِ الْفَلَكَ وَكَنُورِ  
الْقَمَرِ الْمُضِيئِ إِذَا تَجَلَّى فِي حَالِ تَعَالَاهُ  
سیدنا آدم علیہ السلام کے چہرہ مبارک پر جو نور  
قبتہ الفلک پر سورج کی طرت اور آسمان کے دریاں  
چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ وہ ہمارے نبی کریم  
علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نور تھا۔ بیشک  
اسی نور مبارک سے آسمان اور اُس کے



وَسُطَّ السَّمَاءُ وَقَدْ نَارَتْ مِنْ نُورِهِ  
السَّمَلُوتُ وَالسَّرَارِقَاتُ وَالْعَرَشُ  
وَالْكُرْسِيُّ۔ (الانوار و مصباح السور والافکار ص ۱۷ مطبوعہ بیروت)

نور محمدی کی تسبیح کی آواز | راس المحدثین ابن جوزی اور علامہ ابو الحسن احمد البکری نور  
اللہ مرقہ ہمارا روایت درج فرماتے ہیں۔

لَمَّا خَلَقَ آدَمَ أَوْدَعَ ذَٰلِكَ النُّورَ  
فِي صَلْبِهِ فَسَمِعَ فِي ظَهْرِهِ نَشِيشًا  
كَنَشِيشِ الطَّيْرِ۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو  
پیدا فرمایا تو اس نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ  
والسلام کو ان کی پشت مبارک میں ودیعت کیا۔

تو انہوں نے اپنی پشت مبارک میں پرندوں کے چھپانے کے مثل آواز سنی۔ تو حضرت آدم  
علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یہ کیسی آواز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔  
هَٰذَا نَشِيشُ خَاتِمِ الْأَنْبِيَاءِ الَّذِي  
أُخْرِجُهُ مِنْ ظَهْرِكَ وَأُودِعُهُ  
فِي الْأَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ وَالْأَحْسَنِ  
السَّرَّاهِرَةِ۔ یہ اس خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح کی  
آواز مبارک ہے جو تمہاری پشت سے ظاہر  
ہوگا اور میں اُسے پاک پشتوں اور پاک عمول  
میں ودیعت رکھوں گا۔

ربان المیلاد النبوی ضل الانوار و مصباح السور والافکار ص ۱۷

تیری پشت میں نور رسالت پناہ ہے  
سراج انبیاء کا حبیبِ الہ ہے

کنڈھوں کے درمیان نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم | امام اجل جلال الملتہ والدین ایوبی  
ایک روایت درج فرماتے ہیں کہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔  
بَيْنَ كَتَفَيَّ آدَمَ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ  
رَسُولُ اللَّهِ خَاتِمُ النَّبِيِّينَ۔ حضرت آدم علیہ السلام کے کنڈھوں کے درمیان  
محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔

(خصائص کبرائے ص ۱۹ مطبوعہ مکہ مکرمہ)

**حضرت خوا کی پیدائش** | شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا آدم علیہ السلام کو جنت میں داخل فرمایا گیا تو انہوں نے اپنی جہنمی رفیق کی خواہش کا اظہار کیا کہ جس سے محبت کریں اور ذکر الہی میں باطنی سکون و قرار پکڑیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر نیند غالب کر دی۔ وہاں خواب سے ازاں استخوان ضلع یسری خوا آفرید اور اس خواب کی حالت میں ہی ان کی بائیں پسلی سے حضرت خوا علیہ السلام کو پیدا کر دیا۔ ان کا نام خوا اس لیے رکھا گیا کہ وہ حسی یعنی زندہ سے پیدا کی گئی ہیں۔

(مدارج النبوت ج ۱ ص ۱۶)

**حضرت خوا کا مہر** | شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ اور دیگر محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جب حضرت خوا علیہا السلام کے قریب سیدنا آدم علیہ السلام نے ہونا چاہا تو حضرت خوا نے ان سے مہر طلب کیا۔ آدم علیہ السلام نے دُعا کی کہ اے رب! میں ان کو مہر کیا چیز دوں؟ تو ارشاد ہوا۔ اے آدم! میرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہیں مرتبہ درود شریف بھیجنا چہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

(نشر الطیب ص ۱۷۸ اثر علی تھانوی۔ سلوة الاخران لابن جوزی، خصائص الکبریٰ ص ۱۹۱، مدارج النبوت فارسی ج ۱ ص ۱۶، بیان المیلاد النبوی ص ۱۹۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۷۸، زندگانی شریف ص ۱۷۸، انوار المحمدیہ ص ۱۷۸)

**کرامتِ محمدی** | سیدنا آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت خوا سے جب عقد ہو گیا تو حضرت خوا علیہا السلام حضرت شیت علیہ السلام حاملہ ہو گئیں اور نور محمدی ان کے رحمِ صدف میں منتقل ہو گیا۔ محدث ابن جوزی۔ علامہ قسطلانی، علامہ زرقانی، اور علامہ یوسف نبھانی رحمۃ اللہ علیہم نے روایت درج کی ہے۔

فَلَمَّا حَمَلَتْ حَوَّاءُ شَيْثَ اَنْتَقَلَ عَنْ اَدَمَ اِلَى حَوَّاءَ وَكَانَتْ تَلِدُ فِي كُلِّ بَطْنٍ وَلَدَيْنِ اِلَّا شَيْثًا فَإِنَّهَا وَلَدَتْهُ وَحْدَهَا كَرَامَةً لِّمُحَمَّدٍ

جب حضرت خوا علیہا السلام اپنے فرزند حضرت شیت علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو وہ نور محمدی صلبِ آدم علیہ السلام سے بطنِ خوا میں منتقل ہو گیا۔ جلالہ اس سے پہلے ان سے دو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱ کتاب النبی ص ۲۱، انوار المحمدیہ ص ۱۷۰  
اللہ زیہ ص ۱۷۰ (المیلاد النبوی ص ۱۷۰)

بچے ایک ساتھ تولد ہوتے تھے مگر شیث  
علیہ السلام ان سے اکیلے پیدا ہوئے۔ یہ حضرت  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور کرامت  
کی وجہ سے تھا۔

حضرت خوا کو ملائکہ کی مبارک  
جب سرکار سیدنا خوا علیہا السلام حضرت شیث  
علیہ السلام حاملہ ہوئیں تو ملائکہ سرکار سیدہ خوا علیہا  
السلام کو مبارک اپنے کے لیے ان کے پاس آئے جس کو علامہ ابوالحسن احمد البکری علیہ الرحمۃ  
نے اس طرح رقم فرمایا ہے۔

فرشتے حضرت خوا علیہا السلام کے پاس آئے۔ اور  
ان کو شیث علیہ السلام کی مبارک کہہ دیتے تھے جب  
حضرت شیث علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو حضرت  
خوانے ان کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) نور  
محمد رسول اللہ دیکھا تو وہ بہت خوش ہوئیں اور  
ان کو اس کی بشارت بھی دی گئی۔ حضرت جبریل  
علیہ السلام نے حضرت خوا اور ابیہ کے درمیان  
حضرت شیث علیہ السلام کی ولادت تک ایک  
نورانی پردہ جس کا طول اور عرض پانچ پانچ سوا  
کا بعد عرصہ تھا عاکل کر دیا تھا۔ اور اس مدت  
کے درمیان ابیہ حضرت خوا پر کسی قسم کا دوسرہ  
نہ ڈال سکا۔ یہاں تک کہ حضرت شیث علیہ السلام  
کی ولادت باسعادت ہوئی۔

كَانَتْ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
يَأْتُونَ خَوَّاءَ عَلَيْهَا السَّلَامُ يُهَنِّئُونَ  
نَهَا بِشَيْثَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا  
وَضَعَتْهُ رَأَتْ خَوَّاءَ مَبِينَ عَيْنَيْهِ  
نُورَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَفَرَحَتْ بِذَلِكَ وَاسْتَبْشَرَتْ  
وَضَرَبَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
بَيْنَ خَوَّاءَ وَبَيْنَ إِبْلِيسَ حِجَابًا  
مِّنَ النُّورِ غَلْظَةً مَّسِيرَةً  
خَمْسَمِائَةِ عَامٍ وَطُولُهُ مِثْلُ  
ذَلِكَ قَبْلَ وَضْعِهَا بِشَيْثَ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَمْ يَذَلُّ  
إِبْلِيسُ لَعَنَهُ اللَّهُ مُحْبُوسًا  
بَيْنَ خَوَّاءَ عَلَيْهَا السَّلَامُ حَتَّى وَضَعَتْهُ  
بِشَيْثَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (الانوار ومصابح السر والافتكار ص ۱۷۰ مطبوعہ بیروت)



**پیشانی شیش میں نور محمدی کی چمک** | جب شیش علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کی پیشانی میں نور محمدی تھا۔ اور اس نور کی نورانیت اور

چمک کا عالم یہ تھا بَلَغَ سِنِينَ وَالنُّورُ كَيْشُرُقُ مِنْ عَذْقِهِ إِلَى السَّمَاءِ۔ جب وہ بالغ عمر کے ہوئے تو اس وقت بھی اُن کی پیشانی کی نورانیت اور چمک آسمان کی طرف جاتی تھی۔  
(الانوار ومصباح السرور والافکار ص ۱)

**حضرت شیش سے عہد نامہ** | راس المحدثین عبدالرحمن بن جوزی رحمۃ اللہ القوی ثناء رقمطراز ہیں۔

فَلَمَّا اتَّقَنَ آدَمُ مَرِيَا الْمَوْتَ أَخَذَ  
بِيَدِ وَلَدِهِ شَيْثَ وَقَالَ يَا بَنِيَّ  
إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَ بِي  
أَنْ أَخَذَ عَلَيْكَ عَهْدًا مِنْ  
أَجْلِ هَذَا النُّورِ الَّذِي أَوَى  
فِي وَجْهِكَ أَنْ لَا تَضَعَهُ إِلَّا  
فِي الْأَطْهَرِينَ مِنَ الْبَشَرِ۔

جب حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے آخری  
وقت یعنی انتقال کا یقین ہو گیا تو انہوں نے اپنے  
فرزند ارجمند شیش علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا  
اے میرے محبت جگر! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم  
فرمایا ہے کہ میں اس نور مبارک کے بارے میں  
تم سے عہد لوں کہ جو تمہاری پیشانی مبارک میں  
جلوہ گر ہے کہ تم اس کو پاکیزہ ترین عورت کی  
طرف منتقل کرنا۔

پھر سیدنا آدم علیہ السلام نے اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مناجات  
کہ۔ اَللّٰهُمَّ كُنْ لَهُ حَافِظًا وَعَلَيْهِ شَاهِدًا۔ اللہ کریم تو ہی اس نور مبارک کا محافظ ہے  
اساس پر گواہ ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام مناجات سے فارغ ہوئے تو حضرت جبرئیل  
علیہ السلام نے ملائکہ کی ایک جماعت کے ہمراہ میں تشریف لا کر کہا اے آدم علیہ السلام!  
بے شک تمہارا پروردگار تم پر سلام بھیجا ہے  
نیز ارشاد فرماتا ہے۔ کہ آپ حضرت شیش  
علیہ السلام کو ان فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ایک  
عہد نامہ تحریر فرمادیں، کیونکہ یہ ملائکہ آسمان کے  
ملائکہ السَّموات۔

عبادت گزار بندے ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے حسب فرمان خداوندی عہد نامہ تحریر کر کے اللہ تعالیٰ اور ان فرشتوں کو گواہ بنایا۔ اس وقت حضرت شیث علیہ السلام کو دو سبز رنگ کے جنتی پتلے (جو جبریل امین جنت سے لائے تھے پہنائے) و زَوْجَهُ اللّٰهُ بِمَخْوَائِلَ اَبْيَضَاءَ كَانَتْ فِي طُولِ حَوَآءَ وَحُسْنِهَا وَجَمَالِهَا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کا بی بی نور محمدی سے جو قد و قامت اور حسن و جمال کے لحاظ سے حضرت حوا علیہا السلام کی مانند تھیں، نکاح کر دیا۔  
(بیان المیلاد النبوی ص ۲۰، ۲۲۔ الانوار و مصباح السمر و الافکار ص ۴)

جب حضرت شیث علیہ السلام کی زوجہ محترمہ حضرت زوجہ شیث کو آسمانی مبارک مبارکبادی کی آواز اس طرح سنا کرتی تھیں۔

هَنِيئًا لَّكَ يَا بَيْضَاءُ قَدْ اسْتَوَدَعَكَ اللّٰهُ نُورَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اے بیضا! تمہیں مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بطن اطہر میں نور محمدی علیہ صا حبہا الصلوٰۃ والسلام کو ودیعت رکھا ہے۔

(بیان المیلاد النبوی لدین جوزی ص ۲۲۔ الانوار و مصباح السمر و الافکار ص ۴)

حضرت انوش سے عہد سیدنا شیث علیہ السلام نے اپنے بیٹے انوش سے سیدنا آدم علیہ السلام کی طرح اس نور محمدی کی حفاظت کرنے

اور اس کی عظمت کو برقرار رکھنے کا عہد لیا۔ (الانوار و مصباح السمر و الافکار ص ۴) مداحین قارئین حضرات! اسی نور محمدی نے پوری کائنات کو مستفیض فرمایا جسے کہ ابھیا کرام رسولان عظام نے بھی اسی مبارک نور سے فیض حاصل کیا۔ ملاحظہ ہو۔

انبیاء کرام کا نور محمدی سے مستفیض ہونا  
وَنِيَّائِي عِلْمِيَّتْ كِي بِيَّتْ بَرِّي شَخْصِيَّتْ عَلَآ  
آلُوسِي رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَمْ نَرْحَمْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا كِي تَفْسِيرْ كَرْتِي هُوْنِي لَكْتِي هِيْن كِي

قِيلَ رَاٰی مَكْتُوبًا عَلٰی مَسَاقِ الْعَرَشِ  
حضرت آدم علیہ السلام نے عرش معلّٰی کے پائے

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَتَشَفَّعَ بِهِ وَإِذَا  
أُطْلِقَتِ الْكَلِمَةُ عَلَى عَيْنَيْهِ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ فَلَتَطْلُقَ الْكَلِمَاتُ عَلَى الرُّوحِ  
الْأَعْظَمِ وَالْحَبِيبِ الْأَكْرَمِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا عِنْدَ بَلٍ وَمَا مَوْسَى  
بَلٍ وَمَا الْأَنْبِيَاءُ إِلَّا بَعْضٌ مِنْ ظَهْرِهِ  
الْأَوَارِيزِ وَزَهْرَةٌ مِنْ رِيَاضِ  
الْأَوَارِيزِ -

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا دیکھا، تو  
اس اسم مبارک کو شفیع بنایا۔ جب حضرت عیسیٰ  
علیہ السلام پر کلمے کا اطلاق ہوا ہے، تو جو روح  
اعظم اور حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان  
پر کلمات کا اطلاق کیا گیا ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ  
اور موسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام  
سب اسی نور اعظم (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے  
انوار اور اسی باغ کے پھول ہیں۔

(تفسیر روح المعانی ص ۲۱۰، مصنف علامہ محمود آلوسی بغدادی)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | جو کہ حبیب کردگار، احمد مختار، مدنی تاجدار، سید  
الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان  
میں نے آپ کی شان مقدسہ میں چند اشعار آپ کی خدمت میں پڑھنے کی اجازت طلب کی  
تو شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر دعائیہ کلمہ  
اللہ تعالیٰ آپ کے منہ کو سلامت رکھے، ارشاد فرماتے ہوئے اجازت مرحمت فرمائی، تو  
انہوں نے عرض کیا۔

مُسْتَوْدِعٌ حَيْثُ يَخْصِفُ الْوَرَقُ  
أَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقٌ  
أَنْجَمَ نَسْرًا وَأَهْلَهُ الْغَرْقُ  
إِذَا مَضَى عَالِمٌ بَدَا طَبَقُ  
فِي صَلْبِهِ أَنْتَ كَيْفَ يَحْتَرِقُ  
خُنْدَفٍ عَلِيَاءَ تَحْتَهَا النُّطْقُ  
الْأَرْضُ وَضَاعَتْ بِزُورِكَ الْاُفْقُ  
وَسُبُلُ التَّرَمُّثِ دُخَانُ رِقَاقِ

مِنْ قَبْلِهَا طُبْتُ فِي الظَّلَالِ وَفِي  
ثَمَّ هَبَطَتِ الْبِلَادُ لَا بَشَرُ  
بَلْ نَطْفَةُ تَرْكَبُ السَّفِينِ وَقَدْ  
تَنَقَّلُ مِنْ صَالِبِ الْحَى رَحِمِ  
وَرَدَتْ نَارَ الْخَلِيلِ مُسْتَبْرَأً  
يَحْتَمِي أَحْتَوَى بَيْتِكَ الْمُهَيَّمِ مِنْ  
وَأَنْتَ لَمَّا وَلِدْتَ أَشْرَقْتَ  
فَنَحْنُ فِي ذَلِكَ الْفَيَاقِ وَفِي النُّورِ



(کتاب الوفا ص ۲۵ - خصائص الکبریٰ ص ۹ - مواہب اللدنیہ ص ۱۹)

مولوی اشرف علی تھانوی کا ترجمہ اور عقیدہ | دیوبندی حضرات کے حکیم الامت اور مفتی مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے بھی یہ اشعار اپنی کتاب نشر الطیب میں درج کئے ہیں۔ اور ان کا ترجمہ اردو میں درج کیا ہے۔ ہم بھی مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا ترجمہ ہی درج کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے اور تھانوی صاحب کے عقیدہ کو بھی مد نظر رکھئے۔

ترجمہ - زمین پر آنے سے پہلے آپ جنت کے سایہ میں خوشحالی میں تھے۔ اور نیز و ولایت گاہ میں جہاں (جنت کے درختوں کے) پتے اور تلے جوڑے جاتے تھے۔ (یعنی آپ صلب آدم علیہ السلام میں تھے۔ سو قبل نزول الی الارض کے جب وہ جنت کے سایوں میں تھے آپ بھی تھے۔ اور ولایت گاہ سے مراد بھی صلب ہے۔ جیسا کہ اس آیت میں مفسرین نے کہا ہے۔

اور پتے کا جوڑنا اشارہ ہے۔ اس فقرہ کی طرف کہ آدم علیہ السلام نے اس منع کئے ہوئے درخت سے کھا لیا اور جنت کا لباس اتر گیا تو درختوں کے پتے ملا کر بدن ڈھانکتے تھے۔ یعنی اس وقت بھی آپ مستودع میں تھے (اس کے بعد آپ نے بلاد (یعنی زمین) کی طرف نزول فرمایا۔ اور آپ اس وقت نہ بشر تھے۔ اور نہ مضغہ اور نہ علق (کیونکہ یہ حالتیں جنین ہونے کے بہت قریب کی ہوتی ہیں اور مہبوط کے وقت جنین ہونے کا انتفاع ظاہر ہے۔ اور یہ نزول الی الارض بھی بواسطہ آدم علیہ السلام کے ہے۔ غرض آپ نہ بشر تھے نہ علقہ نہ مضغہ) بلکہ (صلب آیار میں) محض ایک مادہ مائیدہ تھے۔ کہ وہ مادہ کشتی (نوح) میں سوار تھا۔ اور حالت یہ تھی کہ نسر بت اور اس کے ماننے والوں کے بتوں تک طوفان عرق پہنچ رہا تھا۔ (مطلب یہ کہ بواسطہ نوح علیہ السلام کے وہ مادہ راکب کشتی تھا۔ مولانا جامی (علیہ الرحمۃ) نے اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا تھا۔)

زہودش گر گشتی راہ مستوح بجودی کے رسیدے کشتی نوح

اور وہ مادہ (اسی طرح واسطہ در واسطہ) ایک صلب سے دوسرے رحم تک نقل ہوتا رہا۔ جب ایک طرح کا عالم گزر جاتا تھا۔ دوسرا طبقہ ظاہر (اور شروع) ہو جاتا تھا (یعنی

وہ مادہ سلسلہ آبار کے مختلف طبقات میں یکے بعد دیگرے منتقل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ اسی سلسلہ میں آپ نے نار غلیل میں بھی ورود فرمایا چونکہ آپ ان کی صلب میں نختی تھے تو وہ کیسے بچتے (پھر آگے اسی طرح آپ منتقل ہوتے رہے) یہاں تک کہ آپ کا خاندانی شرف جو کہ آپ کی فضیلت پر) شاہد ظاہر ہے۔ اولاد خندف میں سے ایک ذرہ عالیہ پر جاگزیں ہوا جس کے تحت میں اور سلقے (یعنی دوسرے خاندان مثل درمیانی حلقوں کے) تھے (خندف لقب ہے آپ کے جد بعید مدر کہ بن الیاس کی والدہ کا یعنی ان کی اولاد میں سے آپ کے خاندان اور دوسرے خاندانوں میں باہمی وہ نسبت تھی۔ جیسے پہاڑ میں اوپر کی چوٹی اور نیچے کے درمیانی درجوں میں ہوتی ہے۔ اور نطق یعنی اوساط کی قید سے اشارہ اس طرف ہے کہ غیر اولاد خندف کو ان سب کے سامنے بالکل نشیب کی نسبت درجات جہل کے ساتھ ہے۔) اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی۔ اور آپ کے نور سے آفاق منور ہو گئے۔ سو ہم اس ضیاء اور اس نور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔

(نشر الطیب ص ۱۰۲ مطبوعہ دیوبند)

حضرت امام شرف الدین بو صیری

شرف الدین بو صیری اور مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کا عقیدہ | جو کہ بارگاہ نبوی میں مقبول بھی

ہیں۔ بارگاہ مصطفوی میں عرض کرتے ہیں۔

وَكُلُّ أَيْ آتَى الزُّمْلُ الْكِرَامُ بِهَا  
فِيَا نَهْ شَمْسُ فَضْلُ هُمْ كَوَاكِبُهَا  
فِيَا نَحْنُ أَنْصَلَتْ مِنْ نُورٍ بِهَم  
يُظْهِرُنَ أَلْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي ظُلْمٍ  
(قصیدہ برون شریف)

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی، حضرت سیدی امام شرف الدین بو صیری علیہ الرحمۃ کے بارگاہ نبوی میں مقبول ہونے سے متعلق اہل اس قصیدہ کو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا پسندیدہ ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ صاحب قصیدہ (شرف الدین بو صیری) کو مرض طاعون کا ہو گیا تھا جب کوئی تدبیر مؤثر نہ ہوئی۔ تو یہ قصیدہ بقصد برکت تالیف کیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے کہ آپ نے دست مبارک پھیر دیا اور فوراً شفا ہو گئی۔

(نشر الطیب ص ۱۰۲ مطبوعہ دیوبند)

ان اشعار کا ترجمہ اور تشریح دیوبندیوں کی مایہ ناز شخصیت مولوی ذوالفقار علی کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار کرتے ہیں۔

اور ہر معجزہ جس کو رسولان کرام لایئے۔ سوائے اس کے نہیں کہ وہ معجزہ ان کو صرف بدولت حضور پر نور پہنچا ہے، کیونکہ آپ ہی باعثِ ایجادِ خلق ہیں۔ اور اول

وجہ اتصال یہ ہے کہ آپ آفتاب فضل و کمال ہیں۔ اور انبیاء علیہم السلام اس آفتاب کے اقمار و کواکب ہیں۔ پس جیسے قمر بوقت غیوبت شمس استفادہ نور کاشمس سے کر کے شب تاریک کو روشن کرتا ہے۔ اسی طرح انبیاء استفادہ فیوض ظاہری و باطنی روح پر فتوح صلی اللہ علیہ وسلم سے کر کے قبل ظہور وجود باوجود خالق کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔ اور جب خود رونق بخش دنیا ہوئے تو سب چراغ پیش آفتاب ہو گئے۔

(عطر النورہ ص ۲۲، ۲۵ مطبوعہ دیوبند)

علامہ عمر بن احمد خرلوقی علیہ الرحمۃ | انہیں اشعار قصیدہ بردہ شریف کی تشریح کرتے ہوئے  
رقطراز میں۔ اِنْ كُلَّ اٰی وَصَلْ اِلٰی سَامِعٍ

الْأَنْبِيَاءَ فَهُوَ مِنْ نُورٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لِأَنَّهُ كُلُّ مَا فِي السَّمَوَاتِ  
مِنْ نُورٍ لَا يَشْكُ جَوْ كَيْفِهِ كَمَالَاتِ أَنْبِيَائِ كَرَامٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَوْنُهُمْ فِيهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ كَمَا أَنَّ نَارَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِ تَطْفِئُ نَارَ الْإِنْسَانِ وَنَارُ الْإِنْسَانِ فِيهِ تَطْفِئُ نَارَ الْمَلَكِ  
وَالْمَلَكُ فِيهِ تَطْفِئُ نَارَ النَّارِ وَنَارُ النَّارِ فِيهِ تَطْفِئُ نَارَ الْجَهَنَّمَ وَنَارُ الْجَهَنَّمَ فِيهِ تَطْفِئُ نَارَ الْقَوْمِ  
وَالْقَوْمُ فِيهِ تَطْفِئُ نَارَ الْعِلْمِ وَالْعِلْمُ فِيهِ تَطْفِئُ نَارَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ فِيهِ تَطْفِئُ نَارَ الْبِرِّ وَالْبِرُّ فِيهِ تَطْفِئُ نَارَ الْغَيْرِ  
وَالْغَيْرُ فِيهِ تَطْفِئُ نَارَ الْخَلْقِ وَالْخَلْقُ فِيهِ تَطْفِئُ نَارَ الْكَرَمِ وَالْكَرَمُ فِيهِ تَطْفِئُ نَارَ الْهَيْبَةِ وَالْهَيْبَةُ فِيهِ تَطْفِئُ نَارَ الْجَبَلِ  
وَالْجَبَلُ فِيهِ تَطْفِئُ نَارَ الْوَدَّ وَالْوَدُّ فِيهِ تَطْفِئُ نَارَ الْوَدَاعِ وَالْوَدَاعُ فِيهِ تَطْفِئُ نَارَ الْوَدَاعِ وَالْوَدَاعُ فِيهِ تَطْفِئُ نَارَ الْوَدَاعِ

دوسرے مقام پر تحریر فرماتے ہیں کہ اِنَّ نُوْرَ الْاَنْبِيَاءِ اِسْتَمَدَّ مِنْ نُوْرِهِ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ۔ (عمیۃ الشہدہ ص ۱۸)

فرماتے ہیں کہ اِنَّ الْمَكُونَاتِ تَكُونَتْ بِاَفَاضَةِ نَبِيٍّ  
 شیخ زادہ علیہ الرحمۃ | نُورِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي هُوَ الْمُسْتَفِيزُ  
 مِنَ النَّفِيسِ الْأَوَّلِ فَوْجُودِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔ موجودات میں جو کچھ بھی وجود میں آیا  
 ہے۔ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ہے۔ کیونکہ وجود اول آپ کے نور مبارک سے  
 مستفیض ہے۔ اور انبیاء کرام علیہم السلام کا وجود بھی اسی نور سے ہے۔

(شرح شیخ زادہ بر حاشیہ عصیدۃ الشہداء ص ۱)



اسی مسئلہ بالتفصیل کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ

كُنْ وَاحِدٌ مِنْهُمْ إِلَى دَبِّهِ مُسْتَجِيرًا  
فَادْمُرْ مَرْتَبَ عَلَيْهِ وَادْرُسْ بِسَبَبِهِ  
رَفَعَهُ إِلَيْهِ وَخَوَّسْ بِهِ فِي الْفُلْكِ  
تَوَسَّلَ وَيُؤَلِّسْ فِي الدُّعَا عَ عَلَيْهِ  
عَوَّلَ وَالْخَلِيلُ بِهِ تَشَفَّعَ وَ  
الْيُؤَبُّ بِهِ تَضَرَّعَ.

ہر ایک نبی اپنے رب کے حضور (اس نور محمدی  
سما تو تسل کر کے پناہ مانگتے رہے۔ چنانچہ سیدنا  
آدم علیہ السلام کی لغوش انہیں کے وسیلہ سے  
قبول ہوئی۔ اور حضرت ادریس علیہ السلام کو انہیں  
کی وجہ سے مقام بلند میں دفع کیا گیا۔ حضرت نوح  
علیہ السلام نے کشتی میں انہیں کا وسیلہ پکڑا۔ اور  
حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دعا میں اسی وسیلہ  
پر اعتماد فرمایا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام  
انہیں کو شفیع لائے۔ اور حضرت ایوب علیہ السلام  
نے اپنی مصیبت اور تکلیف میں آپ ہی کو وسیلہ  
ٹھہرایا۔

(المیلاد النبوی ص ۷۷ از محدث ابن جوزی۔)

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بارگاہ شفیع  
مجرماں۔ وسیلہ بے کساں، سید مرسلان محمد مصطفیٰ

علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ عالیہ میں ہر ذی عرض گزار ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي تُولَاكَ مَا خُلِقَ أَمْرٌ كَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرَلَى كَوْلَاكَ

آپ کی وہ مقدس ذات ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو ہرگز کوئی آدمی پیدا نہ ہوتا۔ اور نہ  
کوئی مخلوق پیدا ہوتی اگر آپ نہ ہوتے۔

أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَدُّ الْكَسْبَا وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُورِكَ

آپ کی ذات وہ ذات ہے کہ آپ کے نور سے چاند کو روشن ہے۔ اور سورج آپ  
ہی کے نور زیبا سے چمک رہا ہے۔

وَبِكَ الْخَلِيلُ مَعَانِعَادَتْ نَارُكَ بِرُحَدَا وَقَدْ خَدَّاتُ يَنْوَرِ مَسَاكِ  
آپ ہی کے وسیلہ سے حضرت خلیلؑ نے دعا مانگی تو آپ کے روشن نور سے آگ ان پر  
ٹھنڈی ہو گئی اور بجھ گئی۔

وَدَعَاكَ الْيُوبُ بِغُضِيٍّ مَسْهٍ! فَأَدْرَيْلَ عَنْهُ الضَّرْحَيْنِ دَعَاكَ  
اور حضرت یوب علیہ السلام نے اپنی مصیبت میں آپ ہی کو پکارا تو اس پکارنے  
پر ان کی مصیبت دور ہو گئی۔ (قصیدۃ النعمان ص ۲۹)

علامہ عبد الغنی نابلسی علیہ الرحمۃ | مَن شَيْءٌ مِنْ نُورِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
کما وَرَدَ بِهِ الْحَدِيثُ الصَّحِيحُ۔ بے شک ہر چیز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور  
سے بنائی گئی ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث اس معنی میں وارد ہوئی ہے۔

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ | حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کو سراج منیر  
کی صفت سے متصف کرنے کا نقطہ بیان فرماتے ہیں کہ

إِنَّ السِّرَاجَ الْوَاحِدَ يُوقَدُ  
مِنْهُ أَلْفُ سِرَاجٍ وَلَا يَنْقُصُ  
مِنْ نُورِهِ شَيْءٌ وَقَدْ اتَّفَقَ  
أَهْلُ الظَّاهِرِ وَالشَّهَوْدِ عَلَى أَنَّ  
اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ  
مِنْ نُورِ مُحَمَّدٍ وَكَمُ يَنْقُصُ  
مِنْ نُورِهِ شَيْءٌ۔

بے شک ایک چراغ سے ہزار چراغ روشن کر لئے  
جاتے تو پہلے چراغ کی روشنی میں فداہر بھی کمی واقع  
نہیں ہوتی، اس حقیقت پر مجملہ اہل ظاہر اور شہود  
کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نور محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام  
کو پیدا فرمایا اور حضور علیہم السلام کے نور مبارک  
میں قطعاً کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

(روح البیان ص ۱۳۱)

اپنے قصیدہ اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم  
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی | میں لکھتے ہیں۔

إِذَا مَا أَلَوْنَا نوحًا وَمُوسَى وَآدَمًا وَقَدْ هَالَهُمْ الْبَصَارُ بِتِلْكَ الصَّعَابِ

فَمَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ عِنْدَ هَذَا ۝  
هُنَاكَ رَسُولُ اللَّهِ يَخُولُ رَبَّهُ

بَنَى وَلَمْ يَطْفُرْ هُم بِالْمَاءِ رَبِّ  
شَفِيعًا وَفَتَا حَالِ بَابِ الْمَوَاقِبِ

(اطیب النغم ص ۳۳ مطبوعہ دہلی)

نور محمدی کی برتری اور عظمت | شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی، علامہ قسطلانی اور یوسف نبجانی علیہم الرحمۃ نے اپنی کتاب میں یہ روایت درج فرمائی ہے۔

برائیکہ اول مخلوقات و واسطہ صدور کائنات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است صلی اللہ علیہ وسلم در اخبار آمدہ است کہ چون مخلوق شد نور آنحضرت و بیرون آمدانہ دے انوار انبیاء علیہم السلام امر کرد اور اپر و دگار تعالیٰ کہ نظر کند بجانب انوار ایشان پس نظر کرد آنحضرت و پوشید انوار ایشان را گفتند اے پروردگار ما این کیست کہ پوشید نور دے انوار ما را گفت اللہ تعالیٰ ایں نور محمد بن عبد اللہ است اگر آریدے لوے میگردانم شمارا انبیاء گفتند ایمان آوریم یا رب بوسے و بہ نبوت دے پس گفت رب العزت جلی جلالہ گواہ شدم بر شما۔

ترجمہ :- یہ ایک دائمی اور ابدی حقیقت ہے کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ اور تخلیق دنیا اور حضرت آدم علیہم السلام کا واسطہ اور وسیلہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ احادیث شریفہ میں آیا ہے کہ جب نور محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا گیا۔ اور آپ کے نور مبارک سے جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کے انوار نکالے گئے۔ تو پروردگار عالم نے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ ان انوار انبیاء کی طرف نظر فرمائیے۔ جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر نظر فرمائی۔ تو آپ کا نور مبارک تمام انوار پر غالب آگیا۔ اور دوسروں کے نور ماند پڑ گئے۔

یہ انبیاء مرسلین تارے ہیں تم ہر مبین!

سب جگمگاتے رات بھر چمکے جو تم کوئی نہیں

اس پر وہ عرض کرنے لگے کہ اے ہمارے رب یہ نور کس کا ہے؟ جس کے آگے ہمارے

انوار ماند پڑ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ نور محمد بن عبد اللہ کا ہے۔ اگر تم ان پر



اور ان کی نبوت پر ایمان لاؤ گے، تو میں تم کو نبوت سے سرفراز کروں گا۔ تو سب نے عرض کیا، اے رب العزت! ہم ان پر اور ان کی نبوت پر ایمان لائے تو اللہ رب العزت جل جلالہ نے فرمایا میں تم پر گواہ ہوں۔

(مدارج النبوت فارسی ج ۲، ۳، مواہب اللدنیہ۔ انوار المحمدیہ ص ۳۳ مطبوعہ مصر)

ہے جہاں میں جن کی چمک دمک ہے چین میں جن کی چہل پہل  
وہ ہی اک مدینہ کے چاند میں سب انہیں کے دم کی بہار ہے

مندرجہ بالا مستند حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ رسولان عظام اور انبیاء کرام علیہم السلام میں جو جو کمالات اور معجزات ہیں وہ سب کے سب حبیبِ کریمؐ کا زندگی تا بعد از محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی نورانیت اور ذات بابرکات کی وجہ ہی سے ہیں۔ ان کو جو کچھ بھی ملا۔ صدقہ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ملا۔ اسی حقیقت کو اعلیٰ حضرت، عظیم المبرکت، امام المسند مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

اے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے  
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصیر کی ہے

جدا نبیارسیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے  
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی | جب خانہ کعبہ تعمیر کر لیا تو پروردگار عالم کی بارگاہ  
میں دعا مانگی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ  
يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ  
وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ  
أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔  
(پ ۱۵ ع ۱۵)

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول  
انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے  
اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور  
انہیں خوب ستمرا فرمادے، بے شک تو ہی ہے  
غالب حکمت والا۔

جس رسول کی بعثت اور تشریف آوری کی ضرورت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام  
محسوس کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ وہ رسولِ یمن ہیں؟ وہ ہمارے آقا و مولیٰ

دو عالم تاجدار احمد مختار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس کا تذکرہ خوب محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اس طرح فرمایا ہے اَنَا دَعْوَةُ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ یعنی میں اپنے باپ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں۔ (دلائل النبوت ص ۶۹ از محدث بیہقی)

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا  
بے خلیل اللہ کو ماحمت رسول اللہ کی

### قاضی منصور پوری

غیر مقلدین کے مشہور و معروف مولوی سلیمان منصور پوری صاحب اسی حقیقت کو اپنے انماز میں لکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے بڑے باپ ابراہیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جو قوموں کے باپ ہیں) کی دعا کا نتیجہ ہیں۔ جو انہوں نے تعمیر بیت اللہ کے وقت بشمولیت حضرت اسماعیل علیہ السلام مانگی تھی۔ رحمت للعالمین ص ۲۹۸ ج ۲

بھی اپنے قصیدے میں لکھتے ہیں۔

### شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

وَدَعَوْتُ اِبْرَاهِيْمَ عِنْدَ بَنَاتِهِ !  
بِمَكَّةَ بَيْتًا فِيْهِ نَبِيْلُ الرِّغَابِ !

(قصیدۃ الطیب النغم ص ۶)

سرور کون و مکاں، رسول انس و جہاں، مالک زمین و آسمان، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد اور ولادت باسعادت کی انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی بشارت اور خوشخبری لوگوں کو دی۔ جیسا کہ سرکار سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی بشارت کا تذکرہ خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں اس طرح کیا ہے۔

مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ اسْمِهِ اَحْمَدٌ يَأْتِي

۱۔ مولوی داؤد غزنوی کی سرپرستی میں شائع ہونے والا "اعتصام" میں لکھا ہے کہ قاضی منصور پوری کا علم  
۲۔ تحقیق۔ ت۔ بلند تھی۔ (اعتصام ص ۳ کمرہ لابی ص ۱۹۹)

رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کی تصدیق فرمادی جو کہ اس حدیث شریف سے ثابت ہے۔

أَنَا دَعْوَةُ ابْنِ إِدْرِيسَ  
وَبَشَارَةُ عِيسَى  
میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں  
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے میری ہی بشارت  
دی تھی۔

دلائل النبوت ص ۹۹، ۱۰۰ - مشکوٰۃ شریف ص - کتاب الوفا ص ۳۶ - طبرانی شریف -  
شواہد النبوت للجہانی ص ۸، ۹ - خصائص الکبریٰ ص ۲۳، ۲۴ - شفا شریف ص - جواہر البحار  
ص - معارج النبوت ص - اشعة اللمعات ص ۱۴۶ - سیرت المصطفیٰ ص ۱۳۶ -  
مولوی ابراہیم میرسیا ککوٹی - نشر الطیب ص ۱۲، ۱۱ -

اسی حدیث شریف کو پیش نظر رکھتے ہوئے دہلی شاعر عالی نے لکھا ہے۔

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا

دعائے خلیل اور نوید مسیحا

ناظرین حضرات! باعث تخلیق کائنات، سرور کائنات حضور پر نور نور علی نور  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی بشارات کا تذکرہ اللہ  
تبارک و تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں فرمایا ہے اور محبوب رب ہوجہاں  
ستیاح لامکاں، سید مسلاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وہ  
عشاق جنہوں نے کتب سابقہ اور صحائف الہیہ میں پڑھا ہے بیان فرمایا ہے جو  
کہ درج کیا جاتا ہے۔



## کتاب سابقہ میں نبی آخر الزمان کی نشان

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب سید العالمین رحمت العالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ذکر مبارک انجیل کے علاوہ تورات میں بھی فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک سے بھی ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے، غیب کی خبریں دینے والے کی جیسے لکھا ہوا پائیں گے۔ اپنے پاس تورات اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا۔ اور برائی سے منع فرمائے گا۔ اور ستمی چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا۔ اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔ اور ان پر سے وہ بوجھ اور گٹھے کا پھندے جو ان پر تھے۔ اتارے گا۔

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ يُخْلِئُ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ (پ ۹ س اعراف رکوع ۱۹)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں۔ اور آپس میں نرم دل، تو انہیں دیکھے کار کوغ کرتے اور سجدے میں گرتے، اللہ کا فضل و رضا پاتے ان کی علامت ان کے چہروں میں تھے۔ سجدوں کے نشان سے۔ یہ ان کی صفت توریت میں ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ سَرَاهُمْ رُكْعًا سَجِدًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ وَرِضْوَانًا مِمَّا هُمْ فِي ۖ وَجُوهِهِمْ مِثْرَ الشُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ

۱۔ حافظ ابن کثیر نے نصرانی بادشاہوں کے پاس آپ کی تصویر موجود ہونے کی روایت اسی آیت کی تفسیر میں نقل فرمائی ہے۔ اور اس پر معتبر ہونے کا حکم بھی نقل کیا ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

دپ ۲۶ ص ۱۴۷ فتح ۱۴۷ اور ان کی صفت انجیل میں۔

## احادیث

میں بھی اس امر کا تذکرہ درج ہے کہ تورات میں ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مقدسہ درج ہے جیسا کہ حضرت عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو سے سنا۔ اور پوچھا کیا تورات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم قرآن کریم میں جو اوصاف بیان ہوئے ہیں۔ انہیں میں سے بعض کا تورات میں بھی تذکرہ ہے۔ پھر انہوں نے پڑھنا شروع کر دیا۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَهِدًا  
وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا  
لِّلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي  
سَتَيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفِطْرٍ  
لَّا غَلِيظٍ وَلَا سَعَابٍ فِي الْأَسْوَاقِ  
وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةُ وَ  
لَكِنْ يَعْفُوا وَيَصْفَحُ وَلَنْ  
يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّىٰ يُقِيمَ بِهِ  
السِّلَّةَ الْعَوَجَاءِ بَانَ يَقُولُوا  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلِيَفْتَحْ بِهِ أَعْيُنَنَا  
عُمِيًّا وَآذَانَنَا صَمًّا وَقُلُوبَنَا غُلْفًا

اے نبی ہم نے تم کو شاہد اور بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا۔  
آپ ان پڑھوں کے نگہبان ہیں۔ تم میرے بندے اور  
رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام متوکل رکھا۔ نہ تم بدخلق  
ہو نہ سخت مزاج۔ نہ بازاروں میں شور مچانے  
والے۔ تم برائی کا بدلہ برائی سے نہ دو گے، بلکہ  
خطا کاروں کو معاف کر دو گے۔ خدا اُس وقت تک  
ان کو دنیا سے نہ بلاوے گا۔ جب تک کہ ان کی  
برکت سے بگڑی ہوئی ملت کو سیدھا نہ کر دے  
گا۔ یہاں تک کہ لوگ صدق و یقین کے ساتھ  
کہنے لگیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ اور ان  
کے سبب اور طفیل اندھی آنکھیں بینا اور بہرے  
کان سننے والے اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل  
کشادہ ہو جائیں۔

صحیح بخاری - داری شریف ص ۱۴۷ - مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۲ - کتاب الوفا ص ۳۸

خصال ص ۳۶ - شواہد النبوت ص ۹ - استغاب ص ۵۳

ایک روایت میں جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں

نے حضرت کعب سے پوچھا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہرات میں کیسے تعریف و سبج ہے۔ تو انہوں نے فرمایا:

محمد رسول اللہ میرے بندے ممتاز ہیں۔ ان کی ولادت گاہ مکہ مکرمہ اور ہجرت گاہ طیبہ ہے۔ ان کے امتی اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ حمد کرنے والے ہیں۔ وہ خوشی اور غمی میں اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور ہر بزرگی کے مقام پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کریں گے۔ اور نماز کو اس کے وقت پر ادا کرتے رہیں گے خواہ کوڑا کرکٹ کی جگہ پر کیوں نہ ہوں۔ اور اپنے وسطوں پر آواز بند باندھیں گے اور اپنے اطراف کو روشن اور منور رکھیں گے اور رات کو ان کی دھیمی دھیمی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اذکار کی آوازیں آسمانی نفا کو مہمور کریں گی۔

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَبْدِي  
الْمُخْتَارِ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ  
وَهَجَرَتُهُ بِطَيْبَةَ أُمَّتُهُ  
الْعَمَادُونَ اللَّهُ فِي الشَّرَاءِ وَ  
الضَّرَاءِ وَفِي كُلِّ مَنْزِلٍ وَ  
يُكَبِّرُونَهُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ  
وَعَاةٍ السُّنُسِ يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ  
إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا وَلَوْ كَانُوا أَرَامٍ  
كَنَاسَةٍ وَتَوَضَّؤُونَ عَلَى أَدْوَسَا  
لِيَهُمْ وَتَوَضَّؤُونَ أَطْرَافَهُمْ وَ  
أَصَوَاتُهُمْ بِاللَّيْلِ فِي جَوِّ السَّمَاءِ  
كَأَصْوَاتِ الْفُجْرِ

(سنن دارمی ص ۱۱۱ خصائص لکبری ص ۱۱۱ کتاب الوفا ص ۱۱۱ مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۱ شواہد النبوت ص ۱۱۱)

**مولوی اکبر شاہ نجیب آبادی** جو کہ مشہور و معروف مورخ ہیں۔ اپنی شہرہ آفاق کتاب حجۃ الاسلام کے باب چہارم میں آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں کی سرخی دے کر لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گذشتہ انبیاء بالخصوص اُن انبیاء نے جن کے ماننے والے عرب اور شام کے ملکوں میں آباد تھے۔ صاف الفاظ میں اپنی اُمتوں کو خوشخبریاں سُنادی تھیں کہ ہمارے بعد ایک کامل نبی ملک عرب میں مبعوث ہونے والا ہے۔ اُن انبیاء کے لئے ہوتے مخالف اور اُن کے کلمات طیبات تمام و کمال تو موجود اور محفوظ نہیں تاہم اُن کے محرف و مبدل مخالف ناقص و نامتہام حالات میں جو ہم تک پہنچ سکے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں کا ایک



معقول حصہ موجود ہے۔ اور ان کے ماننے والے آپ کے منتظر تھے۔ اسی لیے نبوت سے  
ذی علم اور سمجھدار اہل کتاب غلوں اور نیک طبعی سے متصف تھے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم کے دعویٰ نبوت کو سنتے ہی آپ پر ایمان لے آئے تھے۔

کتب تاریخ و سیر میں بالتفصیل یہ حالات مذکور ہیں کہ اکثر علمائے یہود و نصاریٰ کو صحف  
سابقہ کی مندرجہ پیشین گوئیوں کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشش اور بعثت کا زمانہ معلوم  
تھا۔ آپ کے خاندان میں نبی آخر الزمان پیدا ہونے چاہئیں۔ آپ کی عمر بارہ سال کی تھی کہ آپ  
کو اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ شام کا سفر پیش آیا۔ وہاں ایک نصرانی عالم بحیرہ اہلب نے آپ  
کو دیکھ کر ابوطالب سے کہا کہ اپنے بھتیجے کی بڑی خبر داری رکھو یہ نبی آخر الزمان ہوگا۔ میں نے کتب

سماویہ میں نبی آخر الزمان کے جو علامات دیکھے ہیں۔ وہ سب کے سب اس میں موجود ہیں۔  
یہودی اس کی جان کے دشمن ہو جائیں گے۔ دوسری مرتبہ آپ پچیس سال کی عمر میں دوبارہ  
تشریف لے گئے تو وہاں منظور اہلب نے آپ کو بغور دیکھا اور پھر کتب سماویہ اور اپنے قدیمی  
نوشتے نکال کر مطالعہ کیے اور آپ کے ہمراہی قافلہ والوں سے کہا کہ یہ شخص نبی آخر الزمان ہونے  
والا ہے۔ کیونکہ ہمارے نوشتوں میں کتب سماویہ کی بنا پر جو جو علامات خاتم الانبیاء کی  
نسبت مندرج ہیں۔ وہ تمام خط و خال اس شخص میں موجود ہیں۔ پھر ابتدائی وحی نازل ہونے  
کے بعد حضرت خدیجہ الکبریٰ کے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل نے جو بہت بڑے عالم تھے۔ آپ  
کی نسبت کہا کہ آپ نبی آخر الزمان ہیں۔ حضرت سلمان فارسی ابتداً مجوسی تھے اُس مذہب سے  
بیزار ہو کر یہودی مذہب اختیار کیا۔ لیکن یہودیت میں بھی تسکین قلب میسر نہ ہوتی چنانچہ یہودی  
مذہب چھوڑ کر عیسائی بن گئے۔ ان مذاہب میں انہوں نے نبی آخر الزماں کی پیشگوئیاں دیکھیں  
جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے  
انہی پیشین گوئیوں کی بنا پر آپ کو نبی آخر الزماں مانا اور صدقِ دل سے آپ پر ایمان لائے۔

نخاشی بادشاہ حبش نے بھی صحفِ قدیمہ کی پیشگوئیوں کے موافق پاک آپ کو نبی آخر الزماں تسلیم  
کیا اور مسلمان ہوا۔ کچھ کے ابتداء میں قیصر روم یعنی ہرقل کے پاس جبکہ وہ بیت المقدس میں  
آیا ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پہنچا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ تو اُس نے بھی صحفِ انبیاء

کی پیشگوئیوں سے واقف ہونے کے سبب آپ کے دعوائے نبوت کی تصدیق کی گواہی قاعدہ اسلام قبول نہ کر سکا۔ (حجۃ الاسلام خٹا تا ۱۰۹ مطبوعہ بخنور)

**مولوی بدیع عالم دیوبندی** | دیوبندی حضرات کے مشہور و معروف مولوی بدیع عالم صاحب قرآنی آیات لکھ کر ان کا خلاصہ اس طرح لکھتے ہیں کہ خلاصہ

یہ کہ آیات بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ تورات و انجیل میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات آپ کا نام مبارک اور آپ کی خاص خاص صفات کا نقشہ اتنا مکمل کیسے دیا گیا تھا۔ کہ اہل کتاب اگر آپ کی صورت دیکھنا چاہیں تو ان کے آئینہ میں صاف صاف دیکھ سکتے تھے۔ اتنی صاف کہ آپ کی معرفت کو اگر بیٹوں کی معرفت سے تعبیر کیا جائے تو بجا ہے۔ شاید قرآنی لفظ عجد و نفع مکتوباً میں بھی اس طرف کچھ اشارہ نکلتا ہے۔ اور غالباً یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن کثیر (علیہ الرحمۃ) نے نصرانی بادشاہوں کے پاس آپ کی تصاویر موجود ہونے کی روایت اسی آیت کی تفسیر میں نقل فرمائی ہے۔ اور اس پر معتبر ہونے کا حکم بھی نقل کیا ہے۔ تفسیر میں منقول ہے کہ جب کسی نصرانی سے مسلمان ہونے کے بعد یہ سوال کیا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تم کوئی واقعہ اولاد کی سی ہی معرفت حاصل تھی۔ تو انہوں نے جواب دیا بلکہ اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر کیونکہ اپنی اولاد کا یقین تو ہم کو صرف ایک عورت یعنی اس کی والدہ کے بیان پر ہوتا ہے جس کی دیانت اور صداقت میں شبہ کی گنجائش نکل سکتی ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تو ہم کو ان صحف سماویہ کے ذریعہ سے حاصل تھی جس میں شک و تردید کی کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

آپ کے اسی سابق تعارف کی بناء پر کتب میرزا قاسم سے اہل کتاب کا آپ کا منتظر رہنا بلکہ معین وقت پر تلاش کے لیے نکل کھڑا ہونا بھی ثابت ہے۔ اور آپ کے اسی تعارف کی وجہ سے ظہور قدسی سے قبل اہل کتاب میں بڑی گراگرمی سے آپ کا چرچا تھا۔ بلکہ ایک دوسرے سے مقابلے کے وقت آپ کے ساتھ مل کر دوسروں کو جنگ کی دھمکیاں دینا بھی ثابت ہے۔ (ترجمان السنۃ ج ۲)

**ابراہیم میر** | غیر مقلدین و لابی حضرات کے مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اس حقیقت کا اقرار کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ کتب سابقہ میں آپ کا مولد (جائے ولادت) آپ کا وطن و مسکن آپ کا مہر (ہجرت گاہ) آپ کے جگہ اور اسلامی کارنامے آپ کے معجزات و برکات آپ کے

صحیحہ کے نمایاں علامات و نشانات غرض سب کچھ نہایت وضاحت سے مکتوب و مذکور ہے۔ اور باوجود محمد بعد کی تحریفات لفظیہ و معنویہ کے ان جو اہر ریزوں پر پردہ نہ پڑ سکا۔ اور آپ کے معجزات ظہورِ قدسی کے نور نے ان تحریفات کی ظلمتوں کو دور کر دیا۔ جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کی وحی سے بنی اسرائیل کو آپ کی بشارت سنائی یہودی برابر آپ کے ظہور کے منتظر رہے۔ چنانچہ حضرت یحییٰ کے ظہور پر یہودی آپ کو پوچھتے ہیں کیا تو ایلیاہ ہے۔ حضرت یحییٰ جواب دیتے کہ نہیں۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کیا تو مسیح ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ نہیں۔ وہ پھر پوچھتے ہیں کیا تو وہ نبی ہے؟ آپ کہتے ہیں نہیں (انجیل یوحنا باب اول) وہ نبی سے یہود کی مراد وہی نبی موعود نبی آخر الزمان تھا۔ جس کی بشارت حضرت موسیٰ نے ان کو سنائی تھی۔ (استنبات باب اورس ۱۸)

جب آپ طائف کے تبلیغی سفر سے واپس پھرے تو رستے میں جنات کا ایک ٹوہ آپ کی قرأتِ قرآن سن کر مسلمان ہو گیا۔ انہوں نے اپنی قوم کے پاس جا کر کہا اِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسٰی (الاحقاف ۲۶) یعنی ہم نے کتاب سنی جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد اتاری گئی ہے۔ انہوں نے من بعد موسیٰ اس لیے کہا کہ وہ امتِ موسویہ میں سے تھے۔ حاصلِ کلام یہ کہ ظہورِ قدسی سے پہلے یہود و نصاریٰ ہر دو قومیں آپ کے ظہور کی منتظر تھیں۔ (سیر المصطفیٰ ص ۱۳۹ تا ۱۴۱ ج ۱)

**ابن قیم** | یہی نظریہ ہے کہ تورات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد ہی مذکور ہے۔ (زاد المعاد اردو مسج)

قاری حضرت تے :- اللہ تبارک تعالیٰ کے قرآن پاک سے اس حقیقت کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ سرور کون و مکان، سیاح لامکان، سردر مریاں محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التثاری کے وسیلہ سے نفع، فائدہ اور فتوحات حاصل کرتے تھے اور ان کے منتظر تھے۔ اللہ کریم قرآن کریم میں اس کا تذکرہ فرماتا ہے۔

وَكَانُوا مِنْ قَبْلِ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى  
الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ  
عَرَفُوا كَفْرًا وَاُولَٰئِكَ  
اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں  
پر فتح مانگتے تھے۔ تو جب تشریف لایا ان کے  
پاس وہ جانا پہچانا اُس سے منکر ہو بیٹھے۔



اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مستند مفسرین کرام علیہم الرحمۃ نے کہ یہودی کس طرح دُعا مانگتے تھے  
درج کیا ہے جو پیش کرتا ہوں۔

اللَّهُمَّ انصُرْنَا يَا نَبِيَّ الْمُبْعُوثِ  
فِي آخِرِ الزَّمَانِ الَّذِي نَجِدُ نَعْتَهُ  
وَصِفَتَهُ فِي التَّوْرَةِ۔

اے اللہ ہماری مدد فرما اُس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم  
کے وسیلے سے جو آخر زمانہ میں بھیجے جاتے ہیں۔  
جس کی نعت اور صفت ہم توراۃ میں پاتے ہیں۔

(تفسیر جلالین ص ۱۲۱ تفسیر شافعی ص ۲۲۱ ج ۱، سراج المیزان ص ۱۲۱ ج ۱، مدارک مشکج، ابوالسعود ص ۱۲۱ ج ۱، جامع البیان ص ۱۲۱)  
علامہ فخر الدین ازی علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ

اللَّهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا ذَا النُّصْرَانَا  
يَا نَبِيَّ الْأُمِّيِّ۔ (تفسیر کبیر ص ۲۲۱ ج ۱)

اے اللہ تعالیٰ نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے  
ہم کو فتح عطا فرما اور ہماری مدد فرما۔

امام ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ یہودی یوں دُعا کرتے تھے کہ

اللَّهُمَّ ابْعَثْ لَنَا هَذَا النَّبِيَّ  
يَحْكُمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ النَّاسِ  
يَسْتَفْتَحُونَ يَسْتَنْصِفُ وَت  
بِهِ عَلَى النَّاسِ۔

اے اللہ اس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم  
کو مبعوث فرما جو ہمارے اور لوگوں کے درمیان  
فیصلہ فرمائے۔ اور وہ لوگ آپ کے وسیلے سے لوگوں  
پر فتح اور مدد طلب کرتے تھے۔ (ابن جریر ص ۲۲۱ ج ۱)

ابوالعالیہ کہتے ہیں کہ اس طرح دُعا مانگتے تھے۔

اللَّهُمَّ ابْعَثْ هَذَا النَّبِيَّ الَّذِي  
نَجِدُ لَهٗ مَكْتُوبًا عِنْدَنَا حَتَّىٰ يُعَذِّبَ  
الْمُشْرِكِينَ وَيَقْتُلَهُمْ۔ (تفسیر ابن جریر ص ۲۲۱ ج ۱)

اے اللہ اُس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث  
فرما جس کا ذکر مبارک ہم تورات میں پاتے ہیں۔  
تاکہ وہ مشرکوں کو عذاب دے اور قتل کرے۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہودی مفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے  
ہیں کہ یہودی یوں دُعا مانگتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَنْصِفُكَ بِحَقِّ النَّبِيِّ  
الْأُمِّيِّ أَنْ تَنْصُرَنَا عَلَيْهِمْ۔  
(تفسیر در المنثور)

اے اللہ تعالیٰ ہم تجھ سے نبی اُمی کے وسیلے سے  
دُعا کرتے ہیں کہ تو ہم کو ان مشرکین پر فتح دے  
کر مدد فرما۔

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ بھی سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان نقل فرماتے ہیں کہ

اِنَّ يَهُودَ كَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى  
الْاَوْسِ وَالْخَزَرَجِ بِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَبْعَثِهِ

بے شک یہود اوس و خزرج قبیلہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے آپ کے  
وسید سے فتح طلب کرتے تھے۔ (کتاب الفکر ص ۱۱۱)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی آیت شریفہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

كَانَتْ يَهُودُ تَسْتَفْتِحُ مُحَمَّدًا صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُفَّارِ  
الْعَرَبِ كَانُوا يَقُولُونَ اللَّهُمَّ  
ابْعَثِ النَّبِيَّ الَّذِي نَجِدُكَ فِي  
الشُّرَاةِ مَعَهُمْ وَنَقْلُهُمْ (کتاب الفکر ص ۱۱۱)

یہود کفار عرب پر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم  
کے وسیلہ سے فتح طلب کرتے تھے۔ وہ یہ کہا کرتے  
تھے۔ اے اللہ تعالیٰ اس نبی کو مبعوث فرما جس  
کی تعریف ہم تو رات میں پاتے ہیں تاکہ ہم ان  
الشُّرَاةِ مَعَهُمْ وَنَقْلُهُمْ کو عذاب دیں اور قتل کریں۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابونعیم بیہقی اور حاکم نے اسناد صحیحہ  
اور طریق معتدوہ کے ساتھ روایت کی ہے کہ مدینہ منورہ اور خیبر کے یہودی جب مشرکین عرب  
بنی اسد اور بنی غطفان جہینہ۔ غدرہ کے ساتھ مقابلہ کرتے اور جنگ میں شکست کھا جاتے تو وہ  
اپنی یہودی علماء کے پاس آتے تو ان یہودیوں علماء نے ان کو فتح و نصرت کے لیے یہ دُعا رکھائی  
اَللّٰهُمَّ وَبَنَّا اِنَّا نَسْأَلُكَ بِحَقِّ اَحْمَدَ  
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِي وَعَدْتَنَا اَنْ  
تُخْرِجَهُ لَنَا فِيْ اَخْرِ الزَّمَانِ وَ  
بِكِتَابِكَ الَّذِي تَنْزِلُ عَلَيْهِ  
اَخْرَ مَا يَنْزِلُ اَنْ تَنْصُرَنَا  
عَلَى اَعْدَانَا۔ (تفسیر عزیزی ص ۱۲۱)

اے رب ہمارے ہم تجھ سے اس نبی دُعا  
احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے سوال کرتے  
ہیں جن کے بھیجنے کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا  
ہے۔ اس کتاب کی برکت سے کہ جو تو ان پر نازل  
فرمائے گا۔ سب کتابوں سے پیچھے پس تو ہم  
کو ہمارے دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرما۔

دیوبندیوں کے مقتدر مولوی شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تفسیر لکھتے ہیں کہ قرآن کے اُترنے سے پہلے  
جب یہودی کافروں سے مغلوب ہوتے تو خدا سے دُعا مانگتے کہ ہم کو نبی آخر الزماں اور جو کتاب

ان پر نازل ہوگی۔ ان کے طفیل سے کافروں پر غلبہ عطا فرما۔ (تفسیر عثمانی ص ۲۲ برسا شیہ قرآن پاک تاج کمپنی)  
 فرالوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اس آیت کے تحت ہی لکھتے ہیں کہ (اس آیت) میں  
 اہل کتاب کی اسی حالت کا ذکر ہے۔ اور اس وجہ سے خدا تعالیٰ ان کو ملام گردانا ہے کہ آپ کے  
 ظہور سے پہلے تو وہ دُعائیں مانگتے تھے کہ خداوند اہم کو بنی آخر الزمان کی برکت سے کنارہ فتح  
 بخش لیکن جب وہ نبی آگیا اور انہوں نے اُسے آثار اور علامات سے پہچان لیا تو وہ کافر ہو گئے تھے۔  
 (سیرت المصطفیٰ ص ۱۱ ج ۱)

سید ابراہیم مولوی ثناء اللہ امرتسری اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ  
 وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا بِالنَّبِيِّ آخِرِ الزَّمَانِ  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔ اور وہ کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ بنی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام کے وسیلہ سے۔ (تفسیر القرآن بکلام الزمان ص ۱۱)  
 شیخ ابراہیم عافظ محمد صاحب لکھو کے والے لکھتے ہیں کہ

تھے آجے استغیثیں پیش یہودی طلب فتح کرے  
 جو یارب وہ اسان فتح انہاں پر مرمت اس بندے  
 آ فتح انہاں نول طردی وچ معالم لکھ دسیا یا  
 آپر انہاں جو کافر ہوئے بد تنہاں شرور و طردے  
 جو دج زلمنے آفر جمدی صفت تو ات پر صفتے  
 تے اہل شرک نوں کہن یہودی وقت نبی سن آیا  
 (تفسیر محمدی ص ۱۱ ج ۱)

**مولوی محمد علی کاندھلوی** | جو کہ دیوبندی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں لکھتے ہیں کہ مدینہ منورہ والے  
 اس بات کے گواہ تھے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف  
 آوری سے پہلے یہودی آنے والے نبی کے منتظر تھے۔ ابن اسحاق، ابن سعد، مسند احمد، تاریخ  
 بخاری، مستدرک حاکم، دلائل بیہقی، معجم طبرانی اور دلائل ابونعیم میں متعدد روایتیں ایسی ہیں جن سے  
 مجموعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے مدینہ کے یہودیوں  
 میں ایک آنے والے پیغمبر کے جلد ظاہر ہونے کے چرچے رہا کرتے۔ اور ان ہی سے سن سن  
 کر اوس دفر درج کے کانوں میں پیغمبر کی آمد کی خبر پڑی ہوئی تھی۔ اور اکثروں کے لیے یہ خبر بد آیت  
 کا باعث بنی۔



قرآن کے نازل ہونے سے پہلے جب یہودیوں کا کفار سے مقابلہ ہوا اور مقابلے میں مغلوب ہو جاتے تو اللہ سے دعا کرتے کہ ہم کو نبی احمد الزماں اور جو کتاب ان پر نازل ہوگی ان کے طفیل کافروں پر غلبہ عطا فرما۔

مولوی کا ندھلوی صاحب لیست مستحون کے لفظ کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ائمہ تفسیر کی اکثریت نے معنی یہی بتائے کہ یہودی اس پیغمبر کا واسطہ دے کہ کافروں پر غلبہ اور برتری کی اللہ کی جناب میں دعائیں مانگتے تھے۔ قرطبی نے ان ہی معنی کی تائید ایک حدیث سے کی ہے۔

حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُسْتَفْتَحُ بِصَعَالِيكَ الْمُهَاجِرِينَ غَرِيبَ مُهَاجِرِينَ کی دعاؤں کے ذریعے اللہ سے مدد چاہتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ خیر کے یہودیوں کا قبیلہ غطفان سے مقابلہ ہوا۔ مقابلہ میں یہود شکست کھا گئے تو یہود نے اس دعا کا سہارا لیا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ النَّبِيَّ الَّذِي وَعَدْتَنَا اَنْ تُخْرِجَهُ لَنَا فِيْ اَخِيْرِ الزَّمَانِ اَنْ تَنْصُرَنَا عَلَيْهِمْ۔ (قرطبی ص ۲ ج ۲)

حافظ بدرالدین عینی (علیہ الرحمۃ) کعب احبار سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کے وسیلہ سے دعا مانگنا بنی اسرائیل میں رائج تھا۔

مولوی محمد علی صاحب کا ندھلوی دیوبندی نے تو واضح الفاظ میں یہاں تک لکھ دیا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے یہودی بڑی بے چینی کے ساتھ اس نبی کے منتظر تھے جس کی بعثت کی انبیاء نے بشارت دی تھی۔ دعائیں مانگا کرتے تھے کہ جلدی سے، وہ آئے تو کفار پر غلبہ ملے اور ہمارے عروج کا دور شروع ہو۔ خود اہل مدینہ اس بات کے شاہد تھے کہ بعثت محمدی سے پہلے بھی ان کے ہمسایہ یہودی آنے والے نبی کی امید پر جیا کرتے تھے۔ اور ان کا آئے دن کا تکیہ کلام تھا کہ اچھا اب تو جس کا جی چاہے ہم پر ظلم کرے جب وہ نبی آئے گا تو ہم سب ان ظالموں کو دیکھ لیں گے۔

(معالم القرآن ص ۳۹۲ تا ۳۹۶)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ تفسیر فتح العزیز المشہور تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں کہ 'بودند' یہودیوں قبل از نزول اس کتاب معترف و مقرر نبوت اس شخص و بزرگی اور جمع انبیاء زیراکہ در وقت جنگ و خوف شکست بر خود طلب فتح و نصرت میکردند از جناب الہی بنام اس پیغمبر و میدانستند کہ نام او ایفتر برکت دارد کہ بسبب ذکر آن و توسلے بآن فتح و نصرت حاصل میشود گویا نام اس پیغمبر را مقوی و ناصر جمیع پیغمبران میدانستند و نیز یقین میکردند کہ اس پیغمبر در کافر کشی و ازالہ ادیان باطلہ بآن مرتبہ رسیدہ است کہ نام او حکم لشکر جبار دارد۔ یہودی اس کتاب قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے ہی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی تمام انبیاء پر بزرگی کا اقرار کرتے تھے اس لیے وہ لڑائی میں شکست کے خوف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی جنابت اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے فتح اور نصرت طلب کرتے تھے۔ اور یہ جانتے تھے کہ آپ کا نام نامی اسم گرامی اس قدر بابرکت ہے کہ اس کے ذکر اور توسل سے فتح اور نصرت حاصل ہوتی ہے۔ آپ کا نام مبارک تمام پیغمبروں پر مقوی اور مددگار جانتے تھے۔ اور ان کا اس پر بھی یقین تھا کہ کافر کشی اور باطل دینوں کو ختم کرنے کے لیے آپ کا نام مبارک ایک لشکر جبار کے قائم مقام ہے۔ (تفسیر عزیزی ج ۱ ص ۳۲۹)

شیخ الحدیث شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ یہود سے بڑھ کر

نبرد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی حقیقت اور آپ کے احوال و اوصاف سے دانا اور شناسا اور کوئی قوم نہ تھی۔ کیوں کہ ان کے پاس آسمانی کتابیں اور حضور کے اوصاف و احوال موجود تھے جنہیں یہ پر لٹھا کرتے تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت و رسالت اور آپ کی تشریف آوری کے منظر را کرتے تھے۔ ان کے آباؤ مرتے وقت اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے اور بشارت دیا کرتے اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود گرامی کی خبریں دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ یَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبَاءَهُمْ۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ چونکہ باپوں کو اپنے بیٹوں کے بارے میں علم یقینی اور شہودی ہوتا ہے۔ اس لیے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت اور پہچان کو ان کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ (مدارج النبوت ناری ص ۷۵ ج ۲)

شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی | نے اپنی کتاب مستطاب ختم النبوة میں ایک روایت درج فرمائی ہے کہ ابن عساکر حضرت

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اوی میں قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَمَّى فِي الْمَلَاحِمِ وَالْقَدِيمَةِ أَحْمَدُ وَ مُحَمَّدٌ وَالْمَاجِي وَالْمُقَفِّي وَ نَبِيُّ الْمَلَاحِمِ وَ حِطَّائِيَّ وَ فَارَقْلِيْطَ وَ مَا ذَ مَا ذَ اگلی کتابوں میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ نام تھے احمد، محمد، ماحی کفر و شرک کو مٹانے والے، مقفی سب پیغمبروں سے پیچھے تشریف لانے والے نبی الملاحم جہادوں کے پیغمبر، حطایا حرم الہی کے حمایتی، فارقلیط حق کو باطل سے جدا کرنے والے، ما ذ ما ذ سترے پاکیزہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (ختم النبوة ص ۱۷)

مولوی شہار احمد تسری | جو کہ سردار الہابہ ہیں اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جن لوگوں کو ہم (خدا) نے تجھ سے پہلے آسمانی کتاب دی ہے۔ یعنی یہود و نصاریٰ میں سے نیک لوگ وہ بھی اس سچی تعلیم اور اس تعلیم کے پہنچانے والے سچے رسول کو یوں پہچانتے ہیں جیسے اپنے میٹوں کو جانتے ہیں۔ (تفسیر شتائی ص ۱۷۱ سورۃ الانعام مطبوعہ امرتسر)

علامہ صدیق الدین علی فرماتے ہیں کہ  
أَهْلُ الْكِتَابِ كَانُوا يَعْرِفُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ.  
اہل کتاب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان اس طرح تھی جیسے کہ اپنے میٹوں کی۔ (شرح الطحاوی فی التفسیر ص ۱۷۱ مطبوعہ ریاض)

دیوبندیوں کے مقتدر رہنما: النور شاہ کشمیری کے شاگرد مولوی بدر عالم صاحب اسی کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تقابیر میں منقول ہے کہ جب کہ نصرانی سے مسلمان ہونے کے بعد سوال کیا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کوئی الراجہ اولاد کی سی ہی معرفت حاصل تھی تو انہوں نے جواب دیا بلکہ اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر کیونکہ اپنی اولاد کا یقین تو ہم کو صرف ایک عورت یعنی اس کے والدہ کے بیان پر ہوتا ہے۔ جس کی دیانت اور صداقت میں شبہ کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تو ہم کو ان صحف سماویہ کے ذریعہ سے حاصل تھی جس میں شک و تردد کی



کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ (ترجمان السنۃ ج ۲)

**مولوی بدیع عالم** | ہی لکھتے ہیں کہ  
آپ کی بعثت سے قبل کتب سابقہ میں آپ کا تعارف اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ مذکور ہو چکا تھا وہ شاہانِ تخت نشین ہوں یا راہبین گوشہ نشین۔ آپ کی تشریف آوری کے بعد کسی کے لیے بھی آپ کے انکار کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی تھی۔ اہل کتاب اس کو چھپانے کی ہزار کوشش کرتے مگر چھپانہ سکتے تھے۔ اسی بنا پر قرآن کریم نے بابجا ان کو قائل کیا ہے۔ اور اس تعارف کے کما ن و تعریف کا مجرم قرار دیا ہے۔ (ترجمان السنۃ ج ۲)

**ابن تیمیہ** | جو کہ دیوبندیوں اور دہلویوں کے مجدد ہیں۔ انہوں نے بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سو مقامات سے بھی زیادہ بشارات موجود ہیں۔ مولوی بدیع عالم ابن تیمیہ کی یہ عبارت درج کر کے لکھتے ہیں کہ ان بشارات کا محور اس تفصیلی تذکرہ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب الجواب الصحیح میں بھی لکھا ہے۔ (ترجمان السنۃ ج ۲)

قاری خیر کرام :- اب آپ کے سامنے موجودہ معرف شدہ تورات میں بھی سرکارِ دو عالم میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں وہ درج کی جاتی ہیں۔ پڑھنے اور محبوبِ رب العلام کی عظمت و رفعت شان و شوکت کو ملاحظہ فرمائیں۔

## موجودہ تورات میں نبی آخر الزمان کی نشانی

سب کا نبی اور تورات سفرِ پیدائش کے باب ۴۹ کی ان آیات میں ہے کہ (۱۱) اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو یہ کہہ کر بلوایا کہ تم سب جمع ہو جاؤ تاکہ میں تم کو بتاؤں کہ آخری دنوں میں تم پر کیا کیا گزرے گا۔ (۱۲) یعقوب کے بیٹے جمع ہو کر سنو۔ اور اپنے باپ اسرائیل کی طرف کان لگاؤ۔ (۱۰) یہود اس سے سلطنت نہیں چھوڑے گئے اور نہ اس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہو گا۔ جب تک شیوہ نہ آئے۔ اور قومیں اس کی مطیع ہوں گی۔ (پیدائش باب ۴۹)

مسلمانوں کے نزدیک شیوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لقب ہے۔ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ

اسلام کا لقب قرار دیتے ہیں بجز نصاریٰ کا یہ خیال صحیح نہیں۔ کیونکہ پیدائش کے آیات سے واضح ہے کہ شیوہ یہوداہ کی نسل سے نہیں ہوگا۔ کیونکہ شیوہ کی آمد اور تشریف آوری سے نسل یہوداہ کی حکومت اور سلطنت کا چھوٹ جانا واضح ہو رہا ہے۔ اگر شیوہ نسل یہوداہ سے ہو تو پھر یہوداہ کی نسل کا چھوٹ جانا نہیں ہونا چاہیے تھا بلکہ سلطنت کی بقا اور ترقی کا سبب ہونا چاہیے تھا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد یہوداہ کی نسل میں جو کچھ ریاست و حکومت تھی وہ سب جاتی رہی جیسا کہ قرآن نے بنی نضیر اور خبیر سب آپ ہی کے زمانہ میں فتح ہو گئے۔ کتاب پیدائش کا یہ جملہ کہ قومیں شیوہ کی مطیع ہوں گی سے بھی اظہارِ مناشئ ہے کہ وہ صرف اور صرف بنی آخر الزماں سیدہ مرثاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ  
كَارِهُلْ ہوں۔ (پ ۱۰ ع ۱۰)

توریت کی کتاب استشار میں حضرت سیدنا  
موسے علیہ السلام نے قوم بنی اسرائیل کو

بنی اسرائیل کے بھائیوں سے نبی

فرمایا کہ اللہ کریم نے مجھے فرمایا ہے کہ میں ان کے لیے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اُسے حکم دوں گا وہی وہ اُن سے کہے گا اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو میں اُن کا حساب اُس سے لوں گا۔ لیکن جو نبی گستاخ بن کر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اُس کو حکم نہیں دیا۔ یا اور یہودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے۔ (استشار باب ۱۸ آیت ۱۲۱)

عیسائی حضرات اس پیشگوئی میں ایک نبی کا مصداق سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرار دیتے ہیں۔ لیکن اُن کا یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ بلکہ ان کے عقائد کے ہی خلاف ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کے بعض گروہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عین خدا اور بعض خدا تعالیٰ کا اکلوتا بیٹا جانتے ہیں۔ اور اس پیشگوئی میں ایک نبی کی تشریف آوری کا تذکرہ ہے۔ لہذا عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دینا سراسر غلط ہے۔

نیز اس پیشگوئی میں اُس آنے والے نبی کے متعلق یہ بھی وضاحت کی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے

بھائیوں میں سے ہو گا نہ کہ خود بنی اسرائیل میں سے۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم بنی اسرائیل کے  
 بھائیوں میں سے ہیں۔ کیونکہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ اور بنی اسرائیل سیدنا اسحاق  
 علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام دونوں حضرت سیدنا  
 ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ اور آپس میں دونوں بھائی ہیں۔ لہذا واضح ہو گیا کہ جس نبی  
 کی آمد کی اطلاع دی گئی ہے۔ وہ بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہو گا پس وہ شخصیت نبی آخر الزمان شیخ  
 محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہی ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسائی اس پیشگوئی کا مصداق کسی طریق پر بھی ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ  
 سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ السلام قدرت الہی سے بغیر آپ کے پیدا ہوئے ہیں۔

**شہنشاہ کون و مکان** | کتاب یسعیاہ نبی کے اکتالیسویں باب میں درج ہے کہ کس نے  
 مشرق سے اُسکو برپا کیا جسکو وہ صداقت سے اپنے قدموں میں  
 بلاتا ہے۔ وہ قوموں کو اس کے حوالہ کرتا اور اُسے بادشاہوں پر مسلط کرتا ہے۔ اور ان کو خاک کی مانند  
 اس کی تلوار کے اور اڑاتی ہوئی بھوسی کی مانند اُس کی کمان کے حوالہ کرتا ہے۔ وہ ان کا پھپھا کر تا اور اُس  
 راہ سے جس پر پیشتر قدم نہ رکھا تھا سلامت گزرتا ہے۔ (یسعیاہ باب ۴۰ آیت ۳ تا ۵)

یہ پیشگوئی بھی سراسر انبیا و ماہاں سیاح لامکاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے  
 کیونکہ اس میں آپ کے برپا ہونے کی سمت مشرق بتائی ہے۔ اور ملک عرب براعظم ایشیا میں ہے۔ ایشیائی  
 ممالک اور زبانوں کو مشرقی ممالک اور مشرقی زبانیں کہا جاتا ہے۔ اس پیشگوئی میں اپنے قدموں میں بلانے  
 میں واقعہ معراج شریف کا ذکر ہے کہ عالم بیداری میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وآلہ وسلم کو تمام آسمانوں کی سیر کراتے ہوئے لامکاں پر بلایا اور قرب کا بیان دئی "فَتَدْنٰی اَفْکَانَ  
 قَابِ قَوْسَیْنِ اِذَا دُنِیَّ سَیِّدِیْ" فرمایا ہے۔ بادشاہوں پر مسلط کرنے کا پیشین گوئی میں جو ذکر ہے۔  
 وہ آپ کی رسالت عامہ اور کائنات پر حکومت اور اختیار کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ فَلَا دَرَ  
 وَبَکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحْکَمُوْکَ فِیْمَا شَجَعْتَ بَیْنَهُمْ اور وَاٰرَکَکَ الْاٰرَمَۃُ مَا لَیْنِ اٰیَاتِ  
 شریفیہ میں ہے نیز سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے

اَعْطِیْتُ بِمَقَاتِلِیْ خَزَائِنَ الْاَرْضِ  
 مجھ زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں۔



(صحیح بخاری شریف - مشکوٰۃ شریف ص)

اس پیشگوئی میں اس کے مصداق کے متعلق یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کا پھپکا کرتے ہوئے ایسے دشمن ترین راستوں سے سلامت گزر جائے گا جہاں اس سے پیشتر اس نے قدم بھی نہ رکھا ہوگا۔ اس کی تصدیق قرآن پاک کی یہ آیت کریمہ کرتی ہے۔

وَذَٰلِكَ اللّٰهُ الَّذِي كَفَّرَ وَابْعَثَ لَهُمْ  
يَنَالُوا خَيْرًا ط وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ  
الْقِتَالَ ط وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ط  
أَنزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوا هُمْ وَأَهُم مِّنْ  
أَهْلِ الْكِتَابِ مَن صَيَّاصِيهِمْ ط  
فَذَنَّبَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَنَبَقًا  
تَقْتُلُونَ تَأْسُوفًا فَنَبَقًا ط وَأَذَرَكُمْ  
أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ  
وَأَرْضَاتِهِمْ تَطَوُّعًا ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا  
بِكُلِّ شَيْءٍ تَدْبِيرًا (پک ۱۱۹)

اور اللہ نے کافروں کو ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ  
پٹایا۔ کہ کچھ بھلا نہ پایا اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی  
کی کفایت فرمائی اور اللہ زبردست عزت والا ہے۔  
اور جن اہل کتاب نے ان کی مدد کی تھی۔ انہیں ان کے  
قلعوں سے اتارا اور ان کی دلوں میں رعب ڈالا۔  
ان میں ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو۔ اور ایک گروہ  
کو قید۔ اور ہم نے تمہارے ہاتھ لگائے ان کی زمین  
اور ان کے مکان اور ان کے مال اور وہ زمین جس  
پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ بہر چیز  
پر قادر ہے۔

**ہجرت مصطفیٰ** | تورات میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مکرر سے مدینہ  
منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا بھی تذکرہ موجود ہے۔ دیکھئے تورات میں یسعیاہ  
نبی کی کتاب کے باب ۲۱ میں عرب کی باہت باریزوت کی سُرخ کی تحت لکھا ہے کہ (۱۳) اے دوانیوں  
کے قاتلو تم عرب کے جنگل میں رات کاٹو گے ۱۴۔ وہ پیاسے کے پاس پانی لائے تیرا کی سرزمین کے باشندے  
ردی لے کر بھاگنے والے سے ملنے کو نکلے۔ ۱۵۔ کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے نکلے تو اسے اور کھینچی ہوئی کمان  
سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔ ۱۶۔ کیونکہ خداوند نے مجھ سے یوں فرمایا کہ مزدور کے برسوں کے مطابق  
ایک برس کے اندر اندر قیدار کی ساری شمت جاتی رہے گی۔ ۱۷۔ اور تیرا اندازوں کی تعداد کا بقیہ یعنی بی قیدار  
کے ہوا اور تھوڑے سے ہوں گے۔ کیونکہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا ہے۔ (یسعیاہ باب ۲۱ آیت ۱۳ تا ۱۷)  
مندرجہ بالا پیشگوئی ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کیونکہ

عرب میں سرزمین کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی تشریف لائے۔ مکہ اور مدینہ منورہ عرب میں ہیں۔ اور ان آیات میں ہجرت کا ذکر ہے۔ آیات کو ملاحظہ کریں اور استدلالات کو پرطعیں۔ آیت نمبر ۱۱ میں مہاجرین کا ذکر ہے۔ جو ظالم قریش کے سامنے سے جان دایمان بچا کر بھاگے تھے اور مدینہ منورہ گئے تھے۔ آیت نمبر ۱۲ میں دونوں اور ہم میں تیمار والوں کے استقبال اور ان کی جہان نوازی کرنے کا ذکر ہے۔ جو کہ انہوں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف فرما ہونے پر خدمات کیں دوانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں کیونکہ دوان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے یعنان کے بیٹے کا نام ہے۔ دوان کے دوسرے بھائی کا نام سبا ہے۔ سبا اور دوان کی اولاد ملک یمن میں آباد ہوئی تھی۔ اوس اور خزرج کے قبائل جو انصار کہلاتے ہیں انہیں میں سے ہیں۔ اس کی وضاحت ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں درج کی ہے۔ اس آیت میں مہاجرین کی ہجرت قریش کی تواریوں اور کمانوں کی وجہ سے ہوگی کا ذکر ہے۔ اور ان کے انصار نسل دوان سے ہوں گے کا بھی ذکر ہے۔ اور اسی طرح وقوع پذیر ہوا۔ تیمار حضرت اسماعیل علیہ السلام کے آٹھویں صاحبزادہ کا نام ہے۔ جن کی اولاد مدینہ منورہ کے عقب میں آباد ہوئی۔ اہل مدینہ و حوالی مدینہ کو نصرت و تائید کا ذکر کرنے کے بعد آیت ۱۶-۱۷ میں قریشیوں کا انجام بتایا ہے۔ آیت میں قریش کو قیدار وائے کہا گیا ہے۔ کیونکہ قیدار حضرت اسماعیل علیہ السلام کے دوسرے فرزند کا نام ہے۔ قریش انہیں کی نسل میں سے ہیں۔ اس واقعہ ہجرت کے ایک سال بعد قیدار کے بہادر کمان انداز کم ہو جائیں گے اور ان کی شان و شوکت کم ہو جائے گی۔ چنانچہ ہجرت سے ایک ہی سال کے بعد غزوہ بدر کا عظیم معرکہ ہوا۔ جس میں قریش کے نامور سردار اور بہادر مارے گئے۔ اور ان کے رعب و اب عظمت و حشمت کو عظیم نقصان پہنچا۔ پس مندرجہ بالا آیات سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے واقعہ کا نقشہ ظاہر و عیاں ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے موقع پر آپ  
 نبی بخار کی لڑکیوں کے گیت کا ذکر | کے مدینہ منورہ تشریف فرما ہونے کے وقت مدینہ

منورہ والوں کے بچوں نے جو اشعار پڑھے ان کا بھی تذکرہ یسایہ نبی کی کتاب کے باب نمبر ۴۲ میں موجود ہے  
 قیدار کے آباد گاؤں اپنی آوازیں بلند کریں۔ سلع کے بنے وائے گیت گائیں اور پہاڑوں کی چوٹیوں  
 سے ہلکیں۔ (یسایہ باب ۴۲ آیت ۱۱)

انبیاء سابقین علیہم السلام کی کتابوں میں مدینہ منورہ کا نام ملتا ہے۔ ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جنگ خندق میں مسلمانوں نے جس جگہ خندق کھودی تھی وہاں پر ایک ٹیلہ ہے جس کو اہل مدینہ منورہ کے نام سے پکارتے ہیں۔

اب تورات مرویہ جو کہ تحریف شدہ ہے۔  
**حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکیم خداوندی**  
 اس سے سرور کائنات، فخر موجودات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف اور آمد آمد کا تذکرہ اور بشارات درج ہیں۔ پیش کرتا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام کی پانچویں کتاب استثناء میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا ”خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی سننا۔ اور خداوند نے مجھے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں۔ سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اس کو حکم دوں گا۔ وہی وہ ان سے کہے گا۔“  
 (تورات استثناء باب ۱۸، آیت ۱۵، ۱۷)

وہ دین جس کی ہر بات وحی خدا چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام  
**کوہ فاران**  
 موسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ کتاب استثناء میں ہے۔ اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔ اور لاکھوں تدسیوں میں سے آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتش شریعت تھی۔ وہ بے قوموں سے محبت رکھتا ہے۔  
 (کتاب استثناء باب ۳۳، آیت ۲)

مندرجہ بالا تورات کی عبارت میں تین رسولوں حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے۔ سینا سے مراد کوہ سینا ہے۔ جس کو کوہ طور کہتے ہیں۔ خدا کا آنا اس پہاڑ پر یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس جگہ پر کتاب تورات عطا ہوئی۔ اور شعیر سے کوہ شعیر مراد ہے۔ جہاں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل عطا ہوئی۔

نہ طلع البدر علینا۔ من ثنات الوداع۔ وجب الشکر علینا۔ مادعی اللہ داع



اور فاران سے کوہ فاران مراد ہے جو کہ مکہ معظمہ میں ہے۔ اور جس کو کوہ حرا کہا جاتا ہے جہاں  
 شہنشاہ رسولان، شفیع مجربان، وسید یکیاں محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء تنہائی میں عبادت کرتے  
 تھے۔ اور اُس جگہ وحی کا نزول ہوا اور قرآن پاک کا نزول شروع ہوا۔ پس کوہ فاران سے جلوہ گر ہونے  
 سے مراد نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم پر قرآن پاک کا نزول ہے۔ لاکھوں قدسیوں سے مراد  
 صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ہیں۔ آتش شریعت سے احکام شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام  
 مراد ہے جس میں قتل، زنا، ڈاکہ زنی، شراب خوری وغیرہم اور جہاد کے احکام ہیں۔

یہود کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا انتظار  
 یہودیوں اور دیگر اہل کتاب  
 کو مبارک و دو عالم صلی اللہ

علیہ وسلم کی تشریف آوری کی سخت انتظار تھی جیسا کہ یوحنا کی انجیل کی عبارت سے واضح ہے۔ ملاحظہ ہو۔  
 'اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلیم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اُس (حضر  
 مسیحی) کے پاس بھیجے کہ تو کون ہو؟ تو اُس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا۔ بلکہ اقرار کیا میں مسیح نہیں  
 ہوں۔ کیا تو وہ نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ نہیں۔  
 (انجیل یوحنا باب آیت ۱۹ تا ۲۱)

ناظرینِ کرام:۔ اب علماء یہود نے سرورِ کائنات مغرورِ موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی شان  
 اور نعمت اپنی کتب میں پڑھی۔ ان کو اہل سیر اور محدثین عظام نے اپنی اپنی کتب میں درج کیا ہے۔ وہ  
 پیش کی جاتی ہیں۔

## شانِ مصطفوی کے متعلق علماء یہود کا اقرار

### تبخ نامی بادشاہ

ابراہیم بن محمد بن علیہم الرحمہ نے اپنی اپنی مستند کتب میں درج کیا ہے کہ تبخ نامی مین  
 کے بادشاہ کا مدینہ منورہ کی سرزمین پر گزر ہوا تو اس کے ہمراہ تورات کے چار  
 سو جید علماء بھی تھے۔ سب علماء نے بادشاہ سے یہ عرض کیا کہ ہم کو اس سرزمین پر ہی بٹھہر جانے کی اجازت  
 دیجئے۔ ان کے عرض کرنے پر بادشاہ نے اس کا سبب پوچھا تو علماء نے یہ کہا کہ ہم انبیاء سابقہ کے صحائف

میں یہ لکھا ہوا دیکھتے ہیں کہ آخر زمانہ میں ایک نبی تشریف لائیں گے۔ ان کا مبارک اسم شریف محمد ہوگا اور یہ سرزمین مدینہ منورہ ان کی دارالہجرت ہوگی۔ اس پر بادشاہ نے ان سب علماء کو دواں پر قیام پذیر ہونے کی اجازت دے دی۔ اور ہر عالم کے لیے علیحدہ علیحدہ مکان تعمیر کرایا۔ اور سب کے نکاح کرا دیئے۔ اور ہر ایک کو کثیر تعداد میں مال دیا۔ اور ایک مکان خاص نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے لیے تیار کرایا۔ کہ جب نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرما کر آئیں تو اس مکان میں قیام فرمائیں اور آپ کے نام ایک خط لکھا جس میں اپنے اسلام لانے اور دیدار کے اشتیاق کا اظہار کیا۔ خط کا مضمون یہ تھا۔

شَهِدْتُ عَلَى أَحْمَدَ آتَهُ رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ بَارِكَ الشَّيْءُ !

میں گواہی دیتا ہوں کہ احمد مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

فَلَوْ مَعَدَّ عُمْرِي إِلَى الْمَمْتِدِ لَكُنْتُ وَزِيْرًا لَهُ وَابْنُ عَسَمٍ !

اگر میری عمر ان کی عمر تک پہنچی تو میں سروران کا معین اور مددگار ہوگا۔

وَجَاهَدْتُ بِالسَّيْفِ أَعْدَاءُ وَفَسَّحْتُ عَنْ صَدْرِي كُلَّ عَنَاءٍ

اور ان کے دشمنوں سے تلوار کے ساتھ جہاد کروں گا۔ اور ان کے دل سے ہر غم کو دور کروں گا۔

تب نے اس خط پر اپنی مہر بھی لگا دی۔ اور خط کو ایک عالم کے حوالے کر دیا اور کہا کہ اس کو بہت سنبھال کر رکھنا۔ اگر تم نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ پاؤ تو ان کی خدمت اقدس میں میرا یہ عریضہ پیش کر دینا۔ ورنہ اپنی اولاد کو یہ خط سپرد کر دینا اور ان کو وصیت کرنا کہ اس کو سنبھال کر رکھے اور نبی آخر الزمان کی خدمت بابرکت میں پیش کر دے۔

سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی عالم کی اولاد میں سے تھے جس کو تب نے عریضہ دیا

تھا اور وصیت کی تھی۔ اور حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان جہاں سرور کائنات،

مغیر موجودات محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والشراف کی اومٹی ہجرت کے موقع پر رک گئی تھی اور آپ کی قیام گاہ

رب العالمین نے معین فرمایا تھا۔ یہ وہی مکان تھا جو تب نامی بادشاہ نے خصوصاً آپ کے لیے تعمیر کرایا تھا۔

بقیہ انصار مدینہ منورہ ان ہی چار سو علماء کی اولاد سے ہیں۔

شیخ زین الدین مراغی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اگر یہ کبہ دیا جائے کہ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم مدینہ منورہ میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان پر نہیں بلکہ اپنے مکان پر جلوہ افروز ہوئے تھے۔ ترجیحاً نہ ہوگا۔ اس لیے کہ یہ مکان درحقیقت آپ ہی کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ سیدنا ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قیام تو اس مکان میں محض آپ کی تشریف آوری کے انتظار کے لیے تھا۔ آپ کی تشریف آوری پر سیدنا ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیع بادشاہ کا وہ عریضہ بارگاہ نبوی میں پیش کر دیا۔ (ذرقانی شریف ص ۱۳۱ ج ۱، وقار الوفا للسمہودی ص ۱۳۱ ج ۱، ورضی لائف للسیلی ص ۱۳۱ ج ۱)

**بنو خزرج کا قبول اسلام** | بنو خزرج کے علاقوں میں یہودی آباد تھے۔ اور وہ یہودی عالم تھے۔ اور بنو خزرج بت پرست تھے۔ اور یہودیوں نے

ان کے علاقوں پر قبضہ کر رکھا تھا۔ جب کبھی ان کے درمیان جھگڑا ہوتا تو یہودی ان سے کہتے کہ بت جلد ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے۔ اس کا زمانہ بالکل قریب ہے۔ ہم اُس کے ساتھ ہو کر تمہارا قلع قمع کر دیں گے۔ جیسا کہ عاد اور ارم ملیا میٹ ہوئے ہیں۔ جب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے بنو خزرج کو دعوت اسلام دی۔ تو ان میں سے ایک نے دوسرے کو کہا جانتے ہو بخدا ضرور یہ ہی وہ نبی ہیں۔ جن کے مبعوث ہونے سے یہودی ہم کو ڈراتے تھے۔ اب یہ نہ ہو کہ وہ تم سے پہلے ان کے پاس پہنچ جائیں اور ان کی دعوت قبول کر کے ان کی تصدیق کریں۔ اور اسلام آئیں۔ تو انہوں نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ ہم نے اپنی قوم اور مذہب کو چھوڑتے ہیں۔ اور آپ کے دستِ حق پرست پر آپ کا دین اسلام قبول کرتے ہیں۔ (تاریخ طبری اردو ص ۱۱۱ ج ۱)

امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الباری ایک روایت تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زمین مدینہ منورہ سے باہر تھی۔ آپ اکثر اُس کی دیکھ بھال کے لیے جاتے تھے۔ وہاں سے قریب ہی یہودیوں کا ایک مدرسہ تھا۔ آپ جب بھی اپنی زمین میں جاتے تو اُس مدرسہ میں ضرور تشریف لے جاتے۔ اور وہاں یہودیوں کے وعظ و نصیحت سنتے۔ اتفاقاً ایک دن مدرسہ میں اس وقت پہنچے جبکہ وہاں یہودیوں کے سارے علماء جمع تھے۔ سب نے کہا مرحبا! ہم آپ سے بہت محبت کرتے تھے اور غالباً آپ بھی ہم سے محبت رکھتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے سوا اور کوئی صحابی ہمارے مدرسہ میں نہیں آتا۔ فرمایا۔ اے یہودی! میں اس لیے نہیں آتا کہ مجھے تم سے کوئی محبت ہے۔ یا اپنے دین میں کوئی شک ہے یا تمہارے مذہب کی طرف کچھ میلان ہے۔ میں تو صرف اس لیے آتا ہوں کہ تمہاری کتابوں سے اپنے قرآن پاک کی حقانیت



اور اپنے پیارے محبوب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے فضائل معلوم کر کے اپنا ایمان مزید قوی کروں۔ الحمد للہ لیتے روز کی آمد و رفت میں اپنے دین پر میرا یقین اور بڑھ گیا۔ اور تمہاری نصیحتی اور بد بختی پر افسوس کرتا ہوں کہ تم تو دیت میں اس نبی کے ایسے فضائل دیکھ کر بھی ان پر ایمان نہیں لاتے (تفسیر کبیر ص ۱ کتاب الوفا ص ۱۵ ج ۱)

**۴۲ یہودیوں کا مسلمان ہونا** حضرت مطرف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں تشر

فتح ہوا تو مال غنیمت میں ایک صندوق بھی دستیاب ہوا۔ اس میں ایک کتاب تھی اس کے ہمراہ ایک عیسائی جس کا نام نعیم تھا کہنے لگا کہ یہ کتاب میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ ہم نے کہا کہ یہ کوئی صحیفہ آسمانی ہے؟ تو اُس نے کہا کیوں نہیں۔ میں نے کتاب بیچنے سے ذرا کراہت محسوس کی اور صندوق سمیت وہ کتاب اُس کو دے دی۔ کچھ عرصہ بعد جب میں بیت المقدس گیا تو وہاں ایک سوار دیکھا جس کی شکل نعیم سے ملتی جلتی تھی میں نے اُس کو بلایا اور پوچھا کہ تو نعیم ہے۔ تو اُس نے کہا ہاں۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ تم ابھی تک نصرانی ہی ہو۔ تو اُس نے کہا کہ میں تو حلیف ہو چکا ہوں۔ میں اس کے ساتھ کعبہ الحبار کی موافقت میں بیت المقدس چلا گیا۔ جب یہودیوں کے سرداروں نے نعیم اور کعبہ کے آنے کی خبر سنی تو وہ اُن کے پاس آئے کعبہ نے وہ کتاب ان کو دی تا کہ وہ یہودی اس کو پڑھیں۔ ایک قاری پڑھتا تھا۔ جب آخری سطر پہنچا تو وہ یہودی غصہ میں آگئے۔ اور کتاب کو زمین پر پھینک دیا۔ اس پر نعیم کو بھی غصہ آگیا اور کتاب اٹھا کر کہنے لگے کہ یہ کتاب قدیم ہے جب تک تم اسے نہ پڑھو گے ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ چنانچہ جب انہوں نے آخری سطر پڑھیں تو ان پر یہ مصنون تھا۔

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا

فَلَنُؤْخِذَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْأَخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ

اُس کی کوئی چیز قبول نہیں ہوگی۔ اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔

اُس روز احبار یہودیوں سے بیانیس آدمی مسلمان ہوئے۔ اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو بہت سے تحائف اور عطیات دیئے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۳۱)

حضرت عبدالمطلب کی نسل سے نبی کا پیدا ہونا | خارجیہ بن عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے

والد سے روایت کی ہے کہ ہماری قوم کے چند بزرگوں نے بیان کیا کہ ہم مکہ مکرمہ میں بغرض عمر جا رہے تھے کہ ایک یہودی تجارت کے بہانے ہمارے ساتھ ہو لیا۔ جب ہم مکہ پہنچے تو اس یہودی نے حضرت عبدالمطلب کو دیکھ کر کہا کہ مادرِ کتب خود کو تغیر و تبدل را بدارا رانیت یافتہ ایم کہ از نسل ایس مرد پیغمبرے بیرون آید ہم نے اپنی کتابوں میں جن میں تغیر و تبدل کا شائبہ تک نہیں یہ چیز دیکھی ہے کہ اس شخص کی نسل سے ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوگا۔ جو خود اور اس کی قوم ہمیں قومِ عاد کی طرح قتل کرے گی۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۸۱)

حضرت ورقہ بن نوفل اور زید بن عمر کا طلب دین کے لیے سفر | حضرت ورقہ بن نوفل اور زید بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

دین کی طلب کے لیے سفر کیا۔ یہاں تک کہ وہ موصل کے ایک راہب کے پاس پہنچے۔

راہب :- (حضرت زید کو مخاطب کر کے) تم کہاں سے آئے ہو؟

زید :- (جواب دیتے ہوئے) بیتِ ابراہیم یعنی مکہ مکرّم سے

راہب :- یہاں کیسے آئے ہو؟

زید :- دین حق کی تلاش میں۔

راہب :- اِنْ رَاجِعْ فَإِنَّهُ يُؤْشِكُ أَنْ

يُظْهِرَ الَّذِي تَطْلُبُ فِي

أَرْضِنَا

واپس چلے جاؤ جس کی تم کو تلاش ہے اس کے

ظہور کا وقت قریب آگیا ہے۔ اور اس کی بعثت

تمہاری سرزمین میں ہی ہوگی۔

کتاب الوفا لابن جوزی ص ۴۶، شواہد النبوت فارسی ص ۱۸۱، خصائص الکبریٰ ص ۹۱، دلائل النبوت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنی اسرائیل بخت

نصر کے قہر و غفہ سے ڈر کر منتشر ہو گئے تو ان سے حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ایک ایسی جماعت

مخفی کر دے کہ ابھائے خود نعتِ رسولِ راضی اللہ علیہ وسلم خواندہ بودند جنہوں نے ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم کی نعت و توصیف اپنی کتابوں میں پڑھی تھی ان کو معلوم ہو گیا کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کا ظہور عرب کے اس گاؤں میں ہو گا جہاں کھجوروں کے درخت کثرت سے ہوں گے۔ انہوں نے شام کے علاقہ کو خیر باد کہا اور شام اور یمن کے درمیان جتنے قصبے واقع تھے ان کو دیکھتے جاتے لیکن ان کو کھجوروں کے درخت بیشک کسی جگہ بھی نظر نہ آئے۔ پس وہ وہاں پر ہی اقامت گزین ہو گئے۔ اس امید پر کہ نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنار کی زیارت سے مشرف ہوں۔ اور ان کی اتباع کریں لیکن انہیں اس یقین اور ایمان کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ہی موت آ گئی۔ انہوں نے اپنی اولاد کو وصیت کر دی کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں۔ اور آپ کی متابعت کریں۔ لیکن بد قسمتی سے ان کے بعض فرزند حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پالنے اور ان کو پہچاننے کے باوجود بھی ایمان نہ لائے۔ (شواہد النبوت فارسی میں، خصائص کبریٰ ج ۱، دلائل النبوت ابو نعیم)

**کعب بن لوی کا خطبہ میں ذکر مصطفیٰ کرنا** | حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کعب بن لوی بن غالب نے جس کی موت

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پانچ سو ساٹھ سال پہلے ہوئی۔ اہل تورات و انجیل سے ذکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور تعریف بیان کیا کرتا تھا۔ اُس کے کلام میں یہ شعر بھی جس میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کی آمد آمد کا ذکر ہے موجود ہے۔

عَلَى غَفْلَةٍ يَا نَبِيَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٌ فَيَخْبِرُ أَخْبَارًا صَدُوقٌ خَيْرُهَا

جب لوگ غفلت اور مجرور میں ہوں گے تو نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں گے۔ جن کے صادق اور بغیر ہونے کی خبر سابقہ کتابوں نے بھی دی ہے۔

(خصائص کبریٰ ج ۱، کتاب الفارابی ج ۱، ج ۱، شواہد النبوة للہامی ص ۱۹)

**تورات میں سیرت مصطفیٰ** | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرور کون و مکان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اہم گرامی

تورات میں ان الفاظ میں موجود تھا۔ أَحْمَدُ الصُّحُوفِ الْقَتَالِ مِثْلُ الْبَعِيرِ وَيَنْبَسُ الشَّمْلَةُ وَتَحْتَوِي بِالْكَشَاةِ سَيْفَهُ عَلَى حَاتِقِهِ ضُحُوكُ كَالْمِطْطَايَةِ ہے کہ ہمیشہ متبسم نظر آئیں گے اور کریم انصاف ہوں گے۔ اور جو بھی ان کے سامنے آئے گا۔ اس سے ان کی طبیعت منقبض نہ ہوگی۔ اور کبھی



ایسا ہو گا کہ قسم فرماتے ہوئے ان کے آفرقہ دانت ظاہر ہو جائیں گے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مزاح میں بھی کرتا ہوں لیکن صرف سچی بات ہی بیان کرتا ہوں۔ قتال کے معنی یہ ہیں کہ آپ دشمنانِ خدا پر عرصے تھے۔ اور سفیہ علیہا السلام کے یہ معنی ہیں کہ آپ اپنی شجاعت کی وجہ سے ہمیشہ تلواریں بدوش ہوں گے اور اپنے نفس سے جہاد کریں گے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۷)

یہودیوں کا اپنے بچوں کو شانِ محمدی بتانا | ابن ابی عمیر نے روایت کی ہے کہ بنو قریظہ قبیلہ کے یہودی یذکر سون ذکر

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُتُبِهِمْ وَيُعَلِّمُونَ الْوِلْدَانَ بِصِفَتِهِ وَإِسْمِهِ وَمَهَاجِبِ الْمَدِينَةِ فَلَمَّا ظَهَرَ حَسَدُ الْوَلَدِ وَأَتَوْا وَآتَكَوْا - بنی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کا جو ان کے کتابوں میں ہے درس دیا کرتے تھے۔ اور اپنے بچوں کو آپ کی صفات اسم مبارک اور مدینہ منورہ میں ہجرت کے متعلق بتاتے تھے۔ مگر جب بنی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے حد کی وجہ سے انکار کر دیا۔ (کتاب الوفا ص ۱۱۱، طبقات ابن سعد ص ۱۱۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱ ج ۱)

حضرت کی بعثت گاہ | محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بنی عبد الاشہل میں ایک یوشع نامی یہودی تھا۔ میں بچپن میں اس کی زبان سے

بیت اللہ شریف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سنا کہ یہاں سے ایک نبی عنقریب مبعوث ہو گا جو اس نبی کو دیکھے گا اُس کی تصدیق کرے گا۔ جب رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے تو ہم سب مسلمان ہو گئے لیکن وہ یوشع حد اور نافرمانی کی وجہ سے مسلمان نہ ہوا۔

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱ ج ۱، کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ لابن جوزی ص ۱۱۱ ج ۱)

یہودیوں کا ذکر رسول کرنا | حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوالکلب بن سنان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے کہا میں قبیلہ بنو قریظہ

کو یہود کے پاس آیا تاخذوا جمیعاً فتذاکر ذالنبی صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ سب یہود بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کر رہے تھے۔ (کتاب الوفا ص ۱۱۱ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱ ج ۱)

ابو عامر راہب کا نشانِ مصطفیٰ بیان کرنا | عمارہ بن خزمیر بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اوس اور خضر ج قبائل میں سے

زیادہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفات بیان کرنے والا ابو عامر راہب تھا۔ یہ یہودیوں سے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی عقیدت اور محبت کا اظہار کرتا تھا۔ اور ان کو ان کے دین کے متعلق بتاتا تھا۔ نیز بتایا کہ مدینہ منورہ ان کی ہجرت گاہ ہے۔ پھر وہ تیما کے یہودیوں کے پاس گیا اور ان کو بھی یہی باتیں بتائیں پھر وہ ملک شام میں گیا اور ان کو بھی یہی بتایا ابو عامر جب واپس آیا تو اُس نے کہا اَنَا دِیْنٌ عَلٰی دِیْنِ الْحَنِیْفَةِ میں سیدھے دین پر ہوں۔ اور وہ راہب بن کر ہی زندگی گزارتا رہا۔ اور کھدر کے کپڑے پہنتا تھا۔

اِنَّهُ یَنْتَظِرُ خُرُوجَ اِلٰیِّیْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ وہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ظہور کا انتظار کر رہا تھا۔

(کتاب الوفا ص ۱۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱ ج ۱، مدارج النبوت فارسی ص ۱۱۱)

یہودی ہمسایہ کا بیان | سلمہ بن سلامہ بن وقش بیان کرتے ہیں کہ بنی عبد الاشہل یہودیوں کے قبیلہ میں سے ایک یہودی ہمارا ہمسایہ تھا۔ وہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ہمارے پاس آیا۔ میں ان دنوں جوان تھا۔ اُس یہودی نے قیامت حساب، میزان، جنت اور دوزخ کا ذکر کیا۔ نیز کہا کہ مشرکین اور بت پرستوں کو معلوم نہیں کہ ایک دن مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے اور بارگاہ الہی میں پیش ہونا ہے۔ مشرکین نے اُس سے پوچھا کہ کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد لوگوں کو زندہ کیا جائے گا۔ اور ان کو اپنے اعمال کی وجہ سے جنت اور دوزخ مقام میں بھیجا جائے گا۔ تو اس یہودی نے کہا ہاں یہ سب کچھ ہوگا۔ تو مشرکین نے پوچھا کہ یہ سب کچھ کب ہوگا۔ قَالَ نَبِیُّ یُبْعَثُ مِنْ نَحْوِ هَذِهِ الْبِلَادِ وَ اَشَارَ بِیَدِہٖ نَحْوَ مَكَّةَ وَ الْیَمَنِ۔ تو یہودیوں نے مکہ مکرمہ اور یمن کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ جب ایک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان شہروں میں مبعوث ہوں گے۔ اس پر مشرکین نے پوچھا کہ

۱۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ غیل الملائکہ ابو عامر کے رشتے تھے۔ مدارج النبوة۔

اُس نبی کو ہم کب دیکھیں گے۔ تو اُس نے میری (سلمہ بن سلامہ کی) طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ جب یہ لڑکا بوڑھا پے کتہ پہنچ جائے گا۔

سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ عرصہ گزرا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور وہ خبر دینے والا یہودی بھی تو اُس وقت زندہ تھا ہم آپ پر ایمان لے آئے مگر وہ محروم ہی رہا۔ (کتاب ہونامہ ج ۱، ۲۸ ج ۱، تفسیر عزیزی فارسی طبع ۱۳۲۲ ج ۱)

علامہ ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے

### یہودی کا حلیہ مصطفیٰ بیان کرنا

زید بن عمر بن نفیل کہا کرتا تھا کہ میں اولاد اسماعیل میں ایک نبی مبعوث ہونے کا منتظر ہوں اور ان میں سے بھی عبدالمطلب کی اولاد میں سے ہوگا۔ مجھے علم ہے کہ میں اتنے دیر تک زندہ نہ رہوں گا۔ کہ ان کو پاسکوں اور ان پر ایمان لاؤں اور اس کی نبوت کی شہادت دوں۔ اور ان کی تصدیق کر سکوں البتہ اگر تم اس وقت تک زندہ رہو۔ اور ان کو دیکھو تو ان کو میرا سلام کہنا۔ میں ان کا حلیہ تم کو بتائے دیتا ہوں تاکہ تم کو ان کی شناخت کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ تو میں نے کہا حلیہ بتائیے۔ تو اُس نے کہا کہ وہ نہ کوتاہ قامت ہوں گے نہ دراز قامت نہ اُن کے سر کے بال بہت گھنے ہوں گے۔ اور نہ جھترے، ان کی آنکھوں میں سُرخی ہوگی۔ مگر نبوت ان کے شانوں کے بیچ میں ہوگی۔ نام احمد ہوگا۔ اسی شہر میں وہ پیدا اور مبعوث ہوں گے۔ پھر ان کی قوم ان کو یہاں سے نکال دے گی۔ اور اُن کی تعلیم کو پسند نہ کرے گی۔ پھر وہ یثرب کو ہجرت کر جائیں گے۔ وہاں ان کی بات بن جائے گی۔ دیکھو تم ان کے متعلق دھوکہ میں نہ آجانا۔ میں دین ابراہیم کی تلاش میں دُنیا بھر میں پھرا ہوں۔ جس یہودی، عیسائی اور مجوسی سے میں نے دین ابراہیم کے متعلق پوچھا تو اُس نے مجھ سے یہی کہا کہ وہ تو تمہارے وطن میں ہے اور اُنہوں نے آنے والے نبی کی وہی صفات عیاں کیں جو میں نے تم کو بتائی ہیں۔ وہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اب صرف وہی نبی ہی مبعوث ہوں گے۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ راوی ہیں فرماتے ہیں کہ جب میں اسلام لایا تو زید بن عمرو کا قول رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا اور اس کا اسلام عرض کیا تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے اس کا جواب دیا۔ اس کے لیے رحمت کی دعا فرمائی۔ نیز فرمایا کہ میں نے زید بن عمرو کو



جنت میں خوب راحت کے ساتھ دیکھا ہے۔ (طبقات ابن سعد منہاج ۱، تاریخ طبری منہاج ۱، ج ۱، تاریخ کامل ابن اثیر منہاج ۲، دلائل النبوت لابو نعیم)

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو قریظہ کے ایک عمر رسیدہ شخص نے مجھ سے کہا کہ کیا تم کو ثعلبہ بن سعید، اسد بن سعید، اسد بن عبید اور بنی ہزہل کی ایک جماعت کے مسلمان ہونے کے سبب کے متعلق کچھ علم ہے۔ میں نے اس کی نفی میں جواب دیا۔ تو اس شخص نے مجھے ان کے اسلام لانے کا سبب یہ بتایا کہ شام کے یہودیوں سے ابن ابیہان ایک شخص تھا۔ زمانہ اسلام سے کچھ عرصہ پہلے وہ آیا۔ اور ہمارے پاس آکر ٹھہرا اس کی نیکی پر میزگاری اور بزرگی کا یہ عالم تھا۔ کہ ہم نے اس سے بڑھ کر کسی شخص پانچ نمازیں اس شخص سے پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا جب کبھی بارش کا قحط پڑتا تو ہم اس کے پاس آتے اور وہ بارش کے لیے دعا کرتا تو بارش ہوجاتی جیسا کہ موت کا وقت قریب آیا تو اس نے کہا

يَا مَعْشَرَ يَهُودَ مَا تَسْؤُنَ اخْرَاجُنِي اِلَى  
اَرْضِ الْجُوعِ وَالْبُؤْسِ۔  
اے گروہ یہود کیا تم جانتے ہو کہ مجھے کون سی چیز اس  
بھوک اور تکلیف الی سرزمین پر لائی۔

ہم نے اس کو جواب دیا کہ تم بہتر جانتے ہو تو اس نے کہا:

اِنِّي قَدِمْتُ هٰذَا الْبَلَدَ  
اَتَوَكَّفُ خُرُوجَ نَبِيِّ قَدْ اَظْلَمَ  
زَمَانُهُ فَلَا تُسَبِّحَنَّ اِلَيْهِ  
يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ  
بِسَفْكِ الدِّمَاءِ وَ سَبْجِ  
الذَّرَارِيِّ وَالنِّسَاءِ مِمَّا  
خَالَفَهُ فَلَا يَمْنَعُكُمْ  
ذَٰلِكَ مِنْهُ۔

میں اس شہر میں صرف اس لیے آیا تھا کہ یہ شہر اس  
نبی آخر الزمان کی ہجرت کا ہے جو عنقریب ہجرت  
فرمانے والے ہیں مجھے امید تھی کہ شاید وہ میری  
زندگی میں ہی مبعوث ہو جائیں گے تو میں ان پر ایمان  
لا کر ان کی اتباع کروں گا مگر ایسا نہ ہوا۔ اب  
تمہارے لیے وہ موقع آئے گا۔ دیکھنا ان پر ایمان  
لانے میں کوئی تم سے پہلے نہ کر جائے۔ بلاشبہ ان کو  
اپنے دشمنوں سے جنگ بھی کرنا پڑے گی۔ اور ان  
کو عورتوں اور بچوں کو قید بھی کرنا پڑے گا۔ مگر ان کا یہ برتاؤ اور رویہ تمہیں ان پر ایمان لانے سے روک دے۔  
یہ کہہ کر وہ مر گیا۔

جب سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور وہ وقت آیا کہ آپ نے بنی قریظہ کا محاصرہ فرمایا تو ثعلبہ اسد بن سعید اور اسد بن عبید نے کہا  
یا بَنِي قَرِيظَةَ وَاللّٰهُ اِنَّهُ الْبَنِي الَّذِي  
عَهْدَ الْبَيْتِ كُفِرَ فِيْهِ اِنَّ الْهَيْتَانَ .  
فَنَزَلُوْا فَاَسْلَمُوْا وَاَخْرَجُوْا مَوَاسِيَهُمْ  
وَامَوَالَهُمْ وَاَهْلِيَهُمْ .  
اے بنو قریظہ! اللہ کی قسم بلاشبک یہ وہ نہیں ہیں جن کے متعلق تم نے ابن البیتان سے وعدہ کیا تھا۔  
پس وہ اپنی قوم سے نکلے اور مسلمان ہو گئے اور اپنی جانوں اور اپنے مالوں کی حفاظت کر سگئے۔

(کتاب الرقامہ ج ۱، طبقات ابن سعد ج ۱، سیرت ابن ہشام ج ۱)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا مسلمان ہونا  
محدث بیہقی اور ابن حجر  
عسقلانی و دیگر محدثین

علیہم الرحمۃ نے اپنی کتاب میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ درج فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نام مبارک آپ کی صفات اور آپ کا علیہ مبارک پہلے ہی سے جانتا تھا۔ مگر کسی سے ظاہر نہیں کرتا تھا۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے اور میں نے آپ کی خبر سنی تو میں اس وقت ایک کھجور کے درخت پر چڑھ رہا ہوا تھا۔ وہیں سے خوشی میں اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ میری پھوپھی جان خالدہ بنت عمارث نے کہا اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خبر سننا تو اس سے زیادہ خوش نہ ہوتا۔ میں نے کہا ہاں۔ خدا کی قسم یہ بھی موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں وہی دین دے کر بھیجے گئے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام دے کر بھیجے گئے تھے۔ میری پھوپھی نے کہا۔ اے میرے بھتیجے کیا یہ وہی نبی ہیں جن کی ہم خبریں سننے آئے ہیں کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے۔ میں نے کہا ہاں یہ وہی نبی ہیں۔ میں گھر سے نکل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شرف باسلام

ملے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تورات کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ حضرت یوسف علیہ السلام کی ادھ دین سے تھے۔ آپ کا اصل نام یحییٰ تھا۔ اسلام لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نام رکھا۔ (اصابہ ج ۱ ج ۲ ابن حجر عسقلانی) (فتاویٰ ابن عثیمہ ج ۱ ج ۲ ابن عثیمہ)

ہوا۔ اور وہ پس آکر اپنے تمام اہل خانہ کو اسلام کی دعوت دی۔ سب نے اسلام قبول کیا۔ (فتح الباری ص ۱۷۱)  
 ایک روایت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح سے بھی مڑی ہے جب  
 رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو میں آپ کی تشریف آوری کی خبر  
 سنتے ہی آپ کو دیکھنے کے لیے حاضر ہوا۔ فلَمَّا دَآءِیْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ  
 لَیْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ پس میں نے آپ کے چہرہ انور کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ چہرہ جھوٹے  
 کا چہرہ نہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے پہلا کلام جو سنایا تھا :  
 آيَهَا النَّاسُ افْشُوا السَّلَامَ  
 اے لوگو! آپس میں سلام بھلاؤ۔ آدمیوں کو کھانا  
 اطعموا الطعام و صلوا  
 کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو۔ رات میں نماز پڑھو جبکہ  
 الارحام و صلوا باللیل والناس  
 لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ تم جنت میں سلامتی کے  
 نیام تدخلوا الجنة بسلام۔  
 ساتھ داخل ہو گے۔

(ترمذی شریف ص ۱۷۱ مدارج النبوت ص ۱۲)

حضرت عباس کا حضرت عبداللہ کے متعلق خواب

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے  
 کَانَ وَجْهُهُ نُورٌ يَظْهَرُ كَنُورِ الشَّمْسِ تو ان کے چہرہ مبارک پر ایسا نور چمک رہا تھا جیسا کہ  
 سورج کا نور چمکتا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادہ حضرت عبداللہ رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر فرمایا کہ اس بچے کی نرالی شان ہوگی۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خواب میں دیکھا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کے ناک مبارک سے ایک سفید پرندہ نکلا اور اس نے مشرق و مغرب میں پرواز کی۔ پرواز  
 کرنے کے بعد وہ بیت اللہ شریف آکر بیٹھ گیا۔ سب قریش نے اس پرندہ کو سجدہ کیا۔ پھر وہ زمین  
 و آسمان کے درمیان اڑا۔ اس خواب کو میں نے ایک کاہنہ کے سامنے بیان کیا تو اس نے کہا۔  
 لَنْ يَصْدَقَتْ رُؤْيَاكَ لَيْخَرْ وَجْهَتَ اگر تیرا یہ خواب سچا ہے تو (حضرت عبداللہ)



مِنْ صُلْبِهِ وَلَدٌ يَصِيرُ أَهْلُ الْمَشْرِقِ  
وَالْمَغْرِبِ لَهُ تَبَعًا۔

کی پشتِ اقدس سے ایسا فرزند ارجمند ظاہر ہوگا  
تمام مشرق و مغرب والے اُس کے تابع ہو جائیں گے

(خصائص البکری للسیوطی ص ۱۲۱ ج ۱ حجة الله على العالمين ص ۱۲۱)

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ القوی اپنی کتاب مستطاب

وَاللّٰهُ اَنَا ذَا لِكَ النُّوْرِ

کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت  
خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حبیبِ کبریا، شہنشاہِ ہر دوسرا محمد مصطفیٰ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل ایک رات کو مجھے خواب آیا کہ مکہ مکرمہ پر ظلمت اور تاریکی  
اس قدر چھائی ہوئی ہے کہ آدمی کو اپنا ہاتھ تک نظر نہیں آتا۔ پھر اچانک زمزم شریف کے کنواں  
سے ایک نور نمودار ہوا۔ اور وہ نور آسمان کی طرف بلند ہوا۔ اور اُس نے بیت اللہ شریف کو بھی  
منور کر دیا۔ پھر سارے مکہ مکرمہ کو بقیعہ نور بنا دیا۔ مدینہ منورہ کے کھجوروں کے درختوں کو بھی منور کر دیا۔  
یہاں تک کہ میں نے کھجوروں کے درختوں میں ان کے پھلوں کو دیکھ لیا۔ جب بیدار ہوا تو یہ خواب  
اپنے بھائی عمر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنایا تو اُنہوں نے کہا: يَا أَخِي إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ  
يَكُونُ فِي بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ اسے برادر! یہ نور بنو عبدالمطلب میں ظہور پذیر ہوگا۔

حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور نور علی نور شافع یوم النور محمد  
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مجھے ہدایت نصیب ہوئی۔  
حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میرا لختِ جگر حضرت خالد حبیب  
مشرق باسلام ہوا تو اُس نے بارگاہِ حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اپنا یہ  
خواب عرض کیا تو نبی غیبؐ ان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وَاللّٰهُ اَنَا ذَا لِكَ  
النُّوْرِ وَاَنَا رَسُولُ اللّٰهِ۔ اللہ کی قسم! وہ نور میں ہی ہوں۔ اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

(کتاب الوفا ص ۱۲۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

باغِ طیبہ میں شہناں پھول پھولا نور کا  
مست بوہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

## یہودی کے بچے کا تورات میں شانِ مصطفویٰ

کا اقرار کرتے ہوئے مسلمان ہو جانا

ابومخرا عقیلی فرماتے ہیں کہ انور اہل  
میں سے ایک اعرابی نے مجھے بتایا  
کہ امام الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ

والشہادۃ ایک یہودی کے پاس سے گزرے اس کے پاس ایک رجسٹر تھا جس میں تورات  
لکھی ہوئی تھی۔ اس یہودی کا لڑکا جو کہ بیمار تھا وہ اُس کو تورات پڑھ کر سنا رہا تھا۔  
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اودہ یہودی! تجھے اس کی قسم جس نے حضرت  
موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی۔ اَفَتَجِدُ فِي تَوْرَاتِكَ لِعَبْتِي وَصِفَتِي  
وَمَخْرَجِي کیا تو نے اس تورات میں میری نعت صفت اور بعثت کو پایا ہے؟ اُس  
یہودی نے اپنے سر سے اشارہ کرتے ہوئے کہا نہیں۔ تو اُس کے بیٹے نے فوراً کہا اَللّٰهُ  
اَشْهَدُ بِالَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرَةَ عَلَى مُوسٰى اِنَّا لَنَجِدُ لِعَبْتِكَ وَزَمَانِكَ  
وَصِفَتِكَ وَمَخْرَجِكَ فِيْ كِتَابِهِ لیکن میں گواہی دیتا ہوں اس ذات کی قسم کے  
ساتھ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات کو نازل فرمایا۔ یقیناً ہم نے اس کی  
کتاب تورات میں آپ کی نعت۔ آپ کا زمانہ آپ کی صفات اور آپ کی بعثت کو  
پایا ہے۔ وَ اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ تو حضور  
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اَقِمُوْا اَلْيَمَهُوْ دِيْ عَنْ صَاحِبِكُمْ وَ قَبْضَ  
الْيَمِيْنِ فَصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اس یہودی کو اپنے ساتھی  
بیٹے سے بٹا دو۔ اور وہ نوجوان اُسی وقت انتقال کر گیا۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے اُس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین، ص ۱۲۲، بخش انجیل ص ۲۳، ج ۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر | حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے مروی ہے کہ مکتوب فی التورۃ ص ۱۲۲

لِحَمْدِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ عِیْسٰی بْنِ مَرْیَمَ یَذْفَنُ مَعَهُ تَوْرَاتِیْ  
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفات درج ہیں۔ اور یہ بھی درج ہے کہ  
حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔ (ترمذی شریف ص ۱۲۲)

خصائص انجری ص ۴ ج ۱، مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۵، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۲۵

حضور اکرم قرآن اسی طرح پڑھتے ہیں  
جیسے تورات میں ذکر ہے !

علامہ یوسف بن اسماعیل النہجانی قدس سرہ  
الزبانی تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ  
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

ہے کہ یہودیوں کا ایک جنید عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس  
میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت سورۃ یوسف کی تلاوت فرما رہے تھے۔ تو اُس عالم  
نے عرض کیا یا مُحَمَّدُ مَنْ عَلَّمَكَهَا اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ  
کو اس سورۃ کی کس نے تعلیم دی ہے۔ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
اللہ تعالیٰ نے۔ آپ کے اس ارشاد پر یہودی عالم نے تعجب کیا جب وہ یہودی عالم اپنے  
یہودیوں کی طرف گیا تو واضح الفاظ میں ان سے کہنے لگا۔ وَاللّٰہِ اَنْتَ مُحْتَدًا

لَيَقْرَأَ الْقُرْآنَ کَمَا اُنْزِلَ فِی التَّوْرَةِ۔ اللہ تعالیٰ کی قسم بے شک حضرت محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قرآن پاک کو اسی طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ توراۃ میں نازل  
ہوا ہے۔ یہ سن کر ان یہودیوں میں سے ایک گروہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا۔ گروہ نے آپ کی صفات کو پہچانا اور مہر نبوت کو جو آپ کے  
کنڈھوں کے درمیان تھی دیکھا اور آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کر لیا۔ (حجة اللہ علی العالمین)

تورات اور انجیل میں نعت مصطفیٰ  
حضرت فلتان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مری

بیٹے تھے کہ ایک شخص آیا تو اس کو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسليم نے فرمایا اَلْقِ اُ التَّوْرَةَ  
کیا آپ نے تورات پڑھی ہے؟ تو اس نے عرض کیا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا انجیل کو بھی پڑھا ہے؟  
تو اس نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا۔ فَمَا بِشِدَّةٍ هَلْ تَجِدُ فِیْ التَّوْرَةِ وَالْانْجِلِ  
تو نے تورات اور انجیل میں میرے متعلق پڑھا ہے؟ تو اس نے عرض کیا۔ ہاں۔ تَجِدُ  
نَعْمًا مِّثْلَ نَعْتِكَ وَمِثْلَ هَيْئَتِكَ وَمِثْلَ جَدِّكَ ہم نے آپ کی صفات تورات اور  
انجیل میں پڑھی ہیں۔ آپ کی شکل و صورت اور آپ کی ہجرت کرنے کی جگہ کے متعلق بھی



پڑھا ہے ہم اُمید کرتے ہیں کہ وہ ہم میں سے ہوں گے۔ جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو ہم کو اندیشہ ہوا کہ آپ کہیں وہ ہی نہ ہوں۔ پس ہم نے غور کیا تو اندازہ لگایا کہ آپ وہ نہیں ہیں۔ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا کہ میں کیسے وہ نہیں ہوں؟ تو اس نے کہا۔ اس نبی کے ساتھ اس کی امت سے ستر ہزار ایسے افراد ہوں گے جن پر حساب اور عذاب نہیں ہے۔ اور آپ کے ساتھ اتنی تعداد نہیں۔ تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا نَأْهُوُ وَآلَهُمْ لَا مَقِيَّتِي وَآلَهُمْ لَا كَثْرَمِنْ سَبْعِينَ أَلْفًا۔ اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں ہی وہی ہوں اور وہ میری امت ہے۔ اور تحقیق وہ ستر ہزار سے بھی زیادہ تھے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین للنہجانی ص ۱۲۲-۱۲۳)

انگوٹھے چومنے سے یہودی کی نجات | علامہ جلال الدین سیوی محدث ابو نعیم، علامہ حلبی، علامہ یوسف نہجانی اور علامہ

اسماعیل حقی جیسے جلیل القدر محدثین اور مفتیین نے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دو سو سال تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ پھر وہ مر گیا۔ تو لوگوں نے اس کی میت کو منزلہ دروڑی۔ کوڑا کرکٹ والی جگہ پر پھینک دیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ حکم فرمایا کہ اس شخص کا جنازہ پڑھو۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ تو مبنی اسرائیل اس کے متعلق یہ شہادت دیتی ہے کہ دو سو سال تک یہ شخص تیری نافرمانی کرتا رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے متعلق جو کہا جاتا ہے بالکل ٹھیک ہے۔

إِنَّا أَنشَأْنَا نَسْلَ التَّوْرَةِ وَنَظَرْنَا  
إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَبْلَهُ وَوَضَعَهُ عَلَىٰ عَيْنَيْهِ وَصَلَّىٰ  
عَلَيْهِ فَشَكَرَتْ لَهُ ذَالِكَ وَغَفَرَتْ  
ذُنُوبَهُ وَذَوَّجَتْهُ سَبْعِينَ حُورًا  
مَكْرُوهَ حَبِّ تَوْرَاتٍ كَهَوَاتَا أَوْرَمِيرَ مَجُوبٍ  
مُحَمَّدٍ مُصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَامُ وَكَيْتَا  
وَهُ اسْمُ مَبَارَكٍ كُوْچُوتَا أَوْرَاقِي أَنْكُحُوْنَ  
لُكَ أَوْرَاسٍ پَرُورُ وَبُحْبُوتَا پَسِ اس كے بدلے  
میں نے اس کے گناہ بخش دیئے اور ستر حوریں

سے اس کا نکاح کر دیا۔

(مختصر البکری ص ۱۲ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۱۳۴ ج ۱، حجة الله على العالمین ص ۱۲۴، حلیۃ الاولیاء ص ۴ ج ۲)

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی مثنوی شریف میں لکھا ہے کہ

بود در انجیل نام مصطفیٰ	آں سرغیب دال بحر صفا!
بود ذکر علیہ ہا و شکل او	بود ذکر غزوہ صوم و اکل او
طائفہ نصرانیان بہر ثواب	چوں رسیدند نے بدال نام و خطاب
بوسہ داندی بدال نام شریف	رونہا دندی براں وصف لطیف

(مثنوی شریف ص ۲ دفتر اول)

لے 'وہابیہ کے آرگن' البعدیث دہلی میں درج ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ مولانا جلال الدین رومی ایک زبردست عارف باللہ اور باکمال انسان تھے جو تصوف کے شناور تھے۔ آپ نے اپنی مثنوی میں اسلام کو اس کی اصل صورت میں پیش کیا ہے۔ آپ نے منظوم شکل میں شریعت کے بڑے بڑے نکات بیان کیے ہیں۔ اس حقیقت بحال کس کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ (پندرہ روزہ اخبار البعدیث دہلی ص ۱۲۱ کالم ۱)

مے مولوی اشرف علی تھانوی مثنوی شریف کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ اس رتبہ کی کتاب ہے جس کی نسبت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مثنوی مولوی بہت قرآن و زبان پہلوی۔ نیز حاجی امداد اللہ صاحب مہاجرینی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ سفر و حضر میں کلام اللہ شریف و دلائل الخیرات شریف و مثنوی معنوی حضرت مولانا کو ضرور پاس رکھتے تھے۔ اور جو عالم ان کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا تو اس کو ضرور مثنوی شریف کا درس دیتے۔ اور اس کو بڑھنے کی نصیحت فرماتے تھے۔

(التذکیر ص ۱۱۶ جلد سوم۔ امداد المشاق ص ۲۱-۲۲)

قاسم نانوتوی نے مثنوی کے بارے کہا ہے کہ تین کتاب البیہ، قرآن شریف، بخاری شریف، مثنوی شریف اشرف علی تھانوی کا خیال ہے کہ بعض مذاق کے لیے مثنوی شریف بمنزلہ ذکر اللہ ہے عبد الغنی پھولپوری یونیدی کی رائے ہے کہ مثنوی سینے میں عشق خداوندی کی آگ لگا دیتی ہے (معارف مثنوی ص ۲۰ مولوی محمد اختر دیوبندی)

(فقیر ابوالحسن محمد ضیاء اللہ نقادی غفرلہ)

## مولوی اشرف علی تھانوی

ان اشعار کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں  
کہ انجیل میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا

نام مبارک لکھا تھا۔ جو پیغمبروں کے سردار اور دریائے صفا میں۔ آپ کا حلیہ شریف بھی اس میں  
مذکور تھا۔ اور آپ کی صورت و شکل کا اور آپ کے جہاد کا اور روزہ اور اگل و شرب کا۔ ان  
سب امور کا اس میں بیان تھا۔ نصرانیوں میں سے ایک گروہ کی یہ عادت تھی کہ جب اس  
مبارک نام و خطاب پر (تلاوت کرتے وقت) پہنچتے تو ثواب حاصل کرنے کو آپ کے اسم  
شریف پر بوسہ دیتے اور آپ کے اوصاف لطیف پر زخماں ملتے۔ (محبت و تعظیم سے)

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ  
نصرانیوں کے اس عمل کے نام محمد

## اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم چومنے کی برکت

صلی اللہ علیہ وسلم کو چومنا اور آنکھوں پر رکھنے کی برکت سے جو فائدہ اور نفع حاصل ہوا۔ اس  
کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

امین از شر امیران و وزیر  
نسل ایشان نیز ہم بسیار شد  
در پناہ نام احمد مستجیر  
نام احمد ناصر آمد یار شد

(مثنوی شریف ص ۲۷)

اس کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے دیوبندیوں کے رہنما اور مقتدار مولوی اشرف علی تھانوی  
رقمطراز ہیں۔

وہ لوگ (اس عمل کی برکت سے) فتنہ (وزیر) اور خوف (عمار بہ امرار) سے مامون  
رہے۔ نہ امرار کا شر (جنگ کہ ہلاکت جسمانی تھا) ان کو پہنچا اور نہ وزیر کا فتنہ (اضلال کہ ہلاک  
روحانی تھا) ان تک آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کی پناہ میں ان کو پناہ مل گئی۔  
اور ان سے ان کی نسل بھی بہت بڑھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ان ناصر اور رفیق  
ہو گیا۔  
(کلید مثنوی ص ۱۱۱ از اشرف علی)

اس کا نتیجہ بیان کرتے ہوئے مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نام احمد چوں چنیں یاری کند  
تا کہ نور شس چوں مدد گاری کند



نام احمد چوں حصارے شد حصیں تاجہ باشد ذات آل روح الامین

(مثنوی شریف ص ۲۲)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک عالیسی زفانت کرتا ہے تو آپ کا نور مبارک (ذات مبارک) تو کیسی مدد کرتا رہا ہوگا شعر اول کی شرح ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ایسا قلعہ مستحکم ہے (کہ شرم کو نہیں آنے دیتا) تو آپ کی ذات مبارک جس کو اوپر نور کہا تھا کیسی ہوگی؟ آپ کو روح اس واسطے کہا کہ آپ کا اتباع باعث حیات روحانی ہے اور روایات سیر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باعث ایجاد خلق ہونا بھی مذکور ہے۔ تو اس اعتبار سے آپ حیات ظاہری کے بھی سبب ہیں۔

کلید مثنوی ص ۱۵۵-۱۵۶  
۱۱۵

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا  
بگڑے کو بھی لیتا ہے بنا نام محمد

اسم محمد کی توہین کرنے والوں کا انجام | مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :

نام احمد داستندے مستہاں	واں گروہ دیگر از نصرانیان
از وزیر شوم راے شوم فن	مستہاں خوار گشتند از رفتن
گشتہ محروم از خود و شرط طریق	مستہاں خوار گشتند آل فریق
از پئے طوبار ہائے کثر بیایاں	ہم محبط دین شان و حکم شان

مولوی اشرف علی تھانوی اس کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان نصرانیوں میں دوسرا گروہ اور تھا کہ وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی بے قدری کرتے، وہ لوگ اس منہوس وزیر کے سبب فتنوں سے ذلیل و خوار ہو گئے اور اپنی ہستی سے محروم ہوئے۔ (کہ قتل کئے گئے) اور دین سے بھی محروم ہوئے (کہ وزیر نے عقائد خراب کر دیئے) اور ان کا مذہب اور احکام بھی ان طوماروں کی وجہ سے منہوٹ ہو گیا۔ (یہ ضرر ان کی نسل میں باقی رہا) (کلید مثنوی ص ۱۵۵ از اشرف علی تھانوی)

یہودی مولویوں کا افسار  
نور محمدی کو کوئی ستم نہیں کر سکتا

علامہ ابوالحسن البکری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضور  
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دادا جان جعفر  
ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرب قبائل کے ہمراہ جا رہے  
تھے کہ ایک مقام پر یہود اور ان کے اکابر علماء بیٹھے

ہوئے تھے۔ جب یہودیوں کے مولویوں نے حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ تو ان کو نور  
محمدی ان کی مبارک پیشانی میں نظر آیا۔ تو وہ بہت سٹ پٹائے کیونکہ وہ نور ان کو گراں  
گزرا۔ اور زور زور سے رونے لگے۔ تو دوسرے یہودیوں نے اپنے مولویوں سے پوچھا  
مَا لَكُمْ تَبْكُونَ اے ہمارے سردار و تم کیوں روتے ہو؟ تو مولویوں نے جواب دیا  
بَكَوْنَا وَخُذْنَا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَطْهِّرُ بَهَارًا رَوْنًا اور غمگین ہونا  
اس ہستی سے ہے جو اس شخص ہاشم سے ظاہر ہوگی نیز کہا اِنَّ هَذَا الرَّجُلَ يَطْهِّرُ  
مِنْ زُرِّيَّتِهِ رَجُلٌ يَكُونُ مِنْهُ بُوَارِكُمْ وَحَدَابٌ دِيَارِكُمْ بے شک اس شخص  
حضرت ہاشم کی اولاد سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا۔ جو تمہاری اور تمہارے شہروں کی  
تباہی اور بربادی کا باعث ہوگا۔ جس کا تذکرہ ہماری کتابوں میں بھی درج ہے اس کا نام  
ماحی درج ہے۔ جب یہودیوں نے سنا تو ان میں بھی کہرام مچ گیا اور رونا شروع کر دیا  
انہوں نے اپنے مولویوں سے پوچھا۔ اس کا خاتمہ کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ تو انہوں نے  
جواب کہا کہ اس کے خاتمہ اور مٹانے کے لیے تمہارا کوئی حیلہ کارگر ثابت نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ  
اس پر آسمان سے وحی نازل فرماتے گا۔ (کتاب الانوار و مصباح السور الافکار ص ۱۱)

رفعت ذکر ہے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا  
مرغ فردوس پس از حمد خدا تیری ہی مدح و ثنا کرتے ہیں!

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہودی عالم کی گفتگو | محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے روایت  
نقل فرمائی ہے کہ حضرت ابوہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ایک دن یہود کے مدرسہ میں  
تشریف لے گئے اور یہودیوں کو فرمایا جو تمہارا سب سے بڑا عالم ہے اس کو میرے پاس لاؤ۔

تو یہود نے عبداللہ بن صوایا کو بارگاہ نبوی میں پیش کیا۔ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے علیحدگی میں علفاً پوچھا۔ اَتَعْلَمُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ کیا تجھ کو علم ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ تو عبداللہ بن صوریانے کہا ہاں! واللہ میں جانتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اِنَّ الْقَوْمَ لَیَعْرِفُوْنَ مَا اَعْرِیْتُ وَاِنَّ صِفَتَكَ وَنَعْتَكَ مُبَیِّنٌ فِی التَّوْرَةِ وَلَکِنَّہُمْ حَسَدُ ذٰکَ۔ بے شک یہ قوم سب میری طرح آپ کو رسولِ خدا جانتے ہیں آپ کی صفات اور تعریف کا تو ریت میں واضح طور پر بیان ہے۔ لیکن یہ لوگ آپ کا انکار حسد کے طور پر کرتے ہیں۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن صوریانے کو فرمایا کہ مجھ پر ایمان لانے پر تجھے کون سی چیز مانع ہے۔ تو اس نے عرض کیا میں اپنی قوم سے مخالفت نہیں کر سکتا۔ مجھے امید ہے کہ یہ لوگ آپ کے متبع ہو کر اسلام لے آئیں گے اور پھر میں بھی مسلمان ہو جاؤں گا۔ (تیسس ابیس ۹۸-۹۹)

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہود کا قتل کرنے کا ارادہ | محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ سرورِ عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سن بلوغت کو پہنچے تو ہر عورت اور رؤساء قریش میں سے ہر ایک کی جانب سے پیغامِ نکاح کی درخواستیں آنے لگیں یہاں تک کہ ہر گھر میں عورتوں کے مابین ان کا یہی تذکرہ ہونے لگا۔ پھر جب اس کا تذکرہ ان کے والد حضرت عبدالطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا گیا۔ تو انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے میرے فرزند! تم بغرض شکار یہاں سے چلے جاؤ تاکہ تم عورتوں سے نجات پاسکو۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہب زہری کے ساتھ شکار کے لیے چلے گئے۔ حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ فَبَیْنَا نَخْنُقُ فِیْ حَطْرِیْ الْبَرِیَّةِ وَاِذَا بِعَشْکَرٍ مِّنَ الْیَہُودِ مَشَہِدِیْنَ مُیَوِّفِیْہُمْ وَہُمْ نَحْوُ سَبْعِیْنِ فَارِمًا۔ ہم جنگل میں شکار کی جستجو میں تھے کہ اچانک ستر یہودیوں کا لشکر گھوڑے پر سوار تلوار سونٹے ہوتے نمودار ہو گیا۔ ان سے ذہنی ملاقات کر کے دریافت کیا کہ کس قسم کا ارادہ ہے؟ تو یہودیوں نے کہا۔ نَقْتُلُ عَبْدَ اللّٰہِ ہم عبداللہ کو قتل کرنا چاہتے



ہیں۔ حضرت وہب نے پوچھا مَا ذَنْبُهُ حضرت عبداللہ کا کیا قصور ہے؟ تریہودیوں نے کہا: لَيْسَ لَهُ ذَنْبٌ وَلَكِنْ فِي ظَهْرِهِ نَبِيٌّ دِينُهُ نَاسِحٌ جَمِيعُ الْأَدْيَانِ وَمِلَّتُهُ مَا حَيَّةٌ لَجَمِيعِ الْمَلَلِ فَخَنُّ نَقْلُ عِنْدَ اللَّهِ حَتَّى لَا يَظْهَرَ مُحَمَّدٌ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عبداللہ کا کوئی قصور نہیں ہے۔ لیکن اس کی پشت سے ایسا نبی ظاہر ہو گا جس کا دین تمام دیوبندوں کو منسوخ کرنے والا اور جس کی پشت تمام ملتوں کو ختم کرنے والی ہوگی ہم سرے سے عبداللہ ہی کو قتل کر ڈالنا چاہتے ہیں تاکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ظہور نہ ہو۔ حضرت وہب بیان فرماتے ہیں کہ قَبَيْنَا خَنُّوَ إِيَّا هُمْ فِي الْحَدِيثِ وَإِذَا أَبْعَسَكُم مِّنَ السَّمَاءِ فَقَتَلُوا إِلَيْهِمْ أُنْ سَ ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ اچانک آسمان سے ایک لشکر اُترا۔ اس نے ان تمام تریہودیوں کو قتل کر ڈالا۔  
(بیان المیلاد النبوی ص ۲ تا ۲۸)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی پھوپھی کا بیان | حضرت عبداللہ سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ چاہنا اور حضور کی صفت و ہیئت اور جن جن باتوں کو ہم حضور کے لیے توقع کر رہے تھے سب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے ساتھ اسے دل میں رکھا۔ یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ مجھے خبر پہنچی میں نے مجیر کہی میری پھوپھی بولی اگر تم موسیٰ بن عمران علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا سنتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے۔ میں نے کہا۔ اسے پھوپھی خدا کی قسم وہ موسیٰ بن عمران کے بھائی ہیں۔ جس پر موسیٰ علیہ السلام بھیجے گئے تھے اُسی پر یہ بھی مبعوث ہوئے ہیں وہ بولی یا بَنَ أَخِي أَهْوَا النَّبِيُّ الَّذِي كُنَّا نَخْبِرُ بِهِ أَنَّهُ يُبْعَثُ مَعَ السَّاعَةِ۔ اے میرے بھتیجے! کیا یہ وہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی ہم خبر دیتے جاتے تھے کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے؟ میں نے کہا۔ ہاں۔  
(دلائل النبوت للبیہقی)

سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ مخدومہ دارین والی  
**بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی ہے** | جنت سرکار عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

میں کہ مکہ مکرمہ میں ایک ساہوکار یہودی تھا۔ جس شب کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہوئے۔ تو وہ ساہوکار یہودی گھر گھر پوچھتا پھرتا تھا کہ

لوگ لاعلمی کا اظہار کرتے تو اُس نے کہا

وَلَدَ هَذَا لِلَّيْلَةِ نَبِيٌّ هَذِهِ الْأُمَّةِ

الْأَخِيرَةَ بَيْنَ كَتَفَيْهِ عَلَامَةٌ

اُس کے کہنے کے مطابق لوگ مختلف مکانوں پر معلومات حاصل کرنے کے لیے گئے۔ آخر کار اُن کو معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اس کا نام اُنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے۔ لوگوں نے یہودیوں کو خبر دی تو اُس نے کہا میرے ساتھ چلو تاکہ اس بچے کو دیکھیں۔ پس وہ سرکارِ سیدہ طیبہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے اور یہودی نے کہا کہ میں بچے کو دیکھنا چاہتا ہوں جب اُس نے حبیبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور آپ کی پشتِ انور کو دیکھا تو وہ بیہوش ہو کر گر پڑا جب اُس کو ہوش آیا تو اُس نے کہا وَاللّٰهِ ذَهَبَتِ النَّبُوَّةُ مِنْ بَنِي اِمْرَئِيلَ اَفْرَحْتُمْ بِهٖ يٰ مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَمَا وَاللّٰهُ لَيَسْطُوْنَ بِكُمْ سَطْوَةً يَخْرِجُ خَبْرَهَا مِنْ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ خُذَا كَيْسَ بَنِي اِسْرٰٓءِیْلَ مِنْ نَّبُوْتٍ چلی گئی۔ اے گروہِ قریش! کیا تم اس سے خوش ہو؟ سو بخدا تم پر وہ ضرور غلبہ پائے گا اور اس کے غلبہ کی خبر مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی (خصائص البکری ص ۱۲۲-۱۲۳ ج ۱، دلائل النبوة ص ۸۹ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۳ ج ۱، ذر تالی ص ۱۲ ج ۱)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان | حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ

میں تھا۔ اور اُس وقت میری عمر سات یا آٹھ سال کی تھی۔ لیکن اتنی عقل ضرور تھی کہ جو بات سنتا تھا۔ اُس کو سمجھ لیتا تھا۔ ایک دن اچانک میرے کان میں ایک آواز آئی۔ جب میں

نے اس آواز کو غور سے سنا تو دیکھا کہ ایک یہودی مدینہ منورہ کے ایک بلند پہاڑ پر چڑھ کر زور زور سے پکار رہا ہے کہ اے یہود! دوڑو دوڑو۔ میں نے دیکھا کہ یہودیوں کی جماعت اُدھر دوڑی جا رہی ہے۔ میں بھی ان کے پیچھے دوڑ پڑا جب لوگ اُس کے پاس پہنچے تو اُس سے کہنے لگے تجھے کیا ہو گیا ہے۔ تو وہ چیخ کر کہنے لگا۔

قَدْ طَلَعَ بَجَنَّمَ أَحْمَدُ الَّذِي يُؤَلِّدُ بِهِ  
هَذِهِ اللَّيْلَةَ۔ آج احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ستارہ  
طلوع ہو گیا ہے۔ اور آج کی رات وہ پیدا

کتاب الوفا ص ۱۰۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۰۱ ہو گیا ہے۔

دلائل النبوة بیہقی ص ۱۰۱، البیہقی ص ۱۰۱، الوار المحمدی ص ۱۰۱، حجة اللہ  
علی العالمین۔ زرقانی شریف ص ۱۰۱، ما ثبت من السنة ص ۱۰۱

عیص نامی راہب کا ولادت بعثت اور انتقال کا بتانا | امام اجل علامہ جلال الدین سیوطی  
علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عمر بن

شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ  
مَسْرَ الظَّهْمَانِ میں ایک شامی راہب رہتا تھا۔ جس کا نام عیص تھا۔ وہ ہمیشہ اپنے  
صومعہ (گرجا) میں رہتا تھا۔ اور کبھی کبھی مکہ مکرمہ بھی آتا تھا۔ اور مکہ والوں کو کہتا  
تھا کہ اے اہل یان مکہ! تم میں ایک بچہ پیدا ہوگا۔ سارا عرب جس کے ماتحت اور تابع  
ہوگا۔ اور عجم کا وہ مالک ہوگا۔ اور یہ زمانہ اس کے ظہور کا زمانہ ہے۔ جو شخص اُس کے زمانہ  
کو پائے اُس کی اتباع اور اطاعت کرے گا۔ وہ بہت خوش بخت اور سعادتمند ہے۔ اور  
جو اُس کی مخالفت کرے گا وہ بد نصیب اور بد قسمت ہے نیز اُس نے کہا کہ میں نے اُس  
کی تلاش میں خدا کی قسم شراب کی زمین کو خیر باد کہا اور خون کی زمین کو اختیار کیا  
ہے۔ جب مکہ مکرمہ میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وہ اُس گھر میں آتا ہے۔ اُس کے متعلق معلوم  
حاصل کرنے کے بعد کہتا کہ ابھی اُس نے ظہور فرمایا ہے۔ جس دن سرور کائنات علیہ افضل  
الصلوات والتحيات والتسليمات پیدا ہوئے تو وہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اُس کے پاس  
گئے اور اُس کو آواز دی۔ تو اُس نے کہا کہ آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میں عبدالمطلب



ہوں تو اُس نے کہا۔ آپ اُس کے جدِ امجد ہیں۔

بے شک وہ راکا جس کے متعلق میں تمہیں باتیں  
سناتا تھا۔ آج سوموار کے دن پیدا ہو چکا ہے  
اور بحیثیت نبی ان کی بعثت بھی سوموار کو ہوگی۔  
اور ان کا انتقال بھی سوموار کو ہوگا۔ اور آج کی  
رات ان کا ستارہ طلوع کر چکا ہے۔

فَقَدْ وُلِدَ ذَاكَ الْمَوْلُودُ الَّذِي  
كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ بِهِ عَنْهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ  
وَهُوَ يَبْعَثُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَمُوتُ  
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَتُجْمَعُ الْبَارِحَةُ  
(خصائص البحر ص ۱۲۵ ج ۱)

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ میں حطیم کعبہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا خواب

خواب دیکھا کہ ایک عظیم الشان درخت زمین سے اُگا اور بڑھتے بڑھتے آسمان تک پہنچ گیا۔ اور اُس  
کی شاخیں مشرق و مغرب میں پھیل گئیں۔ اُس درخت سے روشنی ہی روشنی نکل رہی تھی بلکہ اُس  
کی روشنی اور نور سورج کی روشنی سے بھی سترگنا زیادہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ عرب و عجم والے سب  
اس درخت کے سامنے سر بسجود ہو گئے۔ روشنی آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ  
قریش کے کچھ لوگ اس درخت کی شاخوں سے لپٹ گئے۔ اور بعض حضرات کو دیکھا کہ وہ اس کو  
کاٹنا چاہتے ہیں۔ لیکن جو کاٹنے کی نیت سے اس درخت کے قریب ہوتے ہیں تو ایک خوبصورت  
نوجوان ان کو روکتا ہے۔ میں نے اس نوجوان سے زیادہ حسین و جمیل انسان کوئی نہیں دیکھا تھا۔  
اور نہ ہی اُس سے زیادہ خوشبو میں نے کسی جسم سے ظاہر ہوتی دیکھی۔ میں نے چاہا کہ میں بھی اس  
درخت کے ساتھ لپٹ جاؤں مگر نہ لپٹ سکا۔ میں نے اُس حسین نوجوان سے اس کی وجہ پوچھی  
تو اُس نے کہا کہ آپ کی قسمت میں نہیں ہے۔ میں نے پوچھا۔ کن کی قسمت میں ہے؟ تو اُس  
نے جواب دیا کہ جن حضرات نے آگے بڑھ کر شاخوں کو تھام لیا ہے۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے اور اپنا خواب ایک کاہنہ کے  
پاس جا کر سنایا۔ تو خواب سنتے ہی اس کاہنہ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ اور اُس نے کہا۔ اِنَّ  
صَدَقْتُ رُؤْيَاكَ لَيَكْرُمُ جَنُّكَ مِنْ صُلَيْكٍ وَجُلُّ يَهْلِكَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ  
وَيَبْدِيْنُ لَهُ النَّاسُ۔ اگر آپ نے خواب سچ سنایا ہے تو آپ کی پشت سے ایک ایسی ہستی پیدا

ہوگی جو مشرق و مغرب کی بادشاہ ہوگی۔ اور لوگ اُس کے آگے ٹھک جائیں گے یعنی اُس کے  
نیاز مند ہو جائیں گے۔ (خصائص الکبریٰ صفحہ ۹۵-۹۶ ج ۱، زرقانی شریف شرح کتاب الوفاۃ)

**اہل کتاب کے پاس حضرت عبداللہ کی پیدائش کی نشانی** | جس شب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ  
والتسلیم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش ہوئی تو اہل کتاب کو معلوم ہو گیا کہ نبی آخر الزمان کی بعثت اب قریب ہے  
اور بعثت کے قُرب کا علم اُن کو اس طرح ہوا کہ جامہ صوف جس میں حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام کو  
کافروں نے شہید کیا تھا وہ جامہ صوف خُون آلودہ اُن کے پاس تھا۔ کتب آسمانی میں یہ لکھا تھا  
کہ جب یہ جامہ تازہ خون سے تر ہو جائے گا۔ اور خون کے چند قطرے زمین پر گرے گئے تو یہ نبی  
آخر الزمان کے والد ماجد کی پیدائش کی علامت ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی  
ولادت سے واقعہ ان کے وریش آ یا تو ان کو معلوم ہو گیا کہ نبی آخر الزمان کے والد ماجد کی  
ولادت ہو گئی ہے۔ اور وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمن ہو گئے اور اُن کے قتل  
کے ورپے ہو گئے۔ (تاریخ الخلفاء ج ۱، خیر المونس ج ۱، مورخ الخلفاء ص ۱۵)

**حضرت عبدالمطلب کو یہودی کی مبارک** | محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں حضور  
پر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے جد امجد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سردیوں کے موسم میں میں ملک  
بین تجارت کے لیے جا رہا تھا کہ راستہ میں ایک یہودی کا بن ملا جو زبرد پر پڑ رہا تھا اُس نے مجھے  
دیکھ کر کہا کہ اے عبدالمطلب کیا آپ مجھے اپنے نتھنے دیکھنے کی اجازت دیتے ہیں میں نے اس کو  
اجازت دے دی۔ تو اُس نے ناک کے دونوں نختوں کو نور سے دیکھا اور کہنے لگا۔ اَجِدُ فِيَّ  
اَجِدُ مَخْرَجِيكَ مُلْكًا وَفِي الْاٰخِرِ نَبُوَّةً میں نے تمہارے ایک نتھنے میں بادشاہت  
اور دوسرے میں نبوت دیکھی ہے۔ اُس کے بعد اُس نے مشورہ دیا کہ اگر بنی زہرہ کے قبیلہ سے  
شادی کر کے تو یہ بات ہو سکتی ہے۔ جب حضرت عبدالمطلب واپس آئے تو اپنے والد بنت وہب  
بن عبدالمناف بن زہرہ سے شادی کی۔ تو اُس سے حضرت حمزہ اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
پیدا ہوئے اور حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت آمنہ بنت وہب سے

شادی کی تو ان سے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت شریفہ ہوئی۔  
(کتاب الوفا ص ۵۸ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱ ج ۱)

حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہما کے ادا کا بیان | علامہ یوسف بن اسماعیل  
البنہانی قدس سرہ النورانی

نے تحریر فرمایا ہے کہ زہیر بن ابوسلمی رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ  
کے والد ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کی ایک مجلس میں میں بیٹھا ہوا تھا اور اہل کتاب  
کہہ رہے تھے قَدْ قَرَّبَ مَبْعَثُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ يَأْكُلُ صَلَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
کی بعثت کا زمانہ قریب ہے۔ تو میں نے ان کو اپنا خواب سنایا کہ آسمان سے ایک سی  
ظاہر ہوئی اور میں نے اس رسی کو پھڑکنے کے لیے اپنے ہاتھوں کو بڑھایا مگر میں اس  
رسی کو نہ پھڑکا۔ فَأَوَّلَ ذَلِكَ بِالنَّبِيِّ يُبْعَثُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَآتَهُ لَا  
يُذِرُكَ تَوَاهُنُ نَفْسٍ فِي تَجَسُّدِهَا بِأَنَّ نَبِيَّ آخِرِ الزَّمَانِ مَبْعُوثٌ هُوَ نَفْسٌ فِي تَجَسُّدِهَا  
اور یہ شخص اُن کو نہیں پاسکے گا۔ پس میں نے اپنے بیٹوں کو یہ خواب سنایا اور تعبیر بھی بتائی۔  
وَأَمَرَهُمْ وَأَوْصَاهُمْ أَنْ أَذْرُكَ كَوْكَبًا أَنْ يُسَلِّمُوا اور ان کو حکم اور وصیت  
کی کہ اگر نبی کو پائیں تو اس پر اسلام لائیں۔

ان کے بیٹوں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پایا۔ اور ان کے بیٹے  
زہیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے دستِ اقدس پر اسلام قبول  
کیا۔ پھر اس کے بیٹے کعب رضی اللہ عنہ نے امام الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی  
شانِ اقدس میں مشہور قصیدہ بابت سعاد لکھا۔ اور بارگاہِ نبوی میں پڑھا تو رحمت  
للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر ان کو چادر مبارک عنایت فرمائی۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۱)

اُمتِ محمدیہ کی شان | شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی اپنی  
تصنیف لطیف مدارج النبوت شریف میں رقمطراز ہیں کہ

ابونعیم بروایت سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں کہ



حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے ایک مرنے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ لوگ حساب کتاب کے لیے جمع ہوتے ہیں اور تمام نبیوں کو بلایا گیا ہے۔ جملہ نبی اپنی اپنی اُمت کے ساتھ آئے اور ہر نبی کے لیے دو نور اور ہر اُمتی کے لیے ایک نور جو ان کے ساتھ چلتا تھا۔ دیکھا گیا۔ اس کے بعد حضور اکرم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلایا گیا تو آپ کے ہر موتے تن مبارک کے ساتھ ایک ایک نور تھا۔ اور آپ کے ہر موتے کے ساتھ دو نور تھے۔ اس پر کعب احبار رضی اللہ عنہ نے اس مرنے سے دریافت کیا کہ تم نے جو اپنے خواب کی تفصیل بیان کی ہے کیا تم نے ایسا کہیں پر مٹھا ہے؟ اس شخص نے کہا خدا کی قسم! خواب میں ایسا دیکھنے کے سوا کہیں اور کسی جگہ ایسا نہیں پر مٹھا۔ تو حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں کعب کی زندگی ہے۔ یہ صفت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کی ہے۔ اور وہ صفت تمام نبیوں اور ان کی اُمتوں کی ہے۔ یہی کتاب الہی میں ہے۔ گویا کہ تو نے توریت میں اسے پر مٹھا ہے۔

(مدارج النبوت فارسی ج ۱)

دیوبندی حضرات کے مولوی محمد علی صاحب کاندھلوی حضرت صفیہ کے والد اور چچا کا بیان |  
 یہاں لکھوٹی اپنی کتاب معالم القرآن میں لکھتے ہیں کہ ابن اسحاق نے سیرت میں لکھا ہے کہ حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو میرے باپ اور چچا دونوں آپ سے ملنے گئے۔ یاد رہے کہ حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہا) کے والد اور چچا دونوں بہت بڑے یہودی علماء میں سے تھے۔ دونوں نے بڑی دیر تک آپ سے گھٹو کی جب گھر واپس آئے تو میں نے اپنے کانوں سے ان کی باتیں سنی ہیں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ واقعی یہ وہی نبی ہیں۔ جن کی خبریں ہماری کتابوں میں ہیں۔ میرے چچا نے والد سے دریافت کیا۔ خدا کی قسم! یہ والد صاحب کا جواب تھا۔ چچا بولے۔ کیا تم کو اس کا یقین ہے۔ ہاں والد نے کہا چچا نے دریافت کیا کہ بھر کیا ارادہ ہے! والد نے کہا کہ جب تک جان میں جان ہے مخالفت کروں گا۔

(معالم القرآن ج ۱ از محمد علی کاندھلوی)

غیر معتقدین کی شہرہ آفاق شخصیت نواب صدیق حسن  
تورات میں مدینہ منورہ کے نام | خاں جو پاوی نے اپنی تفسیر ترجمان القرآن بطائف

ابیان میں لکھا ہے کہ سہیل کا قول ہے کہ تورات میں مدینہ منورہ کے گیارہ نام ہیں۔ مدینہ  
طابہ، طیبہ، جلیڈہ، حابرہ، مجبہ، مجوٹہ، قاصمہ، مجبورہ، عڈا، مرحومہ۔

(ترجمان القرآن بطائف البیان ص ۲۹۸ ج ۱۱)

کعبہ حبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم تورات میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مدینہ کو خطاب  
کر کے فرماتا ہے۔ یَا طِيبَةُ وَيَا طَابَةَ وَيَا سَكِينَةَ لَا تَقْبِلِي الْكُفْرَ اَرْفَعِ اجَاوِدَكَ عَلٰی  
اجاجیر لقری۔ (ترجمان القرآن ص ۲۹۸ ج ۱۱)

تورات میں مدینہ منورہ کے چالیس نام | حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں:- تورات میں مدینہ منورہ کے چالیس نام ہیں  
(خصائص الکبریٰ ص ۱۱ ج ۱)

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱ ج ۱، ترجمان القرآن ص ۲۹۸ ج ۱۱، حجة اللہ ص ۱۲۵)

سیدنا موسیٰ کا امت محمدیہ میں داخل ہونے کی دعا فرمانا | حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔ اِنَّ مُوسٰی لَمَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِ  
التَّوْرَةُ کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل ہوئی انہوں نے اس میں اس اُمت  
مرحومہ کے فضائل پڑھے تو بارگاہ الہی میں عرض کیا یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاِحِ اُمَّةَ هُمْ  
الْاٰخِذُوْنَ السَّابِقُوْنَ اے میرے پروردگار میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا  
تذکرہ پایا ہے جو سب سے آخری ہوگی مگر سب پر سبقت لے جانے والی ہے۔ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ  
اس کو میری اُمت بنادے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تِلْكَ اُمَّةٌ اَحْمَدُ وَ اَحْمَدُ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ  
وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت ہے پھر عرض کیا یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاِحِ اُمَّةَ هُمْ السَّابِقُوْنَ  
الْمُشْفُوعُ لَہُمْ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب کریم! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت  
کا تذکرہ دیکھا ہے جس کے بارے میں سب سے پہلے شفاعت قبول فرمائی جائے گی پس اس کو

میری اُمت بنا دے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا وہ حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت ہے پھر عرض کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ هُمْ اَلْمُسْتَجِیْبُونَ الْمُسْتَجَابَ لَهُمْ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب کائنات! میں نے تو رات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا ذکر خیر دیکھا ہے کہ جو تیری طرف رجوع کرتی رہے گی اور تو اس کی دُعاؤں کو شرف قبولیت بخشا رہے گا۔ اس میری اُمت بنا دے تو خدا تعالیٰ فرمائے گا وہ حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہے۔ پھر عرض گزار ہوتے کہ یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ اَنَا جِیْلُهُمْ فِی صُدُوْرِهِمْ لَیْعُرُوْنَهَا ظَاہِرًا فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب اکبر! میں نے تو رات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا بیان پڑھا ہے کہ جو تیرے احکامات کی کتاب کو اپنے سینوں میں محفوظ کرے گی۔ اور اُسے ازبر پڑھے گی اُسے تو میری اُمت کر دے۔ تو ارشاد باری ہوا وہ حضرت احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہے۔ پھر التبا کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ یَا کُلُوْنَ الْفَنِّیْ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ اے میرے رب میں نے تو رات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا حال پڑھا ہے جو فنی کھائے اُسے تو میری اُمت قرار دے دے تو فرمان ہوا کہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ التعمیۃ و النسار کی اُمت ہے۔ پھر عرض کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ یَجْعَلُوْنَ الصَّدَقَةَ فِی بَطُوْنِهِمْ وَ یُؤْجِرُوْنَ عَلَیْهَا فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ اے میرے پروردگار! میں نے تو رات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت دیکھا ہے جو صدقہ خود کھائے گی لیکن اس پر بھی وہ ثواب کی حقدار ہوگی۔ اس کو میری اُمت بنا دے تو جواب بلا وہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی اُمت ہے۔ پھر عرض کیا یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ اِذَا هُمْ اَخَذُوْهُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کَتَبَ لَهَا حَسَنَةً وَ اِجْدَةً فَاِنْ عَمَلْهَا کَتَبَ لَهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب العالمین! میں نے تو رات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کے بارے دیکھا ہے کہ جب وہ لوگ نیکی کا ارادہ کریں گے تو ایک نیکی کا ثواب ان کے اعمال میں اسی وقت لکھ لیا جائے گا۔ خواہ اُس پر عمل نہ کر سکیں اور اگر اس نیکی کو کر لیں تو ان کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ جائیں گی۔ اس اُمت کو میری اُمت بنا دے تو ارشاد ہوا کہ وہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام



کی اُمت ہے۔ پھر عرض کرنے لگے یا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةٍ اِذَا هُمْ اَخَذُوْهُم بِسَیِّئَةٍ وَّلَمْ یَعْمَلُوْا بِهَا لَمْ یُکْتُبْ وَاِنْ عَلَّمَهَا کُتِبَتْ عَلَیْهِ سَیِّئَةٌ وَّاجِدَةٌ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ: اے رب تعالیٰ! میں نے تورات کی تختیوں میں سے ایک اُمت کے متعلق پڑھا ہے۔ کہ وہ لوگ اگر بُرائی کا قصد کریں گے۔ اور اُس کا ارتکاب نہ کر سکیں گے تو کوئی گناہ نہیں لکھا جائے گا۔ تو اس اُمت کو میری اُمت بنا دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی اُمت ہے۔ پھر عرض کیا۔ یا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةٍ یُّوْتُوْنَ الْعِلْمَ الْاَوَّلَ وَالْاٰخِرَ فِیَقْتُلُوْنَ قَدُوْنَ الصَّلَاةِ الْمَسِیْحَ الدِّجَالِ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ: اے میرے پروردگار میں نے تورات کی تختیوں میں ایک اُمت کے بارے دیکھا ہے کہ جن کو اول و آخر کا علم عطا فرمایا جائے گا اور وہ گمراہی کے سب سے بڑے مرکز دجال کے ساتھ جہاد کریں گے جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہلاک کرنا ہے۔ اُسے میری اُمت بنا دے۔ تو جواب ملا وہ تو حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہے اس کے بعد حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے عرض کیا یا رَبِّ فَاَجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّةٍ اٰخَرًا اے رب کریم! پس مجھے نبی احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُمتی بنا دے۔ (جو اہل البحار ص ۲۴ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۲۹ ج ۱، کتاب الوفا ص ۲ ج ۱، جلاء الافہام ص ۱، الصلوٰۃ والسلام ص ۱۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۱)

## موجودہ انجیل میں نبی آخر الزمان کی شان

مددگار اور حاضر و ناظر نبی | انجیل یوحنا میں ہے کہ اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ کے درخواست کروں گا تو وہ

تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا۔ کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ (انجیل یوحنا باب ۱۴، آیت ۱۵-۱۶)  
 ابد تک ساتھ رہنے والا مددگار نبی سرور کائنات، عزیزوں کے غمگسار، احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 ہیں جن کے متعلق رب العالمین نے واضح الفاظ میں قرآن پاک میں فرمایا ہے۔

النَّبِيُّ أَوْلىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ  
 أَنْفُسِهِمْ۔ (پاک ع ۱۷)  
 یہ نبی مسلمانوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب  
 ہے۔

دوسرے مقام پر رسول معظم محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہی فرمایا  
 لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ  
 عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ  
 عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ  
 رَحِيمٌ۔ (پاک ع ۵)  
 بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے  
 وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے  
 تمہاری بھلائی کے چاہنے والے مسلمانوں پر کمال  
 مہربان رحمت والے

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ  
 تمہارے پاس نہ آئے گا۔ (یوحنا باب ۱۳ آیت ۷)

۱۔ دیوبندیوں کے مقتدر مولوی قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں کہ النَّبِيُّ أَوْلىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ کو دیکھتے تو  
 یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت کے ساتھ وہ قُرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان  
 کے ساتھ حاصل نہیں۔ کیونکہ اولیٰ بمعنی اقرب ہوا اور اگر بمعنی احب یا اولیٰ بالتقرّب ہو جب بھی یہ بات لازم آئے گی۔ کیونکہ  
 اجنبیت اولویت بالتقرّب کے لیے اقربیت تو وجہ ہو سکتی ہے برعکس نہیں ہو سکتا (تحدیر الناس من المذمومہ دیوبند)

اسی لیے تو اللہ کریم نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کو مسلمانوں کے لیے احسان قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ (پک ع ۸)

کس گُل کی ہے سواری کس کی ہے انتظاری !

یہ دھوم جس کی قدرت پیسہ مچا رہی ہے !

**شوکتِ مصطفیٰ** | پُرانا عہد نامہ کی کتاب طاک کے باب نمبر ۳ کی ابتداء میں ہے کہ دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے راہِ راست کرے گا۔ اور خداوند جس

کے تم طالب ہونا گاہاں اپنی ہیکل میں آ موجود ہوگا۔ ہاں عہد کا رسول جس کے تم آرزو مند ہو آئے گا۔ ربُّ الافواج فرماتا ہے۔ پر اُس کے آنے کے دن کی کس میں تابی۔ اور جب اُس کا ظہور ہوگا۔ تو کون کھڑا رہ سکے گا۔ (طاک کی باب، آیت ۲۰۱)

اس پیش گوئی میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جس شان و شوکت سے تشریف آوری ہوئی کا تذکرہ ہے کہ اُس کے آنے کے دن کی کس میں تاب ہے اور جب اُس کا ظہور ہوگا تو کون کھڑا رہ سکے گا کے الفاظ سے اظہارِ شمس ہے۔ کتب سیراٹھا کر دیکھیں ان میں درج ہے کہ جب حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قدمِ مہمنتِ لادوم سے کائنات کو بقیعہ نور بنایا بے ترنگوں ہو گئے۔ کعبہ تعظیماً جھک گیا۔ آسمان کے ستارے جھک گئے۔ پرند چرند اور درند ایک دوسرے کو مبارک بادی دے رہے تھے۔ طائحوں اور حوریوں خوش تھیں۔ عرش و فرش پر آپ کی آمد آمد کے تذکرے تھے۔ قیصر و کسری کے محلات کے کھڑے گر پڑے آتش کہہ فارس مجھ گیا۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت مجددین و ملت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ کو مجرے کو جھکا

تیری ہیبت تھی کہ ہر بُتِ حقیرِ کرا کر پڑا

**فاتحِ رسول** | انجیل کی کتاب یوحنا عارف کا مکاشفہ کے باب ۶ میں ہے کہ اور میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس کا سوار کمان لیے ہوئے ہے



اُسے ایک آج دیا گیا۔ اور وہ فتح کرتا ہوا نکلتا کر اور بھی فتح کرنے (مکاشفہ باب ۲ آیت ۲)  
 یہ پیشگوئی بھی سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کیونکہ آپ  
 کی سواری گھوڑا تھا۔ آپ اپنے ہاتھ میں عربی کمان رکھتے تھے خطبہ جمعہ کے وقت بھی اکثر عربی  
 کمان رکھتے تھے۔ آپ نے مسلمانوں کو تیر اندازی کا حکم بھی فرمایا جیسا کہ ارمو افان ابکم کان رامیا کے  
 حکم سے واضح ہے۔ آپ کو کل کائنات کی سرکاری کاتاج عطا فرمایا جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 کے فرمان ہیں۔ انا سید آدم وانا سید المرسلین ولا خیر۔ آپ کے اسماء شریفہ میں سید آپ  
 کا اسم شریف ہے۔ فتح کا تذکرہ رب العالمین نے اس طرح فرمایا:

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا (پہلے) بیشک ہم نے آپ کے لیے روشن فتح فرمادی۔

تخت ہے اُن کا تاج ہے اُن کا

سارے جہاں میں راج ہے اُن کا

رسول اعظم

انجیل کی کتاب اگر نعتیوں کے باب ۱۲ میں ہے کہ محبت کو زوال نہیں۔ نبوتیں ہوں تو موقوف  
 ہو جائیں گے۔ زبانیں ہوں تو جاتی رہیں گے۔ علم ہو تو میٹ جائے گا۔ کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے اور  
 ہماری نبوت ناقص۔ لیکن جب کامل آئے گا تو ناقص جاتا رہے گا۔ (انجیلوں باب ۱۰ آیت ۱۰ تا ۱۱)  
 مندرجہ بالا مضمون میں امام المرسلین، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی  
 تشریف آوری کا تذکرہ ہے۔ کیونکہ پہلے جتنے نبی آئے وہ کسی قوم، کسی علاقہ کی طرف آئے مگر ہمہ گیر  
 رسالت کے ساتھ جو رسول مبعوث ہوئے وہ ہمارے آقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتسلیٰ ہیں  
 جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (پہلے ۱۰ ع)  
 قَوْمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ  
 يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاحِدًا  
 وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَذَاعِبًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَبِسَاجَاتٍ مِّنْهُ  
 تم فرماؤ! اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ  
 تعالیٰ کا رسول ہوں۔  
 اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے  
 اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی بیشک ہم نے  
 تمہیں بھیجا سامع و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر  
 سناتا۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور

(پ ۱۳۷)

چمکا دینے والا آفتاب۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً  
لِّلنَّاسِ مَبَشِيرًا وَنَذِيرًا۔  
(پ ۱۳۷)

اور محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے  
جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا  
اور ڈرنا تا۔

کیا خبر کتنے آسے کھلے چھپ گئے  
سارے اچھوں ہے اچھا جسے سمجھئے  
پرنہ ڈوبا نہ ڈوبے ہمارا بنی !  
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا بنی !  
انجیل یوحنا میں ہے کہ ایک شخص یوحنا نام آ موجود ہوا۔ جو خدا کی طرف سے  
بھیجا گیا تھا۔ یہ گواہی کے لیے آیا کہ نور کی گواہی دے تاکہ سب کے اس کے  
وسیلہ سے ایمان لائیں۔ وہ خود تو نور نہ تھے مگر نور کی گواہی دینے کو آیا تھا۔ حقیقی نور جو ہر ایک  
آدمی کو روشن کرتا ہے۔ دنیا میں آنے کو تھا۔ وہ دنیا میں تھا اور دنیا اس کے وسیلہ سے پیدا  
ہوئی اور دنیا نے اسے نہ پہچانا۔ (یوحنا باب ۱ تا ۱۰)

اس میں احمد مختار مدنی تاجدار محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی نورانیت کا تذکرہ  
ہے۔ کیونکہ سرور کائنات سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قَدْ جَاءَكُمْ  
مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ مِّنْ نُورٍ قَرَّارٌ دِیَا ہے۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فرمان ہے اَوَّلُ  
مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِیَّ وَكُلُّ خَلْقٍ مِّنْ نُورِیَّ سُبْحَیْ اللّٰہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا  
فرمایا اور ساری مخلوق کو میرے نور سے پیدا فرمایا۔ حدیثِ قدسی بھی ہے۔ لَوْ لَّا لَسَمَّا  
خَلَقْتُ الْاَفْلَکَ۔ اگر محبوب میں سمجھ کر پیدا نہ فرماتا تو کائنات کو ہی پیدا نہ فرماتا۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار

وہ نہ تھے عالم نہ تھا کروہ نہ ہوں عالم نہ ہو

قرآن و حدیث کی روشنی میں بھی یہ پیشگوئی حضور پر نور ﷺ کے متعلق ہی ہے۔

یوحنا کی انجیل میں ہے کہ لیکن جب وہ یعنی روح  
حق آئے گا۔ تو تم کو تمام پانی کی راہ دکھائے گا۔

اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا۔ وہی کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں

دے گا۔ (یوحنا باب ۱۲ آیت ۱۲)

اس پیشین گوئی میں بھی رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ ہے۔ کیونکہ سچائی کی راہ دکھانے والا اسی نبی آخر الزمان کی طرف اشارہ ہے۔ جس کی حقانیت کا اللہ کریم نے وَالَّذِي حَبَّأَ بِالْصَّدَقِ وَصَدَّقَ بِهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈرو اسے ہیں۔ (پطالع ۱) اور

لَيَسِّرَنَّ وَالْقُرْآنَ الْحَكِيمَ إِنَّكَ سَمِعْتَ دِوَانِ الْقُرْآنِ کی قسم۔ بے شک تم سیدھی راہ لِمَنِ الْمُرْسَلِينَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ پر بھیجے گئے۔ (پطالع ۱۸)

آیات میں ذکر فرمایا ہے۔

اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔ کا مصداق وہی محبوب رب العلام محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہے۔ جس کے متعلق خدا کا فرمان ہے۔

مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ (پطالع ۱۵)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

توہیں آئندہ کی خبریں دے گا میں اُسی شفیع بڑاں سید مرسلان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی علمی شان کا تذکرہ ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

نبی غیب اہل محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فرمان ہے۔

علمت علم الاولین والآخرین میں اولین و آخرین کے علم کو جانتا (تحذیر الناس من مطبوعہ دیوبند) ہوں۔

انجیل یوحنا میں ہے کہ اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا۔

**دنیا کا سردار** | کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے۔ اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔

(یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۰)

اس بشارت میں جو دنیا کے سردار کی آمد کا تذکرہ ہے وہ سید العالمین شفیع المذنبین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات بابرکات ہے۔ رب العالمین جل جلالہ نے مجھ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم



سے یوم میثاق کو اسی ہستی کے متعلق وعدہ لیا تھا جس کا تذکرہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَنَا  
أَنْتُمْ مَعَكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ  
جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا  
مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَ  
لَتَنْصُرُنَّهُ ط (پ ۲ ج ۱۶)

اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ پیغمبروں سے ان کا عہد  
لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف  
لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں  
کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور  
ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فرمان ہے۔ اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ اور اَنَا  
سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ۔ (مشکوٰۃ شریف صحیح مسلم شریف)

ستاروں کو کہہ دو کہ کوچ کریں مہتاب منور آتا ہے

قوموں کے پیغمبر آتو چکے اب سب کا پیغمبر آتا ہے

ناظرینے! عیسائی حضرات کی اس محرف شدہ انجیل سے بھی اظہر من الشمس ہے کہ  
سرکارِ سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے سرورِ دو جہاں۔ وارثِ کل جہاں۔ مالکِ کونوں مکان  
باعثِ تخلیقِ زمین و آسمان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی آمد آمد بعثتِ مبارکہ اور تشریفِ آدمی کی بشارت  
اور خوشخبری دی ہے۔ بلکہ ان میں جو کمال تھا وہ سب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل تھا۔ اسی  
بجائے ابنِ حجر نے شرحِ قصیدہ ہمزہ شریف میں کہا ہے ۷

كُلُّ فَضْلٍ فِي الْعَالَمِينَ فِيمَنْ فَضْلِي النَّبِيُّ اسْتَعَادَهُ الْفَضْلَاءُ - !!

جہاں والوں میں جو خوبی جس کسی میں ہے۔ وہ اسی نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے فضل سے

ملگ کر لی ہے۔

## موجودہ انجیل میں شانِ مصطفوی

قارئین حضرات: اب عیسائی علماء نے اپنی کتب میں حضور پر نورؐ کے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں جو نعمت اور توصیف پڑھی اس کو درج کیا جاتا ہے۔

ایک دن سینا عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرہ میں تشریف فرما تھے کہ نجران پادری کا بیان |

در کتب خود صفت پیغمبر کے کہ باقی ماندہ از اولاد اسماعیل علیہ السلام کہ این زمان ولادت اوست صفت دے چنی و چناں است میں نے اپنی کتب میں ایک آخری پیغمبر کی صفات پڑھی ہیں۔ اور وہ نبی اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ہوگا اور یہ زمانہ اس کی ولادت شریفہ کا ہے۔ اور اس کی یہ صفات ہیں۔ ابھی یہ بات کہ ہی رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنجا رسید اسقف بوسے نظر کرد و چشم و پشت و قدم و سے را احتیاط نمود گفت آل پیغمبر کے گھنٹے میں است رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لے آئے۔ پادری نے آپ کو دیکھا اور خاص کر آپ کی چشم مبارک پشت مبارک اور قدم مبارک کو احتیاط سے دیکھا پھر کہا کہ میں نے جس نبی کی آمد کا ذکر کیا ہے وہ یہی ہیں۔ یہ کس کے فرزند ارجمند ہیں؟ حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ میرے پوتے ہیں۔ ابھی یہ اپنی والدہ کے شکم اطہر میں تھے کہ ان کے والد ماجد انتقال فرما گئے تھے (شواہد النبوة فارسی ص ۱۲۱)

عیسائی علماء کے پاس سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصاویر | حضرت جبریل

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قریش کی ایذا رسانی مجھے سخت ناپسندیدہ تھی۔ جب مجھے یہ خطرہ لاحق ہوا کہ قریش سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں گے تو میں متوکلہ سے ملک شام چلا گیا وہاں میں ایک گرجا میں پہنچا وہاں کے راہب اپنے سردار کے پاس گئے اور میرے متعلق اس کو بتایا۔ سردار نے ان کو کہا کہ تین دن تک اس کی ہمان نوازی کرو۔ تین دن کے بعد کہا کہ اس کو ضرور کوئی خاص واقعہ درپیش آیا ہے۔ جاؤ اس سے پوچھو کہ کیا واقعہ پیش آیا ہے حضرت جبریل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

کہ وہ میرے پاس آئے اور پوچھا تو میں نے ان کو جواب دیا کہ اور تو کوئی بات نہیں صرف اتنی بات ہے کہ

اِنَّ فِيْ قَتْلِ نَبِيٍّ اَبْدًا هِنِيْمًا  
اِنَّ عَمِيْ يَزْعُمُ اَنَّهُ  
نَبِيٌّ فَاِذَا هُوَ تَوْمُهُ فَنَخْرَجَتْ  
بِسَلَا اَشْهَدُ ذَا لِكَ  
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وطن مکه مکرمہ میں میرے  
چچا زاد بھائی کا خیال ہے کہ وہ نبی ہے۔ اس پر ان  
کی قوم نے ان کو ایذا دینی شروع کی ہے۔ یہ دیکھ کر  
میں وہاں سے چلا آیا ہوں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے  
ان واقعات کو دیکھوں۔

ان راہبوں نے میری اس ساری داستان اپنے سردار کو سنائی۔ سن کر سردار نے ان کو حکم دیا کہ اس  
کو میرے پاس بلاؤ۔ میں اُس کے پاس چلا گیا۔ اور اپنا سارا ماجرا کہہ سنایا۔ تو اُس نے کہا کہ تم کو یہ ڈر ہے  
کہ وہ لوگ اس کو قتل کر ڈالیں گے۔ میں نے کہا ہاں۔ اُس سردار نے مجھے کہا کہ کیا تم ان کی صورت پہچان  
لو گے۔ میں نے کہا ابھی ابھی تو میں ان کے پاس سے آ رہا ہوں۔ بعد ازیں اُس نے چند تصویریں دکھائی جو  
غلات کے اندر رکھی ہوئی تھیں۔ میں نے ان کو دیکھ کر کہا کہ یہ تصویر ان سب تصویروں میں ان کے مشابہ  
ہے۔ بس وہی قد و قامت، وہی جسامت اور وہی آپ کے شانوں کے درمیان فاصلہ ہے۔ اُس نے کہا۔  
تم کو یہ ڈر ہے کہ وہ ان کو قتل کر دیں گے۔ میں نے کہا میرا یہ یقین ہے وہ تو ان کو قتل بھی کر چکے ہوں  
گے۔ تو راہبوں کے سردار نے کہا:

وَاللّٰهُ لَا يَقْتُلُوْهُ وَاَلَيْسَتْ  
مَنْ يُسِيْدُ قَتْلَهُ وَاَنَّهُ  
لَنَبِيٍّ وَّلَيَّظْهَرُهُ اللّٰهُ۔ (مصحح الزائد)  
ج ۲۳ ج ۱، فتح الباری ص ۷۷، طبرانی شریف  
رہے گا۔

تاریخ کبیر اور امام بخاری۔ کتاب الوفا لابن جوزی ص ۷۷ ج ۱، شواہد النبوت فارسی ص ۷۷  
حضرت جُبَیْر بن مُطْعِم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ نے اپنے نبی پاک  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور مکه مکرمہ میں آپ کی شہرت ہوئی تو اتفاق سے میں  
ملک شام کی طرف نکلا۔ جب بصری میں پہنچا تو میرے پاس نصاریٰ کی ایک جماعت آئی اور اُس نے



مجھ سے پوچھا۔

آمِنُ أَهْلِ الْحَمْدِ أَنْتَ کیا تم حرم کے رہنے والے ہو۔

میں نے جواب دیا۔ ہاں۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا۔

فَتَعَرَّفْتُ هَذَا الَّذِي تَنْبَأُ کیا تم اس شخص کو بھی پہچانتے ہو جس نے تم میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

میں نے کہا ہاں ان کو جانتا ہوں۔ بعد ازاں وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک گرجا میں لے گئے۔ جس میں کچھ تصویریں تھیں۔ اور مجھے کہا۔

أَنْظُرْ هَلْ تَرَى صُورَةَ هَذَا النَّبِيِّ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ غور سے دیکھنا کہ ان تصاویر میں اس نبی کی سی کوئی شکل صورت ہے جو نبی تم میں مبعوث کئے گئے ہیں

میں نے دیکھا تو ان میں کوئی شکل و صورت آپ جیسی نہ ملی۔ میں نے ان کو کہا کہ کوئی نہیں ہے پھر وہ مجھے اس سے بڑے گرجے میں لے گئے جس میں پہلے سے زیادہ تصویریں تھیں۔ اور مجھ سے کہا اچھا ان میں سے کسی کی صورت ان سے ملتی جلتی نظر آتی ہے۔ میں نے غور کیا تو ایک تصویر بالکل آپ کے مشابہ تھی۔ بلکہ ایک تصویر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی بھی تھی۔ اُس تصویر میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پکڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ خوب غور سے دیکھنا۔ یہ تصویر تم کو بالکل آپ کی معلوم ہوتی ہے یا کہ نہیں۔ میں نے کہا ہاں بھ آپ کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے انہوں نے کہا یہ تصویر۔ میں نے کہا جی ہاں یہی۔ میں اس کا گواہ ہوں کہ یہ آپ کی ہی تصویر ہے۔ پھر انہوں نے کہا:

نَشْهَدُ أَنَّ صَاحِبَكُمْ وَآنَ هَذَا ہم سب گواہی دیتے ہیں کہ تمہارے نبی یہی ہیں۔

الْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِهِ (کتاب الوفا۔ اور جو شخص ان کے پاؤں کے پاس ہیں یہ ان کے

۵۷-۵۸، دلائل النبوت لابن نعیم شواہد النبوة بعد خلیفہ ہیں۔

فارسی منہ ترجمان السنۃ ۱۲۵۰-۱۲۶۰ ج ۴ از بدر عالم دیوبندی۔ تاریخ کبیر لامام بخاری دلائل النبوت

دیوبندیوں اور غیر مقلدین و ہابیوں کے مجدد ابن تیمیہ نے اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد یہ بھی لکھا ہے کہ قَالَ الَّذِي أَرَاهُ الصَّمَدَ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا إِلَّا كَانَ بَعْدَهُ

نَبِيُّ الْاَهِلِ الْاَنْبِيَّ - وہ شخص جو تصویریں دکھا رہا تھا۔ اُس نے کہا کہ جو نبی گزرا ہے اُس کے بعد دوسرا نبی ضرور پیدا ہوا ہے۔ مگر یہ نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ایسے ہیں کہ ان کے بعد کوئی اور نبی پیدا نہیں ہوگا۔ (الجواب الصحیح ۲ ج ۲ از ابن تیمیہ)

دیوبندیوں اور غیر مقلدین دہلوی حضرات کے مجدد ابن تیمیہ نے ایک روایت درج کی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ جب مقوقس شاہ مصر اور اسکندریہ کے شاہ نصاریٰ کے پاس گئے تو اس نے ان کو انبیاء علیہم السلام کی تصویریں دکھائیں اور ہمارے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسمیم کی صورت بھی دکھائی جس کو دیکھ کر فوراً انہوں نے پہچان لیا۔ (الجواب الصحیح ۲ ج ۲)

**مقوقس شاہ مصر کا بیان** | حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مقوقس کے پاس گیا۔ تو اُس نے مجھے کہا۔ اِنْ مُحَمَّدًا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ

وَلَوْ اَصَابَ الْقَبْطُ وَالسُّدُومَ اَتَّبَعُوْهُ بِشَكِّ مُحَمَّدٍ مَّصْطَفٰی صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی اور خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ اگر قبلی اور رومی حضرات کو بھی آپ کی خبر پہنچے تو وہ بھی ان کی اتباع کریں۔ (کتاب الوفا لابن جوزی ص ۱ ج ۱)

**نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر بت سنگوں ہوں گے** | حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ سطح غسانی ایک ایسا کاہن ہوا ہے کہ جس کا اپنی تمام اولاد میں مثیل پیدا نہیں ہوا۔ اس کے بدن میں سوائے سر کی کھوپڑی اور ہاتھ کی ہتھیلی کے کوئی بڑی اور پٹھے نہ تھے۔ اور اُس کی زبان کے سوا کوئی عضو بدن متحرک نہ تھا اس کے لیے کھجور کے پتوں اور شانخوں کا ایک تخت بنا ہوا تھا جس میں پائنتی سے لے کر بالیں تک چھوٹے چھوٹے سوراخ تھے۔ جیسے کپڑے میں ہوتے ہیں۔ اُسے اس تخت پر بٹھا کر جہاں چاہتے جاتے تھے۔ ایک دفعہ اسے مکہ معظمہ لائے تو قریش میں سے چار آدمی تحالف لے کر اُسے دیکھنے کے لیے آئے۔ انہوں نے تحالف کو اور اپنے حسب نسب کو اس کے پوشیدہ رکھا اور کسی دوسرے حیلے سے اپنی نسبت ظاہر کر دی اس نے کہا تم اس قبیلہ سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ تمہارا تعلق قریش سے ہے۔ انہوں نے اپنے تحالف اس کے سامنے پیش کیے اور اس سے مستقبل کی باتیں پوچھنے لگے اُس نے بہت سی باتیں بتائیں در آخر گفت کہ درمکجہ نے بیڑا بدلا

عبد مناف کہ براہ راست خواند و اعنام را نگونساہ گردانند و خدائے یگانہ را پرستند و دوسے را خلفاء باشند و نشان ہر یک اہ تفصیل باز گفت و ہمچنین از ملوک کے بعد از ایشان باشد خبردار و تفصیل آن در کتب مبسوطہ مسطور است۔ آخر کار کہا کہ عبد مناف کی نپشت سے ایسا ایسا جوان پیدا ہوگا۔ جو از خود پڑھا لکھا ہوگا۔ بتوں کو رنگوں کر کے خدائے واحد کی عبادت و بندگی کرے گا۔ اُس کے خلفاء ہوں گے پھر ان خلفاء کی نشانیاں تفصیل سے بتائیں اور اس طرح جو جو بادشاہوں کے بعد ہونے والا ہے۔ خبری جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں موجود ہے۔

(شواہد النبوت نایبی ص ۱۳۸، حجة الله على العالمین ص ۱۶۹، خصائص بکبری ص ۸۷ ج ۱)

رسالتِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تا قیامت ہوگی | یمن کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے

خوب دیکھا۔ جس سے وہ بہت پریشان ہو گیا۔ اُس نے کاهنوں اور نجومیوں کو جمع کیا۔ اور اُن سے اپنا خواب اور اس کی تعبیر کے متعلق دریافت کیا۔ کاهنوں اور نجومیوں نے بادشاہ سے کہا کہ تم اپنا خواب بیان کرو۔ تاکہ ہم اس کی تعبیر بیان کریں۔ بادشاہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم خود ہی میرا خواب بیان کرو تاکہ مجھے اطمینان قلبی ہو۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ ہم سے نہیں ہو سکتا ایسا کام کو سیح فغانی اور شق کاہن ہی کر سکتے ہیں۔ بادشاہ نے سیح سمیت تمام نجومیوں کو بلا بھیجا پہلے سیح آیا اور بادشاہ کا خواب خود ہی اُس نے بیان کیا۔ کہنے لگا تو نے یہ دیکھا ہے کہ کوئی چیز راکھ کی طرح جلی ہوئی اندھیرے سے باہر نکلی ہے۔ اور اُسے سب نے کھایا ہے۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ تیری سلطنت پر عبثہ واسے غالب ہو جائیں گے۔ بادشاہ: نے پوچھا کب ہوں گے؟

سیح: نے کہا، ساٹھ یا ستر سال بعد  
بادشاہ: نے پوچھا کہ کیا اُن کی یہ سلطنت ہمیشہ رہے گی؟  
سیح نے جواب دیا کہ سیف بن ذی یزن انہیں بھگا دے گا۔  
بادشاہ نے پوچھا کیا ابی ذی یزن کے خاندان میں سلطنت ہمیشہ رہے گی۔  
سیح نے جواب دیا کہ نہیں۔  
بادشاہ: اس کی سلطنت کون ختم کرے گا۔



سُطِحَ، نَبِيٌّ زَكِيٌّ يَأْتِيهِ الْوَحْيُ مِنْ قَبْلِ الْعَلِيِّ  
ایک ایسا بھی اس کی سلطنت کو ختم کرے گا جو زکی ہوگا اور اللہ تعالیٰ بند و بالاک کی طرف سے  
اُس کے پاس وحی آتی ہوگی۔

بادشاہ: وہ بادشاہ کن سے ہوگا؟  
سُطِحَ، رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ غَالِبِ بْنِ فَهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النُّضْرِ يَكُونُ الْمَلِكُ فِي  
قَوْمِهِ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ۔

وہ غالب بن فہر بن مالک بن نضر کی اولاد میں سے ہوگا۔ اس کی بادشاہت اور حکومت  
اس کی قوم میں رہتی دنیا تک رہے گی۔

بادشاہ: کیا دنیا بھی آخر ہوگی؟  
سُطِحَ، نَعَمْ يَوْمَ يُجْمَعُ فِيهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ وَالْيَعْدَنِيُّونَ وَالْمُحْسِنُونَ  
وَيُثَقَّلُ بِهِ الْمُسِيئُونَ۔

ہاں ایک دن ایسا آئے گا جس میں اولین و آخرین زمانے کے نیک و بد جمع ہوں گے۔ نیک  
اپنی نیکیوں کی جزا اور بد اپنی برائیوں کی سزا پائیں گے۔

جب سَطِیح بادشاہ سے فارغ ہو کر چلا گیا تو شوق کاہن آیا تو بادشاہ نے اُس سے خواب کا  
تذکرہ کیا۔ تو شوق کاہن نے بھی وہی کچھ بتایا جو کچھ سَطِیح نے بتایا تھا نیز کہا:

يَأْتِي رَسُولٌ بِالْحَقِّ وَالْعَدْلِ يَكُونُ  
الْمَلِكُ فِي قَوْمِهِ إِلَى يَوْمِ الْفَصْلِ۔  
ایک رسول حقانیت اور انصاف کے ساتھ تشریف  
لائے گا۔ اور اُس کی حکومت اپنی قوم میں قیامت  
تک قائم رہے گی۔

کتاب النواصی ص ۷۸ رقم شواہد النبوت ص ۱۷۱  
خصائص الکبریٰ ص ۸۸ ج ۱

علامہ عبد الرحمن جامی علیہ الرحمۃ نے روایت نقل کی ہے کہ جب  
اوس بن حارث بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بستر مرگ پر تھا۔ تو

**آل غالب کے لیے دُعامر**

اُس کی قوم کے افراد اس کے پاس آئے اور کہا کہ عالم شباب میں تم نے عرد سی نہیں کی۔ مالک کے بغیر تیرا  
کوئی بچہ نہیں۔ لیکن تیرے بھائی غزرج کے پانچ بیٹے ہیں۔ کہنے لگا۔ کون مالک پر جاں پاری کہے



کہا اٹھو ہم اٹھے تو ہمارے ساتھ ایک سفیر روانہ کیا جو ہمیں ہر قل کے پاس لے جاتے۔ جب ہم اس کے شہر کے نزدیک پہنچے تو اس سفیر نے ہم سے کہا کہ تمہاری سواریوں جیسی سواریاں لوگ اس شہر میں نہیں لاتے۔ اگر چاہو تو تمہیں دوسری سواریوں پر سوار کر دیں۔ ہم نے کہا نہیں خدا کی قسم اپنی سواریوں پر شہر میں داخل ہوں گے۔ ان کی یہ بات بادشاہ تک پہنچی تو ہمیں اپنی سواریوں پر تلواریں حامل کیے ہوئے شہر میں لے آئے۔ جب وہاں پہنچے تو ہم نے اپنی سواریاں ورتچے کے نیچے بٹھرا دیں۔ بادشاہ ہمیں دیکھ رہا تھا یہ ہم نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ورد کیا تو خدا جانتا ہے۔ دریکھ ہوا سے ہلنے والے کھجور کے درخت کی طرح ہلنے لگا۔ بادشاہ نے ایک گماشتے کے ہاتھوں پیغام بھیجا کہ تمہیں ہمارے سامنے اپنے دین کا اظہار نہ کرنا چاہیے۔ اس کے بعد اندر آنے کی اجازت دی۔ ہم اندر گئے تو وہ سُرخ کپڑوں میں ملبوس فرش پر بیٹھا تھا۔ وہاں کا ہر دریکھ سُرخ رنگ کا تھا۔ اور اس کے پاس امراء و اعیان سلطنت کی ایک جماعت بھی تھی۔ جب ہم اُس کے نزدیک پہنچے تو وہ ہنس دیتے اور کہنے لگے کہ تمہارا کیا جانتا ہے۔ اگر تم ہمیں رواج کے مطابق دُعا و سلام کہتے۔ ہم نے کہا جو سلام و دُعا ہم ایک دوسرے پر بھیجتے ہیں تم پر بھیجا جائز نہیں سمجھتے۔ جس قسم کی دُعا تم ایک دوسرے کو دیتے ہو۔ ہم اسے بھی روا نہیں سمجھتے۔ بادشاہ کہنے لگا۔ تمہاری دُعا و سلام کس طرح کی ہوتی ہے؟ ہم نے کہا۔ السلام علیکم کہنے لگا۔ اپنے بادشاہ کو کس طرح سلام و دُعا کہتے ہو؟ ہم نے کہا اسی طرح۔ کہنے لگا۔ وہ تمہیں جواب کس طرح دیتا ہے؟ ہم نے اسی کلمہ سے پھر کہا۔ تمہارا سب سے بڑا کلام کون سا ہے؟ ہم نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا تو دریکھ جنبش میں آ گیا۔ جب اس نے اپنا سر اٹھایا تو وہ بھی ہلنے لگا۔ اس نے پوچھا۔ جب تم اس کلمہ کو اپنے گھڑوں میں پڑھتے ہو۔ تو کیا تمہارے گھڑوں کے درپچے بھی اسی طرح جنبش کرتے ہیں؟ ہم نے کہا۔ جہذا ہم نے تو اس جگہ کے سوا ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ اس نے کہا۔ مجھے یہ بات پسند ہے۔ کہ تم جس جگہ اس کلمہ کو پڑھتے ہو وہی جنبش میں آ جاتی۔ اور میرے ملک کا کچھ حصہ میرے ہاتھ سے نکل جاتا۔ ہم نے کہا۔ کیوں؟ کہنے لگا اگر ایسا ہوتا تو یہ نبوت کا تقاضا نہ ہوتا۔ بلکہ محض کسی شخص کا حیلہ و مکر و فریب ہوتا اس کے بعد اس نے مختلف سوالات کیے اور ہم جواب دیتے رہے۔ بعد میں اُس نے ہم سے نماز روزہ کے متعلق بھی پوچھا۔ تو ہم نے جواب دیا۔ پھر کہا۔ اٹھو۔ تمہارے لیے ایک اچھا سا مکان تعمیر



کر دیا گیا ہے۔ جہاں مجلہ اسباب مہمانی مہیا ہیں۔ چونکہ ہم وہاں تین دن تک قیام پذیر رہے۔ اس لیے وہ ہمیں ہر رات طلب کرتا اور جن چیزوں کے متعلق ہم سے پوچھ چکا تھا دوبارہ پوچھتا اور ہم بھی عادیہ جواب کرتے جاتے۔ پھر اس نے کوئی چیز طلب کی تو ایک چار گوشہ صندوق لایا گیا۔ جو زرد جواہرات سے بھرا ہوا تھا۔ اور اس میں چھوٹے چھوٹے بہت سے خانے تھے۔ ہر خانے کا ایک دروازہ تھا اور ہر دروازے پر ایک ایک کالا تھا۔ اُس نے ایک کالا کھولا۔ اور ایک سیاہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا باہر نکالا اُس کو کھولا تو اُس پر ایک شخص کی تصویر تھی جس کا رنگ سُرخ آنکھیں کشادہ اور گردن دراز تھی۔ اور ایسی دراز کہ ایسی گردن پہلے نہیں دیکھی تھی۔ لیکن بے ریش تھا۔ اور اُس کے گیسو ایسے عمدہ تھے۔ گویا دستِ قدرت نے خود بنایا ہے۔ کہنے لگا اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ کہنے لگا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں۔ اس کے بعد دوسرا دروازہ کھولا اور سیاہ پارچہ کا ٹکڑا نکالا تو اُس پر ایک سفید رنگ سُرخ چشم اور ایک بڑے سروائے آدمی کی تصویر تھی۔ یہ شخص اپنے محاذ اور محاسن میں کیا نظر آتا تھا۔ کہنے لگا اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ اُس نے کہا یہ نوح علیہ السلام ہیں۔ پھر ایک دروازہ کھولا۔ اور دوسرا قطعہ حریر سیاہ نکالا تو اُس پر ایک شخص کی تصویر تھی جس کا رنگ نہایت سفید، نہایت عمدہ جسم پیشانی روشن، کشیدہ رخسار، سفید اڑھی گویا وہ زندہ تھا۔ اور سنسن رہا تھا۔ کہنے لگا کہ اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ پھر ایک دروازہ کھولا۔ ایک سیاہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا نکالا۔ تو اس پر ایک سفید رنگ کی تصویر تھی۔ جب ہم نے دیکھا کہ یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر تھی ہم پر گریہ طاری ہو گیا اور ہم تعظیماً اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر بیٹھ گئے تو اُس نے کہا تمہیں تمہارے پروردگار کی قسم سچ بتاؤ کہ یہ تمہارے پیغمبر ہیں؟ ہم نے کہا ہاں یہ ہمارے پیغمبر ہیں جنہیں ہم اب بھی دیکھتے ہیں۔ وہ کچھ دیر ہماری طرف بھی دیکھتا رہا۔ پھر کہا۔ اس صندوق کا آخری خانہ بھی ہے۔ لیکن میں نے تمہیں دکھانے میں عجلت کی ہے۔ کہ تم کیا کہتے ہو۔ بعد ازاں ایک اور دروازہ کھولا جس میں پہلے کی طرح پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کی تصویر تھی۔ آخر میں ایک ایسے جوان شخص کی تصویر تھی جس کے محاسن نیک تھے جسم پر بہت سے سیاہ بال تھے، خوبصورت چہرہ تھا۔ بادشاہ نے کہا کہ اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا۔ نہیں۔ کہا یہ عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ہیں۔ پھر ہم نے پوچھا۔ یہ تصویریں کہاں سے آئی ہیں؟ جو

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حلیوں کے موافق ہیں۔ اور ہمارے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بالکل اُن کے حلیہ کے موافق تھی۔ اُس نے کہا آدم علیہ السلام نے خدا سے درخواست کی تھی کہ ان کی اولاد سے جتنے نبی ہوں گے ان کی شکلیں انہیں دکھائے تو خدا نے ان کی تصویریں ان کے پاس بھیج دیں اور خزانہ آدم علیہ السلام میں مغرب شمس کے نزدیک تھیں۔ ذوالقرنین علیہ السلام ان تصویریں کو مغرب شمس سے لے آئے اور حضرت دانیال علیہ السلام کو دے دیں۔ پھر کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے ملک سے نکل جاؤں اور تمہارا ادنیٰ غلام بن کر رہوں۔ جب مردوں کو نیک سلوک کیا جائے اور مجھے واپس لوٹا دیا جائے۔ واپسی پر جب ہم ابوالموئین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو ہم نے تمام گفتگو کا اعادہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سن کر رو پڑے اور فرمایا خداوند تعالیٰ نے اس کے لیے کسی چیز کا ارادہ فرمایا ہے۔ تو جو وہ چاہتا ہے کر دے گا۔ پھر فرمایا ہمارے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ تو رات و نخل میں یہود اور نصاریٰ آپ کی مدح و نعت پڑھتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ اپنے ہاں تو رات و نخل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصی کا بیان | سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ کے دوران میں حضرت سعد بن ابی وقاص کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خط لکھا کہ آپ نضد بن معاویہ رضی اللہ عنہ کو حلوان بھیج دیں۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بھیج دیا۔ جب حضرت نضد بن معاویہ انصاری رضی اللہ عنہ نے حلوان کے مضامات پر حملہ کیا تو بہت سے قیدی اور مال غنیمت ہاتھ لگا۔ ظہر کی نماز ادا کرنے کے لیے آپ نے ایک پہاڑ کے دامن میں اقامت اختیار کی۔ جب نماز کے لیے اذان کے دوران میں اللہ اکبر کہا تو پہاڑ سے آواز آئی۔ اے نضد! تو نے بڑے کی بڑائی بیان کی۔ جب انہوں نے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ کہا تو آواز آئی اے نضد! تو نے زبان سے کلمہ اخلاص نکالا ہے۔ جب اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ کہا تو آواز آئی هُوَ الَّذِي بَشَّرَنِي بِاَعِيْشِي ابْنِ مَرْثَمٍ وَكَلَّمَ رَاسِيَ اُمِّيَّةٍ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ جب حَتَّى عَلَي الصَّلَاةِ کہا تو آواز

آتی طوبی لمن مشی الیہا وَاَطْبَبَ الیہا۔ جب حتیٰ علیٰ الصّلاح کہا تو آواز  
آئی قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَجَابَ جب اللہ اکبر کہا تو آواز آئی اسے فضلہ! تو نے کلمہ  
اخلاص ادا کیا ہے۔ جب وہ اذان سے فارغ ہوئے تو کہنے لگا۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے  
تو کون ہے۔ جب تو نے اپنی آواز ہمیں سنوادی ہے تو اپنی شکل بھی دکھا دے۔ کیونکہ ہم بھی  
بندگانِ خدا اور اس کے رسول کی اُمت ہیں۔ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی جماعت  
ہیں۔ اس کے بعد پہاڑ میں اچانک شگاف آیا۔ اور اس میں سے ایک بہت بڑا سر نکلا۔ جس پر سفید  
بال اور پرانے پشمینہ کا کپڑا تھا۔ وہ بولا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اُنہوں نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ  
کے بعد پوچھا۔ تو کون ہے؟ کہنے لگا۔ میں زریب بن برثلی۔ بندہ نیکو کا حضرت عیسیٰ بن مریم صلوٰۃ  
اللہ علیہا کا وصی ہوں۔ اُنہوں نے مجھے اس پہاڑ پر بٹھا رکھا ہے۔ اور اس وقت تک میری زندگی  
کے لیے دُعا کی ہے جب وہ آسمان سے اتریں۔ خنزیر کو قتل کریں اور صلیب کو توڑ کر عیسائیوں  
کے بہتان و افتراء سے بریت کا اظہار کریں پھر اس نے کہا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے میری طلاقات نہیں ہوئی۔ میرا اسلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پہنچا دیجیے۔ اور ان سے  
کہیے کہ اے عمر فاروق! سعد و قارب فقدنا الامسا اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں کہیں اور  
غائب ہو گیا۔ حضرت فضلہ رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا اور حضرت  
سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ حضرت عمر نے حضرت سعد کو جوابی خط لکھا کہ  
مہاجرین و انصار کی جماعت کے ساتھ اس پہاڑ پر جاتیے۔ اگر اُسے وہاں پاؤ تو اس سے میرا  
سلام کہنا۔ کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے  
وصیوں میں سے کوئی ایک اس پہاڑ میں اقامت کریں گے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
چار ہزار مہاجر و انصار کی معیت میں چالیس روز تک اس پہاڑ پر رہے۔ ہر نماز کے وقت اذان  
کہتے مگر کوئی جواب نہ آتا۔ (شواہد البیروۃ فارسی ص ۱۱۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۶۱)

**حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اور گرجا کا پادری** | حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اسکندریہ

شہر میں گیا اور وہاں کے پادریوں سے میں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفات



کے بارے سوالات کیے۔ ایو یحیٰس گر جا کا بہت بڑا پادری تھا۔ لوگ اس کے پاس تھن  
 لے کر آتے اور وہ اُن کے لیے دُعائیں کرتا۔ میں نے اُس کو پانچ نمازیں بڑے ذوق و شوق اور اتہام  
 سے پڑھتے بھی دیکھا۔ اُس سے میں نے سوال کیا۔ هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ؟ کیا انبیاء  
 کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کا آنا باقی ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ہاں۔ لَيْسَ  
 بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ أَحَدٌ اس آخری نبی اور عیسے علیہ السلام کے  
 درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا۔ وَهُوَ نَبِيٌّ قَدْ آمَنَّا بِعَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاتِّبَاعِهِ  
 اور وہ اس شان کے نبی ہیں کہ ہم کو سیدنا عیسے علیہ السلام نے ان کی اتباع کا حکم فرمایا ہے۔ وَ  
 هُوَ النَّبِيُّ الْأَمِّيُّ الْعَرَبِيُّ اسْمُهُ أَحْمَدُ اور اس نبی اُمی عربی کا نام نامی اہم گرامی  
 احمد ہے۔ اُن کی آنکھیں مبارک سُرخ۔ لمبے لمبے بال مبارک وغیرہ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ  
 لَيَفْدُوْنَهُ بِأَنْفُسِهِمْ يَهَاجِرُوْنَ إِلَى أَرْضِ ذَاتِ سَبَاحٍ وَنَحْلٍ يَدِينُ  
 بِدِينِ ابْنِ آهِلِمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور آپ کے ساتھ وہ ساتھی ہوں گے جو آپ پر  
 جانثاری کریں گے۔ اور آپ کے اپنے آباؤ اجداد اور اولاد سے زیادہ محبت رکھتے ہوں گے۔ اور ایک  
 کھجوروں والی اور پتھروں والی زمین کی طرف ہجرت فرمائیں گے۔ اور ابراہیم علیہ السلام کے دین  
 مبارک رہیں گے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس پادری سے کہا کہ ان کی اوصفات  
 بھی بیان کرو۔ تو اس نے کہا يَخْصُ بِحَالٍ يَخْصُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلَهُ ان کو اللہ  
 تعالیٰ ایسی خصوصیت سے نوازے گا جو پہلے نبیوں میں سے کسی نبی کو بھی عطا نہیں ہوئی۔ كَانَ  
 النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ وَبُعِثَ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَجُعِلَتْ لَهُ  
 الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا أَيْنَمَا أَذْرَكَهُ الصَّلَاةُ تَيَمَّمُ وَيُصَلِّي  
 وَمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مُشَدَّدٌ عَلَيْهِ لَا يُصَلُّونَ إِلَّا فِي الْكَنَاسِ وَالْبَيْعِ۔  
 وہ اپنی قوم کی طرف اور سب لوگوں کی طرف مبعوث ہوں گے۔ اور ان کے لیے تمام زمین کو سجدہ  
 گاہ اور پاک بنا دیا جائے گا۔ تاکہ جہاں کہیں نماز کا وقت آجائے تو تمیز کریں اور نماز پڑھ لیں۔  
 اور جو لوگ آپ سے پہلے تھے ان پر سختی تھی وہ گرجوں اور عبادت خانوں کے علاوہ دوسری جگہ نماز

نہیں پڑھ سکتے تھے۔ (کتاب الوفا لابن جوزی ص ۱۱، شواہد الغرۃ ص ۱۱)

شاہ حبش اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ | علامہ عبد الرحمن عید الرحمنی تحریر فرماتے ہیں کہ جب سیف بن ذی یزن

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے بعد حبشہ پر غالب آیا اور وہاں اس کی سلطنت قائم ہو گئی تو عبدالمطلب و ہرب بن عبدمناف اور قریش کے تمام سرکردہ افراد اسے مبارک بادینے کے لیے یمن میں منسار گئے۔ اور اجازت لے کر اندر گئے تو عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس کے نزدیک بیٹھ گئے۔ اور بات چیت کے لیے اجازت چاہی۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نہایت فصیح اور بلیغ انداز میں دُعا و ثنا اور مبارک باد دی۔ بادشاہ کو یہ انداز بہت اچھا لگا تو پوچھا۔ آپ کون ہیں؟ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں ہاشم کا بیٹا ہوں۔ بادشاہ نے ان کو اپنے پاس بلایا اور تمام شرفائے قریش کی تعظیم و عزت کی۔ اور انہیں دار الضیافت میں لے گیا۔ اور ان کی شایان شان دو کمرے محض کر دیئے وہاں ایک ماہ تک رہے۔ انہوں نے اس کو دیکھا نہ واپس جانے کی رخصت چاہی۔ ایک ماہ بعد اسے ان کا حال پوچھنے کی سوجھی۔ ایک آدمی کو عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ تاکہ انہیں بلالائے۔ وہ گئے تو اس نے انہیں خلوت میں اپنے سامنے بٹھایا اور کہا اے عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تجھے اپنے علم کے مطابق کچھ بتاتا ہوں۔ اگر تیری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں سرگز اس سے نہ کہتا لیکن چونکہ تم اس چیز کے معدن ہو اس لیے میں صرف تمہیں مطلع کرتا ہوں۔ تمہیں چاہیے کہ اسے پوشیدہ ہی رکھو۔ جب اس کے ظاہر کرنے کا وقت آئے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے ہر شخص پر ظاہر کر دے گا۔ پھر کہا۔ ہم نے کتاب یکنون اور علم مخزون میں ایک بہت بڑی خبر پائی ہے۔ جس میں تمہاری اور تمام مخلوق کی خیریت و عافیت ہے اور وہ خبر یہ ہے کہ ایک لڑکا تہامہ یعنی مکہ مکرمہ میں یا تو پیدا ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو گا۔ اور اس کے والدین انتقال کر جائیں گے۔ اور چچا اور دادا اس کی کفالت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے رسول بنا کر بھیجے گا۔ اور یہیں اس کا مددگار اور معاون بنائے گا۔ وہ اپنے دوستوں کو عزیز رکھے گا۔ دشمنوں کو نزدیک نہ آنے دے گا۔ اس کے بعد وہ اپنے دوستوں کی ہر طرح معاونت کرے گا۔ اور جسے بھی چاہے گا اچھی چیزیں

کا مالک بنا دے گا۔ اس کے سبب آتش کفر بجھ جائے گی۔ ہر شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کا طریقہ اختیار کرے گا۔ شیاطین مرحوم و مقبور ہو جائیں گے۔ اور بتوں کی پرستش بند ہو جائے گی اور وہ ٹوٹ پھوٹ جائیں گے۔ آپ کا فرمان قرآن فیصل ہو گا۔ اور خود اس پر عمل پیرا ہو گا۔ اور نبی عین المنکر کرے گا۔ اور خود اس سے گریز کرے گا۔ جب حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے یہ باتیں سنیں تو دُعا و ثنا کے بعد فرمایا۔ اے بادشاہ! اس راز کو ذرا وضاحت سے بیان کرو۔ ابن ذی یزن نے اس عظیم ہستی کی قسم کھائی اور کہا اے عبد المطلب! آپ اس کے بلاشبہ دادا ہیں۔ جب حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے سنا تو فوراً سجدہ ریز ہوئے۔ ابن ذی یزن نے کہا اے جان برادر! آپ کا دل مطمئن ہو۔ اور آپ کا کام ترقی پذیر ہو۔ کیا تجھے کچھ پتہ چلا ہے کہ وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں سمجھ گیا۔ وہ میرا ایک لائق و فائق بیٹا تھا جس کا میں نے اپنے خاندان کی لڑکی سے نکاح کیا اُن سے ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا۔ اس کے والدین انتقال فرما گئے ہیں۔ میں اور اس کا چچا اس کی تربیت کرتے ہیں۔ ابن ذی یزن بولا۔ جو بھی میں نے تمہیں کہا ہے۔ اس لیے کہا ہے کہ تم اس کے حالات یہودیوں سے پوشیدہ رکھو۔ کیونکہ وہ اس کے دشمن ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ان پر غالب نہ ہونے دے گا۔ اور دیکھئے یہ باتیں اپنے ساتھیوں کو نہ بتائیے کیونکہ ان کے مفرد فریب سے بھی میں ڈرتا ہوں۔ مبادا حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے تمہیں اُن پر سیادت و سرکاری حاصل ہو جائے۔ تو وہ یا اُن کے بچے حضور کو ہلاک کر دیں۔ پھر کہا اگر مجھے پتہ چل جائے کہ اُن کی ولادت سے پہلے مجھے موت نہ آئے گی تو میں ہر طرح سے سواریاں یا دھیرے بڑبڑاتا اور اُسے اپنا دار الحکومت بناتا اور آپ کی معادنت و نصرت پر کمر بستہ ہو جاتا۔ کیونکہ میں نے سابقہ علوم کی کتب ناطقہ میں پڑھا ہے۔ کہ آپ کا دار الملک مدینہ منورہ ہو گا۔ اور اسی جگہ آپ کا سلسلہ کار مستحکم ہو گا۔ اور اسی شہر سے آپ کے احوان و انصار اٹھیں گے اور آپ کا مدفن بھی وہی ہو گا۔ ورنہ اُن پر صائب طوفان سے ڈرتا اور آپ کے حال سے دوسروں کو آہہ کرتا۔ اور عجب کو آپ کا مطیع و منقاد بناتا۔ لیکن ایک حقیقت تم پر واضح کر دوں تم سے کوئی تعصیر نہ ہو گی یعنی تم اپنے فرائض سے ابھی عجز و غم نہ آہو سکو گے۔

اس کے بعد قریش کے ہر فرد کو دس دس غلام دس کنیزیں۔ دو دو چادریں۔ دو سو اونٹ



اور پانچ پانچ رطل سونا دس دس رطل چاندی اور عنبر سے بھرے ہوئے برتن دیئے۔ اور عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو ان تمام کے برابر چیزیں دیں۔ اور کہا آئندہ سال بھی آئے گا لیکن وہ اسی سال مر گیا۔ اس کے بعد حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ قریش سے کہا کرتے تھے کہ مجھ سے نہ بڑھا کرو کیونکہ بادشاہ کی عطا اس نسبت بزرگی و شرف سے کمتر ہے جو مجھے میرے فرزندوں سے ہے۔ جب ابوطالب سے ان فرزندوں کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ اُن کے نام ظاہر نہ کرتے۔ (مشواہد النبوت فارسی ص ۲۸)

**امیہ بن الفضل کا واقعہ** | حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیہ بن الفضل مجھ سے عتبہ بن ربیعہ کے اخلاق و احوال کے متعلق

پوچھا کرتا تھا۔ میں اسے جواب دیا کرتا تھا۔ وہ میرے جواب کو بہت پسند کیا کرتا تھا۔ جب اس نے اُس کی عمر پوچھی تو میں نے کہا وہ عمر رسیدہ ہے۔ اس نے کہا خاموش ہو جاؤ میں تمہیں اس کا بھید بتا ہوں۔ ہم نے کتابوں میں پڑھا تھا کہ ہماری سرزمین سے ایک پیغمبر مبعوث ہو گا۔ اور مجھے یقین تھا کہ وہ میں ہوں گا۔ جوہنی میں نے اہل علم حضرات سے اس بارے عتبہ بن ربیعہ کے سوا کسی کو اس لائق نہ پایا۔ جب تو نے یہ کہا کہ وہ عمر رسیدہ ہے۔ تو مجھے معلوم ہو گیا کہ جو شخص چالیس سال کی عمر سے تجاوز کر گیا ہے۔ ابھی مبعوث نہیں ہوا۔ وہ پیغمبر نہیں ہو سکتا۔ جب یہ بات زبان زد خاص و عام ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے۔ میں تجارت کی غرض سے مکہ میں جا یا کرتا تھا میں امیہ بن ابی الفضل کے پاس جا کر ازراہ مذاق کہنے لگا کہ جس پیغمبر کا تجھے انتظار تھا مبعوث ہو گیا ہے۔ اس نے کہا کہ وہ برحق ہے اور سچ کہتا ہے کہ اس کی متابعت کرو میں نے کہا تم اس کی متابعت کیوں نہیں کرتے۔ کہنے لگا۔ مجھے اپنے قبیلہ سے شرم آتی ہے۔ کیونکہ میں ان سے ہمیشہ ہی کہا کرتا تھا۔ کہ وہ پیغمبر ہیں ہوں گا۔ لیکن اب نظریہ آتا ہے۔ کہ میں بنی عبد مناف کے ایک رطلے کی متابعت کرں گا۔ اور اسے ابوسفیان رضی اللہ عنہ! مجھے یہ نظر آتا ہے کہ اگر تو اس کی مخالفت کرے گا۔ تو تیری گردن میں بھری کی طرح رسی ڈال کر اُس کے سامنے لے آئیں گے۔ اور وہ تمہارے خلاف جیسا چاہے گا حکم دے گا۔

کہتے ہیں کہ امیہ بن ابی الفضل حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ کا قصیدہ پڑھا۔ ابتداء میں زمین و آسمان کے اوصاف بیان کیے۔ پھر تمام انبیاء علیہم السلام کے

حالات بیان کیے۔ قصیدہ کے اختتام پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت سرائی کی جس میں آپ کی رسالت کی تصدیق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے سورۃ طہ پڑھ کر سنائی وہ بولا کہ میں گواہی دیتا ہوں یہ بشر کا کلام نہیں ہے۔ لیکن میں اپنے بھائی بندوں کے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تجھے نیکی دے مجھ پر ایمان لے آؤ۔ اور صراطِ مستقیم اختیار کرو۔ وہ کہنے لگا جناب میں جلدی واپس آتا ہوں۔ پھر وہ گھوڑے پر سوار ہو کر متنی جلدی ہو سکتا تھا شام پہنچا۔ ایک گرجے میں جہاں بہت سے راہب مشغول عبادت تھے۔ اُن سے موتِ حال بیان کی۔ اُن میں سے ایک نے کہا جس کے متعلق تم نے یہ گفتگو کی ہے اُسے دیکھ کر پہچان سکتے ہو؟ اُس نے کہا۔ ہاں وہ راہب یا پادری اسے اپنے گھر لے گیا جس کی دیواروں پر انبیاء کرام علیہم السلام کی تصویریں بھی ہوتی تھیں۔ اس نے اُمیہ کو اندر لے جا کر ایک تصویر دکھائی۔ جب رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر دیکھی تو اُمیہ نے کہا وہ یہ ہیں۔ راہب نے کہا اللہ تعالیٰ تجھے نیکی دے جلدی سے واپس چلے جاؤ۔ اور اس پر ایمان لے آؤ۔ کیونکہ وہی رسول خدا ہیں۔ اور خاتم النبیین ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ضلع)

غیر مقلدین کے مولوی سلیمان منصور  
حضرت جبار و بن عبد اللہ بارگاہ رسالت میں پوری نے خصائص الکبریٰ کے حوالہ

سے روایت درج کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ملکِ مین کے سب سے بڑے عیسائی عالم (حضرت جبار و بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تھے۔ آئے اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ تو انہوں نے کہا:

اُس خدا کی قسم ہے جس نے حضور کو حق کے ساتھ  
مبعوث کیا ہے۔ کہ میں نے آپ کا وصف انجیل  
میں دیکھا ہے۔ اور بتولِ مریم کے فرزند (عیسیٰ)  
نے آپ کی بشارت دی ہے۔

(رحمۃ للعالمین ص ۲ ج ۲)

لے جبار و بن عبد اللہ کا مفصل واقعہ مواہب اللدنیہ اور مدارج النبوت میں ہے۔

## حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضور پر نورؐ علیٰ نور محمد مصطفیٰ  
علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے

پاس جب پہلی وحی جبریل امین لے کر حاضر ہوئے۔ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدہ طہیرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ زَمِلُونِي زَمِلُونِي مجھے کھل پہناؤ پھر اپنے غارِ حرا والا تمام واقعہ سنایا۔ تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو اپنے چچا زاد بھائی حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کے پاس لائیں۔ حضرت ورقہ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر تھے یعنی عیسائی تھے۔ حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ عبرانی میں لکھا کرتے تھے۔ آپ نے انجیل کا ترجمہ سریانی زبان سے عبرانی میں کیا تھا۔ عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے بہت بوڑھے ہو چکے تھے۔ اور نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت اُم المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے کہا: يَا بَنُ عَمِي اسْمَعْ مِن ابْنِ آخِيكَ۔ اے میرے چچا زاد بھائی اپنے بھتیجے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات سن۔ تو حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے کہا: يَا بَنُ آخِي مَاذَا تَسْأَلُنِي اے میرے بھتیجے آپ نے کیا دیکھا ہے۔ تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے تمام واقعہ سنایا تو ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَسَّالَ اللَّهُ عَلَيَّ مُوسَى یہ وہی ناموس ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔ تو حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ کاش میں اس وقت جو ان ہوتا کاش میں اس وقت زندہ ہوتا۔ آپ کو آپ کی قوم مکہ مکرمہ سے نکال دے گی۔ تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ

لے جلا رحمن سہیل نے لکھا ہے کہ حضرت خدیجۃ یعنی اللہ عنہا جاہلیت اور اسلام ہر دو زمانوں میں طاہرہ نام سے ہی مشہور تھیں۔  
(روضہ لائف ص ۱۲)

لے ورقہ بن نوفل حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے چچا زاد بھائی تھے۔ نسب نامہ اس طرح ہے۔  
حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔  
حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی۔

ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی۔ حضرت قصی پر سب کا نسب نامہ ملتا ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری)



علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجھے نکال دیں گے۔ کیونکہ جو کچھ آپ (نبوت) لے کر آئے ہیں۔ وہ جو کوئی بھی لے کر آیا اس سے عداوت کی گئی۔ وَإِنْ يُدْرِكُنِي يَوْمُكَ الْفُتُكُ نَصْرًا مُّؤَدَّرًا۔ اور اگر آپ کے اس زمانہ مبارک کرنے مجھے زندہ پایا تو میں کمر بستہ ہو کر آپ کی مدد کروں گا۔ (صحیح بخاری شریف) ناطیضے کرام:۔ حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے جو بارگاہ مصطفویٰ میں جو یہ عرض کیا: هَذَا التَّائِمُوسُ الَّذِي نَزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى۔ یہ وہی فرشتہ ہے جو اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔ اور آپ کو برگ مکہ سے نکال دیں گے۔ وغیرہ الفاظ سے واضح ہے کہ آپ نے کتب سابقہ خصوصاً انجیل میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پڑھا تھا۔ اس لیے فوراً جواب عرض کیا تھا۔

حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مدد کرنے کی خواہش کا اظہار کرنا ان کے مسلمان ہونے کی بین دلیل ہے۔ غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی ابراہیم میر سیاح کوٹی نے لکھا ہے کہ ورقہ کے مؤخذ ہونے میں تو شک نہیں۔ جاہلیت میں بھی وہ مؤخذ تھے۔ پھر نصرانی ہو کر بھی مؤخذ ہی رہے۔ نصرانیت کی حالت میں توریت اور انجیل کی بشارت کے مطابق انہوں نے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی اللہ مان لیا۔ (سیرت مصطفیٰ ص ۲۲ ج ۲)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا | سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اسلام لانے کا واقعہ خود اپنی زبان سے اس طرح بیان فرمایا کہ میں ملک فارس میں قریہ جتبی کا رہنے والا تھا۔ میرا باپ اپنے شہر کا چودھری تھا اور ب سے زیادہ مجھ کو محبوب رکھا کرتا تھا۔ جس طرح کنواری رڑکیوں کی جاتی ہے اسی طرح وہ میری حفاظت کرتا تھا۔ اور مجھ کو گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتا تھا۔ ہم مذہباً مجوسی تھے۔ میرے باپ نے

لے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی عمر بہت زیادہ برآ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا زمانہ پایا ہے جس نے کچھ عیسائیوں کو نہیں پایا لیکن حضرت عیسیٰ کے کسی حواری اور دوسری کا زمانہ پایا ہے۔ عاقلانہ ہی فرماتے ہیں کہ جب قدر احوال بھی ان کی عمر کے بارے میں پائے وہ سب اس پر متفق ہیں کہ آپ کی عمر دھائی سو سال سے متجاوز ہے۔ (فقہ)

مجھ کو آشکدہ کا محافظ اور نگہبان بنا رکھا تھا۔ کہ کسی وقت بھی آگ نہ بجھنے نہ پائے۔ ایک مرتبہ میرا باپ تعمیر کے کام میں مشغول تھا۔ اس لیے مجبوری مجھ کو کسی زمین اور کھیت کی خبر گیری کے لیے بھیجا۔ اور یہ تاکید کی کہ دیر نہ کرنا۔ میں گھر سے نکلا راستہ میں ایک گر جا پڑا تھا۔ اندر سے کچھ آواز سنائی دی۔ میں دیکھنے کے لیے اندر داخل ہو گیا۔ دیکھا تو ایک نصاریٰ کی جماعت ہے کہ جو نماز میں مشغول ہے۔ مجھ کو ان کی یہ عبادت پسند آئی اور اپنے دل میں کہا کہ یہ دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ اس دین کی اصل کہاں ہے ان لوگوں نے کہا ملک شام میں اسی میں آفتاب غروب ہو گیا۔ باپ نے انتظار رک کے تلاش میں قاصد دوڑائے جب گھر واپس آیا تو باپ نے دریافت کیا کہ کہاں تھا؟ میں نے تمام واقعہ بیان کیا۔ باپ نے کہا اس دین (یعنی نصرانیت) میں کوئی خیر نہیں۔ تیرے ہی باپ دادا کا دین (یعنی آتش پرستی) بہتر ہے۔ میں نے کہا ہرگز نہیں۔ خدا کی قسم نصرانیوں ہی کا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ باپ نے میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں اور گھر سے باہر نکلنا بند کر دیا۔ جیسے فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: لَئِنْ اِشْتَخَذْتَ الْاٰنْثٰى غَیْبِیْ لَا جَعَلَنَکَ مِنَ الْمَسْجُوْنِیْنَ (۱۹/ع)

(جیسا کہ عام اہل باطل کا طریق ہے) میں نے پوشیدہ طور پر نصاریٰ سے کہا بھیجا کہ جب کوئی قافلہ شام کو جائے تو مجھ کو اطلاع کرنا چنانچہ انہوں نے مجھ کو ایک موقع پر اطلاع دی۔ کہ نصاریٰ کے تاجروں کا ایک قافلہ شام واپس جانے والا ہے۔ میں نے موقع پا کر بیڑیاں اپنے پاؤں سے نکال دیں۔ اور گھر سے نکل کر ان کے ساتھ ہو لیا۔

ملک شام پہنچ کر دریافت کیا کہ عیسائیوں کا سب سے بڑا عالم کون ہے۔ لوگوں نے ایک پادری کا نام بتایا۔ میں اس کے پاس پہنچا۔ اور اس سے اپنا تمام واقعہ بیان کیا۔ اور یہ کہا کہ میں آپ کی خدمت میں رہ کر آپ کو دین سکھانا چاہتا ہوں۔ مجھ کو آپ کا دین مرغوب اور پسند ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ میں آپ کی خدمت میں ہی رہ پڑوں اور دین سکھوں۔ آپ کے ساتھ نمازیں پڑھوں۔ تو پادری نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ وہاں رہنے پر چند دنوں کے بعد یہ واضح ہو گیا کہ وہ اچھا آدمی نہ تھا۔ بڑا حرص لالچی اور طالح تھا۔ دوسروں کو صدقات اور خیرات کا حکم دیتا تھا اور جب لوگ روپیہ لے کر آتے تھے تو خود جمع کر کے رکھ لیتا۔ فقرار اور مساکین کو نہ دیتا تھا۔ اسی طرح اس نے اشرافیوں کے سات

مشکے جمع کر لیے تھے۔ جب وہ مر گیا۔ اور لوگ حُسنِ عقیدت کے ساتھ اس کی تجویز و تکفین کے لیے جمع ہوئے تو میں نے لوگوں کو اس کا حال بتایا اور اُس کے اشرفیوں کے جمع کیے ہوئے سات مشکے بھی دکھائے۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا کہ خدا کی قسم ہم ایسے شخص کو ہرگز دفن نہیں کریں گے۔ آخر کار اس پادری کو سولی پر لٹکا کر سنگسار کر دیا۔ اور اس کی جگہ اور عالم کو بھلایا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس نئے مسند نشین عالم سے برصہ کر عالم، عابد اور زاہد دُنیا سے بے تعلق کسی کو نہیں دیکھا۔ مجھے اس سے حد سے زیادہ عقیدت ہو گئی۔ میں اس کی خدمت کرتا رہا۔ جب وہ قریب المرگ ہوا تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ آپ مجھے وصیت کیجئے کہ آپ کے بعد کس کی خدمت میں جا کر رہوں۔ تو اس نے کہا کہ موصول میں ایک عالم ہے۔ اُس کے پاس چلا جانا۔ چنانچہ میں اُس کے پاس گیا اور اس کے بعد اس کی وصیت کے مطابق نصیبیں میں ایک عالم کے پاس رہا۔ اور اس کی وفات کے بعد ان کی وصیت کے مطابق شہر عموریہ میں ایک عالم کے پاس رہا۔ جب وہ بھی دُنیا سے کوچ کرنے لگے تو میں نے کہا کہ میں فلاں فلاں عالم کے پاس رہا ہوں۔ اب آپ بتلائیں کہ میں کس کے پاس جاؤں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میری نظر میں اس وقت کوئی ایسا عالم نہیں کہ جو صحیح راستہ پر ہو اور میں اُس کا تم کو پتہ بتاؤں۔ ابشتہ ایک نبی کے ظہور کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ وہ نبی دین ابراہیمی پر ہوگا۔ عرب شریف کی سرزمین پر اسی کا ظہور ہوگا۔ ایک تختستانی زمین کی طرف ہجرت فرمائے گا۔ اگر تم وہاں پہنچ سکو تو ضرور پہنچنا۔ ان کی علامت یہ ہوگی کہ وہ سدقہ کا مال نہ کھائیں گے۔ ہدیہ قبول کریں گے۔ دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت ہوگی جب تم اُن دیکھو گے تو پہچان لو گے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُسی دوران میرے پاس کچھ بکریاں اور گائیں جمع تھیں۔ اتفاقاً ایک قافلہ عرب کو جانے والا اُٹل گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ مجھے بھی اپنے ساتھ لےجیو۔ میں یہ بکریاں اور گائیں سب کی سب تم کو دے دوں گا تو قافلہ والوں نے رضامندی کا اظہار کر دیا اور مجھے اپنے ساتھ لے لیا۔ جب وادیِ قرطی میں پہنچے تو میرے ساتھ ان قافلہ والوں نے یہ بدسلوکی کہ مجھے غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ جب میں اس یہودی کے ساتھ آیا تو کچھ ر کے درخت دیکھ کر خیال ہوا کہ شاید یہی وہ سرزمین ہو۔ لیکن ابھی پورا اطمینان نہیں ہوا



تھا کہ بنی قریظہ میں ایک یہودی اُس کے پاس آیا اور مجھ کو اُس سے خرید کر مدینہ منورہ لے آیا۔  
جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو خدا کی قسم مدینہ منورہ کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور یقین کر لیا کہ یہ وہی شہر  
ہے جو مجھ کو بتلایا گیا تھا۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں  
اسی طرح دس مرتبہ سے زیادہ مرتبہ فروخت ہوا ہوں (لوگوں نے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کو بار بار بے رغبتی کے ساتھ درابم معدودہ میں خریدا۔ لیکن اس کی اصل قیمت کو کسی نے نہ پہچانا  
میں مدینہ منورہ میں اس یہودی کے پاس رہا۔ اور بنی قریظہ میں اس کے درختوں کا کام کرتا رہا۔  
کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو مکہ مکرمہ میں مبعوث فرمایا۔ مگر مجھ کو غلامی اور  
خدمت کی وجہ سے مطلقاً علم نہ ہوا۔ جب بنی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ شریف  
تشریف لائے اور قبا میں قیام فرمایا تو اس وقت میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھا ہوا کام کرتا رہا  
تھا۔ اور میرا آقا جو کہ یہودی تھا درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک یہودی جو کہ میرے آقا کا  
چچا زاد بھائی تھا نے کہا خدا بنی قریظہ یعنی انصار کو ہلاک کرے کہ وہ قبا میں ایک شخص کے ارد گرد جمع  
ہیں۔ جو مکہ سے آیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی اور پیغمبر ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

فَوَاللّٰهِ اِنْ هُوَ اِلَّا اخَذَتْ بِنِي الْعَصَى وَاَعُوْ  
حَتّٰى ظَنَنْتُ اِنِّىْ سَاسُقُطُ عَلٰى  
صَاحِبِىْ۔  
خدا کی قسم یہ سننا ہی تھا کہ مجھ پر لرز اٹاری ہو گیا۔  
اور مجھ کو یہ غالب لگنا ہو گیا کہ میں ابھی اپنے  
آقا پر گر پڑوں گا۔

ان دونوں یہودیوں نے جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی یہ حالت دیکھی تو متعجب ہوئے  
میں درخت سے اتر آیا اور اُس خبر دینے والے یہودی سے پوچھا کہ تم کیا کہہ رہے تھے۔ وہ خبر لیجئے  
بھی نہاؤ۔ اس پر میرے آقا کو غصہ آگیا اور مجھے زور سے ایک طمانچہ مارا اور کہنا تجھ کو اس سے  
کیا مطلب تم اپنا کام کرو۔

جب شام کو میں اپنے کام سے فارغ ہوا اور جو کچھ میرے پاس تھا لیا اور بارگاہ مصطفوی  
میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت قبا میں تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے

کہ آپ کے ساتھیوں کے پاس کچھ نہیں اس لیے میں آپ کو صدقہ پیش کرتا ہوں۔ تو آپ نے اپنی ذاتِ مقدسہ مطہرہ کے لیے صدقہ قبول کرنے سے انکار فرما دیا۔ نیز فرمایا کہ میرے لیے صدقہ جائز نہیں ہے اور صحابہ کو اجازت دے دی کہ تم لے لو۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم یہ ان تینوں علامات میں سے ایک ہے میں واپس ہو گیا۔ اور پھر کچھ جمع کرنا شروع کیا۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں پھر حاضر خدمت ہوا۔ اور عرض کیا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کی خدمت میں کچھ ہدیہ پیش کروں۔ صدقہ تو آپ قبول نہیں فرماتے اس ہدیہ کو شرفِ قبولیت بخشے۔ تو آپ نے ہدیہ کو قبول فرمایا۔ خود بھی اُس سے کھایا اور صحابہ کو بھی کھلایا۔ تو میں نے دل میں کہا کہ دوسری علامت ہے۔

میں واپس آ گیا اور دو چار روز گزرنے کے بعد پھر آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت ایک جنازے کے ہمراہ جنت البقیع میں تشریف لائے تھے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک جماعت آپ کے ہمراہ تھی۔ آپ درمیان میں تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام کیا اور سامنے سے اٹھ کر پیچھے کی طرف آ بیٹھا۔ کہ مہربنوت دیکھوں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے۔ اور خود بخود پشتِ مبارک سے چادر کو اٹھا دیا۔ اور میں نے دیکھتے ہی پہچان لیا۔ اور مہربنوت کو بوسہ دیا اور رو پڑا کہ تو اپنے ارشاد فرمایا کہ سامنے آؤ تو میں سامنے آیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا ہے عبداللہ بن عباس جس طرح آپ سے میں نے اپنا واقعہ بیان کیا ہے اسی طرح میں نے یہ تمام واقعہ تفصیل اپنے آقا و مولا احمد مختار مدنی تاجدار حبیب کردگار محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتسار سے بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سامنے ہی بیان کیا اور دستِ رحمت پر اسلام قبول کیا۔

(طبقات ابن سعد ج ۵، تاریخ ابن ہشام ج ۱، شواہد القبوت فارسی ج ۱)

انجیل میں شہادت | قاضی سلیمان منصور پوری ہی ابن سعد کی تصنیف لطیف طبقات البکر کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ سہل مولیٰ عیشہ کہتے ہیں کہ اہل مدینہ

اندر ایک نصرانی تھے جو انجیل پڑھا کرتا تھا۔ اُس نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت انجیل میں درج ہے۔ وہ اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے اور ان کا نام احمد ہو گا۔

امام جلال الدین اسیوطی اور محدث ابن جوزی علیہما الرحمۃ نے اپنی کتابوں میں یہ روایت درج کی ہے۔ (خصائص الکبریٰ ج ۱، کتاب الوفا ص ۵۹ ج ۱)

احمد مجتبیٰ کی آمد | عیسائیوں میں سے ایک شخص مکہ مکرمہ میں آیا۔ فَأَتَى عَلَى لِسُونَةٍ  
قَدْ اجْتَمَعْنَ فِي يَوْمٍ عِيدٍ مِنْ أَغْيَادِهِمْ چند عورتیں ایک  
مقام پر خوشی کی تقاریب میں سے ایک تقریب پر جمع تھیں۔ ان کے خاوند اپنے کام کا ج ک  
وجہ سے وہاں پر نہ تھے پس اس عیسائی شخص نے کہا يَا نِسَاءَ قَرِيشٍ أَفَنَّهُ مَسْكُونٌ  
فِيكُمْ دُنِيَ يُقَالُ لَهُ أَحْمَدُ۔ اے قریش کی عورتو عنقریب تم میں ایک نبی تشریف لائے  
ولے ہیں جن کا اسم مبارک احمد ہوگا۔ (کتاب الوفا ص ۱۱۱ ج ۱، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۲)

قارئین عظام! اب انجیل برناباس جو کہ انگلش میں ہے کے حوالہ جات اور ان  
اردو میں ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ عیسائی حضرات حسد اور بغض کی وجہ سے اکثر انجیل  
برناباس کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ انجیل برناباس کا  
حوالہ عیسائیوں کے مشہور اور مستند پادری سیل صاحب نے بھی مقدمہ ترجمہ قرآن  
مرقومہ پادری سیل صاحب مطبوعہ ۱۸۵۷ء میں درج کیا ہے۔



# انجیل برناباس کے حوالہ جات

اب حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انجیل برناباس میں درج شدہ اہم انبیاء  
ہلک ہر دوسرا شافع روز جزا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والصلوٰۃ والسلام کی بزرگی اور افضلیت کے  
متعلق سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت پیش کی جاتی ہیں۔

## نبیوں کا ستراج

THEN ascended Jesus to the place whence the  
saribes were wont to speak. And having beckoned with  
the hand for silence, he opened his mouth saying. Blassed  
be the holy name of God, who of his godness and mercy  
willed to create his creatures that they might glorify him.  
Blessed be the holy name of God. WHO created the  
splendour of all the saints and prophets before all things  
to send him for the salvation of the world as he spake by  
his servant David saying. Before Lucifer in the brightness  
of the saints I created thee. Blessed be the holy name of  
GOD, who created the angels that they might serve him.

متب یسوع اس مقام پر چڑھ گیا جہاں سے فقیہہ تقریر کیا کرتے تھے۔ اور ہاتھ سے خاموشی کا  
اشارہ کر کے اپنا منہ کھولا۔ اور کہا "مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے اپنی بھلائی اور رحمت سے اپنی مخلوق  
پیدا کرنے کی مشیت کی۔ تاکہ وہ اس کی تعبد کریں۔"

مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے تمام قدوسوں اور نبیوں کے ستراج یعنی خدا کے آخری رسول  
کو تمام مخلوقات سے پہلے پیدا فرمایا تاکہ اسے دنیا کی نجات کے لیے بھیجے جیسا کہ اس نے اپنے منہ سے

واؤد کی زبانی فرمایا کہ ستارہ صبح سے پہلے قدوسوں کی آباہی میں میں نے تجھے پیدا کیا۔ مبارک ہو خدا پاک نام جس نے فرشتے پیدا کیے تاکہ وہ اُس کی خدمت کریں۔ (انجیل برنابا بس ۱۲ باب ۱۱)

**محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں**

Adam, having sprung up upon his feet, saw in air a writting that shone like the sun, which said; There is only one God, and MOHAMMAD is the messenger of GOD. Where upon Adam opened his mouth and said. I thanke thee O LORD my GOD, that thou hast deigned to create me but tell me, I pray thee, what meanth the message of those words. MOHAMMAD is messenger of GOD. HAVE there been other men before me?

جب آدم اٹھ کھڑا ہوا تو اُس نے ہوا میں ایک تحریر دیکھی۔ جو سورج کی طرح چمکتی تھی کہ خدا ایک ہی ہے۔ اور محمد خدا کا رسول ہے۔ اس پر آدم نے اپنا منہ کھولا اور کہا اے خداوند! میرے خدا میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے میری تخلیق کی تقدیر فرمائی مگر میں منت کرتا ہوں مجھے بتا ان الفاظ کا کیا مطلب ہے۔ محمد خدا کا رسول ہے۔ کیا مجھ سے پہلے اور انسان بھی ہوئے ہیں۔ (انجیل برنابا بس ۱۲ باب ۱۱)

**آدم علیہ السلام کے ناخنوں پر اسم محمد لکھا جانا**

Adam besought GOD saying. LORD grant me this writting upon the nails of the fingers of my hands. Then GOD gave to the first man upon his thumbs that writting upon the thumb nail of the right hand it said. THERE is only one GOD, and upon the thumb nail of the left it said. MOHAMMAD is messenger of GOD. Then with fatherly affection the first man kissed those words, and rubbed his

eyes, and said. BLESSED be that day when thou shalt come to the world.

آدم نے خدا کی منت کی کہ خداوند یہ تحریر میرے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخنوں پر درج فرما دے  
تب خدا نے پہلے انسان کے انگوٹھوں پر تحریر درج کر دی دایں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا خدا ایک ہی  
ہے اور بائیں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا محمد خدا کا رسول ہے۔ تب پہلے انسان نے پیرا نہ شفقت  
سے یہ الفاظ چرے اور اپنی آنکھیں میں اور کہا مبارک ہو وہ دن جب تو دنیا میں آئے۔  
(انجیل برنا باس ۳۹ باب ۲۹)

## مالک و مختار

GOD said to ADAM (and) EVE, who were both weeping. GO ye forth from paradise and do penance and let not your hope fail, for I will send your son in such wise that your seed shall little the dominion of SULTAN form off the human race, for the who shall come, my messenger to him will I give all things.

خدا نے آدم اور خوا سے جو دونوں رو رہے تھے۔ کہا تم بہشت سے چلے جاؤ۔ توبہ کرو اور تہاری  
آس نہ ٹوٹے کیونکہ میں تمہارا بیٹا اس حال میں بھیجوں گا کہ تمہاری نسل شیطان کی حکومت نوع انسانی سے  
دور کر دے گی۔ کیونکہ وہ میرا رسول جو آئے گا اُسے میں سب چیزیں عطا کروں گا۔ انجیل برنا باس ۳۹ باب ۲۹

## حضور کی آمد کی خواہش

GOD hid himself and the angel MICHAEL drave them forth from paradise. Where upon ADAM, turning him round, saw written above the gate. THERE is only one GOD and MOHAMMAD is messenger of GOD.



WHERE upon weeping, he said. MAY it be pleasing to GOD, O, my son that thou come quickly and draw us out of misery.

خدا نے اپنے تئیں پوشیدہ کیا۔ اور فرشتے میکائیل نے انہیں (آدم اور حوا کو) بہشت سے باہر کر دیا۔ اس پر آدم نے گھوم کر بچاٹک پر لکھا دیکھا۔ خدا ایک ہی ہے اور محمد اس کا رسول ہے۔ اس پر اس نے رد کر کہا خدا کی مرضی ہو اسے میرے بیٹے کو تو جلد آئے اور میں مصیبت سے چٹکارا دوں۔  
(انجیل برنابا سٹک باب ۴۲)

### شانِ مصطفویٰ اور دینِ محمدی

THEN said JESUS, I am a voice that crieth through all Judaea and crieth. PREPARE ye the way for messenger of the LORD, even as it is written in ESAIAS.

THEY said, "If thou be not the MESSIAH nor ELIJAH, or any prophet, wherefore dost thou preach new doctrine and make thyself of more account than the MESSIAH?"

Jesus answered. THE miracles which GOD worketh by my hands show that I speak that which GOD willeth, nor indeed do I make myself to unloose the ties of the hosen or the latches of the shoes of the messenger of GOD, whom ye call MESSIAH, who was made before me and shall bring the words of truth, so that his faith shall have no end.

تب یسوع نے کہا میں ایک آواز ہوں جو سارے یہودیہ میں پکارتی ہے۔ کہ خداوند کے رسول کے لیے راہ تیار کرو جیسا یسعیاہ کی کتاب میں لکھا ہے۔ انہوں نے کہا اگر تو مسیح نہیں نہ ایلیاہ نہ کوئی

بنی تو نے سچے کیوں سکھاتا ہے اور مسیح سے زیادہ اپنا چرچا کرتا ہے؟  
 یسوع نے جواب دیا جو معجزے خدا میرے ہاتھ سے کراتا ہے۔ اُن سے ظاہر ہے کہ  
 میں وہی کہتا ہوں جو خدا کی مرضی ہے۔ نہ میں فی الواقع اپنے تئیں وہ کہلاتا ہوں جس کا تم  
 ذکر کرتے ہو۔ کیونکہ میں اس لائق نہیں کہ خدا کے اُس رسول کی جرابوں کے بند یا جوتیوں کے تسمے  
 کھول سکوں جسے تم مسیح کہتے ہو۔ جو مجھ سے پہلے بنایا گیا اور میرے بعد آئے گا۔ اور سچائی کا  
 کلام لاتے گا۔ اس کے دین کی انتہا نہ ہوگی۔ (انجیل برنابا ص ۵۰ باب ۴۲)

### باعثِ تخلیق کائنات

THEN said GOD. BE thou welcome, O my servant  
 ADAM. I tell thee that thou art the first man whom I  
 have created. AND he whom thou hast seen (mentioned)  
 is thy son, who shall come into the world many years  
 hence, and shall be my messenger, for whom I have created  
 all things, who shall give light to the world when he shall  
 come, whose soul was set in celestial splendour sixty  
 thousand years before I made any thing.

خدا نے کہا مرحبا اے میرے بندے آدم۔ میں تجھے بتاتا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے، جسے  
 میں نے پیدا کیا۔ اور وہ جسے تو نے دیکھا ہے تیرا بیٹا ہے جو دنیا میں اب سے بہت سال بعد  
 آئے گا۔ اور میرا رسول ہوگا جس کے لیے میں نے تمام چیزیں پیدا کی ہیں۔ جو آئے گا تو دنیا کو نور  
 بخشنے کا جس کی روح میرے ہر چیز پیدا کرنے سے ساٹھ ہزار سال پہلے ملکوتی شان میں رکھی گئی تھی  
 (انجیل برنابا ص ۵۰ باب ۴۲)

### نبی کریم کے صدقے میں برکت

Verily I say unto you that every prophet when he is

come hath borne to one nation only the mark of mercy of GOD. AND so their words were not extended save to that people to which they were sent. BUT the messenger of GOD, when he shall come, GOD shall carry salvation and mercy to all the nations of the world that shall receive his doctrine. He shall come with power upon the ungodly and shall destroy idoltary, insomuch that he shall make SULTAN confounded, for so promised GOD to ABRAHAM, saying. BEHOLD, in they seed I will bless all the tribes of the earth, and as thou hast broken in pieces the idols, O, ABRAHAM even so shall they seed do.

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہر نبی جب آیا ہے۔ خدا کی رحمت کا نشان صرف ایک قوم کے لیے لایا ہے۔ اور اسی لیے ان کا کلام نہ پھیلا۔ سوائے ان لوگوں تک کہ جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے۔ پر خدا کا رسول جب وہ آئے گا تو خدا اُسے گویا اپنے ہاتھ کی مہر عطا کرے گا۔ کہ وہ دنیا کی ان تمام قوموں کے لیے جو اُس کا دین قبول کریں گی۔ نجات اور رحمت لائے گا۔ وہ بنے دیسوں پر طاقت کے ساتھ آئے گا۔ اور بت پرستی مٹا دے گا۔ یہاں تک کہ وہ شیطان کو مہبوت کر دے گا۔ کیونکہ خدا نے ابراہام سے یہی وعدہ کیا تھا۔ کہ دیکھ تیری نسل میں میں زمین کے تمام قبیلوں کو برکت دوں گا۔ اور جس طرح اسے ابراہام تُو نے بت پاش پاش کیے اسی طرح تیری نسل بھی کرے گی۔ (انجیل برنابا س ۵۲، باب ۴۲)

عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم | سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و رفعت کا تذکرہ اس طرح فرماتے ہیں کہ :-

I therefore say unto you that the messenger of GOD is a splendour that shall give gladness to nearly all that GOD hath mad for he is adorned with the spirit of understanding and of counsel the spirit of wisdom and might, the spirit of fear and love, the spirit of charity and mercy,



the spirit of justice and piety, the spirit of gentleness and patience, which he hath received from GOD three times more than he hath given to all his creatures. O blessed time when he shall to the world. Believe me that I have seen him and have done him reverence, even as every prophet hath seen him, seeing that of his spirit GOD giveth to them prophecy. AND when I saw him my soul was filled with consolation, saying. O MOHAMMAD GOD be with thee and may he make me worthy to untie thy shoelatchet, for obtaining this I shall be a great prophet and holy one of GOD. AND having said this, Jesus rendered his thanks to GOD.

پس میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کا رسول ایک شان ہے۔ جو تقریباً سب کو جنہیں خدا نے بنایا ہے۔ مسرت بخشتے گا۔ کیونکہ وہ آراستہ ہے فہم اور صلاح کی روح سے۔ عقل اور طاقت کی روح سے۔ خوف اور محبت کی روح سے۔ دانائی اور اعتدال کی روح سے۔ وہ آراستہ ہے سخاوت اور رحم کی روح سے۔ انصاف اور تقویٰ کی روح سے۔ شرافت اور صبر کی روح سے جو اُسے خدا نے اپنی تمام مخلوقات سے تین گنی زیادہ عطا کی ہیں۔ کیا ہی مبارک ہے وہ وقت جب وہ دنیا میں آئے گا یقین مانو۔ میں نے اُسے دیکھا ہے۔ اور اُس کی تعظیم کی ہے۔ جیسے ہر نبی نے اُسے دیکھا ہے۔ کیونکہ اُسی کی روح سے خدا نے انہیں نبوت دی۔ اور جب میں نے اُسے دیکھا تو میری روح تسکین سے بھر گئی۔ یہ کہہ کر کہ اُسے حمد۔ خدا تیرے ساتھ ہو۔ اور وہ مجھے اس لائق بنائے کہ میں تیری جوتی کا تسمہ کھول سکوں۔ کیونکہ یہ پاکر میں ایک بڑا نبی اور خدا کا قدوس ہو جاؤں گا۔ اور یہ کہہ کر یسوع نے خدا کا شکر ادا کیا۔ (انجیل برناکس ص ۵۲ باب ۴۴)

قیامت کی نشانیاں بیان کرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کو شانِ محبوبی نے فرمایا کہ :-

When these signs be passed, there shall be darkness

over the world forty years, GOD alone being alive, to whom be honour and glory for ever. WHEN the forty years be passed, GOD shall give life to his messenger, who shall rise again like the sun, but resplendent as a thousand suns. He shall sit, and shall not speak, for the shall be as it were beside himself. GOD shall raise again the four angels favoured of GOD, who shall seek the messenger of GOD, and, having found him, shall station themselves on the four sides of the place to keep watch upon him. Next shall GOD give life to all the angels, who shall come like bees circling round the messenger of GOD. NEXT shall GOD give life to all his prophets, who following ADAM, shall go every one to kiss the hand of the messenger of GOD, committing themselves to his protection. NEXT shall GOD give life to all the elect, who shall cry out. O MOHAMMAD be mindful of us. AT whose cries pity shall awake in the messenger of GOD.

جب یہ نشانیاں ہو چکیں گی تو دنیا پر چالیس سال تاریکی چھائی رہے گی جب تنہا خدا زندہ ہوگا  
جو اب تک محمدؐ اور مجید ہوا جب یہ چالیس سال گزر جائیں گے تو خدا اپنے رسول کو زندہ کرے گا  
پھر سورج کی طرح مگر ہزار سورجوں جیسا تابندہ اُٹھے گا۔ وہ بیٹھ جائے گا۔ مگر بات نہ کرے گا  
کیونکہ وہ گویا بے خود سا ہوگا۔ پھر خدا اپنے چاروں برگزیدہ فرشتے اُٹھائے گا۔ جو خدا کے رسول  
کو تلاش کریں گے۔ اور اُسے پا کر اُس جگہ کے چار اطراف پر اُس کی نگہبانی کے لیے کھڑے ہو جائیں  
گے۔ اس کے بعد خدا تمام فرشتوں کو بھلانے گا۔ جو خدا کے رسول کے گرد مہالوں یا شہد کی مکھڑوں  
طرح چتر لگاتے آئیں گے۔ اس کے بعد خدا اپنے تمام نبیوں کو زندہ کی بخشے گا۔ جو آدم کے پیچھے ایک  
ایک کر کے خدا کے رسول کا ہاتھ آکر چومیں گے۔ اور اپنے تئیں اُس کی پناہ میں سوئپ دیں گے۔ پھر  
خدا تمام برگزیدہ کو زندہ کرے گا جو پکار اُٹھیں گے۔ اسے محمدؐ ہمارا خیال رکھو ان کی پکاروں

خدا کے رسول کا رحم جاگ اُٹھے گا۔ (انجیل برناباس ص ۴۵-۴۶، باب ۵۴)  
 مقام محمود پر پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے فاتر ہونے کے متعلق سیدنا  
 مقام محمود عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

AND when he hath drawn nigh unto the throne,  
 GOD shall open (his mind) unto his messenger, even as a  
 friend, unto a friend when for a long while they have not  
 met. THE first to speak shall be the messenger of GOD,  
 who shall say. I adore and love thee. O my GOD and  
 With all my heart and soul I give thee thanks for that thou  
 didst vouchsafe to create me to be thy servant, and madest  
 all for love of me, so that I might love thee for all things  
 and in all things and above all things.

اور جب وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تخت کے قریب پہنچے گا۔ تو خدا اپنے رسول سے  
 (اپنا دہن) کھولے گا جیسے ایک دوست دوست سے۔ جب وہ بہت مدت سے نہ ملے ہوں۔ بولنے میں  
 پہل خدا کا رسول کرے گا۔ جو کہے گا میں تیری پرستش اور تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ اے میرے خدا  
 اور اپنے سارے دل و جان سے تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ تو نے مجھے پیدا فرمایا کہ تیرا خادم بنوں اور  
 میری محبت میں سب کچھ بنایا تاکہ میں تجھ سے سب چیزوں کی خاطر اور سب چیزوں میں اور سب  
 چیزوں سے بڑھ کر محبت کروں۔ (انجیل برناباس ص ۴۶، باب ۵۵)

شفاعت کبرائے شفاعت کبرائے کا تذکرہ بھی انجیل برناباس میں اس طرح "ج  
 شفاعت کبرائے ہے کہ:

AND GOD shall speak unto his messenger say.  
 Thou art welcome, O my faithful servant, therefore ask  
 what thou wilt, for thou shalt obtain all. THE messenger  
 of GOD shall answer. O LORD I remember that when  
 thou didst create me, thou saidst that thou hadst willed to



make for love of me the world and paradise, and angels and men, that they might glorify thee by me thy servant. Therefore, LORD GOD, merciful and just. I pray thee that thou recollect thy promise made unto thy servant.

”اور خدا اپنے رسول سے کام کرے گا کہ تیرا آنا مبارک۔ اے میرے وفادار بندے! جو مانگ جو تو چاہے کر تجھے سب کچھ ملے گا۔ خدا کا رسول جواب دے گا۔ اے خداوند! مجھے یاد ہے! کہ جب تُو نے مجھے پیدا کیا تھا تو فرمایا تھا کہ میری محبت میں تو دُنیا اور بہشت اور فرشتے اور انسان بنایا جاتا ہے۔ تاکہ وہ مجھ تیرے بندے کے واسطے سے تیرے تجید کریں۔ سو خداوند خدائے رحیم و عادل میں تیری منت کرتا ہوں۔ کہ اپنے خادم سے اپنا کیا ہوا وعدہ یاد فرما۔ (انجیل برنابا ۱۵ باب ۱۵)

### رسولوں کی گواہی

AND GOD shall make answer even as a friend who jesteth with a friend, and shall say. HAST thou witnesses of this my friend MOHAMMAD? AND with reverence he shall say. YES LORD. THEN GOD shall answer. GO call them. O GABRIEL. THE angel GABRIEL shall come to the messenger of GOD, and shall say. LORD, who are the witnesses? THE messenger of GOD shall answer. THEY are ADAM. ABRAHAM, ISHMAEL, MOSES DAVID and JESUS son of MARY.

THEN shall the angel depart, and he shall call the aforesaid witnesses, who with fear shall go thither AND when they are present GOD shall say unto them REMEMBER ye that which my messenger smmeth? THEY shall reply. WHAT thing O LORD? GOD shall say

THAT I have made all things for love of him, so that all things might praise me by him. Then every one of them shall answer. THERE are with us, there witnesses better than weare, O LORD. AND GOD shall reply. WHO are these three witnesses? THEN MOSES shall say.

THE book that thou gavest tome is the first, and DAVID shall say. THE book that thou gavest to me is the second, and he who speaketh to you shall say. LORD the whole world deceived by SATAN said that I was thy son and thy fellow, but the book that thou gavest me said truly that I am thy servant, and that book confesseth that which thy messenger affirmeth. Then shall the messenger of GOD speak and shall say. THUS saith the book that thou gavest me, O LORD And when the messenger of GOD hath said this, GOD shall speak, saying. All that I have now done, I have done in order that every one should know how much I love thee. AND when he hath thus spoken, GOD shall give unto his messenger a book, in which are written all the names of the elect of GOD, saying. To the alone, O GOD, be glory and honom, because thou hast given us to thy messenger.

اور خدا جیسے ایک دوست دوست سے بہنسی کرتا ہے۔ فرمائے گا کیا تیرے پاس اس بات کے گواہ ہیں اسے میرے دوست محمدؐ اور وہ ادب کے کہے گا۔ ہاں۔ خداوند۔ تب خدا جواب میں کہے گا۔ جا اور انہیں بکا۔ اسے جبریل۔ فرشتہ جبریل خدا کے رسول کے پاس آئے گا۔ اور کہے گا۔ آقا! تیرے گواہ کون ہیں؟ خدا کا رسول جواب دے گا۔ وہ ہیں آدم۔ ابراہیم۔ اسماعیل۔ موسیٰ۔ داؤد اور یسوع مریم کا بیٹا۔ تب فرشتہ جا کر ان مذکور گواہوں کو بلائے گا جو ڈرتے ہوئے اُدھر جائیں گے اور جب

وہ حاضر ہو جائیں گے۔ تو خدا اُن سے کہے گا۔ میرا رسول جس بات کا دعوائے کرتا ہے وہ تمہیں یاد ہے۔ وہ جواب میں کہیں گے کیا بات اسے خداوند۔ خدا فرمائے گا کہ میں نے اس کی محبت میں سب چیزیں بنائیں تاکہ سب چیزیں اُس کے واسطے سے میری حمد کریں۔ تب ان میں سے ہر ایک جواب دے گا۔ خداوند ہمارے پاس تین گواہ ہم سے بہتر ہیں۔ اور خدا جواب دے گا۔ یہ تین گواہ کون ہیں؟ تب موسیٰ کہے گا۔ پہلا وہ کتاب ہے جو تو نے مجھے عطا کی۔ اور داؤد کہے گا۔ دوسرا وہ کتاب ہے جو تو نے مجھے دی۔ اور جبریل سے مخاطب ہے۔ کہے گا۔ خداوند ساری دنیا نے شیطان کے بہکانے سے مجھے تیرا بیٹا اور تیرا سا جی کہا۔ مگر جو کتاب تو نے مجھے دی اُس نے سچ سچ کہا کہ میں تیرا بندہ ہوں۔ اور جو تیرا رسول دعوائے کرتا ہے۔ یہ کتاب اُس کی تصدیق کرتی ہے۔ تب خدا کا رسول گویا ہو کر کہے گا۔ اے خداوند! جو کتاب تو نے مجھے دی ہے وہ بھی یہی کہتی ہے اور جب خدا کا رسول یہ کہہ چکے گا تو خدا اپنے رسول کو ایک کتاب عطا کرے گا۔ جس میں خدا کے تمام برگزیدوں کے نام درج ہیں۔ تب ہر مخلوق خدا کی تقدیس کرے گا۔ تجھی کو اسے خدا۔ جلال اور عزت ہو۔ کیونکہ تو نے ہمارے تین اپنے رسول کو دیا ہے۔ (انجیل برنابا ص ۴۶-۴۷ باب ۵۵)

### انبیاء کی پیشانی پر مصطفیٰ کی نشانی

GOD shall open the book in the hand of his messenger, and his messenger reading therein shall call all the angels and prophets and all the elect, and on the forehead of each one shall be written the mark of the messenger of GOD. AND in the book shall be written the glory of paradise. THEN shall each pass to the right hand of GOD, next to whome shall sit the messenger of GOD, and the prophets shall sit near him, and the saints shall sit near the prophets, and the blessed near the saints, and the angel shall than sound the trumpet, and shall call satan to judgement.



خدا اپنے رسول کے ہاتھ میں وہ کتاب لکھوے گا اور اُس کا رسول اُس میں سے پڑھ کر تمام فرقوں اور گروہوں اور سب برگزیدوں کو بکائے گا اور ہر ایک کی پیشانی پر خدا کے رسول کی نشانی لکھی ہوگی۔ اور کتاب میں بہشت کی شان بھی ہوگی۔

تب خدا کے واسطے ہر ایک پہلا جائے گا۔ خدا کے برابر خدا کا رسول بیٹھے گا۔ اور اُس کے بعد نبی بیٹھیں گے۔ اور فیروں کے بعد ولی بیٹھیں گے۔ اور ولیوں کے بعد نیکو کار بیٹھیں گے اور تب فرشتے زمکا بجا کر ابیس کو عدالت کے لیے طلب کرے گا۔ (انجیل برناباس ص ۴۸ باب ۵۵-۵۶)

سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ :

جھوٹے مدعیانِ نبوت سے بچو

JESUS answered. LET not your heart be trubled, neither be ye fearful. FOR I have not created you, but GOD our creator who hath created you will protect you. AS for me I am now come to the world to prepare the way for the messenger of GOD, who shall bring salvation to the world. But beware that ye be not deceived, for many false Prophets shall come, who shall take my words and contaminate my gospel.

تمہارا دل نہ گھبراتے نہ تم خوف زدہ ہو۔ کیونکہ میں نے تمہیں پیدا نہیں کیا۔ بلکہ خدا ہمارا خالق ہے۔ میں نے تمہیں پیدا کیا۔ تمہیں بچائے گا۔ رہا میں تو میں اب دنیا میں خدا کے رسول کے لیے راہ تیار کرنے آیا ہوں۔ جو دنیا کے لیے نجات لائے گا۔ پر خبردار دھوکہ نہ کھانا کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی آئیں گے۔ جو میرا کلام لیں گے۔ اور میری انجیل کو ناپاک کریں گے۔ (انجیل برناباس ص ۴۸ باب ۵۷)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے جب حواریوں سے یہ بات کہی اور پیارے بادل کا سایہ کرنا آتا دھواں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد کی بشارات سنائی اور جھوٹے مدعیانِ نبوت سے بچنے کی تلقین فرمائی تو عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری مامر اس نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نشانیوں کے متعلق عرض کیا۔ انجیل میں اس عرض

کا تذکرہ یوں ہے کہ :

THEN said and rew. Master, tell us some sign, that we may know him.

JESUS answered. He will not come in your time, but will come some years after you, when my gospel shall be annulled, insomuch that there shall be scarcely thirty faithful. AT that time GOD will have mercy on the world, and so he will send his messenger, Over whose head will rest a white cloud, whereby he shall be known of one elect of GOD, and shall be by him manifested to the world. He shall come with great power against the ungodly, and shall destroy idolatry upon the earth. AND it rejoiceth me because that though him our GOD shall be known and glorified, and I shall be known to be true.

تب اندریاس نے کہا : اُستاد ! میں کوئی نشانی بتا۔ کہ ہم اُسے جانیں۔ یسوع نے جواب دیا۔ وہ تمہارے وقت میں نہ آئے گا۔ بلکہ تمہارے چند سال بعد آئے گا۔ جب میری انجیل کا عدم کردی جائے گی۔ یہاں تک کہ مشکل میں ایمان دار رہ جائیں گے۔ اُس وقت خدا دُنیا پر دم فرمائے گا۔ سو وہ اپنا رسول بھیجے گا۔ جس کے سر کے اوپر ایک سفید بادل چھایا رہے گا۔ جس سے وہ خدا کا برگزیدہ جان لیا جائے گا۔ اور خدا اُسی کے ذریعے دُنیا پر ظاہر ہوگا اور وہ بے دینوں پر بڑی طاقت کے ساتھ آئے گا اور زمین پر بُت پرستی کو نیست کر دے گا۔ اور اس سے مجھے مسرت ہے۔ کیونکہ اُسی کے ذریعے ہمارے خدا کی معرفت اور تجلید ہوگی۔ اور میرا سچا ہونا معلوم ہوگا۔ (انجیل برنابا ص ۵۲ باب ۷۲)

سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا چاند سے کلام کرنے کا تذکرہ بھی انجیل میں موجود ہے۔ سرکار عیسیٰ علیہ السلام علاماتِ مصطفوی بیان کرتے ہوئے اپنے حواریوں سے فرماتے ہیں کہ :

VERILY I say to you the moon shall minister sleep

to him in his boy-hood, and when he shall be grown up he shall take her in his hands. The world beware of casting him out.

’میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس کنجبین میں چاند اُس کو لوریاں دے کر سُلا کرے گا۔ اور جب وہ بڑا ہوگا تو چاند کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے گا۔ دُنیا اُس کو ٹھکرا دینے پر خبردار رہے۔ (انجیل برناباس ۵۷ باب ۷۲)

## مُبارک بادی کی لہر

He shall come with truth more clear than that of all the prophets, and shall reprove him who useth the world aniss. THE towers of the city of our father shall greet one another for joy, and so when idolatry shall be seen to fall to the ground and confess me a man like other men, verily I say unto you the messenger of GOD shall be come.

وہ تمام نبیوں سے زیادہ واضح سچائی کے ساتھ آئے گا۔ اور اُسے سرزنش کرے گا جو دُنیا کو غلط طور پر برتنا ہے۔ ہمارے باپ کے شہر کے بُرج خوشی سے ایک دوسرے کو مُبارک کہیں گے۔ جو جب بُت پرستی خاک میں ملتی نظر آئے اور مجھے دوسرے انسانوں کی طرح انسان مانا جائے تب میں تم سے سچ کہتا ہوں خدا کا رسول آگیا ہو گا۔ (انجیل برناباس ۵۷ باب ۷۲)

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم | انجیل برناباس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک کاہن کی گفتگو اور بات چیت درج ہے جس میں کاہن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کرتا ہے کہ :

IN the book of MOSES it is written that our GOD must send us the MESSIAH. who shall come to announce



to us that which GOD willeth and shall bring to the world the mercy of GOD. Therefore I pray thee tell us the truth, art thou the MESSIAH of GOD whom we expect?

JESUS answered. It is true that hath so promised, but indeed I am not he for he is made before me, and shall come after me.

THE priest answered. BY thy words and sings at any rate we believe thee to be a prophet and an holy one of GOD, wherefore I pray thee in the name of all JUDAEA and ISRAEL that thou for love of GOD, shouldst tell us in what wise the MESSIAH will come.

JESUS answered. AS GOD liveth in whose presence my soul standeth, I am not the MESSIAH whom all the tribes of the earth expect, even as GOD promised to our father ABRAHAM, saying.

IN thy seed will I bless all the tribes of the earth. BUT when GOD shall take me away from the world. SATAN will raise again this accursed sedition by making the impious believe that I am GOD and son of GOD, whence my words and my doctrine shall be contaminated, insomuch that scarcely shall there remain thirty faithful ones, where upon GOD will have mercy upon the world, and will send his messenger for whom he hath made all things, who shall come from the south with power and shall destroy the idols with the idolaters, who shall take away the dominion from SATAN which he hath over men. He shall bring with him the mercy of GOD for salvation.

of them that shall believe in him and blessed is he who shall believe his words.

UNWORTHLY though I am to untie his hosen, I have received grace and mercy from GOD to see him.

موسے کی کتاب میں لکھا ہے کہ ہمارا خدا ہی ہمارے پاس مسیح بھیجے گا جو ہمیں بتائے گا۔  
کہ خدا کی مرضی کیا ہے۔ اور دنیا کے لیے خدا کی رحمت لائے گا جو میں رحمت کرتا ہوں جس سے سچ بتا  
کیا تو ہی خدا کا وہ مسیح ہے جس کا ہمیں انتظار ہے۔

یسوع نے جواب دیا یہ سچ ہے کہ خدا نے ایسا وعدہ کیا ہے۔ پر یقیناً میں وہ نہیں ہوں کیونکہ وہ  
مجھ سے پہلے بنا ہے۔ اور میرے بعد آئے گا۔

کابن نے جواب میں کہا۔ تیرے کلام اور نشانیوں سے ہمیں بہر طور یقین ہے۔ وہ خدا ہے اور  
قدوس ہے۔ سو میں تجھ سے تمام یہودیہ اور اسرائیل کے نام پر منت کرتا ہوں کہ خدا سے محبت کی خاطر  
ہمیں بتا کر مسیح کس طور پر آئے گا۔

یسوع نے جواب دیا۔ خدا نے زندہ کی قسم جس کے حضور میری روت تار ہے میں وہ سین  
نہیں ہوں جس کا انتظار دنیا کی تمام قوموں کو ہے جیسا کہ خدا نے ہمارے باپ ابراہام سے وعدہ کیا تھا  
کہ تیری نسل میں زمین کی تمام قوموں کو برکت دوں گا۔ پر جب خدا مجھے انبیاء نے بتایا تھا تو میں  
نا پرہیز گاروں کو یہ یقین دلا کر کہ میں خدا اور خدا کا بیٹا ہوں۔ پھر یہ ملعون فتنہ کھڑا کیا کہ میں  
سے میرا کلام اور میری تعلیم ناپاک ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ مشکل میں ایک صاحب بیاں آیا جس نے  
جس پر خدا دنیا پر رحم فرمائے گا۔ اور اپنا رسول بھیجے گا جس کے لیے اُس نے سب چیزیں  
دکھن سے طاقت کے ساتھ آئے گا اور سبوں کو بت پرستوں سمیت برباد کر دے گا۔  
چھینے گا جو انسانوں پر ہے۔ وہ اپنے ساتھ خدا کی رحمت اُن کی نجات لائے گا جو  
اُس پر ایمان لائیں گے اور مبارک ہے وہ جو اُس کے کلام پر ایمان لائے گا۔ تو میں نے ان سے کہا کہ  
کے لائق نہیں ہوں۔ پر مجھے خدا کا فضل و رحمت ملی کر اُسے دیکھوں۔ (انجیل متی ۱۷: ۹-۱۰)

خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم | سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 کا بن کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ:

WITH your words I am not consoled because where ye hope for light darkness shall come but my consolation is in the coming of the messenger, who shall destroy every false opinion of me, and his faith, shall spread and shall take hold of the whole world, for so hath God promised to Abraham our father. And that which giveth me consolation is that his faith shall have no end, but shall be kept inviolate by God.

The priest answered. After the coming of the messenger of God shall other prophet come.

Jesus answered- There shall not come after him true prophets sent by God, but there shall come a great number of false prophets.

’تمہاری باتوں سے میری تسلی نہیں ہوئی۔ کیونکہ جہاں تم کو نور کی اُمید ہے تاریکی آئے گی۔ بلکہ میری تسلی اُس رسول کے آنے میں ہے جو میرے بارے میں ہر فاسد خیال مٹائے گا۔ اور اُس کا دین بھیل کر تمام دُنیا پر حاوی ہو جائے گا۔ کیونکہ یہی وعدہ خدا نے ہمارے باپ ابراہام سے کیا ہے۔ اور جس بات سے مجھے تسلی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اُس کے دین کی حد نہ ہوگی۔ بلکہ خدا کی طرف سے ناشکستہ رہے گا۔  
 کا بن نے جواب میں کہا۔ کیا خدا کے رسول کے آنے کے بعد اور نبی آئیں گے۔ یسوع نے جواب دیا۔ اُس کے بعد خدا کے بھیجے ہوئے سچے نبی نہ آئیں گے۔ مگر جھوٹے نبیوں کی بڑی تعداد آئے گی۔  
 انجیل برنابا ۱۱: ۱۳ باب ۹،

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم |



Then said the priest. How shall the Messiah be called and what sign shall reveal his coming.

Jesus answered, "The name of the Messiah is admirable, for God himself gave him the name when he had created his soul, and placed it in a celestial splendour. God said, "Wait Mohammad, for thy sake, I will to create paradise, the world, and a great multitude of creatures, Whereof I make thee a present, insomuch that whose shall bless thee shall be blessed, and whose shall curse thee shall be accursed. When I shall send thee into the world I shall send thee as my messenger of salvation, and thy word shall be true, in so much that heaven and earth shall fail, but thy faith shall never fail" Mohammed is his blessed name.

Then the crowd lifted up their voices, saying: O God, send us thy messenger. O Mohammed, come quickly for the salvation of the world!"

تب کاہن نے کہا۔ وہ مسیح کیا کہلائے جائے گا۔ اور کس شان سے اُس کا آنا ظاہر ہوگا۔ یسوع نے جواب دیا۔ اُس مسیح کا نام قابلِ تعریف ہے کیونکہ خود خدا نے اُس کا یہ نام رکھا۔ جب اُس نے اُس کی روح پیدا کی۔ اور اُسے ملوکی شان میں رکھا۔ خدا نے کہا محمد۔ انتظار کر۔ کیونکہ میں تیری خاطر بہشت دنیا اور بڑی تعداد میں مخلوق پیدا کیا چاہتا ہوں۔ جن کو میں نے تجھے تحفے میں دیتا ہوں۔ یہاں تک کہ جو تجھے مبارک کہے گا مبارک ہوگا۔ جو تجھے کو سے گا لعنتی ہوگا۔ جب میں تجھے دنیا میں بھیجوں گا۔ تو اپنا رسول نجات بنا کر بھیجوں گا۔ اور تیرا کلام نچا ہوگا۔ یہاں تک کہ آسمان اور زمین مل جائیں گے۔ پرتیرا دین زمٹے گا۔ سو اُس کا پاک نام محمد ہے۔

تب بھیڑ نے اپنی آوازیں بند کر کے کہا۔ اے خدا ہمیں اپنا رسول بھیج۔ اے محمد دنیا کی نجات کے لیے جلد آ۔  
(انجیل برناباس ص ۱۱۱ باب ۹۷)

## دینِ محسّدی کا فائدہ | حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

'And such shall be the advantage of the faith of God's messenger, that those that shall have believed in him, even though they have not done any good works, seeing they died in this faith shall go into paradise after the punishment of which I have spoken.'

خدا کے رسول کے دین کا یہ فائدہ ہوگا کہ جو اُس دین پر مرنے کے باعث وہ بہشت میں جائیں گے۔ اُس سزا کے بعد جس کا میں نے ذکر کیا۔ (انجیل برناباس ص ۱۳۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے شاگرد و رشید برناباس کو میرا رسول چاند ہے | اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا فرمان سناتے ہیں کہ:

My messenger is the moon who from me receiveth all; and the stars are my prophets which have preached to you my will.

میرا رسول چاند ہے جو مجھ سے سب کچھ لیتا ہے اور ستارے میرے نبی ہیں جنہوں نے تمہیں میری مرضی کی تبلیغ کی ہے۔ (انجیل برناباس ص ۲۰۲، ۲۰۳ باب ۱۷۷)

ناظرین حضرات! انجیل برناباس کے حوالہ جات کے بعد موجودہ زبور کے حوالہ جات پیش کیے جاتے ہیں جن میں سینا داود علیہ السلام نے ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارات اور عظمتوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔

# زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کی زبانی بشاراتِ محمدیہ

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام اپنی زبان مبارک نبی آخر الزماں شاہِ مرسلاں محمد رسول اللہ علیہ اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں جو موجودہ تحریف شدہ زبور میں بھی دلچ ہیں۔

”میرے دل میں ایک نفیس مضمون جوش مار رہا ہے۔ میں وہی مضامین سناؤں گا جو میں نے بادشاہ کے حق میں قلم بند کیے ہیں۔ میری زبان ماہر کاتب کا قلم ہے۔ تو بنی آدم میں سب سے حسین ہے تیرے ہونٹوں میں لطافت بھری ہے۔ اس لیے خدا نے تجھے ہمیشہ مبارک کیا۔ اے زبردست تو اپنی تلوار کو جو تیری حشمت و شوکت ہے۔ اپنی کمر سے حمال کر اور سپائی اور حلم اور صداقت کی خاطر اپنی شان و شوکت میں اقبال مندی سے سوار ہو اور تیرا داہنا ہاتھ تو تجھے مہیب کام دکھائے گا۔ تیرے تیر تیز ہیں۔ وہ بادشاہ کے دشمنوں کے دل میں لگے ہیں۔ اُمستیں تیرے سامنے زیر ہوتی ہیں اے خدا تیرا تخت ابد الابد ہے۔ تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے۔ تو نے صداقت سے محبت رکھی۔ اور بدکاری سے نفرت اسی لیے خدا تیرے خدا نے شادمانی کے تیل سے تجھ کو تیرے ہمسران سے زیادہ مسح کیا ہے۔ تیرے ہر لباس سے مُراو اعود اور تج کی خوشبو آتی ہے۔ لامحی و انت کے مخلوق میں سے تار دار سازوں نے تجھے خوش کیا ہے۔ تیری معزز خواتین میں شاہزادیاں ہیں۔ بلکہ تیرے داہنے ہاتھ او ڈیر کے سونے سے آراستہ کھڑی ہے۔ تیرے بیٹے تیرے باپ ادا کے ہانشین ہوں گے۔ جن کو تو تمام بُنے زمین پر سردار مقرر کرے گا۔ میں تیرے نام کی یاد کو نسل و نسل قائم رکھوں گا۔ اس لیے اُمستیں ابد الابد تیری شکر گزاری کریں گی۔ (زبور باب ۴۵) قارینہ کرام: حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی بشارت میں جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ واقعی طور پر ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کی ذات بابرکات میں پائی جاتی ہیں۔ ان بیان کردہ اوصاف کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) اس نبی کا حسین و جمیل ہونا۔ (۲) قوی اور طاقتور ہونا (۳) تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ



ہونا۔ (۴) صبح ہونا۔ (۵) مجاہد اور غازی ہونا (۶) مبارک زمانہ ہونا۔ (۷) تیر انداز اور میدان  
سپاہ کا شہسوار ہونا۔ (۸) مخلوق کا آپ کے تابع اور فرمانبردار اور غلام ہونا۔ (۹) کپڑوں سے مشک و  
عنبر سے بڑھ کر خوشبو آنا۔ (۱۰) بادشاہوں کی بیٹیاں ان کے گھرانہ میں ہونا۔ (۱۱) اولاد کا رہیں  
اور سر ہونا۔ (۱۲) ہر جگہ ان کی بزرگی اور عظمت کا تذکرہ ہونا۔ (۱۳) تمام لوگوں میں ان کی یاد  
دلانا۔ (۱۴) ابدالاباد اور ہمیشہ ان کا ذکر خیر جاری و ساری رہنا۔ (۱۵)

یہ سب اوصاف نبی آخر الزمان سرور دین محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتناہ کی واحد ذات  
بارکات میں ہی موجود ہیں۔ اس لیے کہا گیا ہے۔

حَسَنَ یُوسُفَ دِمَ عِیْسَى یَدْرِیْضُنَا دَارِی !

آنچه خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری !

اعلیٰ حضرت عظیم البرکات امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی  
علیہ الرحمۃ نے بارگاہِ بیس پناہ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا ہے۔

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے      باغِ خلیل کا گلِ زیب کہوں تجھے  
تیرے تو وصفِ عیب گناہی سے ہیں بہری      حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے  
لیکن رشت نے ختم سخن اس پر کر دیا      خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

امام اہل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضرت دہب  
سیدنا داؤد علیہ السلام کو وحی      بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ائمہ  
تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

يَا دَاوُدُ اِنَّهُ سَيَاْتِيْكَ مِنْ بَعْدِكَ  
نَبِيٌّ اِسْمُهُ اَحْمَدُ وَ مُحَمَّدٌ رَّ  
صَادِقَانِ بَيَّا -  
اے داؤد علیہ السلام عنقریب تیرے بعد ایک  
نبی آنے والا ہے۔ جن کا نام نامی احمد اور  
محمد صادق نبی ہوگا۔ میں اس سے کبھی ناراض  
نہ ہوں گا۔

اس کے سبب اس کے انگوں اور پھلوں کے گناہ معاف فرماؤں گا۔ اس کی اُمت اُمت  
محمّد ہے ان کی اُمت کو میں نوافل دوں گا۔ جو انبیاء کرام علیہم السلام کو دیتے تھے۔ اور

ان کو ایسے فرائض دوں گا۔ جو گذشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کو دیئے تھے۔ اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میرے پاس آئے گی۔ اس حال میں کہ ان کا نور انبیاء کرام علیہم السلام کے نور کی مثل ہوگا۔ میں نے ان پر نماز کے لیے وضو فرض کیا ہے۔ جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کرتے ہیں اور میں نے ان کو حج کا حکم فرمایا جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کو فرمایا۔ میں نے ان کو جہاد کا حکم کیا جس طرح انبیاء کرام کو حکم فرمایا۔

یا داؤد اٰیۃ فَضَّلْتُ مُحَمَّدًا  
وَأُمَّتَهُ عَلَى الْأُمَمِ كُلِّهِمْ۔  
اے داؤد علیہ السلام میں نے حضرت نذنا محمد  
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اور ان کی  
(خصائص الکبریٰ ص ۳۷ ج ۱) حجتہ اللہ شکانت اُمت کو سب اُمتوں پر فضیلت دی ہے۔  
علامہ عبد الرحمن جامی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام سے  
منقول ہے کہ اَللّٰهُمَّ اَلْبِغْتَ مُقِيمُ الشَّيْءِ بَعْدَ الْفَتَرَاتِ۔ اے اللہ فترت  
کے بعد کسی سنت قائم کرنے والے رسول کو مبعوث فرما۔

نیز داؤد علیہ السلام کے بعد کوئی پیغمبر جس نے بعد از فترت شریعت و سنت توریت کو  
قائم کیا ہو سوائے ہمارے رسول کریم محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتنار کے کوئی نہیں ہوا۔ کیونکہ حضرت  
عیسیٰ علیہ السلام سنت توریت کے موافق تھے۔ اور اُسے مکمل کرنے والے تھے۔ نہ کہ زمانہ  
فترت کے بعد اس کو قائم کرنے والے تھے۔ (شواہد النبوة فارسی ص ۷)

حضرت حافظ سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں کہ مجھے زبور کے ایک ایسے نسخہ کا علم ہے  
جس کی ایک سو پچاس سورتیں ہیں اور میں نے اس کی چوتھی سورت میں لکھا دیکھا ہے کہ یا داؤد  
اَسْمِعْ مَا اَقُولُ وَهَرَسِلْمَانُ فَلَیْقِلْهُ لِنَاسٍ مِّنْ بَعْدِکَ اِنَّ الْاَرْضَ لَیْ اَوْزَحَا  
مُحَمَّدًا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَاُمَّتُہٗ اے داؤد علیہ السلام جو میں تجھے فرماتا ہوں اس کو  
غور سے سن۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکم دے جو کہ تیرے بعد ہوگا۔ وہ لوگوں کو بتائے  
کہ بیشک زمین میری ہے اور میں اس زمین کا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی اُمت  
کو وارث بنادوں گا۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۳۲، خصائص الکبریٰ ص ۳۷ ج ۱)

علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ زبور میں ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ اَظْہَرَ

مِنْ صَیْفُونٍ اَکْبِلًا فَحَمُودًا - صیْفُون (عرب) سے اکیل (نبوت) محمود (محمد مصطفیٰ)  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حجۃ اللہ علی العالمین صلا)

حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ جب میں زبور پڑھتا ہوں تو ایک  
نور برہوتا ہے جس سے میرے دل کو راحت و چین حاصل ہوتا ہے۔ اور میرا تمام عبادت خانہ  
نور سے منور اور روشن ہو جاتا ہے۔ اور درو دیوار اور محراب حرکت کرنے لگتے ہیں۔ اسے پُر دگار  
یہ نور کیسا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے محبوب رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کا نور مبارک ہے۔ نیز فرمایا: - لِأَجْلِهِ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَآدَمَ وَحَوَّاءَ  
وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ اُنہیں کے لیے میں نے دنیا و آخرت آدم و حوا جنت اور دوزخ کو

پیدا فرمایا ہے۔ (معارج النبوت صلا رکن دوم)  
ناظرینِ کریم: تورات، زبور اور انجیل میں نبی اکرم، شفیع معظم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم کی شان اور تذکرہ کے حوالہ جات پڑھنے کے بعد اب دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ  
والسلام کے صحائف میں جو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر موجود ہے۔ وہ  
پیش کیا جاتا ہے۔ پڑھئے اور پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی عظمت و رفعت اور شان و  
شکوت کا اندازہ لگاتے ہوئے اپنے قلوب کو منور فرمائیے۔

ابو الحسن قالی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ فخرِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جس  
فضیلتِ عظمیٰ سے ممتاز فرمایا ہے۔ دیگر انبیاء کرام کو اس سے نوازا جیسا کہ اس آیت میں  
مذکور ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام سے عہد لیا تھا کہ  
جب بھی وہ کسی نبی کے پاس وحی لے کر جاتے تو اس کے سامنے نبی آخر الزماں صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرے اور آپ کے فضائل و کمالات بیان کرنے کے بعد اس نبی سے  
عہد لے کہ اگر وہ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ پاتے تو ان پر ایمان لانا ہوگا بعض  
کہتے ہیں کہ انبیاء کرام سے یہ بھی عہد لیا گیا کہ وہ اپنی اپنی قوم کے سامنے نبی آخر الزماں  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کر کے ان سے بات کا عہد لیتے رہا کریں کہ  
وہ اپنے بعد والوں کو فضائلِ مصطفیٰ سے آگاہ کرتے اور حبیبِ پروردگار کے  
خطبے پڑھتے رہیں گے۔ (جواہر البحار فی فضائل النبی المختار صلا ج ۱)



# انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر مصطفیٰ کرنا

شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ جس طرح کتب ثلاثہ یعنی تورات انجیل اور زبور میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف مذکور ہیں اسی طرح ہر نبی کے صحیفوں میں بھی آپ کے اوصاف مسطور و مذکور ہیں۔

انبیاء نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی | عیسائیوں کے 'عہد نامہ جدید' رسولوں کے اعمال ہے، میں 'رج' ہے کہ جب سرکار سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر چلے گئے۔ تو پطرس اپنے حواریوں کے ایک عظیم اجتماع میں اعلان کرتے ہیں کہ ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اُس وقت تک ہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں۔ جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے۔ جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لیے مجھ سا ایک نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا کرے گا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے اُس کی سننا اور یوں ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنے گا وہ اُمت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ (رسولوں کے اعمال باب آیت ۲۲، ۲۳)

حضرت آدم علیہ السلام | بَيْنَ كَتَفَيْ آدَمَ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ۔ سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے کہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(خصائص الکبریٰ ج ۱ کتاب الوفا منسج ۱)

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں تمہارے گھر کا خداوند ہوں۔ اس کے رہنے والے میرے ہمسایہ ہیں اور خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والے اور واپس تک پہنچنے والے میرے مہمان ہیں اور وہ میری عنایت و حمایت کی پناہ اور سایہ میں ہیں۔ اور میری حفاظت و رعایت میں ہیں

اور زمین و آسمان والوں سے اسے معمور کروں گا۔ اور جوق در جوق جماعتیں بکھرے ہوئے اور گرد آلود  
 بالوں سے لیبیک پکارتے، تجبیر طنبز آواز سے کرتے، آنکھوں سے آنسو بہاتے آئیں گے اور جو بھی اس  
 خانہ کعبہ کی زیارت کو آئے گا اس کا مقصود بیت اللہ کی زیارت اور میری خوشنودی و رضا کے سوا  
 کچھ نہ ہوگا۔ کیونکہ میں صاحب خانہ ہوں۔ گویا کہ ایسا ہوگا کہ اس نے میری ہی زیارت کی وہ میرا  
 مہمان ہوگا اور میرے کرم کے لائق و مستحق ہونے کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کی تحریم کروں گا۔ اور محرم  
 نہ چھوڑوں گا۔ اور اس خانہ کعبہ کا انتظام تیرے فرزندوں میں سے اس نبی کے سپرد کروں گا جسے  
 ابراہیم کہیں گے۔ اس کے ذریعہ خانہ کعبہ کی بنیادوں کو اونچا کراؤں گا اور اس کے ہاتھ سے اُسے  
 تعمیر کراؤں گا۔ اور اس کے لیے زمزم کا چشمہ نکالوں گا اور اس کی حرمت و حل اس کی میراث  
 میں دوں گا۔ اور اس کے مشاعر کو اس کے ہاتھ سے آشکارہ کروں گا (مشاعر سے مراد شعر الحرام)  
 اور نشانات ہیں) پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد ہر زمانہ میں لوگ اسے آباد رکھیں گے۔  
 اور اس کی طرف قصد و ارادہ رکھیں گے۔ یہاں تک کہ نوبت بہ نوبت تیرے فرزندوں میں سے  
 اس نبی تک پہنچے گی جسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہیں گے وہ سلسلہ نبوت کو ختم  
 کرنے والے ہوں گے اور اسی نبی کو اس کے گھر کے رہنے والوں، منتظرین، متولیوں اور حاجیوں  
 میں بزرگ تر بناؤں گا جو بھی میرا متلاشی اور میرا چاہنے والا ہو اُسے لازم ہے کہ وہ اس  
 جماعت کے ساتھ ہو جن کے بال بکھرے ہوئے گرد آلود ہیں جو خدا کے حضور اپنی منتوں اور  
 نذروں کو پورا کرتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ فارسی ص ۱۰۷ ج اول)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صحائف میں ذکر خاتم الانبیاء | ابن مسعود عامر شعبی سے راوی  
 سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحیفوں میں ارشاد ہوا۔

اِنَّہٗ کَانَ مِنْ وَلَدِکَ شَعُوْبٌ حَتّٰی  
 یَاْتِیَ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ  
 بیٹک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے  
 یہاں تک کہ نبی اُمّی خاتم الانبیاء جلوہ فرما ہو۔  
 (خصائص البکر ص ۱۰۷ ج ۱) حمد اللہ علیہ وسلم۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام

نے حضرت ابرہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لے کر ہجرت کی تو جب مکہ مکرمہ کی سرزمین پر پہنچے تو جبریل علیہ السلام نے عرض کی اَنْزِلْ يَا اِبْرَاهِيْمُ۔ اے ابراہیم علیہ السلام یہاں پر اتر تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا حَيْثُ لَا ذَرْعُ وَلَا ضَرْعُ یہاں تو کھیت بھی نہیں اور دودھ بھی نہیں تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا هُنَا يَخْرُجُ النَّبِيُّ الَّذِي مِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْنِكَ الَّذِي تَتَمُّ بِهِ الْكَلِمَةُ الْعُلْيَا۔ یہاں سے ایک نبی آپ کی اولاد سے مبعوث ہوں گے۔ جن کی وجہ سے کلمہ علیا (دین اسلام) مکمل ہوگا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۱۶)

سیدنا یعقوب علیہ السلام کی وحی میں ذکر مصطفیٰ | محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :-

اَدْحَىٰ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی یَعْقُوْبَ اِذَا  
اُبْعِثُ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ مَلُوْكًَا وَّ اَنْبِیَاءَ  
حَتّٰی اُبْعِثُ النَّبِیَّ الْمُرْسَلِی الَّذِی  
تَبْنِیْ اُمَّتَهُ هَیْکَلُ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ  
وَهُوَ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِسْمُهُ  
اَحْمَدُ۔ (خصائص الکبریٰ ص ۲۱ ج ۱)

اللہ عزوجل نے یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو  
وحی بھیجی میں تیری اولاد سے سلاطین و انبیاء بھیجتا  
رہوں گا۔ یہاں تک کہ ارسال فرماؤں اس حرم  
محترم والے نبی کو جس کی اُمت بیت المقدس  
کی بلند تعمیر بنائے گی۔ وہ سب پیغمبروں کا خاتم  
ہے اور اس کا نام احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت موسیٰ علیہ السلام | محدث ابو نعیم علیہ الرحمۃ نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

مَنْ لِّقِنِیْ وَهُوَ جَاحِدٌ بِاَحْمَدَ  
اَدْخَلْتُهُ النَّارَ۔  
جو شخص میرے پاس اس حالت میں حاضر ہو کہ  
وہ احمد مجھے اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کرنے  
والا ہو میں اُس کو دوزخ میں داخل کروں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب کریم مَنْ اَحْمَدُ احمد مجھے اصلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ اللہ کریم نے فرمایا مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَكْرَمَ عَلَیَّ مِنْهُ كَتَبْتُ



اسْمُهُ مَعَ اسْمِي فِي الْعَرْشِ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنَّ  
الْجَنَّةَ تُحْرَمَةُ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِي حَتَّى يَدْخُلَهَا هُوَ وَ أُمَّتُهُ. اُس سے زیادہ  
میں نے مخلوق میں کوئی عزت والا پیدا نہیں فرمایا۔ میں نے اپنے نام کے ساتھ اس کا نام  
زمین و آسمان پیدا کرنے سے پہلے عرشِ معلیٰ پر لکھ دیا ہے۔ اور اپنی تمام مخلوق پر جنت میں  
داخلہ حرام دیا ہے۔ جب تک کہ وہ اور اُس کی اُمت جنت میں داخل نہ ہوئے۔ تو حضرت  
موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا مَنْ أُمَّتُهُ اُس کی اُمت کی شان کیا ہے؟ تو فرمایا وہ چلتے  
پھرتے میری حمد اور تعریف بہت زیادہ کرنے والے ہیں۔

حجۃ اللہ علی العالمین لکھنؤ نصاب کبرائے ص ۲۳ ج ۱

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رَأَيْتُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّ  
اللَّهَ تَعَالَى أَخْبَرَ مُوسَى عَنْ وَقْتِ خُرُوجِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَ  
مَنْ بَطْنِ أُمِّهِ وَ مُوسَى أَخْبَرَ قَوْمَهُ أَنَّ الْكَوْكَبَ الْمُنْجِشُونَ عِنْدَكُمْ  
اسْمُهُ كَذَا إِذَا تَحَنَّنَ وَ سَارَ عَنْ مَوْضِعِهِ فَهُوَ وَقْتُ خُرُوجِ مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ صَادَ ذَلِكَ مِمَّا يَتَوَارَثُهُ الْعُلَمَاءُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔  
میں نے تورات میں دیکھا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو حضرت محمد  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں ظاہر ہونے کے وقت یعنی والدہ ماجدہ کے شکمِ اطہر  
سے ظہور پذیر ہونے کی خبر دی اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اُس سے آگاہ  
فرمادیا کہ بلاشبہ وہ مشہور ستارہ تمہارے ہی قریب ہے۔ ان کا اسم شریف فلان ہے جب  
یہ حرکت کرے اور اپنی جگہ سے چلے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف  
آوری کا وقت ہوگا۔ یہ وہ واقعہ ہے جس سے بنی اسرائیل کے علماء آگاہ ہیں۔

(حجۃ اللہ علی العالمین)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ  
اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی۔  
أَنْ صَدِّقَ مُحَمَّدٍ وَمَنْ أُمَّتُكَ کہ تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَنْ أَدْرَكَ مِنْهُمْ آتٍ  
يَوْمَ مِثْوَاهِهِ فَلَوْلَا حُكْمُهُ مَا  
خَلَقْتُ آدَمَ وَلَوْلَا حُكْمُهُ  
مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَ  
لَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ فَاصْطَبَّ  
فَكُتِبَتْ عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَسَكَنَ .

کی تصدیق کرو۔ اور اپنی اُمت کو حکم فرما دو کہ  
ان میں سے کوئی ان کو پائے وہ اُن پر ایمان  
لائے۔ اگر محمد مصطفیٰ علیہ النبیۃ والشارع ہوئے  
تو میں حضرت آدم کو پیدا نہ فرماتا۔ اگر محمد رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو جنت اور دوزخ  
کو میں پیدا نہ کرتا اور جب میں عرش معلیٰ کو پیدا  
فرمایا تو وہ متحرک ہوا پس عرش معلیٰ پر میں نے  
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تو وہ ساکن ہو گیا۔

کتاب لونا لابن جوزی ص ۱۳۹، شواہد الحق للنبیہانی ص ۱۳۹، خصائص الکبریٰ ص ۱۳۹ ج ۱  
حضرت محمد بن زبال رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کے اُن بڑے بڑے علماء سے جو بعد میں  
سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا  
عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

اے عیسیٰ علیہ السلام! میرے فرمان کو سن  
اور اس کی اطاعت کر۔ اے پاک باکرہ بتول  
کے صاحبزادے بیشک میں نے تجھے بغیر باپ کے  
پیدا فرمایا اور میں نے تجھے سارے جہانوں کے  
لیے نشانی بنایا۔ پس میری ہی عبادت کر اور مجھ  
پر ہی توکل کر۔ اور کتاب کو مضبوطی سے تھام۔  
اور اہل سوریا کو تفصیل اور تفسیر سے باخبر۔ اور  
اپنے مبصروں کو تبلیغ فرماؤ اور ان کو آگاہ کر دو  
کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ ہوں پیدا کرنے والا اور  
ہمیشہ رہنے والا ہوں کہ جس کو زوال نہیں اور  
ان کو یہ بھی خبر دو کہ وہ اُس نبی امی صلی اللہ علیہ

يَا عِيسَى اسْمِعْ قَوْلِي وَأَطِعْ يَا ابْنَ  
الطَّاهِرَةِ الْكُفْرُ الْيَتَوَلَّى قَائِمِي  
خَلَقْتُكَ مِنْ غَيْرِ نَحْلٍ وَجَعَلْتُكَ  
آيَةً لِلْعَالَمِينَ قَائِمِي فَأَعْبُدْ  
وَعَلَى قَوْلِكَ وَخُذِ الْكِتَابَ  
بِقُوَّةٍ فَسِرْ لِأَهْلِ سُورِيَا وَبَلِّغْ  
مَنْ بَيْنَ يَدَيْكَ وَأَخْبِرْهُمْ إِنِّي  
أَنَا اللَّهُ الْبَدِيعُ الدَّائِمُ وَالَّذِي  
لَا يَزُولُ صِدْقُوا النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ  
الَّذِي أَبْعَثْتُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ  
رَحْمَةً اللَّهُ عَلَى الْعَالَمِينَ ص ۱۳۹، دلائل النبوت

وسلم کی تصدیق کریں جن کو میں آخری زمانہ میں  
مبعوث فرماؤں گا۔

**حضرت ذکریا علیہ السلام** | نے فرمایا کہ وہی لانے والے فرشتہ نے مجھے کہا کہ  
آپ نے خواب میں کیا دیکھا ہے؟ تو میں نے اس کو  
بتایا کہ سونے کا ایک مینار دیکھا ہے جس کو اوپر ہاتھ کے اس پتیلی کے اوپر سات چراغ تھے  
اور ہر چراغ کے سات منہ تھے پتیلی کے اوپر دائیں اور بائیں دو درخت تھے میں نے  
اس فرشتہ سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو فرشتہ نے کہا۔

هَذَا قَوْلُ رَبِّ فِي زُرِّيَا بَالٍ  
يَعْنِي مُحَمَّدًا وَهُوَ يَدْعُو بِاسْمِي  
وَإِنَّا اسْتَجِيبُ لَهُ لِلنَّصِيحِ وَالطَّهِيرِ  
وَاصْبِرْ عَنِ الْأَرْضِ أَنْبِيَاءَ  
الزُّورِ وَالْأَرْوَاحِ الْخَسَّةَ -  
رَبِّ تَعَالَى كَاذِبًا بَالٍ يَعْنِي مُحَمَّدَ مَصْطَفَى صَلَّي اللَّهُ  
تَعَالَى وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ فِي فَرْمَانِ هُوَ - اور  
وہ میری بارگاہ میں دعا کرتا ہے۔ اور میں اُس  
کی دعا کو اُسے پاک کرنے کے لیے قبول کرتا  
ہوں۔ اور روئے زمین سے میں جھوٹے نبی  
اور نجس رُوحیں ختم کر دوں گا۔

**حضرت شمعون علیہ السلام** کے کلام میں ہے۔ جَاءَ اللَّهُ يَا الْبَيَّانِ مِنْ جَبَالِ

فَارَانَ اِمْتَلَأَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ مِنْ تَسْبِيحِهِ وَتَسْبِيحِ أُمِّيهِ - اللہ تعالیٰ بیان  
در سرِ عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فاران کے پہاڑوں سے لائے گا۔ اس نبی محمد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح اور اُس کی اُمت کی تسبیح سے آسمان اور زمین بھر جائیں گے۔ جَبَالُ  
فَارَانَ ہئی جَبَالُ مَكَّةَ فاران کے پہاڑ مکہ مکرمہ کے پہاڑ ہیں (حجۃ اللہ علی العالمین صلا)  
کے کتاب میں ہے۔ اِنَّ الَّذِي يَنْظُرُ مِنَ الْبَادِيَةِ  
**حضرت حزقیاہ علیہ السلام** | فَيَكُونُ فِيهِ خُتْفُ الْيَهُودِ - بے شک وہ نبی جو

بادیہ (عرب) سے ظاہر ہو گا۔ اُس کا ظاہر ہونا یہود کے لیے موت ہو گا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین علامۃ النبھانی صلا)



حضرت امیر علیہ السلام | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت امیر علیہ السلام کی قوم نے ان کی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ بخت نصر بادشاہ کو ان لوگوں سے لڑنے کا حکم کریں۔ پس بخت نصر نے قتال شروع کر دیا۔ لوگوں کو قید بھی کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ تہامہ تک پہنچ گیا اور وہ حضرت معد بن عدنان کے پاس آیا۔

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ فِي صُلْبِ  
هَذَا نَبِيًّا يُبْعَثُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْتِمُ  
اللَّهُ بِهِ الْأَنْبِيَاءَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ۔  
تو نبی امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کو موت  
قتل کرو۔ بے شک ان کی پشت مبارک سے  
آخری زمانہ میں ایک نبی کی بعثت ہوگی۔

اُس پر اللہ تعالیٰ امیر کی آمد ختم کر دے گا۔  
پس بخت نصر نے چھوڑ دیا اور حضرت معد کو اپنے ساتھ لے لیا۔ یمن کے قلعوں میں سے  
ایک قلعہ پر پہنچا۔ اس قلعہ میں رہائش پذیر لوگوں میں سے ایک حسینہ جمیلہ عورت سے حضرت  
معد کا نکاح کر دیا اور تہامہ پر حضرت معد کو اپنا خلیفہ بنا کر چلا گیا۔ اور وہاں ہی حضرت معد  
کی نسل پیدا ہوئی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین مکتبہ مطبوعہ مصر)

سلیمان علیہ السلام | کی کتاب غزل الغزلات میں حضور پر نور نور علیہ نور محمد رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علیہ مبارک بھی درج ہے جو کہ درج ذیل ہے

میرا محبوب سُرخ و سفید ہے۔ وہ دس ہزار میں ممتاز ہے۔ اُس کا سر خالص سونا ہے۔  
اس کی زنجیں بیچ و بیچ اور کوسے سی کالی ہیں۔ اُس کی آنکھیں کبوتروں کی مانند ہیں جو دودھ  
میں نہا کر لب دریا ملکنت سے بیٹھے ہیں۔ اُس کے رخسار پھولوں کے چمن اور لبان کی ابھری ہوئی  
کیاریاں ہیں۔ اس کے ہونٹ سوسن ہیں۔ جن سے رقیق مڑمکتا ہے۔ اُس کے ہاتھ زبرجد سے  
مرصع سونے کے حلقے ہیں۔ اس کا منہ ازبس شیریں ہے۔ (غزل الغزلات ص ۵)

ناظرین! آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ علیہ شریف سرکار سیدنا علی المرتضیٰ  
شیخ خدا، مشکل کشا، مولائے کل کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان  
قریباً قریباً اسی طرح مروی ہے۔

اک ماہ مدینہ گوراسا بدن نیچی نظریں کل کی خبریں!  
 دکھلا کے بچپن وہ سنا کے سخن مودا بھونک گئے سب تن من دھن  
 واقف اسرار خفی و جلی، غوثِ صمدانی سیدی پیر مہر علی شاہ چشتی گورادوی قدس سرہ القوی نے کیا  
 خوب کہا ہے۔

مُسْتَحَانَ اللَّهِ مَا أَجْمَلَكَ مَا أَحْسَنَكَ مَا أَكْمَلَكَ  
 کیتھے مہر علی کیتھے تیری ثنا گستاخ اکھیاں کیتے جاڑیاں  
 علامہ کمال الدین دمیری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب حیوۃ الجنان میں عربی شعر لکھا ہے۔  
 لَمْ يَخْلُقِ الرَّحْمَنُ مِثْلَ مُحَمَّدٍ  
 أَبَدًا وَ عَلَيَّ أَنَّهُ لَا يَخْلُقُ!  
 میرے اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، حضرت فیض درجہ فاضل بریلوی نے تو کمال کر دیا۔  
 تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا، تیری خلق کو حق نے جمیل کہا  
 کوئی تجھ سا ہوا نہ ہوگا شہا ترے خالق حسن و ادا کی قسم  
 وہ خدا نے بے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا  
 اپنے کلام میں اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت فاضل بریلوی قدس سرہ القوی ایک دوسرے مقام پر اپنے  
 فن شاعری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و شوکت، عزت و  
 عظمت اور حسن و جمال کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لَمْ يَأْتِ تَطْيِيرُكَ فِي نَفْطٍ مِثْلٍ تَوْنُهُ شَدِيدًا جَانَا  
 جگ راج کو تاج تو رہے سر پہ تجھ کو شہ دوسرا جانا

سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم | امام اہل جلال الدین سیوطی  
 اپنی شہرہ آفاق تصنیف خصائص الکبرایہ میں درج کی ہے اور اس روایت کے ادوی حضور پر نور  
 آقائے یوم انشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔  
 کہ نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الفضل الصلوٰۃ و التسلیم نے ارشاد فرمایا۔

كَانَ نَفْسُ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ - حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی انگوٹھی مبارک پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

(خصائص الکبریٰ صفحہ ۱)

حضرت شیخا علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی وحی | اہم المحدثین ابن جوزی اور خاتم المحدثین اہم جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضرت وہب بن منبہ سے ایک روایت درج کی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت شیخا علیہ السلام پر وحی نازل کی۔

إِنِّي بَايَعْتُ نَبِيًّا أَمِيًّا أَفْتَحُ بِهِ آذَانَنَا  
صَمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا وَأَعْيُنًا عُيُوسًا مَوْلِدُهُ  
بِحِكْمَةٍ وَمُهْلَجُهُ بِطَبِيبَةٍ دَالِي آتِ  
قَالَ (بِكُلِّ جَمِيلٍ وَاهِبٌ لَهُ كُلُّ خَلْقٍ  
كَرِيمٍ) أَجْعَلُ السَّكِينَةَ لِبَاسَهُ وَ  
الْبَسَّ شِعَارَهُ وَالتَّقْوَى حِمِيَّهُ وَ  
الْحِكْمَةَ مَعْقُولَهُ وَالصِّدْقَ وَالْوَفَاءَ  
طَبِيعَتَهُ وَالْعَفْوَ وَالْمَغْفِرَةَ وَ  
الْمَعْرُوفَ خُلُقَهُ وَالْعَدْلَ سِيرَتَهُ  
وَالْحَقَّ شَرِيعَتَهُ وَالْهُدَى إِمَامَتَهُ  
وَالْإِسْلَامَ مِلَّتَهُ وَأَحْمَدَ اسْمَهُ أَهْدَى

بے شک میں ایک نبی امتی کو مبعوث فرماتے ہوں جس کے ذریعے سے بہرے کاں اور غلاف چڑھے دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا۔ اسی نبی کی جاتے پیدائش کو منورہ اور جائے ہجرت (مدینہ) طیبہ ہوگا۔ میں ان کو ہر خوبی اور خلق کریم سے نواز دوں گا۔ اطمینان قلبی اور وقار ان کا لباس بناؤں گا۔ عادات اور نیک اعمال ان کا شعار تقویٰ اور پرہیزگاری ان کا خیر حکمت کو ان کا مجید اور راز صدق و وفا کو ان کی طبیعت اور عفو و کرم کو ان کی عادت۔ عدل و انصاف کو ان کی سیرت اظہار حق کو ان کی شریعت ہدایت

اے علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت بیداری میں بالمشافہ پچیس مرتبہ زیارت کی ہے۔ (میزان الکبریٰ صفحہ ۴۷)

سزاوار الٰہیہ مولوی شمس الدین امرتسری کے مشہور و معروف اخبار اہل حدیث میں علامہ سیوطی کو قدوة الانام اہم الہام کے القاب بھی ہیں۔ (اخبار المحدثین امرتسر صفحہ ۱۷، ۲ اکتوبر ۱۹۱۴ء)



بِهِ مِنْ بَعْدِ الضَّلَالَةِ وَأُعْلِمُ بِهِ بَعْدَ  
الْجَهَالَةِ وَارْفَعُ بِهِ بَعْدَ الْخِلَالَةِ وَ  
أُسَمِّي بِهِ بَعْدَ النُّكْرَةِ وَأَكْثِرُ بِهِ  
بَعْدَ الْقِلَّةِ وَأُغْنِي بِهِ بَعْدَ  
الْعَيْلَةِ وَأَجْمَعُ بِهِ بَعْدَ  
الْفِرْقَةِ وَأُءَلِّفُ بِهِ  
بَيْنَ قُلُوبٍ وَ أَهْوَاءِ  
مُشْتَتَةِ وَأُمَمٍ مُخْتَلِفَةٍ  
وَأَجْعَلَ أُمَّتَهُ خَيْرَ  
أُمَّةٍ -

(خصائص الکبریٰ صفحہ ۲۲۰ ج ۱، کتاب الوفاۃ  
ج ۱، شواہد النبوت فارسی ص ۱۱)

کو ان کا امام اور اسلام کو ان کی ملت بناؤں گا۔  
ان کا نام نامی اسم گرامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔  
اور مخلوق کو ان کے وسیع سے گمراہی کے بعد  
ہدایت جہالت کے بعد علم و معرفت۔ گمراہی کے  
بعد رفعت و منزلت عطا کروں گا۔ اور انہیں  
کی برکت سے قلت کے بعد کثرت۔ فقر کے  
بعد دولت تفرقہ کے بعد محبت و اُلفت عطا  
کروں گا۔ اور انہیں کے صدقہ اور طفیل مختلف  
قبائل غیر مجتمع خواہشوں اور اخلاف رکھنے  
والوں کے دلوں میں اُلفت اور محبت پیدا  
کروں گا۔ اور ان کی ساری اُمت کو تمام اُمتوں  
سے بہتر اور اچھا کروں گا۔

عرش پہ تازہ چھپر چھپا فرش پہ طرز دھوم دھام  
کال بدھ لگاتے تیری ہی داستان ہے  
حضرت شعیب علیہ السلام نے بیت المقدس کے ایک گاؤں ایلیا پر یروٹلم والوں کو فرمایا اے  
یروٹلم کے لوگو تم کو مبارک ہو کہ یاتیک الآن ذاکب الحجار یعنی جیسے و یاتیک بعد ذاکب  
البعیر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس ایک گدھے پر سوار شخص یعنی  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے و اے ہیں اور ان کے بعد شتر سوار ہستی یعنی حضرت  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے۔ (کتاب الوفاۃ ج ۱)

حضرت شعیب علیہ السلام | حضرت شعیب علیہ السلام کے کلام میں ہے کہ میں نے  
دو سوار دیکھے جن کے نور سے زمین روشن ہو گئی ان

میں سے ایک خچر پر سوار تھے اور دوسرے شتر سوار تھے۔ خچر سوار عیسیٰ علیہ السلام تھے  
اور شتر سوار حضرت پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ اسی طرح انہوں نے  
فرمایا اے قوم میں نے ایک نورانی صورت اُونٹ پر سوار دیکھی ہے۔ جو اپنی صوفسانی میں

چاند سے مشابہ تھی۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۱)

**حضرت حقوق علیہ السلام** | تصدیق کی ہے کہ پروردگار فاران کی پہاڑیوں سے قوت

بیان کے ساتھ آیا۔ نام احمد کی تسبیح سے آسمان معمور ہو گئے اور اس کی اُمت کا سمنڈوں پر تصرف ایسا ہو گا جیسا خشکی پر۔ وہ ایک ایسی نئی کتاب لے کر آئے گا جس کا تعارف بیت المقدس کے بعد ہو گا۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۱، حجة الله على العالمین ص ۱۱)

**حضرت انبیاء علیہ السلام** | کعب الاحبار کہتے ہیں کہ بخت نصر نے بنی اسرائیل کے قتل و غارت کے بعد ایک نہایت ڈراؤنا خواب

دیکھا لیکن اُسے بھول گیا۔ کاہنوں اور سحرروں کو بلا کر خواب اور تعبیر خواب دریافت کی۔ انہوں نے کہا کہ تم اپنا خواب بتاؤ تاکہ اس کی تعبیر بیان کریں۔ وہ غصہ میں آ کر کہنے لگا کہ میں نے تمہاری مذمت مدیدہ تک اس لیے تربیت کی ہے کہ تم خواب اور اس کی تعبیر سے عاجز رہو۔ میں تمہیں تین دن کی مہلت دیتا ہوں تاکہ تم میرے خواب کی تعبیر بیان کر سکو۔ ورنہ تمہیں قتل کر دوں گا۔ کاہنوں اور سحرروں کے قتل کی خبر مشہور ہو گئی۔ ان دنوں حضرت دانیال علیہ السلام بخت نصر کی قید میں تھے۔ انہوں نے ایک کہنے والے کو کہا کیا تو مجھے بادشاہ کے سامنے لے جا سکتا ہے میں اس کی خواب اور تعبیر جانتا ہوں۔ کہنے والے نے بخت نصر کو بتایا۔ اُس نے حضرت دانیال علیہ السلام کو بلوایا۔ لیکن حضرت دانیال علیہ السلام نے اسے اس کی قوم کی عادت کے مطابق سجدہ نہ کیا۔ بخت نصر نے اپنے دربار سے تمام آدمیوں کو باہر نکل جانے کا حکم دیا۔ پھر حضرت دانیال علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ تو نے مجھے سجدہ کیوں نہیں کیا۔ انہوں نے کہا میرا خدا ہے جس نے مجھے اس شرط پر علم تعبیر دیا عطا کیا کہ میں غیر خدا کو سجدہ نہ کروں مجھے ڈر تھا کہ سجدہ کرنے کی صورت میں میرا علم سلب نہ کر لیا جائے اور میں تمہارے خواب کی تعبیر سے عہدہ برائے ہو سکوں اور تو مجھے قتل کر دے۔ میں نے یہی بہتر خیال کیا کہ میرا ترک سجدہ تیرے اُن رنج و الم کو جن میں تو مبتلا ہے سہل ہو گا۔ لہذا میں نے اپنی اور تیری خاطر سجدہ ترک کر دیا۔ بخت نصر نے کہا میرا اب تجھ سے زیادہ کوئی معتمد نہیں جس نے خدا کے لیے ایثار عہد کیا ہے۔ اور میرے

نزدیک سب سے اچھا انسان وہی ہیں جو خدا کے لیے ایثار عہد کرتے ہیں۔ پھر کہا میرے خواب کی تعبیر جاننے ہو؟ انہوں نے کہا۔ ہاں! تو نے ایک بہت بڑا بت دیکھا ہے۔ جس کی آنکھ سونے کی۔ کمر چاندی کی۔ چوڑا تانبے کے۔ پنڈلیاں لہسے کی اور دونوں سرین کے درمیان میٹھ کی ہڈی مٹی کی بنی ہوئی تھی۔ جب تو نے انہیں غور سے دیکھا تو ان کی ساخت کی خوبی نے تجھے حیران کر دیا۔ اچانک آسمان سے ایک پتھر گر آجوس کے سر کے درمیان جھٹے پر لگا۔ جس سے شدید ضرب لگی۔ یہاں تک کہ وہ پس کر آتا ہو گیا۔ سونا، چاندی، تانبا، لوہا اور مٹی اس طرح لہم پیوست ہو گئے کہ ایک اندازے کے مطابق انہیں تمام جن دانش بل کر علیحدہ علیحدہ نہیں کر سکتے تھے۔ اور اگر ہوا چلتی تو وہ بھر کر رہ جاتے تو تو نے دیکھا کہ وہ پتھر جو آسمان سے گرا تھا۔ اُس نے اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔ اور برخواست کے ساتھ ساتھ بڑا ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ اس نے تمام زمین کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ پھر ایسا ہوا کہ تجھے زمین و آسمان اور اس پتھر کے علاوہ کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ بخت نصر لولا کہ بالکل درست ہے۔ اب اس کی تعبیر بتائیے۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ بت مختلف اقوام کا بنا ہوا تھا۔ سونا وہ قوم ہے۔ جسے تو جانتا ہے۔ اور چاندی وہ قوم ہے جس کا تیرا بیٹا تیرے بعد بادشاہ بنے گا۔ لیکن تاجے کا اطلاق اہل روم پر ہوتا ہے اور لوسے سے مراد ملک فارس ہے۔ اور مٹی سے مراد وہ دو عورتیں ہیں جو روم اور فارس کی ملکہ بنیں گی۔ اور وہ پتھر جس نے سب کو پاش پاش کر دیا۔ وہ دین ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہو گا خدا تعالیٰ عرب سے ایک پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گا جو تمام ادیان کو منسوخ کر دے گا اور تمام زمین پر قبضہ کرے گا۔

(شواہد النبوت فارسی ص ۴۷)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے ۷  
 ملک کوین میں انبیاء تاجدار  
 تاجداروں کا آقا ہمارا نبی



## بتوں اور جنوں کی گواہی

**سواع نامی بُت کی گواہی** | کفار جن بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ اُن بتوں نے بھی بنی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی نبوت اور رسالت

کی گواہی دی چند ایک واقعات پیش خدمت ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں اور محبوب رب کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت کا اندازہ لگائیں۔  
 دُنیا نے اہلسنت و جماعت کی مشہور و معروف شخصیت علامہ عبدالرحمان جامی علیہ رحمۃ  
 تحریر فرماتے ہیں۔ راشد بن عبد ربه رضى الله تعالى عنه کا بیان ہے کہ عرب کے ایک قبیلے کے بُت  
 کا نام سواع تھا۔ لوگوں نے مجھے کچھ تحائف دیئے تاکہ سواع کے ہاں چڑھاؤں۔ میں  
 سواع کے پاس جاتے ہوئے ایک اور بڑے بُت کے پاس پہنچا۔ تو وہاں سے آواز آئی  
 اَلْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ مِنْ خُرُوجِ بَنِي مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمَطْلِبِ يَحْرِمُ الزِّنَاءَ  
 وَالزَّبَاءَ وَذَبْحُ الْأَصْنَامِ وَحُرْمَتِ السَّمَاءِ وَرَمِينَا بِالشَّهْبِ الْعَجَبُ  
 كُلُّ الْعَجَبِ۔ بڑا تعجب ہے اس نبی کی آمد جو حضرت عبدالمطلب کی اولاد سے ہے جس  
 نے زنا، سود اور بتوں کے نام پر ذبح کیے ہوئے کو حرام کیا۔ اور آسمان کو محفوظ اور ستاروں  
 کے ساتھ شیاطین کو مارا کیا۔ بڑا تعجب ہے۔

اس کے بعد ایک اور بُت سے آواز آئی۔ تَبَارَكَ الصَّامِدُ وَكَانَ يُعْبَدُ مَرَّةً  
 أَخْبَجَ بَنِي يُصَلِّي الصَّلَاةَ وَيَأْمُرُ بِالنَّكْوَةِ وَالصِّيَامِ جس کی عبادت کی باقی  
 تھی اس کی عبادت چھوڑ دی گئی مبعوث کیا گیا ہے جو ایک نبی جو نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ  
 اور روزہ کا حکم دیتا ہے۔ پھر ایک اور بُت سے آواز آئی۔

إِنَّ الْإِلَهَ الَّذِي وَرَثَتِ النَّبُوتَاتُ وَالْمُهْدَى

بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قَسَائِشِ أَحْمَدُ

بے شک مریم کے بیٹے علیہ السلام کے بعد نبوت اور ہدایت کے جو وارث ہونگے

ہیں وہ قریش سے حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۷۱)  
(شواہد النبوت فارسی ص ۱۷۱، حجتہ اللہ ص ۱۹۲، کتاب الوفا ص ۱۷۱)

عُتْمَانُ عَامِرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَا إِيْمَانُ لَنَا

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ ایک دن جلوہ افروز تھے کہ ایک اونٹنی سوار آیا اُس کے چہرہ پر فیندا اور تھکاوٹ کے آثار نظر آ رہے تھے۔ اُس سوار نے آتے ہی پوچھا کہ تم میں سے محمد رسول اللہ کون ہیں؟ صحابہ نے بتایا تو کہنے لگا آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے وہ آپ بتاتے ہیں یا کہ میرے بتوں نے جو کچھ مجھے بتایا وہ میں بتاؤں۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو اسلام پیش کیا۔ وہ کہنے لگا۔ میرا نام عتسان بن مالک العامری ہے۔ ہمارے ہاں ایک بُت ہے جس کو ہر قسم کی قربانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ ایک عصام نامی شخص قربانی دے رہا تھا کہ بُت سے آواز آئی:-

يَا عِصَامُ يَا عِصَامُ بَلِّغِ الْأَنَامَ جَاءَ الْإِسْلَامُ بَطَلَتْ الْأَصْنَامُ وَخَسَفَتِ  
الذَّمَاءُ وَوَصَلَتْ الْأَذْخَامُ وَظَهَرَتِ الْحَقِيقَةُ وَالسَّلَامُ۔ اے عصام  
اے عصام۔ یہ اعلان کر دے کہ اسلام آگیا۔ بُت باطل ہو گئے اور خون محفوظ ہو گیا۔ صلہ رحمی  
کا دور آگیا۔ جہنمیت اور صراطِ مستقیم واضح ہو گئی۔ اور سلام۔

عصام ڈر کر باہر آگیا۔ اور یہیں خبر دی کہ تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ آپ کی خبر یہیں پہنچی  
اپنی دنوں ایک طارق نامی آدمی قربانی کے لیے بُت کے پاس گیا۔ بُت سے آواز آئی:-

يَا طَارِقُ يَا طَارِقُ بُعِثَ النَّبِيُّ الْمُصَادِقُ  
جَاءَ بَوْحِي النَّاطِقُ مِنْ عَيْنِ بَيْنِ الْخَالِقِ

اے طارق! اے طارق! نبی صادق علیہ السلام مبعوث ہو چکے ہیں۔ ایسی وحی لے کر

تشریف لاتے ہیں جو ناطق ہے اور عزیز الخالق سے ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صحابہ کرام علیہم الرضوان نے یہ بات سنی تو بحیر  
خداوندی کہنے لگے اس کے بعد عتسان نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ضمن میں میں  
نے تین بیت کہے ہیں۔ اجازت ہو تو پڑھوں پھر اس نے اسی مجلس میں پڑھ کر سنائے۔

(شواہد النبوت فارسی ص ۱۰۸) (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۶)

**ضمار نامی بت کی گواہی** | عباس بن مرداس بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن گرگاہ  
اؤنٹ چرار ہاتھ ناگاہ ایک سفید شتر مترخ نمودار ہوا۔

میں نے دیکھا کہ اس پر کوئی ایسا آدمی پوشش آدمی سوار ہے جو مجھے کہنے لگا۔ اے عباس  
بن مرداس اَلَمْ تَرَ اَنَّ الَّذِیْ نَزَلَ بِالْبِرِّ وَالتَّقٰی کیا تو نے اس ہستی کو نہیں دیکھا  
جو نیکی اور پرہیزگاری سے آتے ہیں۔

میں ڈر کر اونٹوں سے باہر آگیا اور ایک بت کے پاس آگیا جسے میں پوجا کرتا تھا۔  
اس کا نام ضمار تھا اس کے پاس جا کر میں نے اس پر ہاتھ رکھا اور اسے چوما۔ ناگاہ بت  
سے آواز آئی۔ قُلِ الْقِبْلَتُ لِمَنْ شِئْتُمْ کُلُّهَا ۚ هَلْکَ الضَّمَادُ وَنَاَزَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ  
هَلْکَ الضَّمَادُ وَکَانَ یُعْبَدُ مَرَّةً ۚ قُلِ الصَّلٰوةُ عَلٰی النَّبِیِّ الْمُحَمَّدِ  
اَنَّ الَّذِیْ جَاءَ بِالْنبِیَّةِ وَالهْدٰی بَعْدَ ابْنِ مَرْیَمَ قَدْ بَشِّرَ مُهْتَدً  
تُفِیْمَ کَ سَبِّ قَبِیْلٍ کَوِیْہِ کہہ دو کہ ضمار ہلاک ہو گیا۔ اور مسجد واسے کامیاب ہو گئے۔  
ضمار ہلاک ہو گیا۔ اور وہ کبھی عبادت کیا جاتا تھا۔ نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود  
بھیج۔ بے شک جو نبوت اور ہدایت لے کر آتے ہیں۔ حضرت مریم کے بیٹے کے بعد یہ قریشی  
سے اور ہدایت والا ہے۔

اس کے بعد میں ڈر کر آؤرٹا باہر آیا۔ اور اپنی قوم کو سارا ماجرا سنایا۔ اور میں بڑا آدمی  
لے کر میں مدینہ پہنچا۔ مسجد میں پہنچا تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ مجھ پر پڑی تو  
مسکرا کر فرمایا اے عباس تمہارے نزدیک اسلام کیسا دین ہے؟ تو میں نے سارا قصہ  
کہہ سنایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم سچ کہتے ہو۔ آپ بہت خوش ہوئے تو ہم سب بل کر  
حلقہ مجلس اسلام ہوئے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۰۸، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۶، کتاب لونا ص ۱۵۵ ج ۱)

**وائل بن حجر کے آنے حضور کا اطلاع دینا** | حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت  
فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آہ و ستم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اور میری آمد کی اطلاع نبی سفید اہل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے



اپنے اصحاب کو میرے آنے سے پہلے ہی دے دی تھی کہ آپ نے فرمایا کہ آپ کے پاس حضرت دائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دور دراز علاقہ حضرت موت سے آ رہا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور میری ذات کی طرف رغبت ہے۔ اور وہ شاہی خاندان میں سے ہے۔

حضرت دائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں حاضر ہوا تو ہر ایک صحابی مجھے یہی کہہ رہا تھا کہ آپ کی آمد کی تین مرتبہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو اطلاع دی جب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے مجھے مرتباً فرمایا اور اپنی پناہ مبارک بچھا کر مجھے اپنے قریب اُس کے اوپر بٹھایا۔ اور بارگاہِ خداوندی میں میرے لیے یہ دُعا کی۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ وَوَلَدِهِ وَوَلَدِ وَلَدِهِ۔ اے اللہ تعالیٰ! دائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو برکت دے اور اُس کی اولاد اور اولاد میں برکت فرما۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر کے فرمایا۔ یہ دائل بن حجر ہے جو تمہارے پاس دور دراز علاقہ حضرت موت سے آیا ہے۔ اس کے دل میں اسلام کی رغبت اور محبت ہے حضرت دائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی بارگاہ میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ کی بعثت کی خبر پہنچی تھی اور میں اپنے ملک میں باوقار شخص تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ میں نے وہ سب کچھ چھوڑ کر دینِ الہی کو اختیار کر لیا ہے۔ تو سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا کہ تیرے بیچ کہا ہے۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ وَوَلَدِهِ وَوَلَدِ وَلَدِهِ۔

حضرت دائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حاضری کا سبب بیان کرتے ہوئے عرض کیا کہ ہمارا عقیق کا بُت تھا۔ میں دو پہر کو سویا ہوا تھا کہ میں نے اِس دیوار کے جس کے ساتھ وہ بُت تھا ایک آواز سنی۔ میں بُت کے پاس آیا اور بُت کو سجدہ کیا۔ تو اچانک کسی کہنے والے نے یہ کہا۔ دائل بن حجر کے لیے تعجب ہے کہ اس کو یہ خیال ہے کہ میں مذہب کو جانتا ہوں حالانکہ وہ نہیں جانتا۔ اس ترسے اور اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے بُت سے کیا اُمید ہے۔ جو نہ نفع دے سکتا ہے۔ اور نہ نقصان۔ کاش یہ پتھر کو پوجنے والا میرے حکم کی اطاعت کرے حضرت دائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آواز دینے والے کیا تو

میری آواز کو سنتا ہے؛ تو اس نے جواباً کہا۔

ادْخُلْ اِلَى مِثْرَبِ ذَاتِ الْخُحُلِ      تَدِينُ دِيْنَ الصَّيَّامِ الْمُصَلِّ  
فَحَمْدُ النَّبِيِّ خَيْرُ الرُّسُلِ

کھجوروں والی جگہ میثرب کی طرف جاؤ۔ اور اس ہستی کا دین اپنا دو جو نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے میں جو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں۔ اور سب رسولوں سے بہتر ہیں۔ پھر وہ بت منہ کے بل گر گیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی تو میں نے اس بت کے پاس کھڑے ہو کر اس کو سیدھا کیا۔ اور فوراً میں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا۔ اور مسجد نبوی شریف میں حاضر ہو گیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ۱۹۶۷ھ)

نبی کی ہجرت گاہ مدینہ منورہ | حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

ایک ماہ پہلے ہم ایک بت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ہم نے اونٹ کو ذبح کیا۔ تو اچانک بت کے پیٹ سے ایک چھینے والے نے چیخ کر کہا ایک عجیب بات کو کان کھول کر سنو۔ شیطانوں کا چوری چوری آسمان سے باتیں سننا ختم ہو گیا ہے۔ اور ان پر شہاب ثاقب پھیلے گئے ہیں۔ لَبَّيْ بِمَكَّةَ اَسْمُهُ اَحْمَدُ مُهَاجِرًا اِلَى مِثْرَبِ سَبَّ كَچھ اس نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ہوا ہے۔ جو کہ مکہ معظمہ میں تشریف لانے والے ہیں۔ ان کا نام نامی اسم گرامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ان کی ہجرت گاہ میثرب (مدینہ منورہ) ہے۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم پر حیرانگی کا عالم طاری ہو گیا۔ اور سب ہمارے کام چھوڑ دیئے۔ اور نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی (حجۃ اللہ علی

نماز، روزہ اور نیکی کا حکم دینے والے نبی | خولید الصمیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم

ایچانک اس کے اندر سے زوردار آواز آئی۔ ذَهَبَ اسْتَرَاَقُ الْوَسْخِ وَرُمِيَ بِاَسْهَبِ لَبَّيْ بِمَكَّةَ اَسْمُهُ اَحْمَدُ مُهَاجِرًا اِلَى مِثْرَبِ يَا مُسْرُ يَا الصَّلَاةَ وَصِيَّامِ وَالْبِرَّ وَصِلَةَ لِلْاَرْحَامِ۔ وحی کا چوری بہنا ختم ہو گیا جنوں پر شہاب

ثاقب پھیلے جاتے ہیں۔ کیونکہ ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم متحرمہ میں مبعوث ہوئے ہیں۔ ان کا ہم شریف احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جو نماز۔ روزہ۔ نیکی اور صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں۔ ہم اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں سے اس نبی کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا۔ حَسْرَتًا بِمَكَّةَ بَنَىٰ اِسْمُهُ اَحْمَدُ۔ وہ نبی متحرمہ میں تشریف فرما ہیں۔ ان کا نام احمد ہے (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۷)

بتوں کے لیے جانور ذبح کرنا حرام کرنے والا نبی | حضرت سعید بن عمرو الہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ

سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک بُت پر ایک جانور ذبح کیا۔ تو میں نے اس بُت سے آواز سنی۔ اَلْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ خَوْصًا نَّبِيٌّ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَحْرِمُ الزَّيْنَا وَيَحْرِمُ الذَّيْبُجَ لِلْاَصْنَامِ وَحَرَمَتِ السَّمَاوُ وَرُصَيْنَا بِالشُّهْبِ۔ بہت زیادہ تعجب ہے کہ بنی عبدالمطلب سے ایک نبی جلوہ افروز ہوئے ہیں۔ جو زنا۔ اور بتوں کے لیے جانور ذبح کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں۔ اور آسمان محفوظ ہو گئے ہیں کہ اب شیطان آسمان خبریں نہیں لاسکتے۔ اور ہم پر شہاب ثاقب پھیلے گئے ہیں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۸)

کوئی پردہ سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قبیلہ خثعم کے ایک

شخص سے روایت بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم وائے بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ ایک رات ہم ایک بُت کے پاس بیٹھ کر کسی تنازعہ کا فیصلہ کر رہے تھے کہ بُت کے اندر سے ایک گرجدار آواز آئی۔ اے بتوں سے فیصلہ طلب کرنے والو۔ کیا تم جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں تم نہیں دیکھتے؟

هَذَا نَبِيٌّ سَيِّدُ الْاَنَامِ  
يَصْدَعُ بِالْحَقِّ وَبِالْاِسْلَامِ  
مُسْتَعْلِيٌّ بِالْبَلَدِ الْحُدَامِ  
جَاءَ بِحَدِيثِ الْكُفْرِ بِالْاِسْلَامِ

مِنْ سَلَطٍ يَخْلُو دُجَى الظُّلَامِ  
مِنْ هَاشِمٍ فِي ذُرْوَةِ السَّنَامِ  
اَعْدَلُ ذِي حَيْمٍ مِنَ الْاَحْكَامِ  
قَدْ طَهَرَ النَّاسُ مِنَ الْاَثَامِ



جو ایسا چمکتا ہوا نور ہیں۔ جس نے ظلمتوں اور تاریکیوں کو دور کر دیا ہے۔ وہ نبی ہیں اور تمام لوگوں کے سرار ہیں۔ وہ بنو ہاشم سے بلندی کی چوٹی پر ہیں۔ جو حق اور اسلام کی دعوت دیتے ہیں بہت زیادہ انصاف والے ہیں۔ بلحاظ محرم مکہ مکرمہ میں اعلان کرنے والے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے لوگ گناہوں سے پاک ہو گئے ہیں اور وہ جلوہ افروز ہوتے ہی اسلام سے کفر کو ختم کر دیا ہے قبیلہ خثعم والے کہتے ہیں کہ ہم اس آواز پر حیران ہو گئے اور مکہ مکرمہ کی طرف چل پڑے اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔  
(حجۃ اللہ علی العالمین نرنجھانی صفحہ ۱۹۵-۱۹۶)

تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گر پڑا | امام جلال الدین سیوطی اور امام یوسف النجھانی قدس سرہما الزبانی

فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قریش کا ایک گروہ درقہ بن نوفل۔ زید بن عمرو بن نفیل۔ عبداللہ مجش۔ عثمان بن حویرث رات کو ایک بُت کے پاس آئے تو انہوں نے بُت کو منہ کئے بل گرا ہوا دیکھا۔ اور اس کی اس حالت پر متعجب ہوئے۔ اور اس بُت کو اٹھا کر سیدھا کیا تو پھر وہ اونڈھا گر پڑا۔ عثمان بن حویرث نے کہا کہ اس کے اونڈھے گر پڑنے میں ضرور حکمت ہے۔

یہ رات وہی رات تھی جس رات کو سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحيات و

التسلیمات کائنات میں جلوہ افروز ہوئے تھے۔ بُت سے آواز آئی۔

مَرَدَى لِمَوْلَايَ أَنَارَتْ مَنُورُهُ	جَمِيعُ فَجَاجِ الْأَرْضِ بِالشَّرْقِ وَالْغَرْبِ
وَحَرَّتِ الْأَوْتَانُ طَرًا وَأَدْعَدَتْ	قُلُوبُ مُلُوكِ الْأَرْضِ طَرًا مِنَ الزُّعْبِ
وَنَارُ جَمِيعِ الْفَرَسِ بَاخَتْ وَأَظْلَمَتْ	وَقَدَّ بَاتَ شَاهُ الْفَنَاسِ فِي أَعْظَمِ الْكُوبِ
وَصَدَّتْ عَنِ الْكُفَّانِ بِالْغَيْبِ جَنَّتُهَا	فَلَا تُخْبِرُ مِنْهُمْ بِحَقِّ وَلَا كَذِبِ
فَيَا لِقُصَى إِرْجِعُوا عَنْ ضَلَالِكُمْ	وَهَبُوا إِلَى الْإِسْلَامِ الْمُنْزِلَ الرَّحْبِ

بُت اس نور کی وجہ سے گر پڑا ہے جس نور نے مشرق و مغرب کو روشن کر دیا ہے۔ سب

بُت تھر تھرا کر گر پڑے ہیں۔ اور سب بادشاہوں کے دل کانپ اُٹھے ہیں۔ فارس کی وہ



انہوں نے کہا کہ بادشاہ سلامت میں اس رات کو جبل ابوقیس پر آیا۔ اور میں نے اس پہاڑ پر ایک آدمی کو آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا۔ جس کے دو سبز بازو تھے وہ جبل ابوقیس پر اُترا۔ اور مکہ مکرمہ کی طرف اس نے جھانک کر کہا۔ ذَلَّ الشَّيْطَانُ وَبَطَلَتِ الْأَوْتَانُ وَوُلِدَ الْأَمِينُ۔ شیطان ذلیل ہو گیا۔ بُت ٹوٹ گئے۔ اور حضرت امین (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لے آئے ہیں۔  
(خصائص الکبریٰ ص ۱۳۱ ج ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۲)

عزیزی آمدی کہ اصنامِ حرم ٹوٹ گئے  
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا سے اولاد ملنا:۔ حضرت مازن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں قرۃ عمان میں رہتا تھا۔ اور وہاں کے بتوں کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہاں ایک بہت بڑا بت تھا جس کو ناجر کہتے تھے۔ میں نے ایک دن اس بت کو سجدہ کیا تو اُس سے میں نے یہ بشارت سنی۔

یا مَازِنُ اسْمِعْ تَسْمَاعَكَ خَيْرَ لَعْنٍ  
شَهْرًا بُعِثَ نَبِيٌّ مِنْ مَضَرٍ بِدِينِ  
اللَّهِ أَكْبَرُ فَدَعْ نَحْنًا مِنْ حَجَرٍ  
تَسْلَمُ مِنْ حَرِّ سَقَرٍ۔  
اے مازن بشارت سُن اور خوش ہو خیر البشر کا ظہور ہونے والا ہے قبیلہ مضر سے ایک نبی ظاہر ہوں گے۔ دین حق لے کر آئیں گے یہ پتھر کھدے ہوئے بت ہیں۔ انہیں چھوڑ کر سفر سے نجات حاصل ہو۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آواز سن کر میں حیران تھا کہ پھر دوسری آواز آئی اَقْبِلْ اِنِّیْ اَقْبِلُ بِسْمِ مَا لَا تَجْهَلُ۔ هَذَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ جَاءَ بِحَقِّ مُنْزَلٍ فَاَمِنْ بِهٖ كَیْ تَعْدِنُ۔ ادھر دیکھ ادھر دیکھ سن اور جہالت نہ کر۔ یہ نبی مرسل شریعتِ حق لے کر نازل ہوئے ہیں پس اُن پر ایمان لا۔

یہ آواز سن کر میں نے خیال کیا کہ حجاز مقدس میں ضرور کوئی پیغمبر ظاہر ہوا۔ جو دینِ حق کی طرف بلاتا ہے۔ پس مجھ کو اس چیز کی جستجو ہوئی۔ ان ہی دنوں میں حجاز سے عمان میں ایک قافلہ آیا۔ مجھے اس قافلہ کا جب علم ہوا تو میں خود آکر اس قافلہ والوں کے پاس گیا۔ اُن سے حجاز مقدس کی خبریں دریافت کیں تو معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ میں ایک شخصیت جلوہ افروز ہے جن کا نام نانی



اہم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اور دین حق پھیلانے کے لیے آیا ہوں۔ یہ سن کر مجھے یقین آگیا کہ یہ وہی نبی ہیں جن کے متعلق میں نے دو دفعہ آواز سنی ہے۔ پھر میں نے جلدی جلدی سامان سفر باندھا اور مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا۔ بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر میں نے سرور کائنات پیغمبر موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے تین چیزوں کے بارے میں حضورؐ پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔ ۱۔ مجھے گانے بجانے اور شراب نوشی کی بہت عادت ہے۔ ۲۔ ہمارے ملک میں قحط بہت زیادہ رہتا ہے۔ ۳۔ میں بے اولاد ہوں مجھے اولاد کی بہت زیادہ تمنا ہے۔

اس عرض پر حبیب کبریاؐ رازدار رب العالمان میرے لیے دُعا فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ اَبْدِلْهُ بِالطُّبَابِ قِتْلَةَ الْقَتْلَانِ وَبِالْحَسَامِ الْحِلَالَ وَآتِهِ بِالْحَيَاةِ وَهَبْ لَهُ وَلَدًا۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ کی دُعا کی برکت سے میرے تمام عیب جاتے رہے۔ ہمارا ملک سرسبز و شاداب ہو گیا۔ قحط سالی جاتی رہی۔ چار عورتیں میرے نکاح میں آئیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حیان بن مازن جیسا لائق بیٹا عطا فرمایا۔ (دلائل النبوت بیہقی ص ۳۶ تا ۳۷ ج ۱ حجة اللہ علی العالمین ص ۱۹۲ کتاب لوفالجبونی مشیح حبیب اللہ ص ۱۳۱)

**نور محمدی سے بتوں کی تباہی** | تاریخ انجین میں ہے کہ حضورؐ پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد سرکار سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کبھی لات اور عزتی بتوں کے پاس سے گزرتے تو وہ بُت پکار اُٹھتے کہ اے وہ ذات جس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور جلوہ گر ہے ہم سے دُور ہو جا۔ اس لیے کہ اس نور مبارک کے لامحول ہماری اور دُنیا بھر کے بتوں کی تباہی اور ہلاکت ہو گئی۔ (تاریخ انجین ص ۱۸۷ ج ۱)

**نبی آخر الزمان جلوہ گر ہو گئے** | حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شبِ لائت کو میں کعبہ میں تھا۔ سحری کے وقت میں نے دیکھا کہ کعبہ نے مقامِ ابراہیم کی طرف سجدہ کیا اور بجبر کھی۔ اور تمام بُت جو کعبہ اور اس کے ارد گرد نصب کئے ہوئے تھے۔ اوندھے گر گئے۔ جب مہل نامی سب سے بڑا بُت گرا تو اس کے اندر سے آواز آئی کہ آگاہ ہو جاؤ نبی آخر الزمان پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کا نور مشرق سے مغرب تک روشن ہو گیا۔

(معارج النبوة فارسی ص ۷۰، شواہد النبوة فارسی ص ۲۲)

**لائت اور عزی کا بشارت دینا** | نبی آخر الزمان، سیاح لامکاں، سیدِ مرسلان جناب محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے جب غلگندہ عالم کو اپنی جلوہ افروزی سے بقتہ نور بنایا تو نکست الاضنام کلہا واما اللات والعزی فانہما خربا من عند انہما وھما یقولان ینح قدریش جاءہم الامین جاءہم القیدیق۔ تمام بُت اوندھے ہو گئے، لائت اور عزی اپنے اپنے مقام سے نکل کر کھربے تھے قریش کے لیے انسوس ہے کیونکہ ان کے پاس امین اور صدیق صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ (خصائص البکری ص ۱۱ ج ۱)

قادیجے کرام: بتوں کی گواہی کے بعد اب جنات کا سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے بارے میں اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرنا اور ان کی شانِ ارفع و اعلیٰ کا بیان کرنا درج کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:-

**گستاخِ رسول کو قتل کرنا** | علامہ رادوی رحمۃ اللہ الباری رقمطراز ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ولید نامی ایک کافر رہتا تھا۔ اس کے پاس سونے کا ایک بُت تھا جس کی وہ پوجا کرتا تھا ایک روز اُس بُت نے بولنا شروع کر دیا۔ اور کہنے لگا۔ لوگو! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں ہیں۔ اُس کی نبوت کی تصدیق نہ کرنا۔ یہ سن کر ولید بہت زیادہ خوش ہوا۔ اور خوشی سے باہر نکلا اور لوگوں کو مبارک باد دی کہ آج میرے معبود نے کلام فرمایا ہے اور واضح الفاظ میں اُس نے اعلان کیا ہے کہ محمد اللہ کے رسول نہیں ہیں۔ یہ سن کر خوشی خوشی کافر اُس کے گھر آئے۔ اور اُنہوں نے بت کو یہ جملے دہراتے

سنا جس سے اُن کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ دوسرے روز اُنہوں نے ایک جلسہ عام کا اعلان کیا۔ ولید کے گھر بُت سے وہی جملے سننے کے لیے بہت سے کفار جمع ہو گئے۔ تو کفار نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی دعوت دی تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بُت سے وہی الفاظ سن جائیں۔ چنانچہ اُن کی دعوت پر اہم الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التوحید و الثناء بھی تشریف لائے۔ جب سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی آمد ہوئی تو بت بول اٹھا کہ اے مکہ مکرمہ والو! یقین جان لو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ اُن کا ہر فرمان نچا ہے۔ ان کا دین برحق ہے۔ تم اور تمہارے بت جھوٹے ہیں۔ اور خود بھی گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہیں۔ اگر تم اس رسول برحق پر ایمان نہ لاؤ گے تو جہنم میں جاؤ گے۔

لہذا سوچو اور سمجھو اور فوراً اس سچے رسول کی غلامی اختیار کر لو۔ بت نے جب یہ وعظ و نصیحت کی تو ولید بہت زیادہ گھبرایا اور بُت کو غصے سے زمین پر دے مارا اور اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہایت عظمت اور شان و شوکت سے جب واپس آ رہے تھے تو راستے میں ایک گھوڑا سوار ملا۔ اور وہ سبز پوش تھا۔ اُس کے ہاتھ میں خون آلود تلوار تھی۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے پوچھا تم کون ہے؟ تو اُس نے عرض کیا حضور میں جن ہوں مسلمان ہوں اور آپ کا نیاز مند۔ جبلِ طور پر رہتا ہوں۔ میرا نام معین بن العبر ہے۔ میں کچھ دنوں کے لیے باہر گیا ہوا تھا۔ جب آج میں واپس آیا تو میرے گھر والے رو رہے تھے۔ میں نے رونے کی وجہ دریافت کی تو اُنہوں نے بتایا کہ ایک مسفر نامی کافر جن مکہ معظمہ میں آکر ولید کے بت میں داخل ہو کر آقا سے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین آمیز کلمات کہہ گیا ہے آج وہ پھر وہاں گیا ہے کہ پھر بُت میں داخل ہو کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں بخواس کرے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سُکر مجھے سخت غصہ آیا۔ اور میں تلوار لے کر اُس کے پیچھے دوڑا اور راستے میں ہی اس کو اس تلوار سے قتل کر دیا۔ پھر اس ولید کافر کے



بُت میں خود داخل ہو کر آپ کی مدح سرائی کی۔ آج جس قدر بھی تقریر کی ہے وہ میں نے ہی کی ہے۔ رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ قصہ سن کر خوشی اور مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے اس کے لیے دُعا کی معفرت

(جامع المعجزات ص ۲۷ مطبوعہ مصر)

**جن کی شہادت** | خلیفہ دوم خلیفہ برحق سیدنا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرماتے کہ ان کے پاس سے ایک شخص سواد بن قارب

گزرا۔ لوگوں نے بتایا کہ اسے جنوں نے اسلام اور بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگاہ کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس بلایا۔ اور اسے کہا کیا تم کا ہن ہو؟ وہ بہت غضبناک ہوا اور کہنے لگا۔ آج تک یہ بات کسی نے مجھے نہیں کہی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خفا نہ ہو۔ مجھے یہ بات وہ کہہ رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے متعلق کون سے جنوں نے اطلاع دی تھی؟ کہنے لگا۔ ایک دن میں نیم خوابی کے عالم میں تھا کہ ایک جن میرے پاس آیا۔ اور مجھے اپنے پاؤں سے بٹھو کر مار کر کہنے لگا۔ اے سواد بن قارب اٹھو اور باہوش ہو کر میری چند ضروری باتیں سن لو۔ تمہیں پتہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور وہ خدا کی عبادت کا حکم دیتے ہیں۔ میں نے کہا چھوڑو مجھے سونے دو۔ میں کل سے سو نہیں سکا۔ دوسری رات پھر وہی شخص آیا اور جو کچھ پہلی رات کو کہا تھا کہنے لگا۔ میں نے پھر وہی جواب دیا۔ تیسری رات پھر آیا۔ مگر میں نے وعدہ کیا کہ میں صبح مدینہ جاؤں گا۔ دوسرے روز میں مدینہ کو روانہ ہوا۔ وہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان میں جلوہ افروز تھے۔ میں نے اسلام قبول کرتے ہوئے عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمائی تو آپ نے مجھے وہی اشارہ سنائے جو میں خواب میں سن چکا تھا۔ (شواہد النبوة فارسی ملز ۲، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۸۲، دلائل النبوة بیہقی)

علامہ یوسف نبھانی اور علامہ

**شیطان کے پوتے ہمارے بارگاہ نبوی میں حاضر ہونا** | کمال الدین دمیری علیہ الرحمۃ

تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ کے

پہاڑوں سے باہر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں میں موجود تھا کہ اچانک ایک بڑھا شخص نیزہ (عصا) کا سہارا لیے ہوئے ہماری طرف آ رہا تھا تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی رفتار جنوں کی ہے۔ اُس نے قریب آ کر سلام کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کی آواز جنوں کی ہے۔ تو اُس نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کس جن سے ہے؟ تو اُس نے عرض کیا میں ہامہ بن لاقیس بن ابیس ہوں۔ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے اور ابیس کے درمیان دو واسطے ہیں؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے اُس سے عمر کے متعلق پوچھا۔ تو اُس نے عرض کیا بہت کم عرصہ زندگی بسر کی ہے۔ جب قابل نے باہل کو قتل کیا تو میں چند سال کا بچہ تھا اور میں پہاڑوں میں لوگوں پر سوار ہو کر ان سے کھیلا کرتا تھا تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ بہت بُرا کام ہے۔ عامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملامت سے معاف فرمائیے۔ میں حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لایا اور اُن کے دستِ پاک پر توبہ کی۔ حضرت ہود علیہ السلام سے ملا اور اُن پر ایمان لایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا اور اُن پر ایمان لایا۔ جب وہ آگ میں ڈالے گئے تو میں ان کی خدمت میں حاضر تھا جب حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں ڈالے گئے تو میں اُن کی خدمت میں پہنچا۔ حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے میں نے ملاقات کی۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے ملا۔

فَقَالَ لِي اِنَّ لَقِيْتَ مُحَمَّدًا فَاَشْدُوْا  
عَلَيْهِ السَّلَام۔ پس اگر تم ان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملو تو ان کو میرا سلام عرض کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔  
عَلَيْهِ وَعَلَيْكَ يَا هَامَةُ مَا  
حَاجْتُكَ اے ہامہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور تجھے  
پر بھی سلام۔ تجھے کوئی حاجت ہے۔

تو اُس نے عرض کیا۔

اِنَّ هُوَ مَنِيْ عَلَمِيْ التَّوْرَةِ وَ اِنَّ  
عِيْسَى عَلَمِيْ الْاِنْجِيلِ فَعَلِمْتَنِي الْقُرْآنَ  
بے شک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے  
تورات سکھائی اور عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل

سکھائی مجھے قرآن پاک سکھا دیں۔

تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن پاک کی سورتیں سکھائیں۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۳-۱۸۴، حیوۃ الجنان ص ۱۳۱)

حضرت بابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | **مدینہ منورہ میں بعثت کی سب سے پہلی خبر** فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کی بعثت کے بارے میں مدینہ منورہ میں جو سب سے پہلے خبر پہنچی وہ ایک عورت کے ذریعہ تھی۔ جو کہ مدینہ منورہ کی رہنے والی تھی۔ اُس پر ایک جن عاشق تھا۔ ایک دن اس کے پاس جن پرندہ کی شکل میں آیا اور اس کے گھر کی دیوار پر بیٹھ گیا۔ عورت نے کہا کہ نیچے اتر آؤ۔ تو اُس جن نے کہا کہ اب میں تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ اِنَّهُ قَدْ بُعِثَ بِمَكَّةَ نَبِيٌّ مِّنْ الْقَرَارِ وَ حَسَوْنَا عَلَيْنَا الزَّانَا۔ کیونکہ بے شک مکہ مکرمہ کی سرزمین میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔ جنہوں نے ہمارا مدینہ منورہ میں قیام ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اور ہم پر زنا حرام کر دیا ہے۔ تو اُس عورت نے نبی پاک کی بعثت کی خبر مدینہ والوں کو سنائی۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۳ مطبوعہ مصر)

ابام اہل علامہ ابو یوسف | **تمیم داری کو حین کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر دینا** نبھائی قدس سرہ

النورانی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی تو میں اُس وقت ملک شام میں تھا اور وہاں ہی شہر کے باہر مجھے رات گزارنی پڑی۔ میں رات کو لیٹا ہوا تھا کہ کسی منادی کرنے والے نے یہ مجھے ندادی کہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ نیز اُس نے کہا قَدْ خَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَيْنَا خَلْفَهُ بِالْجُحُونِ وَاسْتَمْنَا وَاتَّبَعْنَاهُ وَذَهَبَ كَيْدُ الْجَحْنِ وَرُمِيَتْ بِالشُّهْبِ فَانْطَلَقَ إِلَى مُحَمَّدٍ وَاسْلِمَ بِشَيْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مبعوث ہوئے۔ اور ہم نے ان کے پیچھے مقام جحون پر نماز پڑھی ہے۔ اور ان کے دستِ اقدس پر ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔ اور ان کی اتباع اختیار کر لی ہے۔ اور جنات کے



مرد و فریب کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ ان کو شہاب ستاروں سے آسمان کی طرف جانے سے روک دیا گیا ہے۔ پس تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لو۔

صبح ہوئی تو میں دیرایوب کی طرف ایک راہب کے پاس گیا اور اس کو رات والا سارا واقعہ بتایا۔ تو اس راہب نے کہا کہ جنوں نے سچ کہا ہے نجد کا تخت من الحرم آی مکة و مهاجرة الحرم آی المدينة و هو خير الامبياء فلا تسبق عليه ہم نے اپنی کتابوں میں ان کے متعلق لکھا پایا ہے کہ وہ حرم شریف منہ الحرم سے ظاہر ہوں گے اور ان کی ہجرت گاہ مدینۃ المنورہ ہوگی۔ اور وہ تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہوں گے۔ ان پر کسی کو فوقیت اور برتری نہ دینا۔ حضرت تیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور دست اقدس پر ایمان لے آیا۔  
(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۴)

امام بوصیری علیہ الرحمۃ نے اسی لیے کہا ہے ۛ

وَالْحَقُّ تَهْتَفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ  
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنَى وَ مِنْ كَلِمٍ

جنات آواز دینے لگے اور نور بلند ہو کر چمکنے لگے اور قرآن کریم سے اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادوں سے حق ظاہر ہو گیا۔ (قصیدہ بردہ شریف)

میلاد مصطفیٰ پر جنات کی مبارک علامہ فروپتی علیہ الرحمۃ نے اسی شعر کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت جنات کے مبارک دینے کی آوازیں سنی گئیں۔ مواہب اللدنیہ میں جیسے درج کی ہے کہ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ جَنَّ الْمَشْرِقُ إِلَى الْمَغْرِبِ وَالْمَغْرِبُ إِلَى الْمَشْرِقِ يَبْيَسُ ذُنُوبُ الْأَذِيَّةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (عصیدۃ الشہدہ ص ۱۱۹) اس

وقت مشرق کے جنات مغرب والوں اور مغرب کے جنات نے مشرق والے جنات کو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت شریف کی خوشخبری دی۔ (عصیدۃ الشہدہ ص ۱۱۹)

حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ مخدومہ دارین والی جنت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لَمَّا أَدْحَىٰ اللَّهُ تَعَالَىٰ إِلَىٰ جَعَلْتُ لَا أَمْرٌ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جب مجھ پر وحی نازل ہوئی شروع ہوتی تو ایسا ہوتا تھا کہ میں جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتا تھا تو وہ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ کہتا۔

خصائص العجبرائے مشہور، ج ۱، دلائل النبوة لابو نعیم،

حضرت برہ رضى اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسمیہ کو منصب نبوت مرحمت فرمایا تو اُس زمانہ میں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضاہ حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو آبادی سے بہت دُور نکل جاتے۔

فَلَا يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ إِلَّا قَالَ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَانَ  
يَلْتَفِتُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ وَخَلْفِهِ  
فَلَا يَرَى أَحَدًا۔

پس آپ جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ عرض کرتا السلام علیک یا رسول اللہ۔ تو آپ دائیں بائیں اور پیچھے دیکھتے تو کوئی شخص بولنے والا نظر نہیں آتا تھا۔

(خصائص النجرات) ج ۱، جواہر البحار، اعلام النبوة لقاضی ابوالحسن ماوردی،

علامہ علی علیہ الرحمۃ نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے الفاظ نقل فرماتے ہیں  
(سیرت حلبیہ ص ۲۹۱ ج ۱)

حضرت جابر بن سمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :  
إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجْدًا بِمَكَّةَ  
كَأَنِّي سَلِمْتُ عَلَى قَبْلِ أَنْ أُبْعَثَ  
أَفِي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ - (طبرانی شریف ص ۶)

میں مکہ مکرمہ کے اس پتھر کو جانتا ہوں  
جو میری بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا  
تھا اور میں اب بھی اس کو پہچانتا ہوں۔

(مشکوٰۃ المصابیح ۵۲۲، خصائص النکبریٰ ۲۴۴ ج ۱، مجمع مسلم ص ۱، کتاب الوفا ۴۱ ج ۱، ۴۴)  
سیرت حلبیہ ص ۵، اشعۃ اللمعات فارسی ۵۲۲ ج ۴، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱، القول البدیع ۴۴)

شیخ المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ اور علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ  
اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعض نے گویند کہ مراد حجر اسود ست و اکثر  
برآئند کہ آں حجر سیت کہ بازار است در کوچہ کہ در آنجا اثر مرقی آنحضرت ست در طریق بیت  
خدیجہ یزید و یتبرک بہ شیخ ابن حجر مکی گفتہ کہ ایں متواتر آئندہ از اہل مکہ خلفا عن سلف و آں  
کوچہ را نہ قاق الحجر مے گویند یعنی بعض حضرات نے فرمایا کہ وہ پتھر حجر اسود ہے اکثر کہتے ہیں  
کہ یہ وہ پتھر ہے جو حضرت خدیجہ ابکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مسجد کے درمیان ہے۔ لوگ  
اس کی زیارت کرتے ہیں اور اس سے برکت حاصل کرتے ہیں۔ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے  
فرمایا ہے کہ اہل مکہ خلفا سلف اس کی زیارت کرتے ہیں۔ اور اس کوچہ کو ذاق الحجر کہتے ہیں۔  
(اشعۃ اللمعات فارسی ص ۵۴ ج ۴، سیرت حلبیہ ص ۳۱ ج ۱)

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:  
کُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ      میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ  
بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا      مکہ مکرمہ سے باہر جب بھی جاتے جو پہاڑ  
فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا      اور درخت سامنے آتا تو کہتا اسلام علیک  
وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ      یا رسول اللہ کہتا۔  
(مشکوٰۃ شریف ص ۵۴، ترمذی شریف ص ۱، دارمی شریف ص ۱، کتاب الوفا ص ۱۹، خصائص  
ابکبری ص ۲۲ ج ۱، دلائل النبوت ص ۱)

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام  
کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

حضرت یعلیٰ بن مُرَّة ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں جا رہے تھے کہ ایک جگہ قیام کیا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم نے نیند فرمائی:-

مذہبی روایت فخر الوابیہ مولوی شہار اللہ صاحب برتسری نے الحدیث امرتسرہ ۱۱ فروری ۱۹۳۳ء میں بھارت کی ہے۔



فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشْتَقُ الْأَرْضَ حَتَّى  
غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا فَلَمَّا  
اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ لَهُ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ  
امْتَأَذَنْتُ رَبَّهَا فَيَا أَنْ تُسَلِّمَ عَلَيَّ  
رَسُولِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ  
لَهَا.

(مشکوٰۃ شریف ج ۵، القول البدیع ص ۶۳)

پس ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور  
امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھانپ لیا۔  
پھر اپنی اصل جگہ پر واپس چلا گیا۔ جب  
رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔  
تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو حضور  
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اس درخت  
نے اللہ تعالیٰ سے مجھ پر سلام بھیجنے کی  
اجازت چاہی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس  
کو اجازت مرحمت فرمائی۔

پتھر کریں سلام جنہیں اور شجر کریں !

معلوم اُن کا مرتبہ کیا ہم بشر کریں

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو طالب ملک شام  
کی طرف روانہ ہوئے اور چند قریش مع رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان کے ہمراہ ہو گئے  
جب وہ بحیرہ راہب کے مکان کے قریب پہنچے تو انہوں نے وہاں پر قیام کیا۔ بحیرہ راہب اپنے  
مکان سے نکل کر ان کے پاس آیا۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے جب کہ وہ گزرا کرتے تھے ان کے  
پاس کبھی نہیں آیا تھا۔ اب جب انہوں نے اپنے سامان وغیرہ کو کھولا۔ تو وہ راہب ان  
کے پاس آیا

فَاخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا أَسِيدُ الْعَالَمِينَ هَذَا  
رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعُهُ اللَّهُ  
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخُ  
مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّمَا  
حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعُقْبَةِ لَمَّ

پس اُس نے رسولِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کا ہاتھ مبارک پکڑ کر کہا یہ تمام جہانوں کے  
سرور ہیں۔ یہ رب العالمین کے رسول ہیں  
اللہ تعالیٰ ان کو تمام جہانوں کے لیے رحمت  
بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ قریش کے بوڑھوں  
نے اُس کو کہا کہ تو نے یہ سب کچھ کیسے

يَنْبَغُ شَجْدٌ وَلَا حَجْرٌ إِلَّا حَرَسًا جَدًّا  
وَلَا لَيْسَ جَدًّا إِلَّا لِنَبِيِّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ  
بِحَاجَتِ النَّبُوَّةِ

معلوم کیا ہے۔ تو کہنے لگا جب تم گھاٹی سے  
چڑھ رہے تھے تو کوئی درخت اور پتھر الیا  
نہیں تھا کہ جو سجدہ میں گر پڑا ہو۔ اور یہ سوائے  
نبی کے کسی کو سجدہ نہیں کرتے اور میں آپ  
کو مہر نبوت سے پہچانتا ہوں۔

پھر وہ راہب واپس چلا گیا۔ اور ان کے لیے کھانا تیار کیا۔ جب کھانا لے کر آیا تو حضور  
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اونٹ چرا رہے تھے۔ راہب نے کہا کہ آپ کو بلاؤ۔ آپ تشریف  
لائے وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ لِّظِلِّهِ تَوَّأَبٌ بِرَبِّهِ سَايَهُ كَرِهًا تَحَا۔ جب قریب پہنچے تو دیکھا قوم  
درخت کے سایہ کی طرف سبقت کر کے بیٹھے ہیں۔ آپ بھی بیٹھ گئے۔ تو درخت کا سایہ آپ  
کی طرف جھک گیا۔ تو راہب نے اُن سے کہا:

اَنْظُرُوا اِلَى فِى الشَّجَرَةِ مَا لَ  
عَلَيْهِ۔  
دیکھو درخت کے سایہ کی طرف جو آپ  
کی طرف جھک گیا ہے۔

پھر پوچھا کہ ان کا متونی کون ہے۔ قریش نے کہا ابو طالب راہب نے قسمیں کھا کر  
ابو طالب کو کہا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو واپس بھیج دو۔  
(مقام المدینہ ص ۶۲) علامہ شرف الدین بومیری صاحب قصیدہ بردہ شریف نے کیا خوب کہا ہے۔  
جَاءَتْ لَدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً !  
تَمْشِي إِلَيْهِ عَلَى مَسَاقٍ مِلًا قَدَم !

قاصی عیاض علیہ الرحمۃ نے کتاب الشفاء بتعريف حقوق المصطفى میں ایک حدیث شریف  
نقل فرماتی ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے سرور  
کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ قُلْ  
لَيْلِكَ الشَّجَرَةُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ اس درخت کو کہو  
کہ تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں۔ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ وہ درخت دائیں بائیں اور آگے پیچھے جھکا۔ جس سے اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں پھر وہ زمین کو کھودتا اپنی جڑوں کو کھینچتا ہوا اور خاک اڑاتا ہوا آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ اور عرض کی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اعرابی نے کہا کہ اب اس کو اپنی جگہ پر لوٹنے کا حکم دیجئے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر درخت واپس اُس جگہ پر چلا گیا۔ اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اعرابی نے عرض کیا۔ اِغْذِنِ لِّیْ اَسْجُدُ لَکَ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو سجدہ کروں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر میں کسی کو یہ حکم فرماتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو بلا شک عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے بعد ازیں اس نے عرض کیا اِغْذِنِ لِّیْ اَنْ اُقْبَلَ بِیَدَیْکَ وَ رِجْلَیْکَ فَاِذَنْ لَہُ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں آپ کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کو چوموں تو ہادی سُبُل صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی۔ (شفاء شریف ص ۱۹۶ ج ۱، سطر ۲ تا ۱۰، تنبیہ الغافلین عربی لکچر قذی ص ۲۶۲، شامی شریف للعلامہ ابن عابدین ص ۵، تنویر القلوب للعلامہ کردی ص ۱۹۹)

سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب امام الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ السلام والثناء کی بارگاہ اقدس میں مین سے ایک وفد حاضر ہوا۔ اور عرض کیا ابیت اللعن آپ لعنت سے دور رہیں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ! ایسے کلمے تو بادشاہوں سے کہے جاتے ہیں میں بادشاہ تو نہیں ہوں۔ میں تو محمد بن عبداللہ ہوں۔ تو انہوں نے عرض کیا اے ابوالقاسم! ہم آپ سے ایک چیز چھپا رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ! ایسا تو کاہنوں سے کیا جاتا ہے۔ میں تو کاہنوں کو اور ان کی تصدیق کرنے والوں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ تو وفد میں سے ایک شخص نے پوچھا۔ آپ کی رسالت کی گواہی کون سی چیز دیتی ہے تو رسول کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے اپنا دست مبارک زمین کی طرف برہا کر مسطحی مبارک میں کنکریاں اٹھا کر فرمایا یہ کنکریاں جو کہ بے جان ہیں میری رسالت کی گواہی دے سکتی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔



فَسُبْحَنَ فِي يَدَيْهِ وَقُلْنَ نَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ .

ان سنگریزوں نے آپ کے دستِ رحمت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی اور یوں گویا ہونے ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں ۔ (جواہر البحار فی فضائل النبی المختار ص ۶ ج ۱)

اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام اہل سنت نے خوب کہا ہے ۔  
پڑھا بے زباؤں نے کلمہ تہارا ہے سنگ و شجر میں چہر چاٹھا ہارا !

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں

بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے ۔

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ اِعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا  
قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ  
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ .

ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت  
میں سفر میں تھے کہ ایک اعرابی سامنے  
آیا ۔ جب وہ قریب ہوا تو رسول پاک  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا  
تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے  
سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے  
اُس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے  
اور اس کے رسول ہیں ۔

تو اعرابی نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے ۔ اس کی کون گواہی دیتا  
ہے قَالَ هَذِهِ السَّلَامَةُ تَوَاقُّبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَدَعَا هَارِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ  
النَّوَادِي فَأَقْبَلَتْ مَحْدُ الْأَرْضِ

تو اعرابی نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے ۔ اس کی کون گواہی دیتا  
ہے قَالَ هَذِهِ السَّلَامَةُ تَوَاقُّبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَدَعَا هَارِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ  
النَّوَادِي فَأَقْبَلَتْ مَحْدُ الْأَرْضِ

حَتَّىٰ قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَا  
سُتْشَهِدَ هَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ  
ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ  
إِلَىٰ مَنْبَتِهَا -

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۴ سنن دارمی  
شریف ص)

زمین پھاڑتا ہوا حاضر خدمت ہو گیا۔ آپ  
نے اس سے تین دفعہ شہادت طلب  
فرمائی۔ پس درخت نے تین دفعہ گواہی دی  
کہ واقعی جیسا آپ نے ارشاد فرمایا ہے  
ویسے ہی ہے پھر وہ اپنی اصلی جگہ پر  
چلا گیا جہاں سے وہ اُگا ہوا تھا۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا۔

کیا آپ نے اسلام لانے سے قبل نبی  
پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت  
کے دلائل میں سے کوئی چیز دیکھی ہے؟

هَلْ رَأَيْتَ قَبْلَ الْإِسْلَامِ شَيْئًا  
مِنْ دَلَائِلِ نَبْوَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا : ہاں

بَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ  
فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذْ تَدَلَّى عَلَيَّ  
غُصْنٌ مِنْ أَغْصَانِهَا حَتَّى  
صَارَ عَلَى رَأْسِي فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ  
إِلَيْهِ وَأَقُولُ مَا هَذَا؟ فَسَمِعْتُ  
صَوْتًا مِنَ الشَّجَرَةِ هَذَا النَّبِيُّ  
يَخْرُجُ فِي وَقْتٍ كَذَا وَكَذَا  
فَكُنْ أَنْتَ مِنَ أَسْعَدِ النَّاسِ

یہ۔

۱۳۸-۱۳۹

(سیرت حلبیہ ص ۳۳۵ ج ۱ مشاہد النبوة فارسی) لوگوں میں سے ہو جائیں۔

حضور پر نور علیہ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک دیہاتی نے  
حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں آپ کو کس دلیل سے پہچانوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔

تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِدْقَ مِنْ  
هَذِهِ الْخَلَّةِ لَيَشْهَدُ اَنِّي رَسُولُ  
اللّٰهِ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی  
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ  
مِنَ الْخَلَّةِ حَتّٰی اسْقَطَ اِلَی  
نَجْوَتِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ قَالَ اَرْجِعْ فَعَادَ فَاَمْسَمَ  
الْاَعْمٰ اِنِّیْ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۱)

اگر میں اس کھجور کے گچھے کو بلاؤں کہ گواہی  
دے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ہوں تو وہ گواہی دے گا پس آپ  
نے اس کو بلایا تو وہ کھجور کے درخت  
سے گر کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا پھر  
آپ نے اس کو اپنی جگہ واپس جانے  
کا حکم فرمایا تو وہ گچھا اپنی جگہ چلا گیا۔ یہ  
اعجاز مبارک دیکھ کر وہ اعرابی مسلمان ہو گیا

### درختوں کا حکم کی تعمیل کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم

نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سیر  
کی یہاں تک کہ ہم ایک فراخ دادی میں اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
تھکے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے کوئی چیز نہ دیکھی جس کے ساتھ پردہ  
کر لیں۔ ناگاہ آپ نے اس دادی کے کنارے دو درخت دیکھے آپ نے ان دو میں سے  
ایک کے پاس قدم رنجہ فرمایا اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر یوں ارشاد فرمایا۔ اللہ کے  
اذن سے میری فرمانبرداری کر۔ اس درخت نے آپ کی اس طرح فرمانبرداری کی جیسے  
مخمل والا اونٹ شتربان کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ دوسرے درخت  
کے پاس آئے اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا۔ اللہ کے اذن سے تم دونوں مجھ پر  
بل جاؤ۔ پس وہ درخت باہم بل گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
میں نے اپنے دل میں اس امر عجیب کی نسبت حیرت سے سوچنے لگا۔ میں نے جو نظر  
اٹھائی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری طرف آ رہے ہیں  
اور وہ درخت جدا جدا ہو گئے ہیں۔ اور ہر ایک اپنی اصلی حالت میں اپنے تئیں پر قائم ہے  
(صحیح مسلم شریف مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۲)



**درود یواری کا آمین کہنا** | حضرت ابوالاسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا: اے ابوالفضل! کل آپ اور آپ کے بیٹے میرے آنے تک اپنے مکان سے نہ جائیں مجھے آپ سے ایک کام ہے انہوں نے آپ کا انتظار کیا۔ یہاں تک کہ چاشت کے بعد تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اُنہوں نے جواب دیا وَ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُہُ۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے صبح کیونکر کی تو انہوں نے عرض کیا بحمد اللہ ہم نے صبح بخیریت کی۔ تو آپ نے اُن سے فرمایا کہ نزدیک ہو جاؤ۔ وہ ایک دوسرے کے نزدیک ہو گئے یہاں تک کہ جب وہ آپ کے متصل ہو گئے تو آپ نے اپنی چادر مبارک سے ان کو ڈھانپ لیا۔ اوریوں دعا فرمائی اے میرے پروردگار یہ میرے چچا ہیں اور میرے والد ماجد کے بھائی ہیں۔ اور میری اہلبیت ہیں۔ تو اُن کو دوزخ کی آگ سے یوں چھپالینا جیسا کہ میں نے ان کو اپنی چادر میں چھپا لیا ہے۔ اس پر گھر کی چوکھٹ اور دیواروں نے تین بار آمین کہی۔

و دلائل النبوة للبیهقی، ابن ماجہ شریف، دلائل النبوة لابو نعیم اصبہالی، مواہب اللدنیہ زرقانی شریف

**غارِ حرا اور کوہِ ثبیر کی التجار** | علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری قدس سرہ الزبانی اور شیخ المحدثین علامہ عبدالحق محدث

وہابی رحمۃ اللہ العالی نے روایت درج فرماتی ہے کہ ہجرت کے وقت قریش نے سرہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں اپنے آدمی بھیجے تو کوہِ ثبیر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے نیچے تشریف لے جائے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کفار آپ کو میری پشت پر قتل کر دیں اور مجھے اللہ تعالیٰ عذاب دے۔ پھر غارِ حرا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ میرے اندر تشریف لے آئیں۔

(مواہب اللدنیہ ج ۱، مدارج النبوة)

صديق اکبر رضی اللہ عنہ کا سفر | علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سرکارِ سیدنا امام الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے۔

اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اٹھارہ سال تھی اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم بیس برس کے تھے۔ تجارت کے سلسلہ میں شام کی طرف جانے کا ارادہ تھا۔ دورانِ سفر ایک ایسی جگہ پر نزول فرمایا جہاں بیری کا درخت تھا۔ فَتَعَدَّ فِي ظِلِّهَا آتِی اس کے سایہ میں بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک راہب کی طرف چلے گئے جس کا نام بحیرا تھا۔ اس راہب سے کچھ پوچھتے تھے۔ راہب نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ اس درخت کے سایہ میں جو شخص بیٹھا ہے وہ کون ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ محمد بن عبدالمطلب ہیں۔ بحیرا نے کہا: وَاللّٰهِ نَبِیٌّ مَا اسْتَظَلَّ تَحْتَ ظِلِّهَا بَعْدَ عِيسَى الْاَحْمَدُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ اللہ کی قسم یہ شخص نبی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سوائے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس درخت کے سایہ میں کوئی نہیں بیٹھا اُس دن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی بارے میں عظمت مزید جاگزیں ہو گئی۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت فرمانے پر سب سے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی تصدیق کی۔ (مواہب اللدنیہ ص ۱۱)

الحمد لله رب العالمین! انوار المحمدیہ فی سیرۃ المصطفویہ جلد اول اختتام پذیر ہوئی۔ بارگاہ رب العالمین میں دعا ہے کہ اپنے پیارے محبوب دانائے غیوب منزہ عن کل عیوب خاتم الانبیاء مالک ہر دوسرا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے قبول فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے۔

نیز دوسرا حصہ بھی جلد پائیہ تکمیل کو پہنچاتے۔ آمین ثم آمین

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰذْوَاٰجِہٖ وَاَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔



## نایاب کتب دستیاب ہوئے!

نزل الابرار ، ہدیۃ المہدی عربی۔ اردو  
عرف الجادی ، رشید ابن رشید  
تاریخ اہلحدیث ، کرامات اہلحدیث ۔  
فتاویٰ اہلحدیث ۲ جلد ، فتاویٰ ثنائیہ ۲ جلد  
فتاویٰ نذیریہ ۳ جلد ، فتاویٰ ستاریہ ۲ جلد  
الشمامۃ العنبریہ ، فیصلہ مکہ ، یک روزہ  
حفظ الایمان ، ترجمان وہابیہ ، الامداد  
سراجاً منیراً ، مرثیہ محمود الحسن ، میزائل

ملنے کا پتہ

قادی کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ  
سیٹھی پلانز

فون نمبر ۵۹۱۰۰۸ - ۵۸۶۶۷۳ - ۵۲۲۲



مقبول عرب عجم، فاتح نجدیت و مرزائیت، شمشیر بے نیام  
مناظر اسلام، ضیائے ملت، فخر اہلسنت حضرت مولانا

علامہ الحاج محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی  
ابوالحامد پیر

سیالکوٹی علیہ الرحمۃ

کی مدلل تقریروں کی محققانہ تصنیف

# مدلل خطبات

ملنے کا پتہ

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ  
۹۰ سیٹھی بلاک

فون نمبرز ۲۳۲-۵۹۱۰۰۸ - ۵۸۶۶۷۳



علامہ الحاج ابو حامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

کسی یادگار تصانیف

الانوار المحمدیہ گیارہویں شریف ختم نمبر کا

فقہ وہابیہ

ہاتھ پاؤں  
چومنے کا ثبوت

وہابی مذہب

اہل  
سنت و جماعت  
کون ہیں؟

وہابیت  
کا پوسٹ مارٹم

قصر  
وہابیت پر ہم

خلفاء ثلاثہ اور  
اہلیت کے تعلقات  
اور رشتہ داریاں

الوہابیت

میلادِ مصطفیٰ

وہابی توحید

فرقہ ناجیہ

وہابیت و  
مرزائیت

فضائل  
صحابہ کبار

مرزا قادیانی  
کی حقیقت  
عقائد وہابیہ

تبلیغی جماعت سے  
اختلافات کیوں؟

مُدَلِّ  
خطبات

سیرت  
غوثِ اقلین

نجد سے قادیان  
برآستہ دیوبند

علماء اہلحدیث  
کے نام کھلا خط

قادری کتب خانہ تحفیل بازار سیالکوٹ ۹۰ سیٹھی بلازہ چوک سلامہ اقبال سائیکل

0336 8678692



علامہ الحاج ابو حامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

کسی یادگار تصانیف

الانوار المحمدیہ گیارہویں شریف ختم نمبر کا

فقہ وہابیہ

ہاتھ پاؤں  
چومنے کا ثبوت

وہابی مذہب

اہل  
سنت و جماعت  
کون ہیں؟

وہابیت  
کا پوسٹ مارٹم

قصر  
وہابیت پر ہم

خلفاء ثلاثہ اور  
اہلیت کے تعلقات  
اور رشتہ داریاں

الوہابیت

میلادِ مصطفیٰ

وہابی توحید

فرقہ ناجیہ

وہابیت و  
مرزائیت

فضائل  
صحابہ کبار

مرزا قادیانی  
کی حقیقت  
عقائد وہابیہ

تبلیغی جماعت سے  
اختلافات کیوں؟

مُدَلِّ  
خطبات

سیرت  
غوثِ اقلین

نجد سے قادیان  
برآستہ دیوبند

علماء اہلحدیث  
کے نام کھلا خط

قادری کتب خانہ تحفیل بازار سیالکوٹ ۹۰ سیٹھی بلازہ چوک سلامہ اقبال سائیکل

0336 8678692